الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی نبیہ کہ کتاب ہدایت مآب

الموضوعات کبیر مشہور بہ

موضوعات کبیر

از تصنیف

ملا علی قاری

سنہ ۱۳۰۴ھ

حنفی

مترجم اردو

باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب در مطبع صدیقی لاہور مطبوع گردید

فہرست مطالب کتاب موضوعات کبیر مترجم

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی انزل القرآن العظیم القدیم - وبینه بالاحادیث الثابتة علی النبی الکریم - بنقل الصحابة والتابعین واتباعهم من ائمة الدین المجتهدین فی الطریق القویم - صلی الله وسلم علیه وشرف وکرم لدیه وعظم من انتسب الیه **اما بعد** فیقول خادم الکلام القدیم - ولازم الحدیث القویم علی بن سلطان محمد القاری الراجی عفو ربه الباری - ان کلام الله محفوظ بفضله وکرمه

سب حمد واسطے اللہ کے جس نے نازل کیا قرآن بزرگ قدیم کو۔ اور بیان کیا اوسکو ساتھ احادیث محکمہ کے اوپر نبی بزرگ کے۔ ساتھ نقل صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے اماماں دین مجتہدین سے بیچ رستہ سیدھے کے رحمت ہو اللہ کی اور سلام اوپر اوسکے اور شرافت اور بخشش نزدیک اوسکے اور عزت ہے اوس شخص کی جو منسوب ہوا اوسکی طرف **بعد** حمد اور صلوۃ کے پس کہتا ہے خادم کلام قدیم کا اور ملازمت کرنیوالا حدیث محکم کا علی بن سلطان محمد قاری امیدوار بخشش رب اپنے پیدا کرنے والے کی کا۔ کہ کلام اللہ تعالے کی محفوظ ہے ساتھ اوسکے فضل اور کرم کے

عن الخطأ فی نقطه وقلمه فی رسمه - وذلك
لقوله سبحانه (انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون)
وقد اقیم بحفظه جمع محافظون مع بعد
العهد عن زمانه علیه السلام الی یومنا
وهو المتجاوز عن الالف من الهجرة الی
مدینة الاسلام لکن الاحادیث المبینة
للاحکام - صارت ظنیة عند الانام - لاجل
بعد الایام - فلهذا وقعت احادیث موضوعة
بین العوام لکن العلماء الاعلام - قاموا بحق
القیام - ومیزوا بین الصحیح والسقیم -
والحسن والضعیف والمرفوع والموقوف
والمقطوع والموضوع - فقد روی الحافظ
ابو نعیم فی الحلیة عن ابی هریرة مرفوعا
(ان لله عند کل بدعة کید بها الاسلام ولیا
من اولیائه یذب عن دینه - یدفع ما وضع
بعض اعدائه ثم ما تواتر عنه علیه السلام معنی و
کاد ان یتواتر مبنی ما اخرجه الشیخان والحاکم
عن ابی هریرة رضی الله عنه (من کذب علی
متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار) وفی روایة
لهما وللترمذی والنسائی وابن ماجه والدارقطنی
عن انس انه قال انه لیمنعنی ان احدثکم حدیثا
کثیرا ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم قال
(من تعمد علی کذبا فلیتبوأ مقعده من النار)
ولهم ایضا عن علی رضی الله عنه قال قال
النبی صلی الله علیه وسلم (لا تکذبوا
علی فانه من کذب علی فلیلج النار)

خطا سے جو کسی نقطہ اور قلم اور رسم الخط مین واقع ہو - اور یہ بسبب
قول اللہ سبحانہ کے (بیشک ہم نے نازل کیا نصیحت کو اور بیشک
ہم ہی اوسکے نگہبان ہین) اور تحقیق کھڑی ہوگئی ہے اوسکے یاد کرنیکے
لئے ایک جماعت حافظون کی باوجود دوری عہد آنحضرت کے زمانہ سے
آج دن تک اور یہ دن تجاوز کرنیوالا ہے ہزار سے جس دن سے آنحضرت
نے مدینہ اسلام کی ہجرت کی ہے لیکن وہ حدیثین جو احکام کے بیان
کرنے والی ہین خلقت کے نزدیک ظنی ہوگئی ہین بسبب دوری زمانہ کے
پس اسی سبب سے احادیث موضوعہ عوام مین مروج ہوگئی ہین لیکن بڑے
بڑے عالمون نے اچھی طرح سے کھڑے ہوکر صحیح اور سقیم اور حسن اور ضعیف
اور مرفوع اور موقوف اور مقطوع اور موضوع مین تمیز کردی ہے
پس حافظ ابو نعیم نے حلیہ مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت
کی ہے (بے شک اللہ تعالے کے لئے جس سے اسلام مین
فریب ہوتا ہے ولیون مین سے ایک ولی ہے جو اس بدعت
کو دور کردیتا ہے یعنے جو کچھ کسی دشمن نے بنالیا ہے اوسکو ہٹا
دیتا ہے - پھر آنحضرت سے یہ معنے بطور تواتر کے ثابت
ہوئی ہین اور قریب ہے کہ الفاظ بھی اوسکے تواتر کو پہونچ
جاوین وہ یہ ہے جسکو شیخان اور حاکم نے ابی ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جو شخص مجھپر دیدہ دانستہ جھوٹ بولے
پس چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ سے بنائے - اور اون دونو کی ایک روایت
مین اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارقطنی مین انس سے
ہے کہ اوسنے کہا بے شک مجھے بہت احادیث بیان کرنے سے یہ بات
منع کرتی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجھپر جان
بوجھ کر جھوٹ بولے تو چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ مین بنائے اور نیز
انہین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اوسنے فرمایا نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھپر جھوٹ نہ بولو اس لئے کہ جو شخص
مجھپر جھوٹ بولے وہ آگ مین داخل ہوگا + +

وللشيخين والترمذي عن المغيرة بن شعبة قال سمعت النبي
صلى الله تعالى عليه وسلم يقول ان كذبا علي ليس ككذب على احد
من كذب علي فليتبوأ مقعده من النار وللبخاري وابي داود
والنسائي وابن ماجه والدارقطني عن عبد الله بن الزبير قال
قلت للزبير اني لا اسمعك تحدث عن رسول الله كما يحدث
فلان وفلان قال ما اني لم افارقه منذ اسلمت ولكني
سمعته يقول من كذب علي فليتبوأ مقعده من النار زاد
الدارقطني والله ما قال متعمدا وانتم تقولون متعمدا و
للبخاري والدارقطني عن سلمة بن الاكوع قال عليه السلام
(من يقل علي ما لم اقل فليتبوأ مقعده من النار) و
للبخاري والترمذي والدارقطني والحاكم في المدخل عن ابن
عمرو قال عليه السلام (حدثوا عني ولو آية ولا تكذبوا علي ومن
كذب علي فليتبوأ مقعده من النار) [illegible]
والترمذي وصححه وابن ماجه عن ابن مسعود قال عليه
السلام (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار)
ولاحمد والدارمي وابن ماجه عن ابي قتادة قال سمعته
عليه السلام يقول على هذا المنبر (اياكم وكثرة الحديث عني
فمن قال علي فلا يقول الا حقا وصدقا ومن قال علي ما لم
اقل فليتبوأ مقعده من النار) ولابن ماجه عن ابي سعيد
الخدري مرفوعا (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من
النار) ولمسلم والترمذي والنسائي عن ابي سعيد مرفوعا
(لا تكتبوا عني شيئا سوى القرآن فمن كتب عني شيئا
غير القرآن فليمحه وحدثوا عن بني اسرائيل ولا حرج
وحدثوا عني ولا تكذبوا علي فمن كذب علي متعمدا فليتبوأ
مقعده من النار) ولابي يعلى والعقيلي والطبراني في

اور شیخین اور ترمذی نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ کہا انہوں نے
سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے تحقیق مجھ پر جھوٹ بولنا اور پر
جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے جو شخص کہ مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا
آگ میں بنا لے۔ اور بخاری اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارقطنی نے
عبد اللہ بن زبیر سے روایت کی کہا انہوں نے کہا میں نے زبیر کو
کہ نہیں سنتا میں تم سے کہ فلاں فلاں کی طرح رسول اللہ سے حدیثیں
بیان کریں کہا اور سنو خبردار کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں تو آنحضرت
سے جدا نہیں ہوا لیکن میں نے سنا ہے وہ فرماتے تھے جو کوئی مجھ پر جھوٹ بولے
وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لے۔ اور دارقطنی نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں قسم
اللہ کی آپ نے نہیں فرمایا تھا لفظ متعمدا اور تم متعمدا کا لفظ بولتے ہو۔ اور بخاری
اور دارقطنی نے سلمہ بن اکوع سے روایت کی ہے کہ کہا رسول اللہ نے جو کوئی کہے مجھ پر جو
نہیں کہا میں نے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لے۔ اور بخاری اور ترمذی اور دارقطنی اور
حاکم نے مدخل میں ابن عمرو سے روایت کی کہا رسول اللہ نے حدیث روایت کرو مجھ سے
اور جھوٹ نہ بولو مجھ پر جو کوئی جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لے۔ اور احمد اور
ترمذی نے روایت کی اور اس کو صحیح کہا ہے اور ابن ماجہ نے ابن مسعود سے کہ کہا رسول
اللہ نے جو کوئی مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے پس وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لے اور احمد
اور دارمی اور ابن ماجہ نے ابی قتادہ سے ہے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ کو اس منبر پر
فرماتے بچو تم بہت حدیثیں بیان کرنے سے پس جو شخص کہے مجھ پر تو نہ کہے مگر حق اور
سچ اور جو شخص کہے مجھ پر وہ چیز کہ میں نے نہیں کہی پس اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لے اور ابن ماجہ
نے ابی سعید خدری سے مرفوع روایت کی ہے جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا
ٹھکانا آگ میں بنا لے اور مسلم اور ترمذی اور نسائی میں ابی سعید سے مرفوع روایت ہے کہا
رسول اللہ نے مت لکھو مجھ سے سوا قرآن کے کچھ پس جو لکھے کوئی مجھ سے سوا قرآن کے چاہیے
کہ اس کو مٹا دے اور حدیث بیان کرو بنی اسرائیل سے اور نہیں گناہ ہے اور حدیث
کرو مجھ سے اور مجھ پر جھوٹ نہ بولو پس جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا
ٹھکانا آگ میں بنا لے اور ابی یعلی اور عقیلی اور طبرانی نے بیچ

(متن)

الاوسط عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ مرفوعا
(من کذب علی متعمدا او رد شیئا امرت بہ فلیتبوأ بیتا فی
جہنم) ولاحمد وابی یعلی عن عمر رضی اللہ عنہ مرفوعا (من
کذب علی فہو فی النار) ولاحمد والبزار وابی یعلی والدار قطنی
والحاکم فی المدخل عن عثمان رضی اللہ عنہ انہ کان یقول ما
یمنعنی ان احدث عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان لا اکون
اوعی اصحابہ عنہ ولکنی اشہد لسمعتہ یقول (من قال
علی کذبا فلیتبوأ بیتا فی النار) ولابی یعلی والطبرانی عن طلحۃ
ابن عبید اللہ مرفوعا (من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ
من النار) وللبزار وابی یعلی والدارقطنی والحاکم
فی المدخل عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل انہ علیہ السلام
قال (ان کذبا علی لیس ککذب علی احد من کذب علی
متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار) ولاحمد وھناد بن السری
فی الزہد والبزار والطبرانی والحاکم فی المدخل عن ابن عمر
مرفوعا (ان الذی یکذب علی یبنی لہ بیت فی النار) و
لاحمد والحارث بن ابی اسامۃ فی مسندہ والطبرانی عن
معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما مرفوعا (من کذب
علی فلیتبوأ مقعدہ من النار) ولاحمد والبزار وابی یعلی
والطبرانی عن خالد بن عرفطۃ مرفوعا من کذب علی متعمدا
ولفظ الدارقطنی من قال علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعدہ
من النار ولاحمد والحارث بن ابی اسامۃ والبزار والطبرانی
والحاکم فی المدخل عن یحیی بن میمون الحضرمی ان ابا موسی
الغافقی سمع عقبۃ بن عامر الجہنی یحدث علی المنبر
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احادیث فقال
ابو موسی ان صاحبکم ھذا لحافظ او ھالک انہ علیہ السلام

(ترجمہ)

اوسط میں ابی بکر صدیق سے مرفوع روایت ہے جو کوئی مجھ پر جان بوجھ کر
جھوٹ بولے یا رد کرے اس چیز کو کہ جس کا میں حکم دیتا ہوں پس وہ اپنا گھر آگ
میں بنائے اور احمد وابی یعلی میں عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے
جو کوئی مجھ پر کذب بولے وہ آگ میں ہے۔ اور احمد وبزار وابی یعلی و دار قطنی
و حاکم نے مدخل میں عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کہا کہ نہیں منع کرتی مجھے
حدیث بیان کرنے سے یہ بات منع نہیں کرتی کہ اوسکے صحابیوں سے یاد رکھنے والا نہیں
لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا ہے جو شخص مجھ پر
جھوٹھ کہے وہ اپنا گھر آگ میں بنا لے۔ اور ابی یعلی اور طبرانی میں طلحہ بن
عبید اللہ سے مرفوع روایت ہے جو کوئی مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹھ بولے
وہ اپنی جگہ آگ میں بنا لے۔ اور بزار اور ابی یعلی اور دار قطنی اور حاکم نے مدخل
میں سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت کی ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے
فرمایا ہے جھوٹھ بولنا مجھ پر اور وں پر جھوٹھ بولنے کی طرح نہیں جو کوئی مجھ پر جھوٹھ
بولے پس وہ اپنی جگہ آگ میں بنا لے اور احمد و ہناد بن سری نے زہد میں
اور بزار اور طبرانی اور حاکم نے مدخل میں ابن عمر سے مرفوع روایت کی ہے تحقیق
جو کوئی مجھ پر جھوٹھ بولتا ہے اوسکا گھر آگ میں بنایا جاتا ہے اور احمد اور
حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے معاویہ بن ابی
سفیان رض سے مرفوع روایت کی ہے جو شخص مجھ پر جھوٹھ بولے وہ اپنی
جگہ آگ میں بنائے۔ اور احمد اور بزار اور ابی یعلی و طبرانی میں خالد
بن عرفطہ سے مرفوع روایت ہے جو شخص مجھ پر جان بوجھکر جھوٹھ
بولے اور دار قطنی کے لفظ یہ ہیں جو شخص کہے مجھ پر جو میں نے نہیں کہا پس اسنے
جگہ آگ میں بنا لے۔ اور احمد و حارث بن ابی اسامہ و بزار و طبرانی و حاکم
نے مدخل میں یحیی بن میمون حضرمی سے کہا اوسنے کہ ابو موسی غافقی نے سنا
عقبہ بن عامر جہنی کو حدیث کرتے منبر پر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پس کہا ابو موسی نے تحقیق صاحب
تمہارا یہ حافظ ہے یا ہالک ہے تحقیق۔

كان آخر ما عهد الينا ان قال (عليكم بكتاب الله و
ستر جعون الى قوم يحبون الحديث عني فمن قال
علي ما لم اقل فليتبوأ مقعده من النار ومن حفظ شيئا
فليحدث به) ولاحمد وابي يعلى والطبراني عن عقبه بن عامر
مرفوعا (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار)
ولاحمد والبزار والطبراني عن زيد بن ارقم مرفوعا
من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) و
لاحمد عن قيس بن عبادة الانصاري مرفوعا (من
كذب علي متعمدا فليتبوأ مضجعا من النار او بيتا في
جهنم) وللبزار والعقيلي في الضعفاء عن عمران بن حصين
مرفوعا (من كذب علي فليتبوأ مقعده من النار) وللطبراني
في الاوسط عن عبد الله بن عمرو ان رجلا لبس حلة مثل
حلة النبي صلى الله عليه وسلم ثم اتى اهل بيت من المدينة
فقال ان عليه السلام امرني اي اهل بيت من المدينة شئت
استطعت فاعدوا له بيتا وارسلوا رسولا الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاخبروه فقال لابي بكر وعمر رضي
الله عنهما (انطلقا اليه فان وجدتماه حيا فاقتلاه ثم
حرقاه بالنار وان وجدتماه قد كفيتماه فحرقاه) فاتياه
فوجداه قد خرج من الليل يبول فلدغته حية افعى فمات
فحرقاه بالنار ثم رجعا اليه صلى الله عليه وسلم فاخبراه
الخبر فقال عليه السلام (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده
من النار) ولابن عدي في الكامل عن بريدة قال كان حي
من بني ليث على ميلين من المدينة وكان رجل قد
خطب منهم في الجاهلية فلم يزوجوه فاتاهم وعليه حلة
فقال ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كساني هذه

آخر عہد رسول اللہ کا ہمارے ساتھ یہ ہی کہ کہا اونھوں نے لازم پکڑو کتاب اللہ
کو اور قریب ہے کہ تم رجوع کروگی اس قوم کیطرف جو دوست رکھتے ہیں مجھ سے
حدیث کرنی کو پس جو شخص کہے مجھپر جو میں نے نہیں کہا وہ اپنا ٹکانا آگ
میں بنائے اور جو شخص کچھ یاد رکھے پس بیان کرے اور لیے احمد ابی یعلی و طبرانی نے عقبہ
بن عامر سے مرفوع روایت ہے جو شخص مجھپر جان بوجھکر کذب بولے پس اپنا
ٹکانا آگ میں بنائے اور احمد بزار و طبرانی میں زید بن ارقم سے مرفوع روایت ہے
جو کوئی مجھپر جان بوجھکر جھوٹھ بولے پس اپنا ٹکانا آگ میں بنائے۔ اور احمد
میں قیس بن عبادہ انصاری سے مرفوع روایت ہے جو کوئی مجھپر دیدہ
دانستہ کذب بولے پس اپنی خوابگاہ آگ میں بنائے یا اپنا گھر دوزخ
میں۔ اور بزار و عقیلی سے ضعفاء میں عمران بن حصین سے مرفوع
روایت ہے جو کوئی مجھپر جھوٹھ بولے پس اپنا ٹکانا آگ میں تلاش
کرے اور طبرانی سے اوسط میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک آدمی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح کپڑے پہنے پھر مدینہ کے ایک گھر میں آیا اور کہا کہ
رسول اللہ نے مجھے امر کیا ہے کہ مدینہ میں جس گھر والوں کو دیکھنا چاہوں
دیکھ لوں تو انھوں نے اوسکے واسطے ایک گھر تیار کیا اور ایک آدمی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بھیجا اور خبر دی فرمایا رسول اللہ نے ابو بکر
و عمر رضی اللہ عنہما کو جاؤ تم اوسکی طرف اگر تم اوسکو زندہ پاؤ تو قتل کرو
پھر اوسکو آگ میں جلا دو اور اگر اوسکو مردہ پاؤ تو تب بھی جلا دو تو وہ آئے
تو دیکھا کہ وہ بول کرنیکے لیے رات میں نکلا اوسکو ایک بڑی سانپ نے
کاٹا اور مرا پھر اوسکو ان دونوں نے جلا دیا پھر حضرت صلعم کے پاس جا کر اوسکی خبر
فرمایا علیہ السلام نے جو کوئی جان بوجھکر مجھپر جھوٹھ بولے وہ اپنا
ٹکانا آگ میں بنائے اور ابن عدی سے کامل میں بریدہ سے روایت ہے کہا ایک حی بنی
لیث سے ایک قبیلہ مدینہ سے دو میل کے فاصلہ پر رہتا تھا اور ایک شخص
نے جاہلیت میں انکی طرف منگنی کی تھی انھوں نے نکاح نہ کر دیا پھر
پاس کپڑے پہنکر آیا اور کہا کہ یہ لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پہنایا

وامرني ان احكم في اموالكم ودمائكم ثم انطلق فنزل على تلك المرأة التي كان يخطبها فارسل القوم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كذب عدو الله ثم ارسل رجلا فقال (ان وجدته حيا فاضرب عنقه وان وجدته ميتا فاحرقه) فوجده قد لدغته افعى فمات فحرقه بالنار فذلك قوله عليه السلام (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) وللطبراني عن عبد الله بن محمد بن الحنفية قال انطلقت مع ابي الى صهر لنا من اسلم من اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فسمعته يقول سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول ارحنا بها يا بلال يعني الصلوة قلت سمعت هذا من رسول الله فغضب واقبل يحدثهم انه عليه السلام بعث رجلا الى حي من احياء العرب فلما اتاهم قال ان النبي عليه السلام امرني ان احكم فيكم كما شئت فقالوا سمعا وطاعة لامر رسول الله وبعثوا رجلا اليه عليه السلام فقال ان فلانا جاءنا فقال ان رسول الله امرني ان احكم فيكم فان كان عن امره فسمعا وطاعة وان كان عن غير ذلك فاحببنا ان نعلمك فغضب عليه السلام وبعث رجلا من الانصار وقال (اذهب فاقتله واحرقه بالنار) فانتهى اليه وقد مات فدفن فامر بنبشه ثم احرقه بالنار ثم قال قال رسول الله عليه السلام (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) وقال اتراني اكذب على رسول الله بعد هذا وللطبراني في الاوسط عن زيد بن ارقم والبراء بن عازب مرفوعا (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) وللطبراني عن ابي موسى الاشعري رضي الله عنه مرفوعا (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار)

اور مجھے امر کیا ہے کہ تمہارے مالون اور خونون مین حکم کرون پھر چل کر جس عورت کی طرف منگنی کی تھی اوسکے گھر اترا اور اوس قوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آدمی بھیجا فرمایا کہ اللہ کے دشمن نے جھوٹھ بولا پھر آنحضرت نے ایک آدمی بھیجا اور اوسکو کہا کہ اگر تو اوسکو زندہ پائے تو اوسکی گردن مار اگر مردہ پائے تو اوسکو جلا دے جب آیا تو اوسکو زہری سانپ کی کاٹنے سے مردہ پایا پھر اوسکو آگ سے جلا دیا اور فرمایا جو کوئی جان بوجھکر کذب بولے وہ اپنا ٹھکانا آگ مین بنالے اور طبرانی مین عبد اللہ بن محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ کہا اوسنی مین اپنے باپ کے ساتھ طرف سسرال اپنے کی جو قبیلہ اسلم سے صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا چلا - پس مینے اوسکو سنا کہ کہتا تھا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمائی - ای بلال ہمکو نماز سے خوش کر مینے کہا کیا تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے - پس غصہ ہوا اور انکو حدیث سنائی ایک رسول اللہ نے ایک آدمی طرف ایک قبیلہ کی عرب کے قبیلون سے بھیجا - جب پاس آیا تو کہا کہ مجھے رسول اللہ نے امر کیا ہے - کہ تمہارے اوپر تو مین جسطرح چاہون حکم کرون اونہون نے کہا سنا ہمنے اور مانا - امر رسول اللہ کا اور اونہون نے آدمی کے ہاتھ حضرت صاحب کی طرف کہلا بھیجا - کہ ہمارے پاس فلان آدمی آیا ہے کہ مجھے رسول اللہ نے امر کیا ہے کہ تمہارے اوپر تو مین حکم کرون اگر یہ آپکا حکم ہے تو ہم مانتے ہیں - اگر کسی اور کا ہے تو ہم دوست رکھتے ہین کہ اوسمین آپکو خبر کرین پس غصہ ہوئے آپ اور ایک آدمی انصار سے بھیجا اور کہا تو جا اور اوسکو قتل کرکے آگ مین جلا دے جب اوسکی طرف پہنچا تو وہ مر گیا ہوا مدفون پایا پھر حکم دیا اور قبر کھود کر آگ مین جلا دیا پھر رسول علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی مجھپر جان بوجھکر جھوٹھ بولے ٹھکانا آگ مین بنالے پھر اس صحابی نے کہا کیا تو مجھے گمان کرتا ہے کہ اس حدیث کے بعد رسول اللہ پر جھوٹھ بولونگا اور طبرانی نے اوسط مین زید بن ارقم اور براء بن عازب سے مرفوع روایت ہے جو کوئی جان بوجھکر مجھپر کذب بولے وہ اپنی جگہ آگ مین بنالے - اور طبرانی مین ابو موسی اشعری سے مرفوع روایت ہے جو کوئی جان بوجھکر مجھپر جھوٹھ بولے وہ اپنا ٹھکانا آگ مین بنالے

وللطبرانی فی الاوسط عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مرفوعا
(من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار) وللطبرانی عن عمرو
بن مرۃ الجہنی بہذا اللفظ وکذا الطبرانی فی الصغیر عن نبیط
بن شریط وکذا الطبرانی عن عمار بن یاسر وکذا لہ عن عمرو بن
عبسہ وکذا لہ عن عمرو بن حریث وکذا لہ وللدارمی عن
ابن عباس وکذا لہ عن عتبۃ بن غزوان وکذا لہ ولابن عدی
عن العرث بن عمرۃ وکذا لہ وللدارمی عن یعلی بن مرۃ و
کذا لہ وللبزار عن ابی مالک الاشجعی عن ابیہ واسمہ طارق
بن اشیم ولہ ولابی نعیم والاسمعیلی فی معجمہ عن سلمان
بن خالد الخزاعی مرفوعا بلفظ (من کذب علی متعمدا
فلیتبوأ بیتا فی النار) وللطبرانی عن عمرو بن دینار ان بنی
صہیب قالوا لصہیب یا ابانا اصحاب النبی یحدثون
عن ابائہم فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
(من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار) وللطبرانی
بہذا اللفظ عن السائب بن یزید ولہ عن ابی امامۃ الباہلی
بلفظ من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ بین عینی جہنم
ولہ عن ابی قرصافۃ انہ علیہ السلام قال حدثوا عنی
بما تسمعون ولا یحل لرجل ان یکذب علی فمن کذب
علی وقال علی غیر ما قلت بنی لہ بیت فی جہنم یرتع فیہ و
لہ عن رافع بن خدیج مرفوعا لا تکذبوا علی فانہ لیس
کذب علی ککذب علی احد ولہ عن اوس بن اوس الثقفی
مرفوعا من کذب علی نبیہ او علی عینیہ او علی والدیہ
لم یرح رائحۃ الجنۃ ولہ فی الاوسط عن حذیفۃ
بن الیمان لا تکذبوا علی ان الذی یکذب علی لج فی النار و لہ
فی الاوسط عن ابی خلدۃ قال سمعت میمون الکردی

اور طبرانی نے اوسط میں معاذ بن جبل سے مرفوع روایت کی ہے کہ جو کوئی مجھپر جان
بوجھکر کذب بولے وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنالے اور انہی لفظوں سے طبرانی میں عمرو
بن مرہ جہنی سے ہے۔ اور ایسا طبرانی کی معجم صغیر میں نبیط بن شریط سے ہے۔ اور ایسا ہی
طبرانی میں عمار بن یاسر سے ہے۔ اور ایسا ہی اسمیں عمرو بن عبسہ سے۔ اور ایسا ہی اسمیں
عمرو بن حریث سے۔ اور ایسا ہی اوسمیں اور دارمی میں ابن عباس سے۔ اور ایسا ہی اسمیں عتبہ
بن غزوان سے۔ اور ایسا ہی اس میں اور ابن عدی میں عرث بن عمرہ
سے اور ایسا ہی اسمیں اور دارمی میں یعلی بن مرہ سے اور ویسا ہی اس
میں اور بزار میں ابی مالک اشجعی اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور نام اوسکا طارق
بن اشیم ہے۔ اور اسمیں اور ابی نعیم میں اور اسمعیلی کی معجم میں سلمان بن خالد
خزاعی سے ان لفظوں سے مرفوع روایت ہے جو کوئی جھوٹھ بولے مجھپر جان
بوجھکر وہ اپنا گھر آگ میں بنالے اور طبرانی میں عمرو بن دینار سے ہے کہ صہیب کے
بیٹوں نے اپنے باپ صہیب سے کہا اے ہمارے باپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یار اپنے باپوں سے
حدیثیں بیان کرتے ہیں (اور تم کچھ بیان نہیں کرتے) اوس نے جواب دیا کہ
میں نے رسول کریم سے یہ سنا ہے جو شخص جان بوجھکر مجھپر جھوٹھ بولے وہ اپنا ٹھکانا آگ میں
بنالے۔ اور انہیں الفاظ سے طبرانی میں سائب بن یزید سے ہے اور اسمیں ابی امامہ باہلی
سے ان لفظوں سے ہے جو کوئی مجھپر جان بوجھکر کذب بولے وہ اپنی جگہ بیچ دوزخ کے بنالے
اور اسمیں ابی قرصافہ سے ہے فرمایا علیہ السلام نے جو مجھسے سنتے ہو وہ بیان کرو اور کسی کو
حلال نہیں کہ مجھپر جھوٹھ بولے پس جو کوئی مجھپر جھوٹھ بولے یا کہے میرے کہنے کے سوا اوسکے واسطے
گھر دوزخ میں تیار کیا جاتا ہے وہ وہ اسمیں ڈالا جاویگا اور اسمیں رافع بن خدیج سے مرفوع روایت
ہے نہ جھوٹھ بولو مجھپر کیونکہ مجھپر جھوٹھ بولنا اور وں پر جھوٹھ بولنے کی طرح نہیں
اور اسمیں اوس بن اوس ثقفی سے مرفوع روایت ہے جسنے جھوٹھ بولا
اپنے نبی پر یا اپنی آنکھ پر یا اپنے ماں باپ پر جنت کی بو نہ سونگھیگا
اور اس سے اوسط میں حذیفہ بن یمان سے ہے مجھپر جھوٹھ بولو مجھپر جھوٹھ
بولنے والا بڑا سخت دلیر ہے . . . . . . اور اسی سے
اوسط میں ابی خلدہ سے ہے اوسنے کہا سنا میں نے میمون کردی سے

وهو عند مالك بن دينار فقال له مالك بن دينار ما
للشيخ لا يحدث عن ابيه فان اباه قد ادرك النبي عليه السلام
وسمع منه فقال كان ابي لا يحدثنا عنه عليه السلام مخافة
ان يزيد او ينقص في الكلام وقال سمعته عليه السلام
يقول (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار)
وله عن سعد بن المدخاش عنه عليه السلام (من علم
شيئا فلا يكتمه ومن كذب علي فليتبوأ بيتا في جهنم)
ولابي محمد الرامهرمزي في كتاب المحدث الفاصل عن
مالك بن عتاهية انه عليه السلام عهد الينا في حجة
الوداع فقال (عليكم بالقران وسترجعون الى اقوام
يحدثون عني فمن عقل شيئا فليحدث به ومن قال علي ما
لم اقل فليتبوأ بيتا في جهنم) وللطبراني والرامهرمزي عن
رافع بن خديج قال مر علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
يوما ونحن نتحدث فقال ما تحدثون فقلنا ما سمعنا منك
يا رسول الله قال (تحدثوا وليتبوأ من كذب علي متعمدا
مقعده من جهنم) ولابن سعد والطبراني عن المقنع التميمي قال
اتيت النبي صلى الله عليه وسلم بصدقة ابلنا فامر بها فقبضت
فقلت ان فيها ناقتين هدية لك فامر بعزل الهدية
من الصدقة فمكثت اياما وخاض الناس انه عليه السلام بعث
خالد بن الوليد الى رقيق مضر لصدقتهم فقلت والله ما
عند اهلنا من مال فاتيته عليه السلام فقلت ان الناس خاضوا
في كذا فرفع النبي عليه السلام يديه حتى نظرت الى بياض
ابطيه وقال اللهم لا احل لهم ان يكذبوا علي قال المقنع فلم
احدث بحديث عنه عليه السلام الا حديثا نطق به كتاب او
جرت به سنة يكذب عليه في حياته فكيف بعد مماته

جسوقت وہ مالک بن دینار کی پاس تہا مالک بن دینار نی اوسی کہا کیا ہوا شیخ کو
کہ وہ حدیث اپنی باپ سے بیان نہین کرتا حالانکہ تیری باپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکہا ہی اور اوس سے سنا ہی جواب دیا کہ میرا باپ اس طرف سے حدیث بیان کرتا
تہا کہ شاید کوئی لفظ کلام مین زیادہ ہو جاوے یا کم اور اوسنے کہا ہی کہ مینے رسول کریم سے
سنا ہی جو کوئی جہوٹہ بولی مجہپر جان بوجہکر وہ اپنی جگہہ آگ مین بناوے - اور اسمین سعد
بن مدخاش رسول اللہ سے روایت کرتا ہی جو کوئی کچہہ علم جانتا ہی اوسکو نہ چہپاوے
اور جو مجہپر جہوٹہہ لگاوے وہ اپنا گہر دوزخ مین بناوے - اور ابی محمد رامہرمزی کی کتاب
محدث فاصل مین مالک بن عتاہیہ سے ہی کہ رسول کریم نے حجۃ الوداع مین ہمسے
عہد کیا ہی اور فرمایا تم لازم پکڑو قرآن کو اور شتابی تم ایسی قومونکی طرف رجوع کروگے جو
مجہسے حدیث کرینگے پس جو کوئی یقیناً حدیث جانتا ہو سو وہ بیان کرے
اور جو کوئی کہے مجہپر وہ چیز کہ مینے نہین کہی پس وہ اپنا گہر دوزخ مین بناوے
اور طبرانی اور رامہرمزی مین رافع بن خدیج سے ہی کہا اوسنے ہم ایک دن باتیں
کر رہی تہے کہ رسول کریم ہمپر گذری پس فرمایا کیا باتیں کرتے ہو ہمنے عرض
کی کہ جو کچہہ آپسے سنا ہی فرمایا حدیثیں بیان کرو اور جو کوئی مجہپر دیدہ دانستہ
جہوٹہ بولیگا وہ اپنی جگہہ دوزخ مین بناوے - اور ابن سعد اور طبرانی
مین مقنع تمیمی سے ہی کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی صدقہ
کے اونٹ لایا رسول اللہ نے حکم دیا تو قبض کیے گئے پہر مینے عرض کی
کہ اسمین دو اونٹ آپکے واسطے ہدیہ ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی انکے
علیحدہ کرنیکا حکم کیا پہر مین کتنے دنون تک ٹہرا اور آدمی باتیں کرنے لگے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو مضر کے غلامونکی طرف صدقہ لینے کے واسطے بہیجا ہی
کہا قسم اللہ کی جو ہمارے پاس مال تہا سو مین رسول اللہ کے پاس لایا تو پہر مینے رسول اللہ
کی خدمت مین عرض کی کہ آدمی یہ باتیں کرتے ہین رسول اللہ نے دعا کیواسطے
دونو ہاتہہ اوٹہائے یہانتک کہ مینے سفید بغلین مبارک کی دیکہی اور فرمایا الہی مین انکو نہی حلال
نہین کرتا کہ وہ مجہپر جہوٹہ بولین مقنع نے کہا مین کوئی حدیث رسول اللہ سے بیان نہین کرتا مگر وہ کہ
جس سے کتاب اللہ ناطق ہو یا سنت جاری ہو رسول اللہ [illegible] کا یہ حال ہے پس خیال کرو

للدارقطني عن رافع بن خديج قال كنا مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم فجاء رجل فقال يا رسول الله ان الناس
يحدثون عنك كذا وكذا قال لم اقلته ما اقول الا ما انزل
من السماء ويحكم لا تكذبوا علي فانه ليس كذب علي
ككذب على غيري وللبزار عن ابن عمر مرفوعا (ان اقوى
الفرى ما لم تر ومن اقوى الفرى من قال علي ما لم اقل) و
للعقيلي في كتاب الضعفاء عن ابي كبشة الانماري بلفظ
(من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) وللعقيلي
عن غزوان بهذا اللفظ وله والطبراني في الافراد عن
رافع (من كذب علي فليتبوأ مقعده من جهنم) ولابن عساكر
في تاريخه عن واثلة بن اسقع سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ان من الكبائر ان يقول الرجل علي ما لم اقل
ولابن عدي والحاكم في المدخل من طريق آخر عن واثلة بن
الاسقع مرفوعا (ان من اقوى الفرى من قولي ما لم اقله او
ارى عينيه في المنام ما لم تر) وللخطيب في تاريخه عن النعمان
بن بشير ولفظه من كذب علي فليتبوأ مقعده من النار
وللطبراني عن اسامة بن زيد بلفظ (من قال علي ما لم اقل
فليتبوأ مقعده من النار) وللحاكم في المدخل عن جابر
بن عبد الله (اشتد غضب الله على من كذب علي متعمدا)
وللحاكم في المدخل عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده
مرفوعا (من كذب علي متعمدا فعليه لعنة الله والملائكة
والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل) وللحاكم في
المدخل عن حذيفة (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده
من النار) وللحاكم في المدخل عن عبد الله بن الزبير و
من حدث عني كذبا فليتبوأ مقعده من النار وللبزار

دارقطنی میں رافع بن خدیج سے ہے کہ تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو
ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے رسول خدا تجھ سے آدمی ایسی ایسی حدیثیں بیان کرتے
ہیں فرمایا میں نے نہیں کہا میں نہیں کہتا مگر وہ جو آسمان سے نازل ہوا اور تمہارا حکم ہے
جھوٹ بولو مجھ پر کیونکہ مجھ پر جھوٹھ بولنا اور وں پر جھوٹھ بولنے کی طرح نہیں اور بزار
میں ابن عمر سے مرفوع روایت ہے بڑی سے بڑا افترا اوس چیز کا بیان کرنا ہے کہ
آنکھ نے نہیں دیکھی اور بڑی سے بڑا مفتری وہ شخص ہے کہ کہے مجھ پر جو میں نے نہیں کہا۔
اور عقیلی کی کتاب الضعفا میں ابی کبشہ انماری سے ان لفظوں سے ہے جو کوئی مجھ پر
جھوٹھ بولے وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لے۔ اور عقیلی میں غزوان سے انہیں الفاظ سے ہے اور
انہیں اور طبرانی کی افراد میں رافع سے ہے جو کوئی مجھ پر کذب بولے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ
میں بنا لے۔ اور ابن عساکر کی تاریخ میں واثلہ بن اسقع سے سنا میں نے کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے گناہوں سے یہ ہے کہ آدمی مجھ پر وہ چیز کہے جو میں نے نہیں
کہی اور ابن عدی اور حاکم کی مدخل میں دوسرے طریق سے واثلہ بن اسقع
سے مرفوع روایت ہے بڑی افترا دینی یہ ہے کہنا مجھ پر جو میں نے نہیں کہا اور دکھلانا
اپنی آنکھوں کو وہ خواب جو انہوں نے نہیں دیکھی اور خطیب کے تاریخ میں نعمان
بن بشیر سے ان لفظوں سے ہے جس شخص نے مجھ پر کذب بولا وہ اپنی جگہ آگ
میں بنا لے۔ اور طبرانی میں اسامہ بن زید سے ان الفاظ سے جو کوئی کہے مجھ پر جو
میں نے نہیں کہا وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لے۔ اور حاکم کے مدخل میں جابر
بن عبد اللہ سے ہے سخت ہے غضب اللہ کا اوس شخص پر جو مجھ پر جھوٹھ
بولے۔ اور حاکم کے مدخل میں بہز بن حکیم اپنے باپ سے وہ اپنے دادا
سے مرفوع روایت کرتا ہے جو شخص جھوٹھ بولے جان بوجھ کر مجھ پر
اوس پر اللہ تعالی اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے نہ اوس
سے مال قبول ہوگا اور نہ بدلا اور حاکم کے مدخل میں حذیفہ
سے ہے جو شخص مجھ پر کذب بولے وہ اپنی جگہہ آگ میں بنا لے۔
اور حاکم کے مدخل میں عبد اللہ بن زبیر سے ان الفاظ سے جو کوئی
مجھ سے جھوٹھی حدیث بیان کرے وہ اپنی جگہہ آگ میں بنا لے اور بزار

ولابن عدی عن ابی هريرة مرفوعا (ثلاثة لا يريحون رائحة
الجنة رجل ادعى الى غير ابيه ورجل كذب على نبيه
ورجل كذب على عينيه) ولاحمد وهناد والحاكم وغيره
عن ابی هريرة بلفظ (من يقول علي ما لم اقل فليتبوأ مقعده
من النار) وفي لفظه بيتا في جهنم ولابن صاعد في
طرق هذا الحديث عن سعد بن ابی وقاص ولفظه (من
قال علي ما لم اقل فليتبوأ مقعده من النار) وللخطيب في
التاريخ عن ابی عبيدة بن الجراح بلفظ (من كذب علي
متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) ولابن عدي عن صهيب و
لفظه من كذب علي كلف يوم القيمة ان يعقد بين
شعيرتين فذلك الذي يمنعني من الحديث وكذا للدار قطني
في الافراد والخطيب في التاريخ عن سلمان الفارسي وكذا لابن
الجوزي والحافظ يوسف خليل الدمشقي في جمعه لطرق
هذا الحديث عن ابي ذر ولابن صاعد عنه وعن حذيفة
بن اسيد ولابن عدي عن ابي هريرة رضي الله عنه (من
احدث حدثا او آوى محدثا فعليه لعنة الله والملائكة
والناس اجمعين ومن كذب علي متعمدا) ولابن قانع
في معجمه عن اسامة بن زيد (من تقول علي ما لم اقل فليتبوأ
مقعده من النار) وذلك انه بعث رجلا في حاجة فكذب
عليه فدعا عليه فوجد ميتا فانشق بطنه ولم تقبله
الارض وللدار قطني وابن الجوزي عن عبد الله بن الزبير (من
كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) ولابن الجوزي
من وجه اخر عن عبد الله بن الزبير انه قال يوما لاصحابه
اتدرون ما تأويل هذا الحديث (من كذب علي متعمدا
فليتبوأ مقعده من النار) رجل عشق امرأة فاتى

اور ابن عدی میں ابوہریرہ سے مرفوع روایت ہے تین آدمی جنت کی بو نہ
سونگھیں گے ایک وہ آدمی جسنے اپنے باپ کے سوا اور باپ کا دعوی کیا دوسرا وہ آدمی جسنے
اپنے نبی پر جھوٹ بولا تیسرا وہ آدمی جسنے اپنی آنکھوں پر جھوٹ بولا اور احمد و ہناد اور حاکم کی
میں ابوہریرہ سے ان الفاظ سے ہے جو کوئی کہے مجھپر جو میں نے نہیں کہا وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنالے
اور ایک روایت میں گھر بنالے دوزخ میں اور ابن صاعد اپنی جمع میں اس حدیث
کی طرق سے سعد بن ابی وقاص سے لایا ہے اور الفاظ اوسکے یہ ہیں جو شخص کہے مجھپر وہ
چیز جو میں نے نہیں کہی وہ اپنی جگہ آگ میں بنالے اور خطیب کی تاریخ میں ابی عبیدہ
بن جراح سے ان لفظوں سے ہے جو شخص جان بوجھ کر مجھپر جھوٹ بولے وہ اپنی جگہ
آگ میں بنالے اور ابن عدی میں صہیب سے ان لفظوں سے جو شخص مجھپر جھوٹ
بولیگا قیامت کے دن دو جو کی دانہ کی عقدہ کی تکلیف دیا جاویگا یہی
بات مجھے حدیث کرنی سے منع کرتی ہے - اور اسیطرح دارقطنی کی افراد اور خطیب کے
تاریخ میں سلمان فارسی سے - اور اسیطرح ابن جوزی اور حافظ یوسف بن خلیل
دمشقی اپنی جمع میں اس حدیث کے طرقون میں ابو ذر سے لایا ہے اور ابن صاعد نے انسے
وغیرہ حذیفہ بن اسید سے اور ابن عدی میں ابوہریرہ سے ہے جو شخص نیا کام نکالے
دین میں یا جگہ دے بدعتی کو اوسپر اللہ تعالی اور فرشتوں اور سب آدمیوں کی
لعنت ہو - اور اوس شخص پر جو مجھپر جھوٹ کو جان بوجھ کر اور ابن قانع کے
معجم میں اسامہ بن زید سے ہے جو شخص بنائے مجھپر جو میں نے نہیں کہا وہ اپنی
جگہ آگ میں بنالے اس حدیث کی بیان کرنیکا یہ سبب ہوا کہ آنحضرت
رسول اکرم نے ایک آدمی کسی کام کو بھیجا اوسنے رسول اللہ پر جھوٹ بولا
پھر رسول اللہ نے اوسپر بددعا کی تو مرگیا اور اوسکا پیٹ پھٹ گیا اور اوسکو زمین نے
قبول نہ کیا اور دارقطنی میں اور ابن جوزی میں عبداللہ بن زبیر سے ہے جو کوئی جان بوجھ
کر مجھپر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنالے اور ابن جوزی دوسری وجہ سے عبداللہ بن زبیر
سے نقل کرتا ہے کہ اوسنے ایک دن اپنے دوستوں کو کہا کیا تم جانتے ہو
اس حدیث کی جو شخص جان بوجھ کر مجھپر جھوٹ بولے وہ اپنی جگہ آگ میں
بنالے - (ایک مرد ایک عورت پر عاشق ہوا)

الی هم اسماء فقال انی رسول رسول الله بعثنی الیکم ان تضیفونی
فی بیوتکم شئت وكان ينتظر بيوت النساء فاتی رجل منهم النبی
عليه السلام فقال ان فلانا اتانا يزعم انك امرته ان يبيت فی
ای بیوتنا شاء فقال كذب يا فلان انطلق معه فان
امكنك الله منه فاضرب عنقه واحرقه بالنار و
لا اراك الا قد كفيته فجاءت السماء فصبت فخرج ليتوضأ
فلسعته افعی فمات فلما بلغ ذلك النبی عليه السلام قال
(هو فی النار) ولابن قانع فی معجم الصحابة وابن الجوزی عن
عبد الله بن ابی اوفی بلفظ (من كذب علی متعمدا فليتبوأ
مقعده من النار) وكذا لهما عن زيد بن اسد وكذا لهما
عن عفان بن حبيب وفی العجوزی قانی وابن الجوزی عن سلمان الصحابی
ولفظه (من تقول علی ما لم اقل فليتبوأ بين عينی جهنم مقعدا)
ولابن صاعد وغيره عن عايشة بلفظ (من قال علی ما لم اقل
فليتبوأ مقعده من النار) وللدارقطنی وابن الجوزی
عن ام ايمن ولفظهما (من كذب علی متعمدا فليتبوأ مقعده
من النار) ولابن الجوزی عن علی ولفظه من كذب
علی رسول الله فانما يد مشتملة من النار) ولابن
الجوزی عن ابن عباس رضی الله عنهما قال العباس يا رسول
الله لو اتخذت لك عريشا تكلم الناس فوقه ويسمعون
فقال (لا ازال هكذا يصيبنی غبارهم ويطأون عقبی
حتى يريحنی الله منهم فمن كذب علی فمقعده النار) ولابن
عدی عن شعبة (من كذب علی متعمدا فليتبوأ مقعده
من النار) وكذا لابن خليل عن زيد بن ثابت وكذا له عن
عن كعب بن قطبة وكذا له عن والد ابی الشعراء وكذا له
هذا ولابی نعيم عن عبد الله رغب ولابی نعيم عن جابر

رات کی وقت اوس عورت کی اہل کیطرف آیا اور اوسکو کہا کہ مین رسول
اللہ کا بہیجا ہوا ہون مجہکو اونہی تمہاری طرف بہیجا ہی کہ تمہارے جس گہر مین چاہون مہمان ہون
اور وہ شخص اسیوقت وسکے گہر کا انتظاری کرتا تہا پس ایک آدمی اونمین سے رسول
اللہ کیطرف آیا اور کہا کہ فلان آدمی ہمپاس آیا ہی اور کہتا ہی کہ اپنے مجہے حکم دیا ہی کہ
تمہارے جس گہر مین چاہون رات گذارون پس فرمایا رسول اللہ نے اونے جہوٹہ کہا ہی اے
فلان تو اسکے ساتھ جا اگر تجہے اللہ تعالی اوسکی پکڑنی کی قوت دے تو اوسکی گردن مار
اور اوسکو جلادے اور میرے پاس نہ آنا جب اوسکا کام نہ کرلینا پس بادل آیا اور بارش ہوئی
آدمی وضو کرنیکے لئے نکلا اوسکو سانپ نے کاٹا اور مرگیا جب رسول اللہ کو یہ خبر پہونچی فرمایا کہ
وہ آگ مین ہی اور ابن قانع کی معجم الصحابہ مین اور ابن جوزی عبد اللہ بن ابی اوفی
سے ان الفاظ سے لایا ہی جو شخص مجہ پر بنا کر جہوٹہ بولے تو وہ اپنی جگہہ آگ مین بنا لے
اور ایسا ہی وہ دونو زید بن اسد سے لائی ہین اور ایسا ہی حاکم مین عفان بن حبیب سے اور جوزی
قانی اور ابن جوزی ایک صحابی ان الفاظ سے لائی ہین جو شخص بنا کر کہی مجہپر
وہ چیز جو مینے نہین کہی وہ اپنی جگہہ جہنم دونو آنکہون کے بیچ بنالے - اور ابن صاعد وغیرہ عائشہ سے ان الفاظ
سے لائی ہین جو شخص کہے مجہپر وہ چیز کہ مین نے نہین کہی وہ اپنی جگہہ آگ مین بنا لے اور
دارقطنی مین اور ابن جوزی ام ایمن سے اور لفظ ان دونو کی یہ ہین جو شخص جان بوجہ کر
مجہپر جہوٹہ بولی وہ اپنی جگہہ آگ مین بنالے - اور ابن جوزی علی سے اور لفظ اوسکی یہ ہین جو
شخص جہوٹہ بولی رسول اللہ پر وہ اپنی جگہہ آگ سے گرم کرے - اور ابن جوزی ابن
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتا ہی عباس نے کہا یا رسول اللہ
اگر ہم آپکے واسطے منبر بنا دین تا کہ آپ وسپر لوگون سے کلام کرین اور لوگ سنین
پس فرمایا مجہے ہمیشہ انکا غبار پہونچتا رہیگا اور میری پیچہا روندینگے تا کہ اللہ تعالی
مجہے اونسے خلاص کریگا جو کوئی مجہپر جہوٹہ بولیگا اوسکی جگہہ آگ ہی - اور ابن
عدی شعبہ سے جو شخص جہوٹہ بولی مجہپر دیدہ دانستہ اپنی جگہہ آگ مین بنائے
اور ایسا ہے ابن خلیل زید بن ثابت سے اور ایسا ہی وہ کعب بن قطبہ سے
اور ایسا ہی وہ والد ابی الشعرا سے اور ایسا ہی اسمین یہ ہے
اور ابی نعیم مین عبد اللہ رغب سے اور ابی نعیم مین جابر

بن جاس بلفظ (من قال علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعده
من النار) **تنبیه** قال الحافظ السیوطی وهذا
الحدیث اکثر من مائة من الصحابة وجمع طرقه الیهم جمع من
اهل الصناعة وقد نقل ابن الجوزی عن ابی بکر محمد بن احمد
بن عبد الوهاب الاسفرائینی انه لیس فی الدنیا حدیث
اجتمع علیه العشرة المشهود لهم بالجنة غیر حدیث
من کذب علی الی آخره قال ابن الجوزی وما وقعت لی فیه
روایة عبد الرحمن بن عوف الی الآن انتهی ومن لطیف
ما یذکر فی ذلک ما رواه العلامة ابو القاسم عبد الرحمن
بن محمد الغوزانی صاحب التصانیف قال حدثنا ابو بکر احمد بن
محمد بن علی المؤدب حدثنا ابو المظفر محمد بن عبد الله
بن الحسام السمرقندی قال سمعت الخضر والیاس یقولان
سمعنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول (من قال علی ما
لم اقل فلیتبوأ مقعده من النار) قال الذهبی هذا الحدیث
املاه ابو عمرو بن الصلاح وقال هذا وقع لنا فی نسخة الخضر
والیاس قال الذهبی هذه نسخة ما ادری من وضعها فائدة
قال شیخ مشائخنا الحافظ جلال الدین السیوطی لا اعلم
شیئا من الکبائر قال احد من اهل السنة بتکفیر مرتکبه الا
الکذب علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فان الشیخ ابا
محمد الجوینی من اصحاب الشافعی وهو والد امام الحرمین قال
ان من تعمد الکذب علیه علیه السلام یکفر کفرا یخرجه عن
الملة وتبعه علی ذلک طائفة منهم الامام ناصر الدین
ابن المنیر من ائمة المالکیة قلت ویؤیدهما قوله علیه السلام
(لیس کذب علی ککذب علی غیری) وکذا امره بقتل من
کذب علیه واحراقه بعد موته وذلک ان الافتراء علیه

بن جابس ہے ان الفاظ سے جو شخص کہے مجھپر وہ چیز جو میں نے نہیں کہی وہ اپنی جگہ آگ
میں بنا لے **تنبیہ** حافظ سیوطی نے کہا ہے اس حدیث کو ایک سو سے زیادہ صحابیوں نے
روایت کی ہے اور ایک جماعت اہل صناعت سے طرق اسکو صحابہ
تک میں جمع کئے ہیں اور ابن جوزی ابی بکر محمد بن احمد بن عبد الوہاب
اسفرائینی سے نقل کرتا ہے کہ کوئی حدیث دنیا میں نہیں جسپر عشرہ مبشرہ
جمع ہوئے ہوں سوا اس حدیث کی۔ ابن جوزی کہتا ہے کہ میں اب
تک عبد الرحمن بن عوف کی روایت پر واقف نہیں ہوا انتہی
اور عجیب لطیفہ جو ہمیں ذکر کیا گیا ہے یہ ہے کہ جسکو علامہ ابو القاسم عبد الرحمن
بن محمد غوزانی صاحب التصانیف نے روایت کی ہے کہا اونسے
حدیث کی ہمکو ابو بکر احمد بن محمد بن علی المؤدب نے کہا اونسے حدیث
کی ہمکو ابو المظفر محمد بن عبد الله بن حسام سمرقندی نے کہا اونسے سنا ہے
خضر اور الیاس سے کہ وہ دونو کہتے تھے سنا ہے ہمنے رسول الله صلی الله علیه وسلم
سے فرماتے جو شخص کہے مجھپر وہ چیز کہ جسے میں نے نہیں کہا ہے پس وہ اپنی جگہ
آگ میں بنا لے ذہبی کہتا ہے ابو عمرو بن صلاح نے اس حدیث کو لکھایا ہے
اور کہا اوسنے ہمنے اسکو نسخہ خضر والیاس میں پایا ہے ذہبی کہتا ہے کہ میں
نہیں جانتا کہ کون اسکا بانی ہے الٰہی فائدہ ہمارے مشائخ کے شیخ حافظ
جلال الدین سیوطی نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ کسی نے اہل سنت سے کہا ہو کہ
مرتکب گناہ کبیرے کا کافر ہو جاتا ہے مگر کذب سے آنحضرت پر کیونکہ شیخ
ابو محمد جوینی جو اصحاب شافعی سے ہے اور والد امام حرمین کا کہتا ہے کہ
جو شخص عمداً دانستہ رسول الله پر جھوٹھ بولے وہ کافر ہو جاتا
ہے یعنے اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور ایک گروہ اوسکا
اسپر تابع ہوا ہے۔ انہیں سے امام ناصر الدین ابن منیر اماموں مالکیہ
سے ہے۔ میں کہتا ہوں ان دونو کو رسول علیہ السلام کا قول تائید
دیتا ہے مجھپر کذب بولنا اوروں پر کذب بولنے کی طرح نہیں اور اسیطرح رسول الله
کا امر کرنا قتل کا اوس شخص کو جو اونپر کذب بولے اور جلانا اوسکا بعد نکلنے کے اسلئے کہ افترا رسول

روایت کرنا خضر والیاس کا رسول الله صلی الله علیه وسلم سے

على الله فانه (ما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى) و
بتوبيه قوله فى ما تقدم ما اقول الا ما نزل من السماء فاذا كان
كذلك (فمن اظلم ممن افترى على الله كذبا) و (انما يفترى الكذب
الذين لا يؤمنون بآيات الله) اى الكذب على الله ورسوله
فان الكذب على غيرهما لا يخرجه عن الايمان باجماع
اهل السنة والجماعة **فصل** اخرج مسلم والترمذى
وصححه وابن ماجه عن المغيرة بن شعبة عن النبى صلى الله عليه
وسلم انه قال (من حدث عنى حديثا وهو يرى انه كذب
فهو احد الكاذبين) روى بصيغة الجمع و التثنية وكذا
اخرجه مسلم وابن ماجه عن سمرة بن جندب مرفوعا ولابن ماجه
عن على بلفظ (من روى عنى حديثا وهو يرى انه كذب فهو
احد الكاذبين) وللبزار وابن عدى عن انس رضى الله عنه
ولفظه (من كذب على فى رواية حديث فليتبوأ مقعده من
النار) ولابن شاهين عن انس رضى الله عنه بلفظ (من
كذب على فى حديث جاء يوم القيمة مع الخاسرين) وللدارقطنى
فى الافراد عن انس رضى الله عنه مرفوعا (والذى نفس
ابى القاسم بيده لا يروى عنى احد ما لم اقله الا تبوأ مقعده
من النار) ولاحمد وابن عدى عن ابن عباس رضى الله عنهما
بلفظ (اتقوا الحديث عنى الا ما علمتم فانه من كذب
على متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) وللطبرانى عن ابى امامة
ولفظه من حدث عنى حديثا كذبا متعمدا فليتبوأ مقعده
من النار قال النووى فى شرح مسلم يحرم رواية الحديث
الموضوع على من عرف كونه موضوعا او غلب على ظنه
وضعه فمن روى حديثا علم وضعه فهو مندرج فى الوعيد
قال ولا فرق فى تحريم الكذب عليه عليه السلام بين ما كان فى

اللہ تعالی پر افترا ہی کیونکہ نہیں بولتا پیغمبر اپنی خواہش سے نہیں بولتا
کچھہ مگر جو اوسکی طرف وحی ہو اور اوسکی تائید رسول اللہ کا قول جو پہلے گذر چکا ہی
مین نہین کہتا مگر جو آسمان سے نازل ہو پس جس وقت ایسا ہوا پھر کون ہے ظالم اوس
شخص سے جو اللہ تعالی پر کذب بولی در کذب وہ لوگ افترا کرتی ہین جو آیات اللہ پر
ایمان نہین لائی یعنے کذب اللہ اور رسول اللہ پر کیونکہ کذب ما سوا اللہ و رسول کے
ایمان سے خارج نہین کرتا ہی اہل سنت و جماعت کا اجماع ہے **فصل** مسلم اور
ترمذی (اور اونہون نے اسکو صحیح کہا ہی) اور ابن ماجہ مین مغیرہ بن شعبہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرتا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا جو شخص مجھسے حدیث بیان کری حالانکہ وہ جانتا
ہو کہ یہہ جھوٹی ہی وہ ایک جھوٹون کا ہی یہ لفظ صیغۂ تثنیہ اور جمع سے مروی ہی
اور اسیطرح مسلم اور ابن ماجہ مین سمرہ بن جندب سے مرفوع روایت ہی ۔ اور ابن
ماجہ مین علی سے ان الفاظ سے جو کوئی مجھسے حدیث نقل کری حالانکہ جانتا ہی کہ یہہ
جھوٹی ہے پس وہ ایک جھوٹھونکا ہی ۔ اور بزار اور ابن عدی انس سے ان الفاظ سے
بیان کرتی ہین جو شخص روایت حدیث مین مجھپر کذب بولے تو وہ اپنی جگہ بیچ آگ
مین بنائی ۔ اور ابن شاہین انس سے ان الفاظ سے جو شخص حدیث مین مجھپر کذب بولے
قیامت کی دن ٹوٹا کہانے والون کے ساتھ ہوگا ۔ اور دارقطنی افراد مین
انس سے مرفوع نقل کرتا ہی قسم ہی اوس ذات پاک کی نفس ابی القاسم کا
جسکے ہاتھ مین ہے جو شخص میرے کہنے کی برخلاف روایت کرے وہ اپنا ٹھکانا
آگ مین بنائی اور احمد اور ابن عدی ابن عباس سے ان لفظون سے مجھسے حدیث
کو نہین بچو مگر جو تم جانو کیونکہ جس شخص نے قصداً مجھپر کذب بولا وہ اپنا ٹھکانا
آگ مین بنائی اور طبرانی ابو امامہ سے اور لفظ اوسکی یہ ہین جو شخص جانبوجھکر
مجھسے جھوٹھی حدیث بیان کری وہ اپنی جگہہ آگ مین بنائی ۔ امام نووی
شرح صحیح مسلم مین لکھتی ہین حدیث موضوع کا بیان کرنا اوس شخص
پر حرام ہی جو یقینا جانتا ہو کہ یہ موضوع ہے یا اوسکو غالب ظن اوسکی
وضع کا ہو پس جو کوئی حدیث یقینی موضوع کو یا ظنی موضوع کو بیان کریگا
تو وہ وعید مین داخل ہوگا کہا امام نووی نی اور حرمت کذب مین جو کہ آنحضرت پر بولا جاوی خواہ

الاحکام وما لا حکم فیه کالترغیب والترهیب والوعظ
وغیر ذلك من انواع الکلام فکله حرام من اکبر الکبائر
واقبح القبائح باجماع المسلمین الذین یعتد بهم فی
الاجماع الی ان قال وقد اجمع اهل الحل والعقد علی
تحریم الکذب علی آحاد الناس فکیف بمن قوله شرع
وکلامه وحی والکذب علیه کذب علیه تعالی قال عز وعلا
(وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی) قال الحافظ
جلال الدین السیوطی اطلق علماء الحدیث علی انه لا یحل
روایة الموضوع فی ای معنی کان الا مقرونا ببیان وضعه
بخلاف الضعیف فانه یجوز روایته فی غیر الاحکام و
العقائد قال وممن جزم بذلك النووی وابن جماعة و
الطیبی والبلقینی والعراقی **قلت** وقد صرح به حافظ
عصره العسقلانی فی شرح نخبة وقال الدارقطنی
توعد علیه السلام بالنار من کذب علیه بعد امره
بالتبلیغ عنه ففی ذلك دلیل علی انه انما امر ان یبلغ عنه
الصحیح دون السقیم والحق دون الباطل لا ان یبلغ
عنه جمیع ما روی عنه لانه قال علیه السلام (کفی بالمرء اثما
ان یحدث بکل ما سمع) اخرجه مسلم من حدیث ابی هریرة
رضی الله عنه ثم من روی عن النبی علیه السلام
حدیثا وهو شاك فیه اصحیح او غیر صحیح یکون کاحد
الکاذبین لقوله علیه السلام من حدث عنی حدیثا وهو
یری انه کذب حیث لم یقل ثم هو یستیقن انه کذب و
للتحرز عن مثل ذلك کان الخلفاء الراشدون والصحابة
المنتخبون یتقون کثرة الحدیث عنه علیه السلام وکان
ابو بکر وعمر یطالبان من روی لهما حدیثا عنه علیه السلام

احکام مین ہو یا غیر احکام مین (مثل ترغیب اور ترہیب اور وعظ وغیرہ کی) احکام مین
کچھ فرق نہین ہے ایسی سب جھوٹھ مین بڑی گناہونسی اور بڑی قبیح چیزون سے ساتھ
اجماع اون مسلمانون کے جنکا اعتبار اجماع مین ہی یہانتک کہ کہا امام نووی نے
علما اہل حل اور عقد نے اجماع کیا ہی کہ کسی آدمی پر کذب بولنا جائز نہین پس کیسے
جائز ہوگا کہ جسکے کلام شرع ہی اور کلام اوسکی وحی ہی اور اوسپر کذب بولنا اللہ تعالیٰ
پر کذب بولنا ہی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی اور نہین بولتا (پیغمبر) اپنی خواہش
سے نہین کلام اوسکی مگر وحی جو اوسکی طرف وحی کیجاتی ہی اور حافظ جلال الدین
سیوطی نے فرمایا ہی کہ علما حدیث نے کہا ہی کہ نہین حلال بیان کرنا روایت
موضوع کا جس معنے مین ہو مگر اسطرح کہ اوسکا موضوع ہونا بھی بیان کیا
جاوے برخلاف حدیث ضعیف کے کہ روایت اوسکی غیر احکام اور غیر عقائد مین جائز ہے
کہا اونھون نے جن شخصون نے کہ اوسپر جزم کیا ہی یہ ہین امام نووی اور ابن جماعہ اور
طیبی اور بلقینی اور عراقی مین کہتا ہون حافظ عسقلانی نے شرح نخبہ مین اوسکے
ساتھ تصریح کی ہے اور امام دارقطنی نے فرمایا ہی کہ آنحضرت نے وعید سنایا ہی
اوس شخص کو جو جھوٹھ بولی آپ پر بعد حکم کرنے آنحضرت کے تبلیغ احادیث کا
اوسکو اور اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ آنحضرت نے صحیح حدیثین پہونچانیکا حکم دیا ہی سوا
ضعیفون کے اور حق پہونچانے سوا باطل کے نہ یہ کہ جمیع احادیث پہونچاوے
اسلئے کہ آنحضرت نے فرمایا ہی کافی ہے آدمی کو گناہ کیلئے جو بات سنے بیان
کرے جو اونسے سنا ہی مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے پھر اگر کوئی آنحضرت سے
روایت بیان کرے جسمین اوسکو خود شک ہے کہ صحیح ہے یا نہ تو وہ بھی ایک
کاذبون سے ہی اسلئے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے جو شخص حدیث مجھسے
بیان کرے حالانکہ وہ اسکی کذب کا ظن کرتا ہو تو وہ بھی ایک [illegible]
کذب نہین فرمایا یعنی یقین کرتا ہو کذب کا اور اسی پرہیز کیلئے خلفاء راشدین
اور صحابی برگزیدہ رحمة اللہ علیہم اجمعین بہت حدیثین بیان
کرنے سے بچتے تھے اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر گواہ طلب
کرتے تھے اس شخص سے جو ایسے حدیث بیان کرے آنحضرت سے

لم يسمعاه عنه باقامة البينة عليه انه فى ذلك و
كان على يستحلفه عليه وكان بعض المحتاطين من
المحدثين من الصحابة والتابعين كان يقول قريبا
من هذا او نحو هذا او شبيه هذا كل ذالك خوفا من
الزيادة والنقصان او السهو والنسيان وكان من جملة المحتاطين
فى هذا الامر والشان ابوحنيفة النعمان وقد اخبر عليه
السلام بما يقع فى اخر الزمان فى امته من الروايات
الكاذبة والاحاديث الباطلة فحذرهم عن ذلك
خوفا ان يقع هنالك هنالك فقال سيكون فى اخر
الزمان اناس من امتى يحدثونكم بما لم تسمعوا انتم
ولا آباؤكم فاياكم واياهم اخرجه مسلم من حديث
ابى هريرة رضى الله عنه وهذا قيل الاسناد من الدين
لانه عليه مدار المجتهدين **فصل** قال الحافظ زين
الدين العراقى فى كتابه المسمى بالباعث على الخلاص
من حوادث القصاص ثم انهم يعنى القصاص ينقلون الحديث
حديثه عليه السلام من غير معرفة بالصحيح و
السقيم قال وان اتفق انه نقل حديثا صحيحا كان
آثما فى ذلك لانه ينقل ما لا علم له به وان صادف
الواقع كان آثما باقدامه على ما لا يعلم قال وايضا
فلا يحل لاحد ممن هو بهذا الوصف ان ينقل حديثا
من الكتب بل ولو من الصحيحين ما لم يقرأه على من
يعلم ذلك من اهل الحديث وقد حكى الحافظ ابوبكر
بن خير اتفق العلماء على انه لا يصح لمسلم ان يقول قال
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كذا حتى يكون عنده
ذلك القول مرويا ولو

جو انہون نے سنی ہو اور اوسپر اوسکو خوف دلاتی تھی اور حضرت علی ان
سے قسم لیتے تہے اور بعضے احتیاط والی محدثین صحابہ اور تابعین مین سے جب حدیث
بیان کرتے یہ لفظ فرماتے قریبا من ہذا او نحو ہذا او شبہ ہذا یعنے وہ ان الفاظ
قریب قریب تہی اسکی یا اسکی مشابہ اور یہ بات اس خوف سے تہی کہ حدیث
مین زیادتی و نقصان یا سہو و نسیان نہ ہو اور جو شخص اس امر و شان
مین احتیاط کرتے تھے اونمین سے امام ابوحنیفہ بن نعمان تہی اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ آخر زمانہ مین میری امت
مین احادیث کاذبہ اور روایات باطلہ پہیل جائینگی اور آنحضرت نے
ڈرایا کہ امت کوئی ایسے امر مین ہلاک ہو جاوے پس فرمایا آخر زمانہ
مین میری امت سے ایسی آدمی ہونگے کہ حدیثین بیان کرینگے جو تمنے
نہ سنی ہونگی اور نہ تمہارے باپون نے انسے بچنا امام مسلم نے ابوہریرہ سے روایت
کی ہے اور اسیواسطے کہا گیا ہے کہ اسناد دین ہے اسلئے کہ اسپر مدار
مجتہدین کا ہے **فصل** اور حافظ زین الدین عراقی نے اپنی کتاب
مین جسکا نام باعث علی الخلاص من حوادث القصاص ہے فرمایا ہے
پہر وہ قصہ بیان کرنے والے حدیث پیغمبر علیہ السلام کے سوای معرفت
سقیم اور صحت کے بیان کر دیتے ہین کہا حافظ نے اگر اتفاقا صحیح
حدیث بھی اوسنے نقل کر دی تو اسمین بھی گنہگار ہے کیونکہ اوسنے
نقل کیا اوس چیز کو جسکو جانتا نہ تہا اگرچہ واقع کے مطابق سچ ہو گیا
تو بھی گنہگار ہے کا بسبب اقدام اوسکے او سچیز پر جسکو جانتا نہ تھا کہا
حافظ نے جو شخص کہ ایسا ہو اوسکو حدیث بیان کرنی کتابون سے
بھی جائز نہین بلکہ اگرچہ صحیحین ہون جب تک اہل حدیث سے
جو اسکو جانتے ہون پڑہ نہ لے - اور حافظ ابوبکر بن خیر نے حکایت
کی ہے کہ علماء نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ کسی مسلمان
کو یہ کہنا درست نہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
یون فرمایا ہے جب تک اوسکے پاس کوئی روایت موجود نہو اگرچہ

ولو علی اقل وجوه الروایات لقوله علیه السلام
(من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده
من النار) وفی بعض الروایات
من کذب علی مطلقا من غیر تقیید

فصل قال الجوزقانی بسنده الی ابی
العباس السراج یقول شهدت محمد بن اسمعیل
البخاری ودفع الیه کتاب من ابن کرام یسأله عن احادیث
منها حدیث الزهری عن سالم عن ابیه مرفوعا الایمان
لا یزید ولا ینقص فکتب محمد بن اسمعیل البخاری علی ظهر
کتابه من حدث بهذا استوجب الضرب الشدید
والحبس الطویل واورده الذهبی فی المیزان وفی المیزان
ایضا قال ابو داؤد سمعت یحیی بن معین یقول فی
سوید الانباری هو حلال الدم وقال الحاکم انکر علی
سوید حدیثه فیمن عشق وعف وکتم وقال یحیی بن معین
لما ذکر له هذا الحدیث لو کان لی فرس ورمح غزوت سویدا
وفی المیزان ایضا قیل لابن عیینة روی معلی بن هلال
عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن عبد الله قال التقنع
من اخلاق الانبیاء فقال ابن عیینة ان کان المعلی یحدث
هذا الحدیث عن ابن ابی نجیح فما احوجه ان یضرب عنقه
واخرج العقیلی عن عائشة قالت کان رسول الله علیه
السلام اذا اطلع علی احد من اهل بیته کذب کذبة
لم یزل معرضا عنه حتی یحدث الله توبة واخرج ایضا
انه علیه السلام ابطل شهادة رجل فی کذبة قال معمر لا
ادری ما تلک الکذبة اکذب علی الله ام کذب علی رسول
الله صلی الله تعالی علیه وسلم فصل قال الدارقطنی

ایک طریقہ سے ہو کیونکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہی جو شخص جان بوجھ
کر مجھ پر جھوٹ بولی وہ اپنی جگہہ آگ میں بنائے - اور بعض روایتوں میں یون
ہے جو شخص مجھ پر جھوٹھ بولی سوائے قید متعمدا وغیرہ کی

فصل

جوزقانی نے سند ابی العباس سراج تک بیان کرکے کہا ہے
کہا اوس نے میں محمد بن اسمعیل بخاری کی خدمت میں حاضر
ہوا - اوس وقت اونکی پاس ایک کتاب ابن کرام کی طرف سے
آئی تھی جسمیں اوسنے چند حدیثیں پوچھی تھیں ایک ان میں سے یہ
جو زہری سالم سے اور سالم اپنے باپ سے مرفوع روایت کرتا ہی
ایمان کی ور زیادتی قبول نہیں کرتا پس محمد بن اسمعیل بخاری نے اوس کتاب کے پشت
پر لکھ دیا کہ جو شخص یہ حدیث بیان کری میں اوسکیلئے سخت مار اور بھی قید
واجب کہتا ہوں - ذہبی میزان میں یہ قصہ لایا ہی اور یہ بھی میزان میں ہے کہ کہا
ابو داؤد نے یحیے بن معین سے میں نے سنا کہتے تھی سوید انباری کا خون حلال ہے
اور کہا حاکم نے میں سوید کی حدیث کا انکار کرتا ہوں اوس شخص کے
حق میں کہ عاشق ہوا اور بچا اور چھپایا یحیی ابن معین کے جب پاس یہ
حدیث ذکر کی گئی فرمایا اگر میرے پاس گھوڑا اور نیزہ ہوتا تو میں سوید کیساتھ
جنگ کرتا - اور یہ بھی میزان میں ہے ابن عیینہ کو کہا گیا معلے بن ہلال نے
ابن ابی نجیح سے اوسنے مجاہد سے اوسنے عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اوڑھنی سر
پہننا اخلاق انبیا سے ہے پس ابن عیینہ نے فرمایا اگر معلی یہ حدیث ابن ابی نجیح
سے بیان کرتا ہی تو میں اوسکی قتل میں کچھ حجت نہیں کرتا - اور عقیلی نے
حضرت عائشہ سے روایت کی ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اہل بیت
پر جھوٹھ کا ظن کرتے (کہ مثلا فلان آدمی نے جھوٹھ بولا ہی) تو اوس سے
اعراض کرتے تاکہ اللہ تعالی اوسکے توبہ اوتارتا اور عقیلی ہی نے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی گواہی
اوسکے جھوٹھ کی سبب باطل کر دی معمر کہتا ہی میں نہیں جانتا کہ کیا
اوس نے اللہ تعالی پر بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فصل کہا امام دارقطنی

فان توهم متوهم ان التکلم فيمن يروي حديثا
مردودا غيبة له يقال له ليس هذا كما توهمت في ذلك
ان اجماع اهل العلم على ان هذا واجب ديانة للدين ونصيحة
للمسلمين وقد حدثنا القاضي احمد بن كامل حدثنا
ابو سعيد الهروي حدثنا ابو بكر بن خلاد قال قلت
ليحيى بن سعيد القطان اما تخشى ان يكون هؤلاء
الذين تركت حديثهم خصماء لك عند الله تعالى
فقال لان يكون هؤلاء خصماء احب الي من ان يكون النبي
عليه السلام خصمي يقول لم تذب الكذب عن حديثي
قال واذا كان الشاهد بالزور في حق يسير تافه
حقير يجب كشف حاله فالكاذب على رسول الله
احق واولى لان الشاهد اذا كذب في شهادته لم يتعد
كذبه المشهود عليه والكاذب على رسول الله يحل
الحرام ويحرم الحلال ويتبوأ مقعده من النار فكيف
لا يجوز الوقيعة فيمن قد تبوأ مقعده من النار بكذبه
على النبي المختار ثم روي عن سفيان الثوري انه
كان يقول فلان ضعيف وفلان قوي وفلان خذوا
عنه وكان لا يرى ذلك غيبة قال وسئل مالك و
سعد وابن عيينة عن الرجل لا يكون يدلك في
الحديث فقالوا اجيبا بين امره قال وقيل لشعبة هذا
الذي تكلم في الناس اليس هو غيبة فقال يا احمق
هذا دين وترکه محاباة قال وقد قال محمد بن بندار
الجرجاني لاحمد بن حنبل انه ليشتد على ان اقول فلان
ضعيف وفلان كذاب فقال احمد اذا سكت انت
متى يعرف الجاهل الصحيح من السقيم ويروى ان سفيان

اگر کوئی شخص یہ شک کرے کہ جو شخص حدیث مردود بیان کرے اوسپر
کلام کرنی غیبت ہے تو اوسکو یون جواب دینا چاہئے کہ یہ شک باطل ہے کیونکہ
اہل علم نے اسبات پر اجماع کیا ہے کہ یہ کام رعایت دین اور خیر خواہی مسلمانون
کیلئے واجب ہے اور تحقیق حدیث بیان کی ہمکو قاضی احمد بن کامل نے اوسکو ابو سعید
نے اوسکو ابو بکر بن خلاد نے کہا ابو بکر بن خلاد نے مینے یحیی بن سعید قطان
سے کہا کیا تو خوف نہین کرتا اون شخصون سے جنکی تو حدیث چھوڑ
دیتا ہے کہ اللہ تعالی کے نزدیک تیری مخاصم ہونگی کہا اونہون نے اونکا مخاصم
ہونا میرے نزدیک بہتر ہے اسی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے
مخاصم ہون اور کہین کہ میری حدیث سے تو نے کذب کیون نہ دور کیا۔ کہا
اونہون نے اور جب تھوڑی شی بی قدر پر جھوٹھی گواہ ہون تو اونکا حال ظاہر کرنا
واجب ہے پس جو شخص رسول اللہ پر جھوٹھ بولیگا تو اوسکا کشف حال بطریق
اولی واجب ہوگا کیونکہ گواہ جب اپنی گواہی مین جھوٹھ بولے تو اوسکا کذب مشہود لہ
سے تجاوز نہین کرتا اور کاذب جو رسول اللہ پر ہو وہ حلال کو حرام اور حرام
کو حلال کر دیتا ہے اور اپنی جگہہ آگ مین بناتا ہے پس کیونکر ایسے شخص کا
حال جو اپنی جگہہ آگ مین بسبب کذب بولنے کے نبی علیہ السلام پر بنا چکا
ہو ظاہر کرنا ناجائز ہوگا۔ پہر سفیان ثوری سے مروی ہے کہ وہ کہا کرتے
تھے فلان (شخص) ضعیف ہے اور فلان قوی اور فلان سے حدیث لو اور فلان سے
نہ لو اور اسکو غیبت نہ جانتا تہا۔ کہا اونہون نے امام مالک اور سعد اور ابن عیینہ
سے ایک آدمی کا سوال ہوا جو حدیث مین قوت نہ رکھتا تہا پس سب نے
سائل سے کہا کہ اوسکا احوال بیان کر۔ کہا اونہون نے شعبہ سے پوچھا گیا
کہ جو تو لوگون مین کلام کرتا ہے کیا یہ غیبت نہین پس کہا اونہون نے اے احمق
یہ دین ہے اور چھوڑنا موجب خوف کا ہے۔ کہا اونہون نے محمد بن بندار جرجانی
نے احمد بن حنبل سے کہا مین اپنی نفس پر یہ بات کہنی سخت دشوار جانتا
ہون کہ فلان ضعیف ہے اور فلان جھوٹھا ہے پس امام احمد نے کہا جب تو چپ کریگا
تو جاہل کیونکر سقیم کو صحیح سے پہچانے گا۔ اور روایت کی گئی ہے کہ سفیان

الثوری هو برجل فقال كذاب والله لولا انه لا يحل
لی ان اسكت لسكت وعن الشافعی اذا علم الرجل من محدث
الكذب لم يسعه السكوت عليه ولا يكون ذلك غيبة
فان مثل العلماء كالنقاد فلا يسع الناقد فی دينه ان
لا يبين الزيوف من غيره وكان شعبة بن الحجاج يقول
تعالوا نغتاب فی دين الله وكذا روی عن ابن عيينة فی
الميزان قال ابن حبان سمعت جعفر بن ابان المصری يقول
سمعته يقول حدثنا محمد بن رمح حدثنا الليث عن نافع
عن ابن عمر مرفوعا من سر المؤمن فقد سرنی ومن
سرنی فقد سر الله الحديث ويرينادی يوم القيمة اين
الله فيقوم سؤال المساجد فقلت يا شيخ اتق الله
ولا تكذب على رسول الله فقال لست منی فی حل انتم
تحسدونی لاسنادی فلم ازل به حتی حلفت ان لا اتكلم
بهذا ان خوفته بالسلطان مع جماعة فصل روی
انه صلی احمد بن حنبل ويحيی بن معين فی مسجد
الرصافة فقام بين ايديهم قاص فقال حدثنا احمد بن
حنبل ويحيی بن معين قالا حدثنا عبد الرزاق عن معمر
عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لا اله الا الله خلق الله تعالى من كل كلمة منها طيرا منقاره
من ذهب وريشه من مرجان واخذ فی قصة نحو من
عشرين ورقة فجعل احمد بن حنبل ينظر الى يحيی ويحيی
ينظر الى احمد فقال له انت حدثته بهذا فقال والله ما
سمعت بهذا الا الساعة فلما فرغ من قصصه اخذ
القطيعات ثم قعد ينتظر بقيتها قال له يحيی بن معين
بيده تعال فجاء متوهما لنوال فقال له يحيی من حدثك

ثوری ایک آدمی پر گذرے تو اوس پر فرمایا قسم اللہ کی یہ کذاب ہے اگر چپ
کرنا منع نہ ہوتا تو مین چپ کرتا - اور امام شافعی سے مروی ہے جب کوئی شخص کسی
محدث مین جھوٹھ معلوم کرے تو اوسکو اوسپر چپ کرنا جائز نہین اور یہ غیبت نہوگا
اسلیئے کہ علما پرکھنی والی کے طرح ہین جو شخص اپنے دین مین پرکھنی والا ہو
اوسکو گنجایش نہین کہ ردی کو کھرے سے بیان نہ کرے - اور شعبہ بن حجاج
کہتے تھے آؤ دین اللہ مین غیبت کرین اور ایسا ہی ابن عیینہ سے مروی ہے
اور میزان مین ہے کہا ابن حبان نے مینے جعفر بن ابان مصری کو کہتے
یہ پڑھتے سنا حدیث کی ہمکو محمد بن رمح نے اور اوسنے کہا حدیث کی ہمکو لیث
بن نافع سے اوسنے ابن عمر سے مرفوع بیان کی ہو جسنے مومن کو خوش
کیا اوسنے مجھکو خوش کیا اور جسنے مجھکو خوش کیا اوسنے اللہ تعالی کو خوش کیا (الحدیث)
اور اسی سند سے کہتا تھا قیامت کے دن آواز دیا جائیگا کہان ہین اللہ کے دشمن یعنی
سوالے مسجدونکے کھڑے ہو نگے مینے کہا اے شیخ اللہ سے ڈر اور رسول اللہ پر جھوٹ مت کہہ
اوسنے کہا نہین تو مجھے حلت ہے تم میرے اسناد کیلئے میرا حسد کرتے ہو مینے اوسکے
ساتھ رفقت نہ کی یہانتک کہ اوسنے قسم کہائی کہ مین یہ حدیث بیان نہ کرونگا
جبکہ مینے اوسکو اوسکے ساتھیون کو بادشاہ کا خوف دلایا **فصل** روایت کیگئی ہے
کہ امام احمد بن حنبل و یحیی بن معین نے مسجد رصافہ مین نماز پڑھی پہر ایک قصہ
بیان کرنیوالا کھڑا ہوا اور کہا حدیث کی ہمکو احمد بن حنبل اور یحیی بن معین نے ان دونو
نے عبد الرزاق سے اونے معمر سے اور اوسنے قتادہ سے اوسنے انس سے کہا انس نے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم جو شخص کہے لا اله الا الله تو اللہ تعالی اوسکے ہر ایک کلمہ سے جانور
پیدا کرتا ہے جسکی چونچ سونے کی اور اوسکے پر مونگے کے ہونگے الخ تو اوسنے اس قصہ کی قریب
بیس ورق کے بیان کئے پس امام احمد بن حنبل یحیی کیطرف دیکھنے لگے اور کہا تو نے
اوسکو یہ حدیث بیان کی ہے کہا اوسنے قسم اللہ کی مینے نہین سنی یہ حدیث مگر اس ساعت مین جب
وہ اپنے قصہ سے فارغ ہوا اور پیسے لیلئے اور بیٹھکر باقی پیسون کی انتظار
کرنے لگا تو یحیی بن معین نے ہاتھ سے اوسکو بلایا وہ بخشش کا
گمان کرکے آیا یحیی نے کہا تجھکو یہ حدیث کس نے بیان کی

هذا الحديث فقال احمد بن حنبل و يحيى بن معين فقال
انا يحيى بن معين وهذا احمد بن حنبل ما سمعنا بهذا
قط في حديث رسول الله صلى الله عليه و سلم فان كان
لا بد و الكذب فعلى غيرنا فقال له انت يحيى بن معين قال
نعم قال لم ازل اسمع ان يحيى بن معين احمق ما تحققته
الا الساعة فقال له يحيى كيف علمت اني احمق قال كأن
ليس في الدنيا يحيى بن معين و احمد بن حنبل غيركما قد
كتبت عن سبعة عشر احمد بن حنبل و يحيى بن معين
فوضع احمد كمه على وجهه و قال دعه يقوم فقام
كالمستهزئ بهما و عن الطرطوشي لما دخل سليمان بن
مهران الاعمش البصرة نظر الى قاص يقص في المسجد فقال
حدثنا الاعمش عن ابي اسحق عن ابي وائل فتوسط
الاعمش الحلقة وجعل ينتف شعر ابطه فقال له القاص
يا شيخ الا تستحي نحن في علم وانت تفعل مثل هذا فقال
الاعمش الذي انا فيه خير من الذي انت فيه قال كيف
قال لاني في سنة وانت في كذب انا الاعمش وما حدثتك
مما تقول شيئا و قال الذهبي في الميزان قال جعفر بن
الحجاج الموصلي قدم علينا محمد بن عبد الله التستري
بموصل وحدث باحاديث مناكير فاجتمع جماعة من
الشيوخ و صرنا اليه لننكر عليه فاذا هو في خلق من
العامة فلما ابصر بنا من بعيد علم انا جئنا لننكر
فقال حدثنا قتيبة عن ابن لهيعة عن ابي الزبير عن
عن جابر انه عليه السلام قال القرآن كلام الله غير
مخلوق فلم نجسر ان نتقدم عليه خوفا من العامة و
رجعنا و عن الشعبي دخلت في مسجد اصلي فاذا الى

کہا اوسنے احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے کہا یحییٰ نے میں ہون یحییٰ
بن معین اور یہ احمد بن حنبل ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
حدیثون میں یہ حدیث کبھی نہیں سنی اگر تو نے ضرور جھوٹھ ہی بولنا ہے
تو ہمارے غیر پر بولنا تھا اوسنے کہا تو یحییٰ بن معین ہے کہا اوسنے ہان پھر کہا
اوسنے میں ہمیشہ سے سنتا تھا کہ یحییٰ بن معین احمق ہے لیکن اب
یقین ہو گیا پس یحییٰ نے اوسکو کہا تو نے کسطرح معلوم کیا کہ میں احمق ہون
اوسنے کہا کہ دنیا میں سوائے تم دونون کی اور کسی کا نام یحییٰ بن معین اور احمد بن
حنبل نہیں میںنے یہ حدیث سترہ احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین سے لکھی ہے
پھر امام احمد نے آستین اپنی منہ پر رکھی اور کہا چھوڑ دے اسکو جاوے پس اوٹھ کر
ٹھٹھا کرتے ہوئے چلا اور طرطوشی سے ہے جب سلیمان ابن مہران یعنی اعمش
بصرہ میں داخل ہوا تو اوسنے دیکھا کہ ایک شخص مسجد میں قصہ بیان کر رہا ہے
کہ کہا اوسنے حدیث کی ہمکو اعمش نے ابی اسحق سے اوسنے ابی وائل سے الخ
پس اعمش بیچ حلقہ کی بیٹھ کر بغلونکے بال اوکھیڑنے شروع کیے تب قصہ
خوان نے اعمش سے کہا اے شیخ کیا تو شرم نہیں کرتا کہ ہم علم کی باتیں کر رہے
ہیں اور تو ایسا کرتا ہے اعمش نے کہا جسکام میں میں مشغول ہون وہ بہتر ہے اوس سے
کہ جسمیں تو ہے اوسنے کہا کسطرح کہا اعمش نے اسلیئے کہ میں سنت میں مشغول
ہون اور تو جھوٹھ میں کیونکہ میں اعمش ہون میں نے تیرے پاس کبھی یہ حدیث بیان
نہیں کی اور امام ذہبی میزان میں لکھتے ہیں جعفر بن حجاج موصلی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس
محمد بن عبد اللہ تستری موصل میں آیا اور منکر حدیثیں بیان کرنے لگا ایک جماعت شیوخ
کی جمع ہوئے اور ہم سب ملکر اوسکے طرف چلے تاکہ اوس پر اوسکے حدیثوں کا انکار کریں
دیکھا تو عام آدمیوں میں بیٹھا ہے جب اوسنے ہمکو دور سے آتے دیکھا تو معلوم کر گیا کہ یہ
پر انکار کرنے کے لیے آئے ہیں تب اوسنے یہ حدیث شروع کی حدیث کی ہمکو قتیبہ نے
ابن لہیعہ اوسنے ابی الزبیر سے اوسنے جابر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قرآن اللہ
کی کلام ہے مخلوق نہیں پس ہم اوسکے پاس آنے کی سبب عام آدمیوں کے خوف سے دلیری کر سکے اور
واپس چلے گئے اور شعبی سے ہے کہ میں ایک مسجد میں نماز پڑھنے کیلیے داخل ہوا

جنی شیخ عظیم النعیم فلما طالت به الایام غضب ثم
فقال حدثنی فلان عن فلان یرفعه الی النبی علیه السلام
ان الله خلق صورا فی الجنة کل صورة تشبه الی انسان
الصور ولکن تشبه فقال الشعبی فلما اسمعت نفسی
[illegible]
ولا غضب فی [illegible] ان الله خلق الانسان [illegible]
واما هی [illegible] الصور [illegible]
[illegible] فلان [illegible]
یهادتنا بع القوم علیهم وامعه [illegible]
حتی علمت لهم ان الله تعالی خلق الاربعین صورا لله
فی کل صورة تشبه فالصور اعمی وقال الحافظ ابو بکر
الخطیب البغدادی باسناده الی محمد بن یونس الکدیمی
قال کنت [illegible] سمعت [illegible] القصص فقال المذکور
النبی علیه السلام علینا واطعمنا [illegible] الله شجرة طوبی الی
[illegible] الرطب [illegible] اهل الجنة [illegible]
فقلت له یا شیخ هذا کذب علی رسول الله علیه السلام
فقال ویلک اسکت [illegible] الناس [illegible]
وقد صنف بعض قصاص زماننا کتابا بانه ذکر فیه ان
الحسن والحسین دخلا علی عمر وهو مشغول بالرعیة
فقبلهما ووهب لکل واحد منهما الفا فرجعا
اباهما فقال سمعت رسول الله علیه السلام یقول عمر نور
الاسلام فی الدنیا وسراج اهل الجنة فی العقبی فرجعا
الی عمر فذکرا له فاستدعی دواة وقرطاسا وکتب
سیدا شباب اهل الجنة عن ابیهما عن رسول الله علیه
السلام انه قال کذا وکذا فاوصی ان یجعل فی کفنه

دیکھا کہ میری ایک طرف شیخ بڑے دراز عمر والا بیٹھا ہے اور اسکے گرد بہت لوگ
جمع ہیں وہ انکو حدیث سنا رہا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ سے فلان نے فلان
سے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک اسناد بیان کر کے کہا کہ حضرت
اللہ تعالی نے [illegible] پیدا کی ہیں [illegible] میں [illegible] سے بعض
آدمی [illegible] بہشت میں [illegible] قیامت [illegible] تمام [illegible] شعبی کہتا
[illegible] اور [illegible] اسکی طرف لوٹ بیٹھا اور کہا میں نے
[illegible] اور [illegible] نہیں [illegible] اللہ تعالی [illegible] مگر [illegible]
اور [illegible] میں [illegible] کہ انکا [illegible]
شخص [illegible] اور [illegible] پکڑ کر مجھے مارنے لگا اور [illegible]
اور [illegible] قسم [illegible] ہو [illegible]
[illegible] اللہ تعالی [illegible] پیدا کی ہیں [illegible] میں [illegible]
[illegible] خطیب بغدادی نے [illegible] اسناد محمد بن یونس
[illegible] بیان [illegible] ایک شیخ قصہ بیان کرتا تھا
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اللہ تعالی
[illegible] اہل جنت [illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کہا اور [illegible]
[illegible] کہا [illegible]
[illegible] ذکر کیا ہے کہ امام حسن و حسین [illegible]
حضرت [illegible] کے اور وہ اپنے کام میں مشغول تھے پھر [illegible]
[illegible] اور [illegible] ہزار دینار یا درہم [illegible]
لوٹ کر اپنے باپ کو خبر دی تب حضرت علی نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا ہے کہ کہتے تھے (عمر دنیا میں اسلام کا نور ہے) اور آخرت میں اہل
جنت کیلئے چراغ ہے) [illegible] حضرت عمر [illegible] حدیث [illegible]
[illegible] لکھا [illegible] مجھکو [illegible]
[illegible]

ذلك فاصبحوا واذا القرطاس على القبر وفيه صدق
الحسن و الحسين وصدق رسول الله عليه السلام قال و
العجب من هذا الذي بلغت به الوقاحة الى ان يصنع مثل
هذا وما كفاه حتى عرضه على كتاب الفقهاء فكتبوا عليه
تصويب هذا التصنيف وقال ابن عقيل حدث بعض الوعاظ
بقول الله يا محمد من تريد قال الحق ربي يا محمد من تريد
قال محمد اي يا رب من تريد قال ربي يا [illegible]
تريد قال [illegible]
[illegible] الكرسي [illegible] وقال يا قاري قال
[illegible] القاري [illegible] المجلس [illegible]
[illegible] ذلك فاحتفلت [illegible]
[illegible]
ان [illegible]
[illegible]
على عرشه [illegible] الامام محمد بن جرير الطبري
فاحتد [illegible]
[illegible] عليه فصل
[illegible] الى حماد بن زيد يقول وضعت
الزنادقة على رسول الله عليه السلام اثني عشر الف
حديث وقال ابن عدي باسناده الى جعفر بن سليمان قال
سمعت المهدي يقول اقر عندي رجل من الزنادقة انه
وضع اربعمائة حديث فهي تجول في ايدي الناس واخرج ابن
عساكر [illegible] انه جيء اليه بزنديق فامر بقتله
فقال يا امير المؤمنين اين انت من اربعة آلاف حديث

جب صبح ہوئی تو لوگون نے ایک کاغذ اونکی قبر پر پایا اور اوسپر یہ لکھا تھا کہ سچ کہا
حسن و حسین نے سچ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بڑا تعجب ہے اس شخص سے کہ بیحیائی
نے اوسکو ایسی تصنیف کی طرف پہونچایا ہے اور پھر اسپر کفایت کی یہانتک
کہ اوسکو فقہا پر پیش کیا اور انہون نے اوس تصنیف پر اپنی تصویب
لکھی [illegible] اور کہا ابن عقیل نے ایک واعظ نے یہ بیان
[illegible] کہ اللہ تعالی [illegible] کیا ارادہ کرتا ہو کہا تیرا ہی ارادہ
[illegible] کو اور [illegible] کا [illegible]
[illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] کے سبب قریب ہی قوم
نے یقین کر لیا کہ جو کچھ [illegible] حق ہے اور یہ عین العلم ہے اور [illegible]
[illegible] ایک شخص جو ان بغداد میں [illegible] سے اس آیت عسی ان یبعثک ربک
مقاما محمودا [illegible] مقام محمود [illegible] کی تفسیر میں بیان
کیا [illegible] امام محمد بن جریر
طبری [illegible] اور اوس نے دروازہ
[illegible] کہ جسکا کوئی انیس نہیں اور نہ کوئی [illegible] اوسکے عرش پر
[illegible] عوام الناس [illegible] اور [illegible] رجم کیا تاکہ
[illegible] **فصل** عقیلی نے حماد بن
زید سے بیان کی کہا ہو کہا تھا کہ زندیقون نے بارہ ہزار حدیث موضوع بنائی
ہے اور ابن عدی نے جعفر بن سلیمان سے بیان کی کہا ہو کہ کہا اوس نے
مہدی سے سنا ہو کہتا تھا ایک زندیق نے میرے پاس اقرار کیا ہو کہ مینے چارسو حدیث
بنائی ہے اور وہ لوگون میں [illegible] اور ابن عساکر نے روایت
نقل کیا ہے کہ اوسکے پاس ایک زندیق لایا گیا اوس نے اوسکے قتل کا حکم کیا
اوس نے کہا اے امیر المومنین تو کیا کریگا چار ہزار حدیث کو

وضعتها فيكم احرم فيها الحلال و احل فيه الحرام ما قال النبي عليه السلام منها حرفا فقال الرشيد اين انت يا زنديق عن عبد الله بن المبارك و ابن اسحق الفزاري ينخلانه فيخرجانه حرفا حرفا و في كتاب العقيلي عن علي بن عبد الرحمن الواسطي انه قال عند موته وضعت في فضل علي سبعين حديثا و اخرج الخطيب عن الربيع بن خيثم ان من الحديث حديثا له ضوء كضوء النهار نعرفه و ان من الحديث حديثا له ظلمة كظلمة الليل ننكره

فصل و لما كان اكثر القصاص و الوعاظ جاهلين بالتفسير و روايته و بالحديث و مراتبه ورد لا يقص على الناس الا اميرا و مامورا او مراء رواه ابن ماجة بسند صحيح عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده و لابي داود بسند جيد عن عوف بن مالك بلفظ مختال بدل مراء و للطبراني عن عبادة بن الصامت بلفظ متكلف و روى الطبراني عن خباب بن الارت مرفوعا ان بني اسرائيل لما قصوا هلكوا قال الزين العراقي و من آفات القصاص ان يحدثوا كثيرا من العوام بما لا يبلغه العقول و فهمهم فيهلكوا في الاعتقاد السيئة هذا لو كان صحيحا فكيف اذا كان باطلا و قد قال ابن مسعود ما انت محدث قوما حديثا لا تبلغه عقولهم الا كان لبعضهم فتنة رواه مسلم في مقدمة صحيحه قلت و من آفاتهم ان يدخل عليهم العجب و الغرور في سائر الامور فروى الامام احمد بسند صحيح عن الحارث بن معاوية انه ركب الى عمر بن الخطاب فساله عن القصص قال ما شئت قال انا اردت ان انتهي الى قولك قال اخشى عليك ان تقص

جنکو مینی بنایا ہی اونمین حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حرف بھی نہین رشید نے اوسکو جواب دیا تو عبد اللہ بن مبارک اور ابن اسحق فزاری کی خبر نہین رکھتا کہ وہ دونون ایک ایک حرف کر کے علیحدہ کر دینگے۔ اور عقیلی کی کتاب مین علی بن عبد الرحمن واسطی سے ہے کہ اونہون نے مرتے وقت کہا کہ مینی علی کی فضیلت مین ستر حدیثین بنائی ہین اور خطیب نے ربیع بن خیثم سے نقل کیا ہے کہ بعض حدیثین جنکی روشنی دن کیسی روشنی ہے تو پہچانتے ہین اور بعض حدیثین جنکا اندہیرا رات جیسا اندہیرا ہے تو انکار کرتا ہی **فصل** اور جب کہ بہت قصہ خوان اور واعظ تفسیر روایت اور حدیث اور اوسکی مراتب سے جاہل ہوتے ہین اسی لئے وارد ہوا ہے کہ آدمیون پر قصہ نہین بیان کرتا مگر امیر یا جسکو حکم ہوا ہو یا ریاکار ابن ماجہ نے سند صحیح سے عمرو بن شعیب سے اونکے باپ سے اونکے دادا سے روایت کی ہے اور ابو داؤد مین جید سند کیساتھ عوف بن مالک سے ریاکار کی بدلے لفظ مختال کا ہے (یعنے دونو کی ایک ہین) اور طبرانی مین عبادہ بن صامت سے لفظ متکلف ہی (یعنے تکلف سے باتین بنانی والا) اور طبرانی نے خباب بن ارت سے مرفوع روایت کی ہی کہ بنی اسرائیل بسبب قصہ خوانی کی ہلاک ہوئے کہا زین عراقی نے قصہ خوانون کی آفتون سے یہ ایک آفت ہی کہ عوام الناس کو ایسی حدیثین سناتی ہین جنکو عقل اور فہم نہین پہونچتے تو اس سبب سے اونکی اعتقاد بری ہو جاتی ہین جب صحیح حدیث کی بیان کرنے سے یہ آفت ہی تو باطل کا کیا حال ہے اور ابن مسعود کہتے ہے جب تو کسی قوم کو ایسی حدیث سنائی کہ جسکو عقل نہ پہونچ سکے تو بعضونکے لئے وہ فتنہ ہو گا روایت کیا اسکو امام مسلم نے مقدمہ صحیح مین بیان کیا ہی مین کہتا ہون انکی بڑی آفتون سے یہ ہی کہ اونکی دلمین خود پسندی اور غرور تمام کامون مین ہو جاتا ہے امام احمد نے باسند صحیح حارث بن معاویہ سے روایت بیان کی ہی کہ حارث عمر بن خطاب کے کیطرف سوار ہو کر گیا اور قصہ خوانی کی بابت پوچھا اونہون نے کہا تو کیا ارادہ کرتا ہی کہا مین ارادہ کرتا ہون کہ آپکی قول کیطرف انتہا کرون کہا عمر نے مین تجہپر یہ خوف کرتا ہون جب تو قصہ کریگا

احوال واعظون کا

فترتفع فی نفسك ثم تقص فترتفع فی نفسك حتی
یخیل لك انك فوقهم بمنزلة الثریا فیضعك الله
تحت اقدامهم یوم القیمة بقدر ذلك وروی الطبرانی
بسند جید عن عمرو بن دینار ان تمیما الداری
استاذن عمر فی القصص فابی ان یاذن له ثم استاذنه
فقال ان شئت واشار بیده الذبح قال العراقی فانظر
توقف عمر فی اذنه فی حق رجل من الصحابة الذین
کل واحد منهم عدل مؤتمن واین مثل تمیم فی
التابعین ومن بعدهم واخرج ابن عساکر عن بکیر
ان تمیما الداری استاذن عمر فی القصص فقال له عمر
اتدری انك ترید الذبح ما یؤمنك ان ترفع نفسك حتی
تبلغ السماء ثم یضعك الله واخرج ابن عساکر عن حمید
بن عبد الرحمن ان تمیما الداری استاذن عمر فی القصص
سنین فابی ان یاذن له فاستاذنه فی یوم واحد فلما
اکثر علیه قال له ما تقول قال اقرأ علیهم القرآن وآمرهم
بالخیر وانهاهم عن الشر قال عمر ذلك الذبح ثم قال
عظ قبل ان اخرج فی الجمعة فکان یفعل ذلك یوما
واحدا فی الجمعة واخرج ابن عساکر عن ابی سهل بن مالك
عن ابیه عن تمیم الداری انه استاذن عمر فی القصص
فاذن له ثم هم علیه بعد فضربه بالدرة قلت ولعله زاد
علی جلوسه المرة وروی ابن ماجه بسند حسن عن ابن
عمر قال لم یکن القصص فی زمن رسول الله علیه السلام
ولا زمن ابی بکر ولا زمن عمر وکذا رواه احمد والطبرانی عن
السائب بن یزید وروی الطبرانی من طریق مجاهد
نحوه هذا عن العبادلة ای عبد الله بن عمر وعبد الله بن

تیرا نفس بلند ہوگا پھر قصہ کریگا پھر بلند ہوگا یہانتک کہ تو خیال کریگا کہ مین
ثریا کیطرح انکے اوپر ہون پس اللہ تعالی تجھکو اسی قدر کیموافق قیامت کے
روز انکے قدمونکے نیچے رکھیگا اور طبرانی نے باسند جید عمرو بن دینار سے
روایت کی ہی کہ تمیم داری نے حضرت عمر سے وعظ کی بابت اذن مانگا انہون نے
اذن نہ دیا پھر اذن مانگا کہا عمر نے اگر تو ذبح ہونا چاہتا ہے (تو خیر) اور ہاتھ
سے گردن کیطرف اشارہ کیا عراقی کہتا ہی خیال کر کہ حضرت عمر نے صحابی
مرد کو وعظ کا اذن نہ دیا حالانکہ ہر ایک صحابیون مین سے عادل اور امین ہے اور
کہان ہے کوئی مثل تمیم تابعین مین اور انکے پیچھے والون مین۔ اور ابن عساکر نے
بکیر سے روایت کی ہی کہ تمیم داری نے حضرت عمر سے وعظ کیلئے حکم مانگا اسکو
حضرت عمر نے کہا کیا تو ارادہ ذبح ہونیکا رکھتا ہی تیری نفس کا بلند ہونا تجھے
بے غم نہین کرتا کہ تو آسمان تک پہونچے پھر تجھے اللہ تعالی گرادیگا اور ابن عساکر
نے حمید بن عبد الرحمان سے روایت کی ہے کہ تمیم داری حضرت عمر سے کئی
سال تک وعظ کی بابت اذن مانگتا رہا اور وہ انکار کرتے تھے تا کہ ایک
روز اوسنے اذن مانگا جب اوسنے بہت دفعہ کہا تو حضرت عمر نے کہا تو کیا
کہتا ہی کہا اونکے سامنے مین اونپر قرآن پڑھونگا اور اونکو نیکی کا حکم کرونگا اور برائی
کا اونسے منع کرونگا کہا عمر نے یہ ذبح ہونا ہی پھر وعظ کر جمعہ کی روز میرے نکلنے سے
پیش جمعکی روز کیا کرتا تھا اور ابن عساکر ابی سہل بن مالک سے وہ اپنے
باپ سے وہ تمیم داری سے روایت کی ہے کہ تمیم داری نے حضرت عمر سے
وعظ کی بابت حکم مانگا اوسکو حکم دیا پھر ایک روز اوسپر گذرے تو اسکو
درے سے مارا مین کہتا ہون شاید اوسنے مجلس مقررہ پر زیادتی کی ہوگی
اور ابن ماجہ نے بسند حسن سے ابن عمر سے روایت کی ہی کہ نہین
تھے وعظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور نہ ابو بکر کے زمانے
مین اور نہ عمر کے زمانہ مین اور ایسے ہی احمد اور طبرانی نے
سائب بن یزید سے روایت کی ہے۔ اور طبرانی نے عبادلہ
سے یعنے عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن +

عباس و عبد اللہ بن الزبیر و عبد اللہ بن عمرو قالوا قال
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (القاص ینتظر المقت)
فهذا اخبار عن الغیب فیعد من المعجزات وخرق العادات
واخرج احمد فی الزهد عن ابی الملیح قال ذکر میمون القصاص
فقال لا یخطی القاص ثلاثا اما ان یسمن قوله بما
یفسد دینه واما ان یعجب بنفسه واما ان یامر بما
لا یفعل فلهذا قال علیه السلام (القاص ینتظر المقت)
ثم من جملة الآفات فی مجالس القصاص ما اخرج المروزی
فی کتاب العلم وابو نعیم فی الحلیة عن ابی قلابة قال
ما امات العلم الا القصاص سنة فلا یتعلم منه
شیئا واخرج ابو نعیم عن سعید بن عاصم قال کان
قاص یجلس قریبا من مسجد محمد بن الواسع فقال
یوما وهو یوبخ جلساءه مالی اری القلوب لا تخشع
ومالی اری العیون لا تدمع ومالی اری الجلود لا تقشعر
فقال محمد بن واسع یا عبد اللہ ما اری القوم اتوا الا
من قبلک ای الذکر اذا خرج من القلب وقع علی
القلب واخرج المروزی فی کتاب العلم وابو نعیم عن
الاعمش قال سمعت ابراهیم النخعی یقول ما احد
یبتغی بقصصه وجه اللہ غیر ابراهیم ولوددت
انفلت منه کفافا لا علی ولا له واخرج ابو نعیم عن
ابراهیم النخعی قال من جلس لیجلس الیه فلا تجلس
الیه واخرج ابو نعیم فی الحلیة عن الزهری قال اذا
طال المجلس کان للشیطان فیه نصیب واخرج ابن
المبارک عن عقبة بن مسلم قال العبد یسمع الرجل
والرجلین والثلاثة والاربعة واذا عظمت الحلقة

عباس اور عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن عمرو کہا انہوں نے فرمایا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (قصہ خوان اللہ کی عذاب کی انتظار ہی
کرتا ہے) یہ خبر ہے غیب سے پس معجزات اور خرق عادات سے شمار کی جائیگی اور امام
احمد زہد میں ابی الملیح سے نقل کرتا ہے کہا اوسنے ذکر کیا میمون نے قصہ خوانوں کا
کہ قصہ خوان تین باتوں سے خطا نہیں کرتا یا تو اپنی بات کو فربہ کرتا ہے اس طرح کہ اپنے
دین میں بٹہ لگاتا ہے یا اپنے نفس کو پسند کرتا ہے یا امر کرتا ہے ایسی کا خود نہیں کرتا
اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (قصہ خوان اللہ کے غضب کے
انتظار ہی کرتا ہے) پھر اون آفتوں سے جو قصہ خوانوں کی مجلسوں میں ہوتی ہیں ایک
یہ ہے جسکو مروزی کتاب العلم میں اور ابو نعیم حلیہ میں ابی قلابہ سے روایت کی ہے کہا
اوسنے نہیں مارا کسی نے علم کو مگر قصہ خوان اگر کوئی شخص کسی قصہ خوان کے ایک
سال تک صحبت کرے تو کچھ بھی اس سے حاصل نہ کریگا ابو نعیم نے سعید بن عاصم
سے نقل کیا ہے کہ ایک واعظ مسجد محمد واسع کی قریب بیٹھتا تھا ایک دن
تنبیہ کرکے اپنے ہم نشینوں کو کہنے لگا کیا ہوا مجھی کو میرے دیکھتا ہوں
دلوں کو ڈرتے نہیں اور آنکھیں روتی نہیں چمڑے نہیں دیکھتا ہوں کہ ہرگز کانپتے
محمد بن واسع نے کہا اے عبد اللہ قوم کی کوئی کا تیری ہی کلام سے نہیں کہ
یعنے نصیحت اگر تیری دل سے نکلتی تو اونکے دلوں پر اثر کرتی اور مروزی کتاب العلم
میں اور ابو نعیم اعمش سے نقل کیا ہے کہا اوس نے سنا میں نے ابراہیم نخعی کو
کہتے تھے کوئی شخص سوائے ابراہیم کے اللہ کی رضامندی کیلئے قصہ [illegible]
کرتا ہو جو اوسکی میرے دوست [illegible]
نہ اوس پر گناہ ہو اور نہ اوسکو ثواب [illegible] ابو نعیم [illegible] نقل کیا ہے [illegible]
شخص [illegible]
اور ابو نعیم نے حلیہ میں زہری سے نقل کیا ہے کہا اوس نے
جب مجلس لمبی ہو تو اوس میں شیطان کا حصہ ہوتا ہے
اور ابن مبارک عقبہ بن مسلم سے نقل کرتا ہے بات ایک
آدمی یا دو یا تین یا چار کی سامنے ہو پس جب حلقہ [illegible]

فانصتوا وانتهوا واخرج المروزی عن سالم ان
ابن عمر کان یلقی خارجا من المسجد فیقول لما اخرجنی
الا صوت قاصکم هذا واخرج ایضا عن مجاهد جاء
رجل قاص فجلس قریبا من ابن عمر فقال له قم فابی ان
یقوم فارسل الی صاحب الشرط وارسل الیه شرطیا فاقامه
وروی عن الحسن ان القصص بدعة وان رفع الصوت
بالدعاء لبدعة وان مد الایدی بالدعاء لبدعة وان
اجتماع الرجال والنساء لبدعة ومن اللطائف انه
کان فی مسجد الکوفة قاص یقال له زرعة فارادت
ام ابی حنیفة ان تستفتی فی شیء فافتاها ابو حنیفة
رحمه الله فلم تقبل وقالت ما اقبل الا ما یقول زرعة
القاص فجاء بها ابو حنیفة رحمه الله الی زرعة فقال
هذه امی تستفتیک فی کذا وکذا فقال انت اعلم منی
وافقه فافتها انت فقال ابو حنیفة قد افتیتها بکذا
وکذا فقال زرعة القول کما قال ابو حنیفة فرضیت
وانصرفت واخرج ابن عدی عن الحسین الکرابیسی قال
کان ببغداد قاص یقال له ابو مرحوم القاص یجتمع
الناس الیه فقال یوما سلونی عن التفسیر بتفسیر
التفسیر فقام رجل من وراء الذین فقال یا ابا
مرحوم اصلحک الله فقال لطعنه یا ابن الفاعلة
فقال له رجل دعاک ثم تقول له مثل هذه المقالة
فقال نعم الم تسمع قول الله تعالی (ان الذین ینادونک
من وراء الحجرات اکثرهم لا یعقلون) فقال ماذا
تقول فی المزابنة والمحاقلة خلق الثیاب علی السماء
والمزابنة ان تسمی اخاک المسلم زبونا **فصل**

تو چپ رہا لوگوں کو پراگندہ کر اور مروزی نے سالم سے نقل کیا ہے کہ عبد اللہ
ابن عمر خارج مسجد سے لغو کلام کرتا تھا تو اوس نے کہا مجھ کو مسجد سے تمہارے اس واعظ نے
نکالا ہے اور نیز اوس نے مجاہد سے بھی نقل کیا ہے کہ ایک دن ایک قصہ خوان آیا اور
عبد اللہ ابن عمر کے پاس بیٹھا عبد اللہ نے کہا کہ اوٹھ تو اوس نے کھڑا ہونے سے
انکار کیا پھر اوس نے حاکم کیطرف آدمی بھیجا اوس نے سپاہی بھیجا کہ اوسکو اوٹھا
دیا حسن بصری سے روایت ہے قصہ خوانی بدعت ہے اور دعا میں چیخنا اور ہاتھ اونچا کرنا
بدعت ہے اور لمبی ہاتھ کرنی بدعت ہیں اور عورتوں اور مردوں کا جمع ہونا بدعت
ہے اور لطیفہ ہے کہ مسجد کوفہ میں ایک واعظ تھا اوسکا نام زرعہ تھا پس امام
ابو حنیفہ رح کی ماں نے ارادہ کیا کہ کسی حادثہ میں مسئلہ پوچھیں امام صاحب نے اونکو
فتوی دیا اوسے نہ قبول کیا اور کہنے لگی میں نہیں قبول کرونگی مگر جو
کہے گا پس امام صاحب اپنی ماں صاحبہ کو لیکر زرعہ کے پاس آئے اور کہا
کہ یہ میری ماں ہے تجھسے فلانی حادثہ میں مسئلہ پوچھتی ہے پس واعظ نے
کہا آپ مجھسے زیادہ عالم اور زیادہ فقیہ ہو آپ فتوی دیجیے امام صاحب نے
فرمایا میں نے اوسکو اسطرح فتوی دیدیا تو زرعہ نے کہا اسیطرح ہے جس
طرح امام صاحب نے فرمایا پھر وہ راضی ہو گئی اور ابن عدی نے حسین کرابیسی
سے نقل کیا ہے کہ بغداد میں ایک واعظ تھا جسکا نام ابو مرحوم تھا اوسکے
پاس آدمی جمع ہوتے تھے ایک روز اوس نے کہا مجھسے تفسیر پوچھو تفسیر کے
تفسیر میں ایک آدمی پیچھے سے کھڑا ہوا اور کہا یا ابا مرحوم
[illegible] مرحوم نے اسکو حرام زادہ کہکر طعن کیا پھر
کسی آدمی نے [illegible] تو تجھے دعا دیتا ہے اور تو اسکو کہتا ہے
کہا ہاں تو نے نہیں سنا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے (تحقیق جو
لوگ تجھکو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں اکثر اونکے بے وقوف
ہیں) پھر کہا اوس نے [illegible] اور محاقلہ میں کیا کہتا ہے
محاقلہ یہ ہے کہ [illegible]
مسلمان کو برا نام کہو (الحاصل کہ دونوں لفظوں کے معنی [illegible]

ولما رأيت جماعة من الحفاظ للسنة جمعوا الاحاديث
المشتهرة على الالسنة وبينوا الصحيح والحسن و
الضعيف وميزوا الموقوف والمرفوع والموضوع بالمقاصد
الحسنة سنح بالبال الفاتر اختصار تلك الدفاتر
بالاقتصار على ما قيل فيه انه لا اصل له او موضوع باصله
ليكون سببا للضبط على احسن مصنوع في فصله فان
الاحاديث الثابتة لا تعد ولا تحصى فلا يمكن ان
جمعها يستقصى ثم ما اختلفوا في انه موضوع تركت
ذكره للحذر من الخطأ لاحتمال ان يكون موضوعا من
طريق وصحيحا من وجه آخر فان هذا كله بحسب ما
يظهر للمحدثين من حيث نظرهم الى الاسناد ولا
فلا مطمع للقطع في مقام الاسناد لتجويز العقل ان
يكون الصحيح في نفس الامر ضعيفا او موضوعا و
الموضوع صحيحا مرفوعا الا الحديث المتواتر فانه افادة
العلم اليقيني يكون مقطوعا ولذا قال الزركشي بين
قولنا لم يصح وقولنا موضوع بون بين فان الوضع
اثبات الكذب وقولنا لم يصح انما هو اخبار عن عدم
الثبوت ولا يلزم منه اثبات العدم والله سبحانه
اعلم ثم **اعلم** انه قد يكون الحديث موضوعا بحسب
المبنى وان كان صحيحا مطابقا للكتاب او السنة بحسب
المعنى واسأل الله التوفيق على دلالة التحقيق وهو
الهادي الى سواء الطريق وها انا اذكر الاحاديث
على ترتيب حروف الهجاء من الافعال والحروف و
الاسماء **حرف الهمزة - حديث** آخر الطب
الكي كلام وليس بحديث قاله ابن الديبع اليماني

فصل جب مینے جماعت حافظان سنت کو دیکھا کہ انہون نے حدیثین جو زبانزد
مشہور ہین جمع کی ہین اور انہون نے بیان کر دیا صحیح اور حسن اور ضعیف کو
اور علیحدہ کر دیا موقوف اور مرفوع اور موضوع کو اچھی طرح سے تو میرے سست دل
مین گذرا کہ ان دفترونکو مختصر کر دون اس طرح سے کہ جو لوگون نے انکے
حق مین کہا ہے وہی لفظ لکھون جیسے اسکا کچھ اصل نہین یا اصل
اسکا موضوع ہے تاکہ اچھی طرح سے اپنی فصل مین سبب انکی ضبط کا
ہو کیونکہ احادیث ثابتہ اتنی ہین کہ انکا شمار نہین ہو سکتا اور انکا جمع کرنا
ممکن معلوم نہین ہوتا اور جس حدیث کی موضوع ہونے مین اختلاف ہے اسکو
مینے ترک کر دیا ہے اس خوف سے کہ شاید ایک طریقہ سے موضوع ہو اور دوسرے
طریقہ سے صحیح ہو کیونکہ یہ کل بات محدثین کو اسناد مین نظر کرنے سے ظاہر ہوتی
ہے اور اگر اسناد کیطرف خیال کیا جاے تو کوئی شئے اسناد کی مقام مین یقین
کا فائدہ نہین دیتی کیونکہ عقل جائز رکھتا ہے کہ جو حدیث نفس الامر مین
صحیح ہو ضعیف اور موضوع ہو جاوے اور موضوع مرفوع صحیح ہو جاوے
مگر حدیث متواتر کہ یہ یقینی علم کے فائدہ مین یقینی ہے اسی واسطے زرکشی
نے کہا ہے ہماری ان دو قولون مین فرق ظاہر ہے یہ حدیث
صحیح نہین ہوئی اور یہ حدیث موضوع ہے کیونکہ موضوع مین کذب کا
ثابت کر دینا ہے اور عدم صحت مین اسکے ثبوت نہونے کی خبر دینی ہے
اور اس سے اثبات عدم کا لازم نہین آتا اور اللہ تعالی بہت جاننے والا ہے
جاننا چاہیے کہ کبھی حدیث باعتبار بنے کی موضوع ہوتی ہے اور باعتبار معنے
کے صحیح اور موافق واسطے کتاب و سنت کے اور مین اللہ سے توفیق کا سوال
کرتا ہون کہ مجھے تحقیق پر دلالت کرے وہی ہدایت کرنیوالا ہے سیدھے
رستہ کی طرف اور مین حدیثون کو ترتیب حروف ہجا کے
ذکر کرتا ہون خواہ افعال ہون یا حروف یا اسماء **حرف
الھمزہ - حدیث** آخر طب کا داغ لگانا ہے
یہ کلام ہے حدیث نہین ہے یہ ابن ربیع یمانے +

تلمیذ السخاوی فی مختصر مقاصدہ والمشہور کما قال
العسقلانی فی امثلۃ العرب خر الدواء الکی حدیث
آیۃ من کتاب اللہ خیر من محمد وآلہ قال العسقلانی
لم اقف علیہ حدیث الانبیاء قادۃ والفقہاء سادۃ
ومجالستہم زیادۃ موضوع علاما فی الخلاصۃ حدیث
ابو حنیفۃ سراج امتی موضوع باتفاق المحدثین +
حدیث ابی اللہ ان یصح کتابہ قال السخاوی ولا اعرفہ
حدیث الابدال من الاولیاء لہ طرق عن انس
مرفوعا بالفاظ مختلفۃ کلہا ضعیف ذکرہ ابن الدیبع
عن ابن الصلاح اقوی ما روینا فی الابدال قول علی انہ
بالشام یکون الابدال واما الاولیاء والنجباء والنقباء فقد ذکر
بعض مشائخ الطریقۃ ولا یثبت ذلک قلت قال
الزرکشی فی مسند احمد من حدیث عبادۃ بن الصامت
مرفوعا الابدال فی ہذہ الامۃ ثلاثون مثل ابراہیم
خلیل الرحمن کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا وہو
حسن ولہ شاہد من حدیث ابن مسعود فی الحلیۃ قال
السیوطی ولہ شواہد کثیرۃ بینتہا فی التعقبات علی
الموضوعات ثم افردتہا بتالیف مستقل حدیث
اتخذوا عند الفقراء ایادی فان لہم دولۃ یوم القیمۃ
فاذا کان یوم القیمۃ نادی مناد سیروا الی الفقراء
فیعتذر الیہم کما یعتذر احدکم الی اخیہ فی الدنیا
قال العسقلانی لا اصل لہ وقال السخاوی بعد ایراد
احادیث بمعناہ وکل ہذا باطل وسبق الحکم بذلک
للذہبی وابن تیمیۃ وغیرہما ذکرہ ابن الدیبع قلت
قال شیخ مشائخنا الحافظ جلال الدین السیوطی

شاگرد سخاوی نے اپنے مختصر مقاصد مین کہا ہے اور مشہور یہی ہے جیسا کہ
عسقلانی کہا ہے عرب کی امثال ہے آخر دواؤ کا داغ ہے حدیث
ایک آیۃ کلام اللہ کی بہتر ہے محمد سے اور اونکی آل سے کہا عسقلانی
مین اسپر واقف نہین ہوا حدیث انبیا کہینچنے والی ہین اور فقیہ
سردار ہین اور اونکی مجلس علم زیادہ کرتی ہے خلاصہ مین ہے کہ یہ
موضوع ہے حدیث ابو حنیفہ میری امت کا چراغ ہے باتفاق محدثین
موضوع ہی حدیث انکار کیا اللہ نے مگر کہ اپنی کتاب کو صحیح رکہیگا کہا سخاوی
نے مین اسکو نہین پہچانتا حدیث ابدال دلیا اون سے ہین بہت طرق
انس سے مرفوعا مروی ہے سب کے سب ضعیف ہین اوسکو ابن دیبع نے ذکر کیا
ہے اور ابن صلاح سی ہے قوی تر نقول سے جو ابدال کی باب مین بیان کی
ہین علی کا قول ہے کہ شام مین ابدال ہوتے ہین و لکن اولیا اور نجیب اور نقیب
بعض مشایخ نے اونکی طرق بیان کی ہین اور اونسی ثابت کوئی نہین میں
کہتا ہون زرکشی نے کہا ہی کہ مسند امام احمد مین عبادہ بن صامت سے مرفوع
روایت ہی اس امت مین تیس ابدال ہین ہر ایک مثل ابراہیم خلیل اللہ
کے جب ایک ونسی مرتا ہی تو اللہ تعالی اوسکی جگہہ دوسرا کہڑا کر دیتا ہے یہ
حدیث حسن ہے ابن مسعود کی حدیث جو حلیہ مین ہے اوسکی شاہد ہے امام سیوطی
نے کہا ہی اوسکی بہت شاہد ہین جنہی تعقبات علی الموضوعات مین بیان کئے
ہین پہر مینے ایک رسالہ اس باب مین مستقل لکہا ہے حدیث
پکڑو تم فقیرونکے نزدیک نشتین کیونکہ اونکی لئے قیامت کے دن دولت ہی
پس جب قیامت کا دن ہوگا آواز کرنیوالا آواز کریگا فقیرونکی طرف چلو تو
ہر ایک اونکی طرف عذر کریگا جیسا کہ ہر ایک تم مین دنیا مین اپنے بہائی کیطرف عذر
کرتا ہی کہا عسقلانی نے اوسکا کچھہ اصل نہین سخاوی نے بیچ لانی اون احادیث کی
جو اوسکے معنی مین ہین کہا ہے یہ سب باطل ہین ابن دیبع نے ذکر کیا ہے
ذہبی اور ابن تیمیہ اس باب جیسا احکام کرنی مین سبقت لئے گئے ہین
مین کہتا ہون ہمارے شیخ کی شیخ حافظ جلال الدین سیوطی نے فرمایا ہی

[illegible]

روى ابونعيم في الحلية عن ابي موسى صدر الحديث
وهو اتخذوا عند الفقراء ايادي فان لهم دولة
يوم القيمة **حديث** اتقوا البرد فانه قتل اخاكم
ابا الدرداء قال السخاوي لا اصل له فان كان واردا
فيحتاج الى تاويل فان ابا الدرداء عاش بعده عليه
السلام دهرا قال المنوفي ويمكن تاويله فانه عليه السلام
عبر عن المضارع بالماضي لتحقق وقوعه باخبار الصادق
حديث اتقوا العاهات قال السخاوي لم اقف عليه
بهذا اللفظ **حديث** اتقوا مواضع التهم هو معنى
قول عمر من سلك مسالك التهم اتهم رواه الخرائطي
في مكارم الاخلاق عن عمر موقوفا بلفظ من اقام نفسه
مقام التهم فلا يلومن من اساء الظن به **حديث**
اتق شر من احسنت اليه قال السخاوي لا اعرفه ويشبه
ان يكون من كلام بعض السلف وفي المجالسة للدينوري
عن علي رضي الله تعالى موقوفا الكريم يلين اذا استعطف و
اللئيم يقسو اذا الطف **حديث** احذروا صفر الوجوه فانه
ان لم يكن من علة او سهر فانه من غل في قلوبهم للمسلمين
اورده الديلمي في مسنده عن ابن عباس قال العسقلاني
لم اقف له على اصل وان ذكره ابن القيم في الطب النبوي
له فذلك بغير سند **حديث** اجتماع الخضر والياس
عليهما السلام في الموسم كل عام قال الحافظ العسقلاني
لا يثبت فيه شيء اقول لعله اراد به عدم الصحة و
الا فقد اخرج العقيلي والدارقطني في الافراد وابن
عساكر عن ابن عباس عن النبي عليه السلام قال يلتقي
الخضر والياس كل عام في الموسم فيحلق كل واحد منهما

ابتدا اس حدیث کا ابو نعیم نے حلیہ مین ابو موسی سے اسطرح بیان کیا ہی
اور ان لوگون نے فقیرونکے پاس نعمتین پکڑی ہین کیونکہ اونکا غلبہ ہے
قیامت کے روز **حدیث** بچو سردی سے کیونکہ اوس نے تمہارے بہائی ابا الدرداء
کو قتل کیا ہی کہا سخاوی نے اسکا کچھہ اصل نہین اگر یہ آنحضرت سے ثابت ہوتی
تو تب بھی تاویل کے حاجت تھی کیونکہ ابا الدرداء آنحضرت کے بعد بہت زمانہ
زندہ رہا منوفی کہا ہی اسکی تاویل اسطرح ہوسکتی ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے زمانہ ماضی کو مضارع سے بیان کیا ہی کیونکہ اخبار آنحضرت وقوع
ہونا یقینی الثبوت ہے **حدیث** بچو آفتون سے کہا سخاوی نے مین ان لفظون سے
اسپر واقف نہین ہوا **حدیث** تہمت کی جگہہ سے بچو یہ حضرت عمر کے
قول کی معنے ہین وہ یہ ہے جو شخص تہمت کی رستون پر چلیگا متہم ہوگا خرائطی نے
مکارم الاخلاق مین عمر سے موقوفا ان لفظون کے ساتھہ روایت کیا ہی جس شخص نے
اپنے نفس کو مقام تہمت مین کہڑا کیا پس نہ ملامت کرے اوسکو جس نے اوسکے حق
مین بد ظن کیا ہی **حدیث** بچ اوسکے شر سے جسکی طرف تو نے نیکی کی ہی کہا سخاوی
نے مین اسکو نہین پہچانتا اور بعض سلف کی کلام سے مشابہ ہی اور مجالسۃ دینوری
مین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے موقوف روایت ہی کریم نرم ہوتا ہی جب
اوسکی طرف کوئی نیکی کرے اور بخیل سخت ہوتا ہی جب نیکی کرے **حدیث** زرد منہ
والون سے خوف کرو کیونکہ یہ زردی بیداری اور بیماری سے نہین ہے بلکہ اس لئے ہی کہ انکے دلمین
مسلمانون کے لئے فریب بھرا ہی دیلمی اسکو اپنی مسند مین ابن عباس سے لایا ہے کہا عسقلانی
نے مین اسکی اصل پر واقف نہین ہوا اگرچہ ابن قیم نے اسکو طب نبوی مین ذکر
کیا ہی وہ بھی بلا سند ہے **حدیث** خضر اور الیاس علیہم السلام حج مین ہر
سال جمع ہوتے ہین حافظ عسقلانی نے کہا ہی اسمین کوئی شئی ثابت نہین ہے
مین کہتا ہون شاید اس کلام سے عدم صحت کا ارادہ ہوگا یعنے اس
باب مین کوئی صحیح حدیث نہین) ورنہ عقیلی اور دارقطنی نے افراد
مین اور ابن عساکر نے ابن عباس سے اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی ہی ملتے ہین خضر اور الیاس ہر سال حج مین پس ہر ایک

راس صاحبه ويتفرقان عن هولاء الكلمات بسم الله ما
شاء الله لا يسوق الخير الا الله ما شاء الله لا يصرف السوء
الا الله ما شاء الله ما كان من نعمة فمن الله ما شاء الله
لا حول ولا قوة الا بالله الحديث ذكره السيوطي حديث
اجتمعوا وارفعوا ايديكم فاجتمعنا ورفعنا ايدينا
ثم قال اللهم اغفر للعلمين ثلاثا كيلا يذهب القرآن
واعز العلماء كيلا يذهب الدين موضوع وكذا اللهم
اغفر للمسلمين واطل اعمارهم وبارك لهم في كسبهم موضوع
كذا في اللآلي حديث احياء ابويه عليه السلام موضوع
كما قال ابن دحية وقد وضعت في هذه المسئلة رسالة
مستقلة حديث اختلاف امتي رحمة زعم كثير من
الائمة انه لا اصل له لكن ذكره القرطبي في غريب الحديث
مستطردا واشعر بان له اصلا عنده وقال السيوطي اخرجه
نصر المقدسي في الحجة والبيهقي في الرسالة الاشعرية
بغير سند واورده الحليمي والقاضي حسين وامام الحرمين
وغيرهم ولعله خرج في بعض كتب الحفاظ التي لم تصل
الينا والله اعلم انتهى وقال الزركشي اخرجه نصر المقدسي
في كتاب الحجة مرفوعا والبيهقي في المدخل عن القاسم
بن محمد قوله وعن عمر بن عبد العزيز قال ما سرني
لو ان اصحاب محمد لم يختلفوا لانهم لو لم يختلفوا لم
يكن رخصة قال السيوطي وهذا يدل على ان المراد اختلافهم
في الاحكام وقيل المراد اختلافهم في الحرف والصنائع
ذكره جماعة فسبحان من اقام العباد فيما اراد وفي مسند
الفردوس من طريق جويبر عن الضحاك عن ابن عباس مرفوعا
اختلاف اصحابي لكم رحمة وذكر ابن سعد في طبقاته عن

آپس میں مصافحہ کرتا ہے اور یہ کلمات کہکر جدا ہوتی ہیں شروع کرتا ہوں ساتھ
نام اللہ کے جو اللہ چاہے نیکی نہیں کرتا مگر اللہ جو چاہے اور نہیں پھیرتا برائی کو مگر اللہ جو
وہ چاہے جس قدر نعمتیں ہیں اللہ سے ہیں نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت
طرف نیکی مگر ساتھ مدد اللہ تعالیٰ کی اس حدیث کو سیوطی نے ذکر کیا ہے
حدیث جمع ہو جیو اور ہاتھ اوٹھاؤ پس ہم جمع ہوئے اور ہاتھ اوٹھائے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا یا اللہ بخش دے مسلمانوں کو
تاکہ قرآن مجید رفع ہو جائے اور علماؤں کو عزت دے تاکہ دین رفع ہو جائے موضوع ہے
اور یہ بھی موضوع ہے یا اللہ بخش مسلمانوں کو اور ان کی عمریں لمبی کر اور ان کی کسب میں
برکت دے ایسا ہی لآلی میں ہے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں
باپ کا زندہ ہونا موضوع ہے جیسا کہ ابن دحیہ نے کہا ہے اور میں نے اس باب میں مستقل
رسالہ لکھا ہے حدیث میری امت کا اختلاف رحمت ہے بہت اماموں نے
کہا ہے کہ اسکا کچھ اصل نہیں لیکن قرطبی نے اسکو غریب حدیث میں شمار کیا ہے
اور کہا کہ اسکا کچھ اصل ہے اور کہا سیوطی نے نصر مقدسی نے اسکو حجت میں لایا ہے
اور بیہقی رسالہ اشعریہ میں بغیر سند کے لایا ہے اور حلیمی اور قاضی حسین
اور امام الحرمین وغیرہ اسکو لائے ہیں شاید بعض کتب حفاظ میں اسکی سند
ہو جو ہم کو نہیں ملیں اور اللہ بہت جاننے والا ہے انتہی کہا زرکشی
نے نصر مقدسی نے کتاب الحجت میں مرفوع اور بیہقی مدخل میں قاسم بن
محمد کا قول لایا ہے عمر بن عبد العزیز سے ہے کہ کہا اوس نے مجھے کوئی
شئے خوش نہ لگتی اگر اصحاب محمد کے اختلاف نہ کرتے کیونکہ اگر وہ
اختلاف نہ کرتے رخصت نہ ہوتی کہا سیوطی نے یہ قول اس پر دلالت کرتا
ہے کہ مراد اختلاف سے اختلاف فی الاحکام ہے اور بعضوں نے کہا ہے
مراد اس سے اختلاف حرفت اور صنائع ہے اسکو جماعت نے ذکر کیا ہے پس پاک
ہے وہ ذات جس نے اپنے بندوں کو قائم رکھا ہے جس پر اسکا ارادہ ہے اور سند
فردوس میں جویبر سے اوس نے ضحاک سے اوس نے ابن عباس سے مرفوع روایت
کی ہے میرے اصحابوں کا اختلاف تمہارے لئے رحمت ہے اور ابن سعد نے اپنی طبقات میں

القاسم بن محمد قال كان اختلاف اصحاب محمد رحمة
للناس قلت ومفهومه ان اختلاف غير هذه الامة
زحمة ونقمة ومما يؤيده معنى وان اختلف مبنى حديث
لا يجتمع امتي على ضلالة رواه ابن ابي عاصم في السنة
من حديث انس ورواه الترمذي من حديث ابن عمر بلفظ
لا يجمع الله هذه الامة على ضلالة ابدا وفي مستدرك
الحاكم عن ابن عباس رفعه لا يجمع الله هذه الامة
على ضلالة ويد الله مع الجماعة ورواه احمد في مسنده
والطبراني في الكبير عن ابي نضرة الغفاري مرفوعا في
حديث فيه سألت ربي ان لا يجتمع امتي على ضلالة فاعطانيها
حديث اخروهن من حيث اخرهن الله يعني
النساء هي في الهداية حديث مشهور قال ابن الهمام لا يثبت
رفعه فضلا عن شهرته والصحيح انه موقوف على
ابن مسعود **حديث** اخفوا الختان واعلنوا النكاح
قال السخاوي لا اصل للاول وقد وردت احاديث
تشهد للاعلان بالختان **حديث** اذا اردت ان
اخرب الدنيا بدأت ببيتي فخربته ثم اخرب الدنيا قال
العراقي في تخريج الاحياء لا اصل له **حديث** اذا اراد
الله ان ينزل الى سماء الدنيا نزل عن عرشه بذاته
قائله دجال **حديث** اذا اكلتم فافضلوا ترحموا له
السخاوي ولم يتكلم عليه قال ابن الديبع وما في الصحيح
من شربه عليه السلام الفضلة من اللبن وكذا سلت
القصعة في الصحيح يرده قلت لكن يوافقه حديث
لا خير في طعام ولا شراب ليس له سؤر وحديث اذا اشربتم
فاسئروا ذكرهما عياض وابن الاثير الثاني والجمع بانه

قاسم بن محمد سے ذکر کیا ہی کہ کہا اوس نے اختلاف اصحاب محمد کا آدمیان
کے لئے رحمت تہا مین کہتا ہون مفہوم اسکا یہ ہی کہ اختلاف غیر اس
امت کا زحمت اور موجب عذاب ہی اور اسکی یہ حدیث باعتبار معنی کے
تائید کرتی ہی اگرچہ مبنی مین مختلف ہی میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی
ابن ابی عاصم فی سنت مین انس سے روایت کی ہی اور ترمذی ابن عمر
سے ان لفظون سے لایا ہی نہ جمع کریگا اللہ تعالی گمراہی پر ہمیشہ اور مستدرک
حاکم مین ابن عباس سے مرفوع روایت ہی نہ جمع کریگا اللہ تعالی اس امت کو
گمراہی پر اور ہاتہ اللہ کا جماعت کے ساتہ ہی روایت کیا احمد نے مسند مین
اور طبرانی کبیر مین ابی نضرہ غفاری سے مرفوعا بیچ حدیث مین لایا ہی کہ
سوال کیا مینے اپنے رب سے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہو پس اللہ نے
میرا سوال قبول کیا ہے **حدیث** پیچھے کرو عورتونکو جیسا کہ
اونکو اللہ نے پیچھے کیا ہی ہدایہ مین ہی کہ یہ حدیث مشہور ہے کہا ابن ہمام
اسکا مرفوع ہونا ہی ثابت نہین چہ جائیکہ مشہور ہو صحیح یہ ہے کہ ابن
مسعود پر موقوف ہی **حدیث** ختنہ پوشیدہ کرو اور نکاح کو مشہور کرو
کہا سخاوی نے پہلے کا کچھ اصل نہین ہے بلکہ بعض حدیثین آئی ہین جو ختنہ کی اعلان
کے شاہد ہین **حدیث** جب مین ارادہ کرتا ہون کہ دنیا کو خراب کرون
تو اپنے گھر کو شروع ہوتا ہون پس خراب کرتا ہون پہر خراب کرتا ہون
دنیا کو کہا عراقی نے تخریج الاحیا مین اسکا کچھ اصل نہین **حدیث**
جب اللہ تعالی آسمان دنیا کی طرف نزول کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے عرش سے
بذاته اترتا ہی اسکے بیان کرنیوالے دجال ہین **حدیث** جب تم کہاؤ تو کچھ فضلہ
سخاوی نے اسکو بیان کیا اور اسپر کچھ کلام نہ کی کہا ابن دیبع نے جو صحیح
مین آنحضرت کا دودھ کا پس ماندہ پینا اور پیالہ کا چاٹنا ثبوت ہی اسکو
رد کرتا ہی مین کہتا ہون لیکن یہ حدیث اسکی موافقت کرتی ہے نہین ہے
بہتری اوس طعام اور پانی مین جسکا جوٹھا نہو اور حدیث بھی اسکے موافق ہے جب
پانی پیو تو جوٹہا چھوڑو عیاض نے اسکو ذکر کیا اور دوسرے کو ابن اثیر نے

یجوز استنقاؤه والافضل ابقاؤه بقدر ما ینتفع به
غیره والا فالافضل نقاؤه کما یقال بقوا او نقوا
حدیث اذا جئت یا معاذ ارض الخصیب یعنی
من الیمن فهرول فان فیها الحور العین قال السخاوی
لا اعرفه وقال المنوفی بل الحکم علیه بالوضع ظاهر
حدیث اذا جلس المتعلم بین یدی العالم فتح الله
علیه سبعین بابا من الرحمة ولا یقوم من عنده
الا کیوم ولدته امه واعطاه الله بکل حرف ثواب ستین
شهیدا وکتب الله بکل حدیث عبادة سنة موضوع کما
فی الذیل **حدیث** اذا حضر العشاء والعشاء
فابدؤا بالعشاء قال العراقی لا اصل له فی کتب الحدیث
بهذا اللفظ واصل الحدیث فی المتفق علیه بلفظ اذا
وضع العشاء واقیمت الصلوة فابدؤا بالعشاء وقال
السیوطی وهم من عزاه الی مصنف ابن ابی شیبة و
سبق به العسقلانی فی فتح الباری حیث قال لفظ ابن
ابی شیبة وحضرت الصلوة کما اخرجه فی مسنده لا
انه فی المصنف بلفظ حضرت العشاء کما توهم **حدیث**
اذا ذکر الصالحون فحیهلا بعمر ذکره عیاض فی الاکمال
من قول ابن مسعود وکذا القرطبی وابن الاثیر وظاهر
کلام العراقی فی الذخیرة فی باب الاذان انه حدیث
ولعله اراد به حدیثا موقوفا **حدیث** اذا
رایت القاری یلوذ بالسلطان فاعلم انه لص واذا
رأیته یلوذ بالاغنیاء فاعلم انه مراء وایاک ان تخدع
ویقال یرده مظلمة ویدفع عن مظلوم فان هذه
خدعة ابلیس اتخذها القراء سلما من قول الثوری

مطابقت ہو سکتی ہے برتن کا صاف کرنا جائز ہے اور کچھ باقی چھوڑنا افضل
ہے اوس قدر کہ اوس سے دوسرا آدمی نفع اوٹھا دے ورنہ افضل صاف کرنا ہی جیسا کہ کہا
گیا ہی باقی چھوڑ دیا صاف کر دے **حدیث** ای معاذ جب تو سرزمین سنگریزہ کو آوے
تو جلدی کر کیونکہ اوسمین حورین کشادہ چشم والی ہین کہا سخاوی نے مین اوسکو نہین
پہچانتا اور کہا منوفی نے وضع کا اوسپر حکم کرنا ظاہر ہے **حدیث** جب شاگرد
اوستاد کی روبرو بیٹھتا ہی تو اللہ تعالی اوسپر ستر دروازی رحمت کی کھول دیتا
ہے اور جب اس سے کھڑا ہوتا ہی تو ایسا ہوتا ہی جیسا اوسکو ماں نے آج جنا ہی اور
اللہ تعالی اوسکو ہر ایک حرف کی بدلے ساٹھ شہید کا ثواب دیتا ہی اور ہر ایک
حدیث کے بدلے ایک برس کی عبادت کا ثواب لکھ دیتا ہی۔ یہ حدیث موضوع
جیسا کہ ذیل مین ہے **حدیث** جب نماز عشا اور کھانا حاضر ہو جاوین تو
پہلے کھانا کھاؤ کہا عراقی نے کتب حدیث مین ان لفظون سے اسکا اصل نہین
ہے اور بخاری مسلم مین اسکا اصل ان لفظون سے ہی جب کھانا رکھا جاوے اور نماز
کھڑی ہو جاوے تو پہلے کھانا کھاؤ۔ کہا سیوطی نے جس شخص نے اسکو مصنف
ابن ابی شیبہ کے طرف منسوب کیا ہی وہم کیا ہی اور عسقلانی نے اسکے ساتھ
سبقت کی ہے جیسا کہ فتح الباری مین اوس نے کہا ہی لفظ ابن ابی شیبہ کے
یہ ہین اور حاضر ہو نماز جیسا کہ اوس نے اپنی مسند مین نقل کیا ہے یہ الفاظ اوس
مین نہین حاضر ہو کھانا۔ جیسا کہ بعضون نے توہم کیا ہی **حدیث** جب نیکون کا
ذکر کیا جاوے تو عمر کی طرف آؤ یعنے اونکا ذکر بھی کرو۔ عیاض نے اکمال مین
قول ابن مسعود کا بیان کیا ہی اور ایسا ہی قرطبی اور ابن الاثیر نے بیان کیا ہی
اور ظاہر کلام عراقی کی ذخیرہ مین باب الاذان یہ ہی کہ یہ حدیث ہے شاید اوسکا
حدیث سے حدیث موقوف کا ارادہ ہوگا **حدیث** جب تو قاری کو
دیکھے کہ وہ سلطان سے پناہ پکڑتا ہی پس جان کہ وہ چور ہی اور جب پناہ پکڑی اغنیا
سے پس جان کہ وہ ریاکار ہی اور بچ فریب کھانے سے اور کہا جاتا
ہے کہ ظلم کو رد کرتا ہے اور مظلوم سے دفع کرتا ہے پس تحقیق
یہ شیطان کا فریب ہے اسکو قاریون نے سیڑھی بنا لیا ہی یہ قول ثوری کا ہے

وكذا القول انى لا لقى الرجل ابغضه فيقول لى كيف
اصبحت فيلين له قلبى فكيف بمن اكل ثريدهم وطے
بساطهم ومن ثم ورد اللهم لا تجعل الفاجر عندی نعمۃ
يرعاه قلبى وقيل ما اقبح ان يطلب العالم فيقال هو بباب
الامير وقد قيل بئس الفقير على باب الامير ونعم الامير
بباب الفقير **حديث** اذا صدقت المحبة سقطت
شروط الادب قال ابن الديبع ليس بحديث قلت بل هو
من كلام الجنيد كما فى الرسالة القشيرية بلفظ سقطت
شروطا دبها ويقال سقط الادب **حديث** اذا
صليتم على فصوا اى ادخلوا الانبياء معى وآلى واصحابی
قال السخاوى لم اقف عليه بهذا اللفظ **حديث**
اذا كان الفئ ذراعا ونصفا الى ذراعين فصلوا الظهر
باطل **حديث** اذا كبر ولدك وآخه لم ير بهذا
اللفظ وهو معنى حديث اورده الطبرانى فى الاوسط وابو نعيم
والدارقطنى مرفوعا الولد سبع سنين سيد وسبع سنين عبد
سبع سنين اخ ووزير فان رضيت مكانته والا فاضرب
على جنبه فقد اعذرت فيما بينك وبينه وسنده ضعيف
حديث اذا كتب احدكم فلا يكتب عليه بلع فانه
اسم شيطان لكن يكتب عليه الله موضوع كما فى اللآلى
حديث اذا كنت على الماء فلا تبخل بالماء قال السخاوى
لم اقف عليه **حديث** اذا وقع الذباب فى اناء احدكم
فامقلوه صحيح واما فامقلوه ثم انقلوه فمصنوع موضوع
كما فى المغرب **حديث** اربع لا يشبعن من
اربع ارض من مطر وانثى من ذكر وعين من نظر و
عالم من علم موضوع كما ذكره ابن الجوزى قال السخاوى

اور ایسا ہی یہ قول اوسکا میں ایسے آدمی کو ملتا ہون جسکو میں دشمن
جانتا ہون پس مجھے کہتا ہی کسطرح تونے صبح کی تو میرا دل نرم ہو جاتا ہے
پس کسطرح حال ہو اوس شخص کا جو اونکا ثرید کہائے اور انکی بچھائے بچھونے
اسیواسطے یہ بات وارد ہوئی ہے یا اللہ مکو فاجر کیلئے میرے پاس نعمت کہ
رعایت کرے اوسکی دل میرا اور کہا گیا ہی کیسی ہے قبیح بات ہے کہ طلب کیا جائے
عالم کو اور وہ امیر کے دروازہ پر ہو اور کہا گیا ہی برا ہی فقیر دروازے امیر پر اور اچھا ہے امیر
دروازے فقیر پر **حدیث** جب محبت صادق ہو جاتی تو شرطین ادب کی گر جاتی
ہین کہا ابن دیبع نے یہ حدیث نہین مین کہتا ہون بلکہ یہ جنید کا کلام ہے جیسا کہ
رسالہ قشیریہ مین ان لفظون سے آیا ہے اوسکے ادب کے شرطین گر جاتی ہین اور کہا جاتا ہے
ادب گر جاتا ہی **حدیث** جب تم مجھپر درود بھیجو پس عام کرو یعنی دوسرے نبیاؤنکو
اور میرے آل اور اصحابکو میرے ساتھ بھی داخل کرو - کہا سخاوی نے مین ان لفظون کے
ساتھ اسپر واقف نہین ہوا **حدیث** جب سایہ ڈیڑھ گز تا دو گز تک ہو ظہر کی نماز
پڑھو باطل ہے **حدیث** جب بڑا ہو بیٹا تیرا تو اوسکو بہائی بنا - ان لفظون سے
نہین آئی ہے لیکن یہ معنے اوس حدیث کے ہین جو طبرانی اوسط مین لایا ہے اور ابو نعیم اور
دارقطنی مرفوع لائے ہین لڑکا سات برس کا سردار اور غلام ہے اور سات برس کا غلام
اور وزیر اور سات برس کا بہائی اور وزیر ہے اگر تو اوسکی مرتبہ پر راضی ہوا (تو بہتر) اور
اوسکے اطراف پر مار تو اسکی عذر کو جو درمیان تیری اور اوسکے ہے پہونچ گیا ہے اسکی سند ضعیف ہے
جب لکھے کوئی تم مین سے تو اوسپر بلع کا لفظ نہ لکھے کیونکہ یہ شیطان کا اسم ہے
لیکن اوسپر اللہ لکھے - موضوع ہے جیسا کہ لآلی مین ہے **حدیث**
جب تو پانی پر ہو تو پانی کے ساتھ بخل مت کر - کہا سخاوی نے مین اوس پر
واقف نہین ہوا **حدیث** جب مکھی کسی کے برتن مین گرے
تو اوسکو غوطہ دو - صحیح ہے لیکن غوطہ دو پھر نکالو یہ الفاظ موضوع
ہین جیسا کہ مغرب مین ہے **حدیث** چار چیزین نہین سیر
ہوتین چار سے زمین پانی سے اور عورت مرد سے اور آنکھ نظر سے اور عالم
علم سے موضوع ہی - جیسا کہ ابن جوزی نے ذکر کیا ہی کہا سخاوی نے

وذکرہ الحاکم فی تاریخ نیسابور وابونعیم فی الحلیۃ من حدیث سلیمان التیمی عن محمد بن الفضل بن عطیۃ اتهم بالوضع والکذب قال الزرکشی ورواہ ابن عدی من حدیث عائشۃ وقال منکر وقال المنوفی الاشبہ مافی المشهور انه کلام الحکماء حدیث الارز لیس بثابت ذکرہ ابن الدیبع قلت قد خرج ابونعیم فی الطب النبوی عن علی مرفوعا سید طعام الدنیا اللحم ثم الارز وکذا رواہ الدیلمی حدیث الارض فی البحر کالاصطبل فی البر لم یوجد له اصل حدیث الارضون سبع فی کل ارض نبی کنبیکم یروی عن ابن عباس قال ابن کثیر بعد عزوہ لابن جریر وهو محمول ان صح نقله ای عن ابن عباس رضی الله عنهما انه اخذہ من الاسرائیلیات وذلک وامثاله اذا لم یصح سندہ الی معصوم فهو مردود علی قائله حدیث الارض المقدسۃ لاتقدس احدا انما یقدس الانسان عمله اوردہ مالک فی الموطأ عن یحیی بن سعید ان اباالدرداء کتب الی سلمان ان هلم الی الارض المقدسۃ فکتب الیه سلمان ان الارض الخ وذکرہ وهو مع کونه موقوفا منقطع وقد ذکر ابن الملک فی شرح خطبۃ المشارق کان والدی یقول حاکیا عن مشائخه ان من دفن بمکۃ ولم یکن لایقا بها ینقله الملئکۃ ولکنی لم اجد فیه روایۃ حدیث استفتحوا بالصدقات وبقضاء الدین یدر علی الالسنۃ ولم ارہ بهذا اللفظ ذکرہ ابن الدیبع حدیث اسید القوم فی زمانه رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن طاوس قال کان

حاکم نے تاریخ نیسابور مین اور ابونعیم نے حلیہ مین حدیث سلیمان تیمی سے محمد بن فضل بن عطیہ سے ذکر کیا ہی کہ یہ وضع اور کذب سے متہم ہے کہا زرکشی نے اور اسکو ابن عدی نے حدیث عائشہ سے روایت کیے ہے بعد کہا منکر ہے اور کہا منوفی نے یہ حکمار کی کلام سے مشابہ ہی حدیث چاول کے ثابت نہین ہی اسکو ابن دیبع نے ذکر کیا ہی مین کہتا ہون ابونعیم نے طب نبوی مین علی سے مرفوع روایت کی ہے دنیا کے طعامون کا سردار گوشت ہی بعد اوسکی چاول اور ایسا ہی دیلمی نے ذکر کیا ہی حدیث زمین پانی مین مثل طویلہ کے ہی خشکے مین۔ اسکا اصل نہین پایا گیا حدیث سات زمین ہین ہر زمین مین نبی ہے مثل نبی تمہارے کے۔ ابن عباس سے مروی ہے کہا ابن کثیر نے بعد اسکے نسبت کرنیکے ابن جریر کیطرف اگر یہ نقل ابن عباس سے ثابت ہو جائی تو اسپر محمول ہے کہ اونہون نے اسرائیلیون سے لی ہو اور یہ اور مثل اسکے اگر سند انکی آنحضرت تک صحیح نہو تو اوسکے قائل پر مردود ہین حدیث زمین مقدس کسیکو پاک نہین کرتی لیکن آدمی کو اسکے عمل پاک کرتے ہین۔ مالک نے موطا مین یحیی بن سعید سے روایت کی ہے کہ ابا الدردا نے سلمان کی طرف لکہا کہ تو زمین مقدس کی طرف چلا آ۔ پس سلمان نے اوسکی طرف لکہا کہ زمین الخ اور ذکر کیا اوسنے باوجودیکہ یہ موقوف ہی منقطع بھی ہے۔ اور ابن مالک نے مشارق کے خطبکی شرح مین ذکر کیا ہی کہ میرا والد بعض مشائخون سے حکایت کرتا تہا جو شخص مکہ مین دفن کیا جاوے اور اسکے لائق نہو اسکو فرشتے اوٹہا دیتے ہین لیکن مینے اسمین کوئی روایت نہین دیکھی حدیث طلب فتح کی کرو ساتھ صدقون کے یا ادا کرنے قرض کے۔ یہ حدیث زبانون پر پہرتی ہے اور مینے اسکو ان لفظون سے نہین دیکہا ذکر کیا اسکو ابن دیبع نے حدیث سید کسی قوم کا سردار کے لئے اسکے زمانہ مین ابونعیم نے حلیہ مین طاوس سے روایت کی ہے کہا

حدیث کے لفظ [illegible]

يقال فذكره انتهى اورده السيوطي **حديث** اسمعي
يا جارة قاله الحجاج لانس حين شكا منه انما مثلي
ومثلك كمثل الذي قال اياك اعني واسمعي يا جارة
حديث اشهد اني رسول الله قال الرافعي المنقول
انه كان يقول في تشهده اشهد اني رسول الله قال
العسقلاني في تخليص تخريجه ولا اصل لذلك بل
الفاظ التشهد متواترة عنه فانه كان يقول اشهد
ان محمدا رسول الله وان محمدا عبده ورسوله واما
في غير التشهد فقد ورد في حديث سلمة بن الاكوع
لما خفت ازواد القوم فذكر الحديث ثم قال اشهد
ان لا اله الا الله واني رسول الله وكذا حين بشره
جابر بوفاء دين ابيه وبالفضل لبركة دعائه قال
اشهد اني رسول الله **حديث** اكرام الميت دفنه قال
السخاوي لم اقف عليه مرفوعا وانما اخرجه ابن
ابي الدنيا من جهة ايوب السختياني قال كان يقال من
كرامة الميت على اهله تعجيله الى حفرته ويشهد له
حديث اسرعوا بالجنازة قال وقد عقد البيهقي بابا
لاستحباب تعجيل تجهيز الميت اذا بان موته واورد فيه
ما رواه الطبراني بسنده مرفوعا لا ينبغي لجيفة مسلم
ان تحبس بين ظهراني اهله الحديث وللطبراني
من حديث ابن عمر مرفوعا اذا مات احدكم فلا
تحبسوا واسرعوا به الى قبره وفي لفظ من مات في
بكرة فلا يقيلن الا في قبره ومن مات عشية فلا
يبيتن الا في قبره ثم قال السخاوي واهل مكة في غفلة
عن هذا فانهم غالبا يجيئون بميتهم بعيد الظهر

کہا جاتا تہا پس اسنی اسکو ذکر کیا انتہی اسکو سیوطی لایا ہے **حدیث**
سن تو اے ہمسائی والی حجاج نی انس سے کہا جب اونسنے اسسے
شکایت کی میری مثال اور تیری مثال اوس شخص کیطرح ہی کہ کہا اوسنے میں
مراد کہتا ہوں اور سن تو اے ہمسایہ لے **حدیث** میں گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول اللہ
کا ہوں کہا رافعی نے منقول یہ ہے کہ آنحضرت اپنی تشہد کہتے تھے میں گواہی
دیتا ہوں کہ میں رسول اللہ کا ہوں کہا عسقلانی نے تلخیص میں اسکا کچہ اصل نہیں بلکہ
الفاظ تشہد کی آنحضرت سے بطور تواتر کی ثابت ہیں پس آنحضرت کہتے تھے
گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ کا ہی اور تحقیق محمد اوسکا بندہ ہے اور رسول
اوسکا ہی لیکن غیر تشہد میں حدیث سلمہ بن اکوع میں وارد ہوا ہے جب
قوم کی توشہ کم ہوئے بعد اسکے حدیث کی بیان کیا میں گواہی دیتا
ہوں کہ سوا اللہ کے کوئی لائق عبادت کی نہیں ہے اور میں رسول اللہ کا ہوں
اور ایسا ہی جب جابر نی آنحضرت کو بشارت دی کہ میں نے آپکی دعا کی برکت سے
باپ کا قرضہ ادا کیا ہی اوسوقت آنحضرت نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول
اوسکا ہوں **حدیث** میت کے تعظیم اوسکا دفن کرنا ہے کہا سخاوی نے میں
اسکے مرفوع ہونے پر واقف نہیں ہوا لیکن اسکو ابن ابی الدنیا نی ایوب سختیانی
سے نقل کیا ہی کہ کہا اونسے کہا جاتا تہا تعظیم میت کے اسکے اہل پر یہی کہ جلد
لیجائیں اوسکو اوسکی قبر کیطرف اور یہ حدیث جلدی کرو ساتہ جنازے کے اوسکی شاہد ہے
کہا اوسنی بیہقی نے اسمیں ایک باب منعقد کیا ہی جبکہ میت کی موت کا وقت قریب ہو تو
تجہیز اسکا کی جلد کرنی مستحب ہے اور اسمیں روایت جو طبرانی نے اسند مرفوع سے لایا ہے
کی ہے نہیں لائق ہے مردے مسلمان کو قید کرنا اوسکے اہل کے بیچ میں اور طبرانی میں ابن عمر
سے مرفوع ہی جب کوئی تم میں سے مرے تو اوسکو قید نہ کرو اور جلدی لیجاؤ اوسکو
قبر کیطرف اور دوسرے طرح ہی جو شخص صبح کو مرے پس قیلولہ کرے مگر اپنی
قبر میں اور جو شخص عشا کیوقت مرے پس نہ رات گذارے مگر اپنی قبر میں
کہا سخاوی نے اور اہل مکہ کے اس سے غافل ہیں کیونکہ وہ اکثر
لاتے ہیں اپنے میتوں کو بعد ظہر کے

او وقت التسبيح في السحر وقد يكون مات قبل الوقتين بكثير فيضعونه عند الكعبة حتى يصلي الصبح والعصر ثم يصلي عليه قال الخطابي ولقد صدق رحمه الله في انكار ذلك وقد كان ينكر ذلك عليهم شيخنا العارف بالله محمد بن عراق قلت وقد يعتذر لاهل مكة في تاخيرهم انه لاجل اجتماع المسلمين في الصلوة وتشييع الجنازة لاسيما في الازمنة الحارة والله اعلم بالمقاصد الحسنة والبدع المستحسنة وقد صح عن ابن مسعود مرفوعا وموقوفا ما رآه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن **حديث** اكرموا الخبز له طرق كلها مضطربة وبعضها اشد في الضعف من بعض قال السخاوي ولا يتهيأ عليه الحكم بالوضع لاسيما وفي المستدرك للحاكم عن عائشة رضي الله عنها ان النبي عليه السلام قال اكرموا الخبز وقال العسقلاني فهذا شاهد صالح قلت وقد اخرجه البغوي في معجم الصحابة بزيادة فان الله انزله من بركات السماء **حديث** اكرموا الشهود فان الله يستخرج بهم الحقوق ويدفع بهم الظلم قال العقيلي انه غير محفوظ بل صرح الصغاني بانه موضوع ولم يسند لك ذلك العراقي وقال السيوطي رواه الديلمي عن ابن عباس قلت قد قال الحاكم صحيح الاسناد ذكره عنه العراقي في تخريج احاديث الاحياء والسيوطي في الاحاديث التي رد على ابن الجوزي في الموضوعات قال وسكت عنه الذهبي اي لم يتعقبه على الحاكم **حديث** اكل الطين حرام على كل مسلم قال البيهقي روى في تخريجه احاديث لا يصح منها شي

او ر وقت صبح کی حالانکہ وہ ذہیر پہلے اس سے مر جاتا ہی اوسکو کعبہ کے پاس رکہہ چہوڑتی ہین صبح اور عصر کی نماز پڑہ کر پہر اوس پر جنازہ پڑہتے ہین کہا خطابی نی جو سخاوی نے اہل مکہ پر انکار کیا ہی سچ کیا ہی بعد اوسکے ہمارے شیخ عارف باللہ محمد بن عراق اسپر انکار کرتا تہا اور کبہی اہل مکہ کے تاخیر سے یہہ عذر کرتا تہا کہ مسلمان نمازمین بہت جمع ہوتی ہین اور مشہور ہو جاتا ہے جنازہ خاصکر گرمی کے دنون مین اور اللہ بہتر جاننے والا ہی اچہی مقصودونکو اور اچہی بدعتونکو اور ابن عباس سے مرفوع اور موقوف روایت ہی ثابت ہو چکا ہے کہ جسکو مسلمان نیک سمجہین وہ اللہ کی نزدیک نیک ہے **حدیث** روٹی کی تعظیم کرو ۔ اسکے بہت طرق ہین سب کے سب ضعیف اور مضطر ہین اور بعض بعض سے زیادہ ضعیف ہین کہا سخاوی نے اسپر حکم وضع کا کیا نہین جا سکتا کیونکہ مستدرک حاکم مین عائشہ سے ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے روٹی کی تعظیم کرو اور کہا عسقلانی نی یہہ شاہد صالح ہے مین کہتا ہون اسکو بغوی نے معجم صحابہ مین اس زیادتی سے نکالا ہے کیونکہ اللہ نے اسکو آسمان کی برکتون سے نازل کیا ہے **حدیث** گواہون کی تعظیم کرو کیونکہ اللہ تعالی بسبب انکے حقوق کو نکالتا ہے اور بسبب انکی ظلم کو دفع کرتا ہے ۔ کہا عقیلی نے یہ غیر محفوظ ہی بلکہ صغانی نے تصریح کی ہے کہ یہ موضوع ہے اور عراقی نے اسکو نہین پایا کہا سیوطی نے اسکو دیلمی نی ابن عباس سے روایت کی ہی مین کہتا ہون حاکم نی اسکو صحیح الاسناد کہا ہی اوس سے عراقی نے تخریج احادیث الاحیا مین اور سیوطی نے اون احادیث مین جو ابن جوزی پر موضوعات مین رد کیا ہے ذکر کیا ہے اور کہا کہ اس سے ذہبی چپ رہا ہے یعنے حاکم پر کچھ تعقب نہین کیا **حدیث** مٹی کا کہانا حرام ہے ہر مسلمان پر کہا بیہقی نے ایسے بہت حدیثین مروی ہین لیکن صحیح انسے کوئی نہین

وتبعه غيره في ذلك وهو كذلك ذكره السخاوي
وقال الزركشي حديث اكل الطين وتحريمه صنف
فيه جزء واحاديثه لا تصح قلت لا يلزم من عدم
صحته نفي وجود حسنه وضعفه فقد ذكره السيوطي
في جامعه الصغير من رواية الطبراني عن ابي هريرة
رضي الله عنه مرفوعا من اكل الطين فكانما اعان
على قتل نفسه حديث اكل الهريسة ففي المختصر
شكوت الى جبريل ضعفي من الوقاع فدلني على الهريسة
وفي رواية فامرني باكل الهريسة طرقه موضوعة و
قيل ضعيفة واما قول معاذ هل اتيت يا رسول الله
بطعام من الجنة قال نعم اتيت بهريسة فاكلتها فزادت
في قوتي قوة اربعين في نكاحي نكاح اربعين وكان معاذ
لا يعمل طعاما الا بدأ بالهريسة فقد وضعه محمد بن
الحجاج اللخمي وكان صاحب هريسة غالب طرق الحديث
يدور عليه ثم سرقه منه كذابون قيل له طريق آخر فيه
ابراهيم قال الازدي هو ساقط عنه وفي تخريج ابن حجر
المكي لشمائل الترمذي ان الطبراني روى في الاوسط ان
جبرئيل اطعمني الهريسة يشد بها ظهري لقيام الليل
ورد بانه موضوع حديث اسفالنية وتذوق
العربية ليس بحديث كما ذكره الديبع حديث اصل كل
كلام الرضا عن النفس من كلام السلف ليس بحديث
كما قاله ابن الديبع حديث اغبنوا الشاري لا اصل
لهذا اللفظ وكذا قوله المشتري مغبون ذكره ابن الديبع (حديث)
اعوذ بالله من تامة مما لا اصل له كما قاله السيوطي
(حديث) تنصحوا واصطلحوا هو من الامثال السائرة وليس بحديث

اور اسمین اور لوگ بھی اسکے تابع ہوئی ہین اور ایسا ہی سخاوی نے
ذکر کیا ہے اور کہا زرکشی نے حدیث مٹی کی کہانی مین اور اسکی حرمت
مین ایک کتاب تصنیف ہو چکی ہے اور حدیثین اسکی صحیح نہین ہین
مین کہتا ہون عدم صحت سے نفی وجود حسن اور ضعیف اسکی کی لازم
نہین آتی سیوطی نے جامع صغیر مین طبرانی کی روایت سے ابو ہریرہ سے مرفوعاً
ذکر کیا ہے جس شخص نے مٹی کہائی گویا اوس نے اپنے قتل نفس پر مدد کی حدیث
حلوے کا کہانا مختصر مین ہے اپنے ضعف جماع کی شکایت جبرائیل علیہ السلام
سے کی انہون نے مجھے حلوے کے کہانے کیطرف راہ بتلائی ایک روایت
مین ہے مجھکو حکم کیا حلوے کے کہانے کا اسکے طرق موضوع ہین اور
بعضون نے کہا ضعیف ہین لیکن قول معاذ کا کیا یا رسول اللہ آپ جنت
کا طعام دیئے گئے ہین فرمایا ہان دیا گیا ہون حلوا پس اوسکو کہایا
اوس نے میری قوت مین چالیس مرد کی قوت زیادہ کی ہے اور میرے جماع مین
چالیس مرد کی جماع اور معاذ جو طعام بناتا پہلے اوسمی حلوا بناتا تھا اسکو محمد بن حجاج
لخمی نے بنایا ہے اور وہ صاحب حلوے تھا اور اکثر طرق حدیث کا اسی پر دور
کرتے ہین اور اسی کا ذبون نے چرالیا ہے کہا گیا ہے اسکا طریق دیگر ہے اسمین
ابراہیم ہے کہا ازدی نے وہ اوس سے ساقط ہے اور ابن حجر مکی کی تخریج
شمائل ترمذی مین لکھا ہے کہ طبرانی نے اوسط مین روایت کی ہے کہ جبرئیل
علیہ السلام نے مجھے حلوا دیا جس سے میری پیٹھ رات کی نماز پر مضبوط ہو
اور کہا کہ یہ موضوع ہے حدیث صاف کرو نیت کو اور سیکھو عربی
حدیث نہین جیسا کہ دیبع نے ذکر کیا ہے حدیث اصل ہر بات کا
رضا نفس کی ہے پہلون کی کلام ہے اور حدیث نہین جیسا کہ ابن دیبع نے
کہا ہے حدیث خریدار کی مذکورہ اسکا ان لفظون سے کچھ اصل نہین ہے
اور ایسا ہی اس قول کا کچھ اصل نہین مشتری ٹھگا جاتا ہے اسکو ابن دیبع نے ذکر کیا
ہے حدیث پناہ مانگتا ہون اللہ سے تو ہونیکی عامہ سے اسکا کچھ اصل نہین جیسا کہ سیوطی
نے کہا ہے حدیث نصیحت کرو اور صلح کرو یہ مثال مشہورہ سے ہے اور حدیث نہین

ذكره ابن الديبع **حديث** الاعادة سعادة لم
اره بهذا اللفظ ذكره ابن الديبع قلت والمشهور على الالسنة
ان الافادة خير من الاعادة لكن في الشمائل للترمذي
انه عليه السلام كان يعيد الكلام ثلاثا لمزيد الاستفادة
حديث افضل العبادات احمزها اتعبها وصعبها
قال الزركشي لا يعرف وسكت عليه السيوطي وقال
ابن القيم في شرح المنازل لا اصل له قلت ومعناه
صحيح لما في الصحيحين عن عائشة الاجر على قدر التعب
وهو في النهاية لابن الاثير منسوبا الى ابن عباس
وهو بالمهملة والزاي **حديث** الاقربون اولى
بالمعروف قال السخاوي وما علمته بهذا اللفظ ولكن قال
عليه السلام لابي طلحة ارى ان تجعلها في الاقربين
اخرجه الشيخان **حديث** اقضاكم علي قال
السخاوي وما علمته بهذا اللفظ مرفوعا بل صححه في
مستدرك الحاكم وصححه عن ابن مسعود رضي الله
عنه قال كنا نتحدث ان اقضى اهل المدينة علي قال
السخاوي ومثله في الصحة حكمها المرفوع على
الصحيح قلت وفيه نظر صريح وفي شرح المشارق
لابن فرشته مروي عن عمر رضي الله عنه كان يقول
اقرانا ابي واقضانا علي قلت واصرح منه ما رواه
الترمذي ارحم امتي بامتي ابو بكر واشدهم في امر الله
عمر واصدقهم حياء عثمان الحديث كما اخرجه السيوطي
وهما الفوائد قال الحافظ السخاوي في فتاواه
سئلت عن الموطن الذي استحيت منه ملائكة
الرحمن من سيدنا عثمان فاجبت لم اقف عليه في

اسکو ابن دیبع نے ذکر کیا ہے **حدیث** لوٹانا سعادت ہے میں ان لفظون
سے نہیں دیکھی اسکو ابن دیبع نے ذکر کیا ہے میں کہتا ہون مشہور زبانوں
پر یہی ہے فائدہ پہونچانا بہتر ہے اعادہ سے لیکن شمائل ترمذی میں ہے کہ آنحضرت
علیہ السلام کلام کو تین دفعہ اعادہ کرتے تھے زیادہ فائدہ کیلئے **حدیث**
بہتر عبادتون سے وہ ہے جو کہ دشوار اور مشکل زیادہ ہو کہا زرکشی نے
نہیں معلوم کی گئی اور سیوطی اسپر چپ رہا ہے اور کہا ابن قیم نے شرح
منازل میں اسکا کچھ اصل نہیں میں کہتا ہون معنی اسکے صحیح ہیں جیسا کہ
صحیحین میں عائشہ سے ثابت ہے اجر تکلیف کی مقدار پر ہے اور نہایہ میں
اسپر ابن عباس کی طرف منسوب ہے اور وہ بالمہملہ اور زا کے ساتھ ہے
حدیث قرابت والی نیکی کرنے میں بہتر ہیں کہا سخاوی نے میں اسکو
ان لفظون سے نہیں جانتا لیکن آنحضرت نے ابی طلحہ کو فرمایا تھا
دیکھتا ہون کہ تو اسکو قرابت والون میں بانٹ اسکو بخاری مسلم نے
نکالا ہے **حدیث** عمدہ قاضی تم سے علی ہے کہا سخاوی نے
میں اسکو ان لفظون سے مرفوع نہیں جانتا بلکہ مستدرک حاکم نے
اسکو صحیح کیا ہے اور ابن مسعود سے ثابت ہوا ہے ہم باتیں کرتے
تھے کہ اچھا قاضی اہل مدینہ سے علی ہے کہا سخاوی نے صحیح مذہب میں
ایسے صحت کا حکم مرفوع کا ہے میں کہتا ہون اسمیں نظر ظاہر
ہے اور ابن فرشتہ کی شرح مشارق میں مروی ہے کہ عمر رضی الله
عنہ فرماتے تھے بہت عمدہ قاری ابی ہے اور بہت عمدہ قاضی
علی ہے میں کہتا ہون ترمذی نے روایت کی ہے وہ اس سے زیادہ صریح
ہے بہت رحمت کرنیوالا میری امت پر میری امت سے ابو بکر ہے اور
بہت قوی دین میں عمر ہے اور بہت سا وافر حیا میں عثمان ہے اور بہت عمدہ
قاضی علی ہے الحدیث جیسا سیوطی نے روایت کی ہے **فائدہ** کہا حافظ
سخاوی نے اپنے فتاوی میں میں پوچھا گیا ان مکانوں سے جہان فرشتون نے
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حیا کیا ہے نہیں حیا کیا (جواب) کیونکہ میں نے

حدیث متعدد ولکن افاد شیخنا البدر النسابۃ فی
بعض مجامعیہ عن الجمال الکازرونی انہ لما اٰخی علیہ
السلام بین المہاجرین والانصار بالمدینۃ فی غیبۃ
انس بن مالک وتقدم عثمان لذلک کان صدرہ
مکشوفا فتاخرت الملئکۃ حیاء فامرہ علیہ السلام بتغطیۃ
صدرہ فعادوا الی مکانہم فسألہم علیہ السلام عن
سبب تاخرہم فقالوا حیاء عثمان **حدیث** اکثر
اھل الجنۃ البلہ رواہ البزار مضعفا والقرطبی مصححا
کذا فی المقاصد وروی بزیادۃ وعلیون لذوی الالباب
وھی لیس لہا اصل کما قال العراقی بل ھی من مدرجۃ
کلام احمد بن ابی الحواری قال العراقی اخرجہ البزار وضعفہ
وصححہ القرطبی فی التذکرۃ ولیس کذلک فقد قال
ابن عدی انہ منکر ثم قیل المراد الابلہ فی دنیاہ والفقیہ
فی دین مولاہ عکس ارباب الدنیا (یعلمون ظاھرا
من الحیوۃ الدنیا وھم عن الاخرۃ ھم غافلون) وفسر
سہل التستری بانہم الذین ذھبت قلوبہم شغلت
باللہ انتہی ولا یخفی انہ لا یناسب الاکثریۃ والاظہر ما
قال بعضہم من ان البلہ کالعجائز والبلہ وامثالہم
ممن صلبوا فی دینہم وثبتوا ولم یتزلزلوا علی یقینہم وقال
بعض المحققین من الصوفیۃ ھم الذین قنعوا بالجنۃ و
مافیہا من الحور والقصور وانواع السرور والحبور
عن اللقاء فی مقام المشاہدۃ والحضور وفی النہایۃ
ان البلہ جمع الابلہ وھو الغافل عن الشر المطبوع علی
الخیر وقیل ھم الذین غلبت علیہم سلامۃ الصدر
وحسن الظن بالناس لانہم عقلوا امر دنیاھم

حدیث معتبر پر واقف نہیں ہوا لیکن شیخ بدر النسابہ نے اپنی بعض
تصانیف میں جمال کازرونی سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے درمیان انصار اور مہاجرین کے مدینہ میں برادری انس بن مالک کے غائب
ہونیکے وقت کرا دی اور حضرت عثمان پیش ہوئے تو انکا سینہ مبارک کھلا ہوا تھا
تو فرشتے حیا کی مارے پیچھے ہٹ گئے اسوقت آنحضرت نے انکو سینہ ڈھانپنے
کا حکم کیا تب فرشتے اپنی مکان کی طرف لوٹ آئے آنحضرت نے اونسے
پیچھے ہٹنے کا سبب پوچھا تو اونہوں نے جواب دیا کہ ہمکو عثمان سے حیا آیا
حدیث اکثر اہل جنت کی بہولے لوگ ہین اسکو بزار نے سند ضعیف سے روایت
اور قرطبی نے صحیح سند سے اور ایسا ہی مقاصد میں ہے اس زیادتی سے مروی ہے اور علیون
صاحبان دانائی کیلئے ہین مگر اسکا کچھ اصل نہیں جیسا کہ عراقی نے کہا ہے بلکہ یہ احمد بن
ابی الحواری کے کلام درج کی ہوئے ہے کہا عراقی نے اسکو بزار نے خارج کیا ہے اور
ضعیف کیا ہے اور قرطبی نے تذکرہ مین صحیح کیا ہے حالانکہ اسطرح نہیں کیونکہ
ابن عدی نے اسکو منکر کہا ہے بعضوں نے کہا ہے مراد ابلہ سے وہ لوگ ہین جو دنیا کے
بہولے ہون او اللہ کے دین میں [illegible] فقیہ ہون دنیا کے لوگوں کا عکس (ظاہر
حیاتی دنیا کو جانتے ہین اور وہ آخرت سے غافل ہین) اور سہل تستری نے یون
تفسیر کی ہے کہ وہ وہ لوگ ہین جنکے دل دنیا سے باز رہ کر اللہ کے ساتھ مشغول ہوگئے
ہین انتہی اور پوشیدہ نہیں کہ یہ معنے اکثریت کی مناسب نہیں ہین اور ظاہر وہ ہے
جو بعضوں نے کہا ہے کہ بلہ وہ لوگ ہین جو مثل بڑہی عورتوں کے ہون او بلہ اور مثال
اونکی اون لوگوں سی ہین جو اپنے دین مین مستحکم اور مضبوط ہون اور اپنے یقین سے نہ ڈگمگائے
اور بعض محققین صوفیہ نے کہا ہے وہ لوگ ہین جنہوں نے دیدار الہی کے مشاہدہ
اور حضور سے اعراض کی اور جنت اور جو اوسمین ہے حور اور محل اور قسمیں خوشی اور خوشی
کی اوسکے ساتھ قناعت کی۔ اور نہایہ میں ہے بلہ جمع ابلہ کے ہے اور اوسکے معنے
یہ ہین جو غافل ہو شر سے اور نیکی پر بالطبع مائل ہو اور کہا گیا ہے
وہ لوگ ہین جن پر سینہ کا سلامت رہنا اور حسن ظن لوگوں
سے غالب ہو کیونکہ وہ دنیا کے کاموں سے ÷ ÷

فجهلوا احذق التصرف فيها واقبلوا على آخرتهم
فشغلوا انفسهم بها فاستحقوا ان يكون اكثر اهل
الجنة واما الابله وهو الذى لا عقل له فغير مراد في
الحديث **حديث** اكرموا الطهور كم قال ابن تيمية
موضوع وفى الذيل هو كما قال **حديث** السنة
الخلق اقلام الحق لا اصل له كما ذكره ابن الديبع +
حديث اللهم اصلح الراعي والرعية قال العراقي لا اصل
له **حديث** اللهم ايد الاسلام باحد العمرين
لا اصل له بهذا اللفظ والعمران تغليب عمر على عمرو بن
هشام الملقب في الجاهلية بابي الحكم فغيره النبي عليه
السلام بابي جهل ومعنى الحديث صحيح ثابت فقد
رواه الامام احمد والترمذي في جامعه وغيرهما
عن ابن عمر مرفوعا بلفظ اللهم ايد الاسلام باحب
هذين الرجلين اليك بابي جهل او بعمر بن الخطاب
وفي بعض الروايات اللهم اعز الاسلام بعمر وفي رواية
زيادة خاصة فجمع بين اللفظين انه دعا بالاول اولا
فلما اوحى الله ان ابا جهل لن يسلم خص عمر بدعائه
فاجيب فيه **حديث** اللهم صل على نبي قبلك يقوله
العامة عند تقبيل الحجر الاسود فلا اصل له ولا يتصور
ان يكون اصل بهذا اللفظ والمبنى فانه كفر بحسب المعنى
وقد صنف العلامة عبد النبي المغربي عالم الشام في
زمانه تصنيفا في ذلك وكفر قائله قلت واصل
هذا الخطأ انما نشأ من العوام حيث انهم سمعوا من
بعض الاعلام اللهم صل على نبي قبله وهو صحيح ومن
بعضهم صلى الله على نبي قبلك وهو صحيح ايضا

غافل ہین اور تیزی تصرف سے دنیا مین چھوڑ دی اور آخرت کی طرف متوجہ
ہوئی اور اپنے نفسونکو اسی طرف مشغول کیا پس لائق ہوئی کہ اکثر اہل جنت
کے ہو جائین لیکن ابلہ جسکو عقل نہو اسکی حدیث مین مراد نہین ہے
حدیث اپنے وضو کی تعظیم کرو۔ کہا ابن تیمیہ نے موضوع ہے اور ذیل
مین ہے جیسا اوسنے کہا **حدیث** زبانین خلقت کی خدا کی قلمین ہین
(زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو) اسکا کچھہ اصل نہین جیسا کہ ابن دیبع
نے ذکر کیا ہے **حدیث** یا اللہ نیک کر چرانی والی اور رعیت کو کہا
عراقی نے اسکا کچھہ اصل نہین **حدیث** یا اللہ مدد کر اسلام کو ایک کے
ساتھہ دو عمرون سے۔ ان لفظون سے اسکا کچھہ اصل نہین اور عمران تغلیب عمر
کے ہے عمرو بن ہشام پر جسکا جاہلیت مین ابی الحکم لقب تہا اور رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل تغیر کیا اور معنی حدیث کی صحیح ثابت ہین اسکو امام
احمد اور ترمذی نے اپنی جامع مین اور غیرونے ابن عمر سے ان لفظون سے
مرفوع بیان کیا ہے یا اللہ مدد کر اسلام کو ساتھہ دوست تر ان دو مردون کے
تیری طرف مین ابوجہل یا عمر بن خطاب سے اور بعض روایتون مین ہے یا اللہ غالب کر اسلام
عمر سے اور ایک روایت مین زیادتی خاص عمر کی ہے پس تطبیق دونون مین اس
طرح ہے کہ آنحضرت نے پہلے تو ابوجہل کیلئے دعا کی جب اللہ تعالی نے وحی کی
کہ ابوجہل اسلام نہین لائیگا تب حضرت عمر کیلئے دعا کی تو اونکے حق مین دعا
قبول ہوئی **حدیث** یا اللہ رحمت بہیج اوس نبی پر جو پہلے تیرے ہے عام لوگ
اسکو حجر اسود چومنے کے وقت کہتے ہین اسکا کچھہ اصل نہین اور قیاس مین نہین آتا
کہ اسکا ان لفظون اور معنے سے کچھہ اصل ہو کیونکہ باعتبار معنے کے یہ کفر ہے اور علامہ عبد النبی
مغربی نے جو اپنے زمانہ مین شام کا عالم ہے اس مسئلہ مین تصنیف کی ہے اور
اسکے قائل کو کفر کی طرف منسوب کیا ہے۔ مین کہتا ہون اصل اس خطا کا عوام الناس سے
پیدا ہوا ہے جب انہون نے بعض عالمون سے یہہ سنا یا اللہ رحمت
بہیج اوس نبی پر جو پہلے اس نبی سے کے ہے اور یہ صحیح ہے اور بعضون سے
رحمت ہو اسکی اوس نبی پر جو پہلے اس نبی تیرے سے کے ہے اور یہ بھی صحیح ہے

فخلطوا الكلمتين وجمعوا العبارتين فحصل من التداخل
هذا الفساد والله رؤف بالعباد وينبغي ان يحمل على
الالتفات عند من قال به على حسن الظن بالمتكلم حيث
لا يريد به ما يتبادر الى الفهم فانه صريح فنجعل قبلك
جملة مستانفة نحو قوله عليه السلام في خطبة حجة
الوداع هل بلغت قالوا نعم قال اللهم فاشهد فالتفت
عنهم في اثناء كلامه وتوجه الى الله لتمام مرامه ولا
نجعل صفة نبي لما قيل من ان شرط الالتفات ان يكون
المتحدث عنه واحد فتامل فانه موضع ذلل والاظهر
في دفع الخلل ان يقدر مضاف فيقال قبل بنيك +
حديث اما ان العهد اما قال ابن الهمام لا يعرف له اصل
حديث امرت ان احكم بالظاهر والله يتولى السرائر
اشتهر بين الاصوليين والفقهاء الاكابر بل وقع في شرح
مسلم للنووي في قوله عليه السلام اني لم اومر ان انقب
عن قلوب الناس الحديث اي فتش ولا وجود له في كتب
الحديث المشهورة ولا الاجزاء المنثورة وجزم العراقي
بانه لا اصل له وكذا انكره المزني وغيره وممن انكره الحافظ
ابن الملقن في تخريج البيضاوي وقال الزركشي لا يعرف
بهذا اللفظ وقال السيوطي هذا من كلام الشافعي في الرسالة
وقال الحافظ عماد الدين بن كثير في تخريج احاديث المختصر
لم اقف له على سند **حديث** امرنا بتصغير اللقمة
في الاكل وتدقيق المضغ قال النووي لا يصح **حديث**
امير النحل علي لا اصل له ذكره ابن الديبع وفيه ان
الديلمي رواه عن الحسن بن علي قال علي رضي الله عنه انا
يعسوب المؤمنين ورفعه الى النبي عليه السلام انه قال

پس انہوں نے دونوں کلمے ملا دیے اور دونوں عبارتوں کو جمع کر دیا تو اس
تداخل سے یہ فساد حاصل ہوا اور اللہ تعالی مہربان ہے ساتھ اپنے بندوں کے اور اس
شخص کے نزدیک جو اسکو کہتا ہے التفات پر حمل کرنا چاہیے بسبب حسن ظن کے
ساتھ مسلمان کے کیونکہ وہ جو متبادر الفہم ہے مراد نہیں اسلئے کہ وہ کفر
صریح ہے پس ہم لفظ قبلک کے جملہ مستانفہ کرتے ہیں جیسا کہ قول آنحضرت
کا خطبہ حجۃ الوداع میں ہے تحقیق میں نے پہونچا دیا کہا لوگوں نے ہاں فرمایا آن
حضرت نے یا اللہ تو گواہ رہ پس پھرے آنحضرت اثناء کلام میں انسے التفات کر کے
اللہ تعالی کیطرف توجہ کیا واسطے تمام کرنے مقصود کی اور صفت نبی کی ہم نہیں
کرتے کیونکہ شرط التفات کے یہہ ہے کہ جسکی بات کیجائے وہ ہر جگہہ واحد ہونا چاہیے غور کر
کیونکہ یہ مکان پھسلنے کا ہے اور ظاہر دفع خلل میں یہ ہے کہ مضاف مقدر کرنا چاہیے یعنی کہا جائے
پہلے نبی اپنے کی **حدیث** امانت بندے کی امانت ہے۔ کہا ابن ہمام نے اسکا اصل نہیں
معلوم ہوا **حدیث** مجھکو حکم ہوا ہے کہ ظاہر قول کیساتھ حکم کروں اور اللہ تعالی بھیدوں
والی ہے رازوں کا اکابر فقیہوں اور اصولیوں میں مشہور ہے بلکہ شرح مسلم نووی میں
آنحضرت کی اس قول میں واقع ہوا ہے مجھے آدمیوں کے دلوں کے تفتیش کا حکم
نہیں ہوا الحدیث مشہورہ کتب حدیث میں اور اجزاء منتشرہ میں اسکا
وجود نہیں ہے اور عراقی نے یقین کیا ہے کہ اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور ایسا ہی
مزنی وغیرہ نے اسکا انکار کیا ہے اور جنہوں نے انکار کیا ہے انسے ایک تو حافظ
ابن الملقن تخریج بیضاوی میں کہتا ہے اور کہا زرکشی نے ان لفظوں سے
معلوم نہیں ہے اور کہا سیوطی نے یہ کلام شافعی کی ہے رسالت میں اور
کہا حافظ عماد الدین بن کثیر نے تخریج احادیث المختصر میں اسکی سند
پر واقف نہیں ہوا **حدیث** ہمکو کہا نے کیوقت چھوٹا لقمہ ڈالنے کا
اور چبا کر باریک کرنیکا حکم ہوا ہے کہا نووی نے یہ صحیح نہیں ہے **حدیث**
مکھیوں کا امیر علی ہے اسکو ابن دبیع نے ذکر کیا ہے کہ اسکا کچھ اصل نہیں اور دیلمی
نے حسن بن علی سے روایت کی ہے کہ کہا علی نے میں سردار مومنوں کا ہوں
اور اسکو آنحضرت کی منسوب کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یا علی انک لسید المسلمین و یعسوب المؤمنین و
الیعسوب امیر النحل علی ما فی القاموس و رواه الطبرانی
عن حدیث ابی ذر ذکره الزرکشی و رواه ابن عساکر من
حدیث سلمان قاله السیوطی حدیث انا افصح من
نطق بالضاد معناه صحیح ولکن لا اصل له فی مبناه
کما قاله ابن کثیر و قال ابن الجوزی و نصه والحدیث
المشهور علی الالسنة انا افصح من نطق بالضاد
لا اصل له ولا یصح قلت و العجب من الجلال المحلی
مع جلالة محله ذکره فی شرح جمع الجوامع من غیر تنبیه
وکذا ذکره الشیخ زکریا فی شرح المقدمة الجزریة
قال حدیث انا افصح العرب بید انی من قریش
السیوطی اورده اصحاب الغرائب و لا یعلم من خرجه ولا
اسناده حدیث انا عند المنکسرة قلوبهم من اجلی قال
السخاوی ذکره الغزالی فی البدایة انتهی ولا یخفی ان الکلام
فی هذا المقام لم یبلغ الی غایة قلت و تمامه انا عند
المندرسة قبورهم لاجلی ولا اصل لهما فی المرفوع حدیث
انا مدینة العلم و علی بابها رواه الترمذی فی جامعه و
قال انه منکر وکذا قال السخاوی و قال انه لیس له وجه صحیح
و قال ابن معین انه کذب لا اصل له وکذا قال ابو حاتم و
یحیی بن سعید و اورده ابن الجوزی فی الموضوعات و
وافقه الذهبی و غیره علی ذلک و قال ابن دقیق العید
هذا الحدیث لم یثبتوه و قیل انه باطل و قال الدارقطنی
غیر ثابت و سئل عنه الحافظ العسقلانی فاجاب بانه
حسن لا صحیح کما قال الحاکم ولا موضوع کما قال ابن الجوزی
ذکره السیوطی و قال الحافظ ابو سعید العلائی الصواب

ای علی تو سردار مسلمانون کا ہی اور یعسوب مومنون کا ہی اور قاموس مین ہی
کہ یعسوب کے معنی امیر مکہیون کے ہین اور زرکشی نی ذکر کیا ہی کہ اسکو طبرانی نے
ابو ذر سے روایت کی ہی اور سیوطی نے کہا ہی ابن عساکر نی اسکو سلمان سے
روایت کی ہی حدیث مین زیادہ فصیح ہون ونسی جو ضاد بولتے ہین۔
اسکے صحیح ہین لیکن جس چیز پر اسکی بنا ہی اوسکا کچھہ اصل نہین جیسا کہ
ابن کثیر نے کہا ہی۔ اور کہا ابن جوزی نے یہ حدیث جو زبانون پر مشہور ہی مین زیادہ
فصیح ہون اون سے جو ضاد بولتے ہین اسکا کچھہ اصل نہین اور نہین صحیح
ہو سکتی اور جلال الدین محلی سے باوجود کہ بڑا مرتبہ والا ہی تعجب ہے کہ اوسنے
اس حدیث کو شرح جمع الجوامع مین سوائے تنبیہ کی (کہ یہ کیسی ہے) ذکر کیا
اور ایسا ہی شیخ زکریا نی شرح المقدمۃ الجزریہ مین ذکر کیا ہے حدیث
مین زیادہ فصیح ہون عرب سے بعد اسکے کہ مین قریش سے ہون۔ کہا سیوطی
نے اسکو صحاح غرائب لائے ہین اسکی سند اور اسکا مخرج معلوم نہین حدیث
مین اونکی پاس ہون جنکی دل میری لئی ٹوٹی ہین کہا سخاوی نے اسکو غزالی
نے بدایہ مین ذکر کیا ہے انتہی اور پوشیدہ نہین کہ کلام اس مقام مین نہایت
کو نہین پہنچی اور تمام اسکا یہ ہی مین اونکی پاس ہون جنکی قبرین میرے
لئے کہنہ ہوئی ہین ان دونو کا اصل مرفوع نہین ملتا حدیث
مین علم کا مدینہ ہون اور علی دروازہ اوسکا ہی ترمذی نے جامع مین
روایت کی ہے اور کہا کہ منکر ہی اور ایسا ہی سخاوی نے کہا ہی اور کہا کہ
اسکے واسطے کوئی وجہ صحیح نہین ہے اور کہا ابن معین نے یہ کذب ہی اسکا کچھ اصل
اور ایسا ابو حاتم اور یحیی بن سعید کہا ہی اور ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین لایا ہی اور
ذہبی و غیرہ نی اسی پر موقوف کیا ہی اور کہا ابن دقیق العید نے اس حدیث کو محدثین
نی ثابت نہین کیا اور کہا گیا ہی کہ یہ باطل ہے اور کہا دارقطنی نے ثابت نہین ہے حافظ
عسقلانی سے سوال ہوا جواب دیا کہ یہ حسن ہے صحیح نہین جیسا کہ حاکم نی کہا
ہے اور موضوع ہے نہین جیسا کہ ابن جوزی نے ذکر کیا ہے
اسکو سیوطی نے ذکر کیا ہی اور کہا حافظ ابو سعید علائی نے صواب

(متن)

انه حسن باعتبار طرقه لا صحیح ولا ضعیف فضلا عن
ان تکون موضوعا علی ما ذکره الزرکشی حدیث
انا من الله والمؤمنون منی قال العسقلانی انه کذب
مختلف فیه وقال الزرکشی لا یعرف وقال ابو تیمیة
موضوع وقال السخاوی هو عند الدیلمی بلا اسناد
عن عبد الله بن جراد مرفوعا انا من الله والمؤمنون منی
فمن اذی مؤمنا فقد اذانی حدیث انصف
بالحق من اعترف قال السخاوی لا اعرفه حدیث
انفق ما فی الجیب بانك ما فی الغیب لا اصل لمبناه ولکن
یصح معناه لقوله تعالی (وما انفقتم من شیء فهو یخلفه)
وللحدیث المتفق علیه انفق انفق علیك واما قولهم انفق
ابو بکر رضی الله عنه ما معه حتی تخلل بالعباء فلیس فی
المرفوع لکن معناه صحیح حدیث ان الارض لتنجس
من بول الابعر اربعین یوما فیه داود الوضاع حدیث
ان بلالا کان یبدل الشین فی الاذان سینا قال المزنی
فیما نقله عنه البرهان السفاقسی انه اشتهر علی
السنة العوام ولم نره فی شیء من الکتب حدیث
ان الشمس ردت علی علی بن ابی طالب قال احمد لا اصل له
وادعی ابن الجوزی انه موضوع لکن قال السیوطی اخرجه ابن
منده وابن شاهین وابن مردویه وصححه الطحاوی و
القاضی عیاض اقول ولعل المنفی ردها بامر علی والمثبت
بدعاء النبی علیه السلام وتفصیله فی السیر حدیث
ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم فضیقوا
مجاریه بالجوع ذکره فی الاحیاء قال العراقی متفق علیه
من حدیث صفیه دون قوله فضیقوا مجاریه

(ترجمہ)

یہ ہی کہ حسن ہے باعتبار کثرت طرق کی نہ صحیح نہ ضعیف ہی چہ جائیکہ موضوع
ہو جیسا کہ زرکشی نے ذکر کیا ہی حدیث میں اللہ سے ہون اور مومن مجھ سے
ہین کہا عسقلانی نے یہ کذب ہی مختلف فیہ ہی اور کہا زرکشی نے یہ معلوم نہیں
ہوئی اور کہا ابو تیمیہ نے ضعیف ہی وہ دیلمی کے پاس بلا اسناد ہی عبد اللہ
بن جراد سے مرفوع میں اللہ سے ہون اور مومن مجھسے ہین جسنے مومن کو ایذا
دی اوسنے مجھکو ایذا دی حدیث منصف ساتھ حق کی وہ ہی جو
اقرار کری کہا سخاوی نے مین اسکو نہین جانتا حدیث خرچ کر اپنی
جیب سے ملیگا تجھکو غیب سے اسکا کچھہ اصل نہین لیکن معنے اسکی صحیح
ہین جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے (اور جو تم خرچ کرو کسی چیز سے پس وہ اسکا خلیفہ
ہوتا ہی) اور حدیث متفق علیہ میں ہی خرچ کر مین تجھپر خرچ کرونگا لیکن
لوگون کا یہ قول کہ ابو بکر نے خرچ کیا جو کچھہ اوسکے پاس تھا تاکہ
اوسنے گودڑی کو ٹانکا لگایا یہ مرفوع نہین ہے لیکن معنے اسکی صحیح
ہین حدیث زمین اونٹ کی بول سے چالیس دن تک
پلید رہتی ہی اسکی سند مین داؤد ہی جو وضاع ہے حدیث
بلال اذان مین شین کیجگہ سین کہتا تھا برہان سفاقسی نے مزنی سی نقل کیا ہے
کہ یہ حدیث عوام الناس کی زبانون پر مشہور ہی اور کتب حدیث مین ہمنے
اسکو کہین نہین دیکھا حدیث سورج حضرت علی پر پہر گیا تھا
کہا امام احمد نے اسکا کچھہ اصل نہین اور ابن جوزی نے دعوی کیا ہی کہ یہ
موضوع ہے لکن سیوطی نے کہا ہے کہ ابن مندہ اور ابن شاہین و
ابن مردویہ اسکو اپنی کتاب مین لائی ہین اور طحاوی اور قاضی عیاض
نے اسکی تصحیح کی ہی اور شاید امام احمد وغیرہ نے نفی امر علی کی سے کی
ہو اور مثبت حضرت کی دعا سے ہو اسکی تفصیل کتب سیر مین ہے حدیث
شیطان آدمی کی خون کی جگہہ مین گھس جاتا ہی اوسکے گھسنے کیجگہ بہوکہہ سے
تنگ کرو یہ حدیث احیا مین مذکور ہے کہا عراقی نے یہ حدیث صفیہ
کی روایت سے متفق علیہ ہے سوا اس قول کی اسکی جگہہ بہوکہہ سی تنگ کرو

بالجوع يعني فانه مندرج من كلام بعض الصوفية
حديث ان شيطانا بين السماء والارض يقال
له الولهان معه ثمانية امثال ولد آدم من
الجنود وله خليفة يقال له حزب قال ابن الجوزي
موضوع حديث ان العالم والمتعلم اذا مرا
على قرية فان الله تعالى يرفع العذاب عن مقبرة
تلك القرية اربعين يوما فقال الحافظ جلال الدين
لا اصل له حديث ان العبد لينشر له من
الثناء بين المشرق والمغرب ماهو عند الله جناح
بعوضة كذا في الاحياء وقال العراقي لم اجده هكذا
وفي الصحيحين من حديث ابي هريرة رضي الله عنه انه
ليأتي الرجل العظيم السمين يوم القيمة لا يزن عند
الله جناح بعوضة حديث ان القصيرة قد
تطيل اي تلد ولدا طويلا ذكره الجوهري في
صحاحه وقال صاحب القاموس انه مثل وليس
بحديث كما وهم فيه الجوهري حديث
ان لابراهيم الخليل ولابي بكر الصديق لحية
في الجنة لم يصح ولا اعرف ذلك في شيء من كتب
الحديث المشهورة ولا الاجزاء المنثورة قال
العسقلاني قال شيخنا وكذا ما ورد في الطبراني
من ان اهل الجنة جرد مرد الا موسى عليه السلام
فان له لحية تضرب الى سرته وكذا ما ذكره
القرطبي ان ذلك ورد في حق هرون اخيه و
رأيت بخط بعض اهل العلم انه ورد في حق آدم
ولا اعلم شيئا من ذلك ثابتا حديث

یعنے یہ صوفیہ کی کلام ہے حدیث شیطان آسمان اور
زمین کے درمیان ہے نام اوسکا ولہان ہے آٹھہ قسم کے آدمی
اوسکے ساتھہ اوسکا لشکر ہین اور ایک اوسکا خلیفہ ہے جسکا نام
حزب ہے کہا ابن جوزی نے موضوع ہے حدیث جب عالم
اور شاگرد دونو ایک گاؤن پر گذرین تو اللہ تعالی اوس گاؤن کے
قبرون سے چالیس روز تک عذاب دور کردیتا ہے - کہا حافظ جلال الدین
نے اسکا کچھہ اصل نہین ہے حدیث قیامت کی روز بعض
آدمیون کی ثنا مشرق اور مغرب کے درمیان منتشر کے جائینگے
حالانکہ اللہ کی نزدیک پر مچھر کے برابر نہین ہوگی - ایسا احیا مین ہے
کہا عراقی نے مینے اسکو اسطرح نہین پایا اور صحیحین مین ابو ہریرہ
سے ہے البتہ لایا جائیگا ایک آدمی بڑا موٹا قیامت کی روز اللہ کے
پاس پر مچھر کے پر برابر اوس کا قدر نہ ہوگا حدیث چھوٹی
کبھے لنبا بچہ جنتے ہے جوہری نے صحاح مین ذکر کیا ہے اور
کہا صاحب قاموس نے یہ مثال ہے حدیث نہین جیسا کہ
جوہری نے وہم کیا ہے حدیث جنت مین ابراہیم
خلیل اللہ کے اور ابوبکر صدیق کے داڑہی ہوگی صحیح نہین
ہوئی اور کتب مشہورہ حدیث مین اور اجزا منتشرہ مین
اسکو نہین پہچانا کہا عسقلانی کہا ہماری شیخ نے جو طبرانی مین
ہے کہ (اہل جنت بی ریشی ہونگے مگر موسے علیہ السلام
اونکے لیئے داڑہی ہوگی ناف تک) ایسے بے ہے اور
ایسا ہی ہے جو قرطبے نے ذکر کیا ہے کہ یہ ہارون
علیہ السلام کے حق مین وارد ہوئی ہے اور مینے
بعض عالمون کے خط کا لکھا ہوا دیکھا ہے کہ یہ حدیث
آدم علیہ السلام کے حق مین وارد ہوئی ہے اور
کوئے شے اسس سے ثابت نہین حدیث

ان الله لما خلق العقل قال له اقبل فاقبل ثم قال له
ادبر فادبر فقال وعزتي وجلالي ما خلقت خلقا
اشرف منك فبك آخذ وبك اعطي قال ابن تيمية
وتبعه غيره انه كذب موضوع باتفاق كذا في
المقاصد لكن ذكره في الاحياء قال العراقي اخرجه
الطبراني في الكبير والاوسط وابو نعيم باسنادين ضعيفين
حديث ان الله لا يقبل دعاء ملحونا اثبت ورد
التقي السبكي والاظهر ان المراد بالملحون الخطأ في
الاعراب والبناء وقيل المراد به الدعاء بغير حق
حديث ان الله جعل لذة الاغنياء في طعام الفقراء
حكم عليه العسقلاني بالوضع وذكر الجلال السيوطي في
آخر كتاب الموضوعات انه سئل عن حديث ان الله نقل
لذة طعام الاغنياء الى طعام الفقراء فاجاب بانه موضوع
حديث ان الله تعالى اخذ الميثاق على كل مومن
ان يبغض كل منافق وعلى كل منافق ان يبغض كل
مومن لم يوجد **حديث** ان الله تعالى وعد
هذا البيت ان يحجه في كل سنة ستمائة الف فان
نقص كملهم الله بالملائكة وان الكعبة تحشر كالعروس
المزفوفة كل من حجها يتعلق باستارها يسعون حولها
حتى تدخل الجنة فيدخلون معها كذا في الاحياء و
قال العراقي لم اجد له اصلا **حديث** ان الله
يحب الرجل الشعراني ويكره المراة الشعرانية قال عبد
الغافر الفارسي في مجمع الغرائب في الحديث ان الله
يحب الرجل الازب ويبغض المراة الازباء والازب
الكثير الشعر ذكره السيوطي وسكت عليه **حديث**

اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا کیا کہا اوسکو منہ کر پس اوس نے
منہ کیا پھر کہا اوسکو پیٹھ کر پس اوس نے پیٹھ کی کہا اللہ تعالیٰ
نے قسم ہے مجھی میری عزت اور بزرگی کی میں نے کوئی پیدایش
تجھسے اشرف پیدا نہین کی تیری سبب سے عذاب کرونگا اور تیری
سبب سے بخشش کرونگا - کہا ابن تیمیہ و غیرہ نی یہ اتفاقا کذب
موضوع ہے ایسا ہی مقاصد مین ہے لیکن اسکو احیا مین ذکر
کیا ہے کہا عراقی نے طبرانی کبیر اور اوسط مین اور ابو نعیم دو اسناد ضعیفوں
سے لائے ہین **حدیث** اللہ تعالیٰ نہین قبول کرتا دعا جو لحن سے ہو
ثابت کیا اور رد کیا اسکو التقی السبکی نے اور اظہر یہ ہے کہ لحون سے
خطا اعراب اور بنا مراد ہی اور کہا گیا ہی کہ مراد اس سے دعا ہی جو ناحق
ہو **حدیث** اللہ تعالیٰ نی غنیوں کی لذت فقیرون کی طعام مین کی ہے
عسقلانی نے اسپر وضع کا حکم کیا ہی اور جلال الدین سیوطی نی آخر کتاب
موضوعات مین ذکر کیا ہی کہ مجھسے اس حدیث کی بابت سوال ہوا کہ نقل
کی اللہ تعالیٰ نے لذت طعام اغنیا کی فقیرون کی طعام کی طرف مین جواب دیا
کہ یہ موضوع ہی **حدیث** اللہ تعالیٰ نی ہر مومن سے عہد لیا ہی کہ ہر منافق کو
دشمن رکھے اور ہر منافق سے عہد لیا ہے کہ ہر مومن کو دشمن رکھے - نہین پائی گئی
حدیث اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ سے وعدہ کیا ہی کہ اسکا چھ لاکھ آدمی ہر سال مین
حج کرین اگر انسے کوئی کم ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرشتون سے پورا کریگا اور اللہ تعالیٰ
کعبہ شریف کو دلہن آراستہ کی شکل او ٹھائی گا جس شخص نے اسکا حج کیا ہوگا اسکے
پردونسے متعلق ہوگا اوسکے گرد دوڑینگے وہ جنت مین داخل ہوگا اسکی ساتھ
وہ لوگ بھی داخل ہونگے ایسا ہی احیا مین ہے کہا عراقی نے مین نے اسکا اصل نہین
پایا **حدیث** اللہ تعالیٰ مرد بہت بال والی کو دوست رکھتا ہی اور عورت بہت
بال والے کو برا جانتا ہی کہا عبد الغافر فارسی نے مجمع الغرائب مین حدیث میں
ہے اللہ تعالیٰ مرد کثیر الشعر کو دوست رکھتا ہی اور عورت کثیر الشعر کو
دشمن رکھتا ہے اسکو سیوطی نی ذکر کیا ہی اور سکوت کیا **حدیث**

ان اللہ یکرہ الرجل البطال قال الزرکشی لم اجدہ
قال السیوطی وعند ابی عدی من حدیث ابن عمر بسند فیہ
متروک ان اللہ یحب المؤمن المحترف وللدیلمی من
حدیث علی ان اللہ یحب ان یری عبدہ تعبا فی طلب الحلال
انتہی ولا یخفی ان ھذا اخذ من مفہوم المعنی لصحۃ
المبنی ولا اظن ان احدا یقول بہ من المحدثین الا ان
یقال مراد السیوطی انہ صحیح معناہ واقوی فی صحۃ
مبناہ ما فی سنن سعید بن منصور عن ابن مسعود
موقوفا انی لاکرہ ان اری الرجل فارغا لا فی عمل الدنیا
ولا فی عمل الاخرۃ **حدیث** ان اللہ یکرہ الرجل المطلاق
قال السخاوی لا اعرفہ کذلک لکن ثبت حدیث ابغض
الحلال الی اللہ الطلاق وحدیث لا احب الذواقین والذواقات **حدیث** ان اللہ یکرہ العبد المتمیز
علی اخیہ قال ابن الدیبع لا اعرفہ قلت فی جزء تمثال
العقل الشریف لابی الیمن ابن عساکر روی ان النبی
علیہ السلام قال وذکر قصۃ ان اللہ یکرہ من عبدہ
ان یراہ متمیزا علی اصحابہ **حدیث** ان اللہ ملئکۃ
تنقل الاموات قال السخاوی لا اصل لہ وقد تقدم
عن عبد الملک مثلہ **حدیث** ان اللہ ملکا
ما بین شفری عینیہ مسیرۃ خمسمائۃ عام لم
یوجد لہ اصل **حدیث** انکم فی زمان الہمتم
فیہ العمل وسیأتی قوم یلہمون الجدل ذکرہ الا
وقال العراقی لم اجدہ **حدیث** ان من اقل ما
اوتیتم الیقین وعزیمۃ الصبر ومن اعطی حظہ
منہما لم یبال ما فاتہ من قیام اللیل وصیام النہار

اللہ تعالی آدمی بیکار کو برا جانتا ہے - کہا زرکشی نے نہیں اسکو نہیں پایا
اور کہا سیوطی نے ابن عدی نے حدیث ابن عمر سے ایسی سندسے جسمیں ایک راوی
متروک ہے لایا ہے اللہ تعالی دوست رکھتا ہے مومن صاحب حرفت کو اور دیلمی نے
علی سے ہے اللہ تعالی دوست رکھتا ہے یہ کہ دیکھے اپنے بندے کو طلب حلال کی سختی میں
اور پوشیدہ نہیں کہ یہ اوسنے بسبب صحت مبنی کے مفہوم معنی سے لیا ہے اور میں نہیں
ظن کرتا کہ کوئی محدثین سے اس کا قائل ہو مگر کہا جائے مراد سیوطی کی یہ ہے کہ اسکے
معنے صحیح ہیں اور اسکی بنا کی صحت کیلئے وہ روایت ہے جو سنن سعید
بن منصور میں ابن مسعود سے موقوف ہے بڑی قوی ہے، میں مکروہ جانتا ہوں
کہ مرد کو فارغ دیکھوں نہ دنیا کی کام میں ہو اور نہ آخرت کے کام میں **حدیث**
اللہ تعالی مکروہ جانتا ہے مرد بہت طلاق دینے والے کو کہا سخاوی نے میں اسکو اس طرح
نہیں جانتا لیکن یہ حدیث ثابت ہے غصہ لانی والی حلال چیزوں میں سے
اللہ تعالی کو طلاق ہے اور یہ حدیث میں نہیں دوست رکھتا مزہ لذت پکڑنے والے
کو اور عورت لذت پکڑنیوالی کو **حدیث** اللہ تعالی مکروہ جانتا ہے اوس
آدمی کو جو اپنے بھائی میں متمیز ہو کہا ابن دیبع نے میں اسکو نہیں جانتا میں کہتا
ہوں اور جزو تمثال العقل الشریف میں ہے جو ابی الیمن ابن عساکر کی
ہے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہا راوی نے اور قصہ بیان کیا اور
فرمایا اللہ تعالی اوس آدمی کو مکروہ جانتا ہے جو اپنے دوسرے دوستوں میں متمیز ہو **حدیث**
اللہ تعالی کی فرشتے ہیں جو مردوں کو نقل کرتی ہیں کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں
عبد الملک سے اسکی مثل گذر چکا **حدیث** اللہ تعالی کا ایک فرشتہ ہے
جسکے دونوں آنکھوں میں فرق پانچ سو برس کے مسافت کا رستہ ہے اسکا اصل نہیں
پایا گیا **حدیث** تم ایسے زمانہ میں ہو کہ تمہاری طرف عمل الہام کیا گیا ہے
اور آویگی قوم جو جھگڑے کا الہام کی جاوے گی ذکر کیا احیاء میں غزالی نے اور کہا
عراقی نے میں اسکو نہیں پایا **حدیث** کم ہے جو تم دیئے گئے ہو یقین سے
اور صبر محکم اور جو شخص کچھ حصہ اس سے دیا گیا نہ پرواہ کریگا اس
چیز کی جو اوسکو قیام رات سے اور صوم دن سے فوت ہوئی ہے

كذا في الاحياء وقال العراقي لم اقف له على اصل وروى عبد البر
من حديث معاذ ما انزل الله شيئا اقل من اليقين قلت
وهو مستفاد من قوله تعالى (وما اوتيتم من العلم الا
قليلا) واما عزيمة الصبر في العمل فكذا قليل كما
قال الله تعالى (ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات وقليل
ما هم) **حديث** ان من الذنوب ذنوبا لا يكفرها الا
الوقوف بعرفة ذكره في الاحياء وقال اسنده جعفر بن
محمد الى رسول الله عليه السلام وقال العراقي لم اجد له اصلا
حديث ان من العصمة ان لا يقدر من كلام الصوفية
وهي من جملة ما اعجب الشافعي من كلامهم عن عبد الله
ابن احمد في زوائد الزهد عن عون بن عبد الله انه
كان يقول ان من العصمة ان تطلب لشيء من الدنيا
فلا تجده ذكره السيوطي **حديث** ان المسافر وماله
على قلت بفتح القاف واللام وبالمثناة الفوقية اي
هلاك قال النووي في تهذيبه ليس هذا الخبر عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم وانما هو من كلام بعض السلف
وقيل انه عن علي كرم الله وجهه وذكر ابن السكيت و
الجوهري انه عن بعض الاعراب انتهى وقد ورد لو
علم الناس رحمة الله بالمسافر لاصبح الناس وهم على سفر
اي المسافر ورحله على قلت الا ما وقى الله رواه الديلمي
عن ابي هريرة مرفوعا بلا سند وكذا ابن الاثير في
النهاية وهو ضعيف وللديلمي بسند عن ابي هريرة
يرفعه لو علم الناس ما للمسافر لاصبحوا وهم على ظهور
سفر ان الله بالمسافر لرحيم وهو ضعيف ايضا ففي
الجملة ثابت غير موضوع **حديث** ان من تمام

ایسا ہی احیا میں ہے اور کہا عراقی نے میں اسکی اصل پر واقف نہیں ہوا اور عبد البر نے
معاذ سے روایت کی ہے اللہ تعالی نے کسی شئے کو یقین سے کم نہیں نازل کیا میں کہتا
ہوں یہ اس قول اللہ تعالی سے مستفاد ہے (نہیں دیا گیا تمکو علم مگر قلیل) لیکن
صبر عزیم عمل میں وہ بھی کم ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے (جو لوگ ایمان لائے
اور نیک عمل کئے اور وہ کم ہیں **حدیث** بعض گناہ ایسے ہیں کہ
انکا کفارہ سوا وقوف عرفہ کی اور چیز کوئی نہیں احیا میں مذکور ہے
اور کہا اسکو جعفر بن محمد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مسند کیا ہے
اور کہا عراقی نے میں اسکا اصل نہیں پایا **حدیث** پاکی سے ہے
(آدمی کسی چیز پر) قادر ہو۔ صوفیہ کے کلام سے ہے یہ ان جملوں سے ہے
جن سے شافعی متعجب ہوا عبد اللہ بن احمد کی کتاب زوائد الزہد میں عون سے
بن عبد اللہ سے ہے کہ وہ کہتا تھا تیری پاکی سے ہے کہ تو جس چیز دنیا کو طلب کرے
پھر اسکو نہ پائے۔ اسکو سیوطی نے ذکر کیا ہے **حدیث** تحقیق مسافر اور
اسکا مال ہلاکت پر ہے کہا نووی نے تہذیب الاسما میں کہ یہ خبر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے لیکن یہ بعض سلف کی کلام ہے
بعضوں نے کہا ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ سے ہے اور ابن اسکیت اور
جوہری نے ذکر کیا ہے کہ یہ بعض اعراب سے ہے انتہی
اور وارد ہوا ہے اگر جان لیں آدمی اللہ کی رحمت جو مسافر
پر ہے تو سب آدمی سفر پر ہی صبح کریں یعنی مسافر اور اسکا
اسباب ہلاکت پر ہے مگر جسکو اللہ نگاہ رکھے دیلمی نے ابوہریرہ
سے مرفوع بلا سند روایت کی ہے اور ایسا ہی ابن الاثیر
نہایہ میں اور وہ ضعیف ہے اور دیلمی میں ابوہریرہ سے
مرفوع سند سے ہے اگر معلوم کریں آدمی جو مسافر کے
لئے ہے البتہ صبح کریں حالانکہ وہ مسافر ہوں اللہ تعالی مسافر
کے ساتھ رحیم ہے اور یہ بھی ضعیف ہے الحاصل کہ یہ حدیث
ثابت ہے موضوع نہیں **حدیث** آدمی کے تمام

حدیث ایمان العبد ان یثتثنی فی کل حدیث منکر
حدیث ان المیت یری الناس فی بیته سبعة ایام قال البیهقی
فی مناقب احمد سئل عنه احمد فقال باطل لا اصل
له قال السخاوی وینظر معناه قال النووی فی متنه کلام
مظلم رواضعه مجرم قبح الله من وضعه ولا برد مضجعه
حدیث ان نسبة الفائدة الی مفیدها من
الصدق فی العلم وشکره ان السکوت عن ذلک من
الکذب فی العلم وکفره من کلام سفیان الثوری کما
ذکره ابن جماعة من منسکه الکبیر قلت ومن الفائدة
فی الاسناد الی حسنا الفائدة من زیادة العائدة ما
قیل علمان خیر من علم واحد مع ما فی الاضافة من
برأءة من الخیانة **حدیث** ان الورد خلق من
عرق النبی علیه السلام او من عرق البراق قال النووی
لا یصح وقال العسقلانی موضوع وسبقه لذلک ابن عساکر
ذکره السخاوی وقال الزرکشی له طرق فی مسند
الفردوس وکتاب الریحان لابن فارس **حدیث**
ان کان الکلام من فضة فالصمت من ذهب هو من
قول سلیمان ولقمان لابنه کما ذکره ابن الدبیع قال الخطابی
وهذا محمول علی ما لیس فیه فائدة شرعیة والا فقد
یکون النطق فی بعض المواضع واجبا وفی بعضها مندوبا
اقول فیحمل حدیث من صمت نجا علی الاول کما
یشیر الیه حدیث من کان یؤمن بالله والیوم الآخر
فلیقل خیرا او لیصمت وفیه تنبیه نبیه علی ان الکلام
الخیر خیر من السکوت عن الشر فان نفع الاول
متعد والثانی قاصر کما فی النهی عن المنکر **حدیث**

حدیث ایمان سی یہہی کہ اپنی سب کلامون مین استثنا کری منکر ہے **حدیث**
میت اپنی گہر مین سات دن تک آدمیون کو دیکہتی ہے کہا بیہقی نے
امام احمد کی مناقب مین انسی اس حدیث کی بابت سوال ہوا جواب دیا کہ باطل
ہے اسکا کچہہ اصل نہین کہا سخاوی نے اسکے معنے دیکہی جاتی ہین کہا نووی نے
اسکے متن مین بڑی کلام ہے اسکا واضع مجرم ہی قبیح کری الله اسکے واضع کو اور
اسکی خوابگاہ کو سرد نہ کری **حدیث** فائدہ کو منسوب کرنا اوس شخص کے
طرف جسنے فائدہ پایا ہی آدمی کی صدق اور شکر پر دلالت ہے (یعنے یہ سبب کرنیوالا
صادق اور شاکر ہی) اور اسے چپ کرنا اوسکی کذب اور ناشکری پر دلالت ہے (یعنے
یہ کاذب اور ناشکر ہی) سفیان ثوری کے کلام ہی جیسا ابن جماعت نے اسکی ذکر کی
ہے بیان کیا ہی مین کہتا ہون فائدہ کو حسنا فائدہ کیطرف نسبت کرنے مین ایک
علم کا فائدہ ہی جیسا کہ کہا گیا ہی دو علم بہتر ہین ایک علم سی باوجودیکہ نسبت کرنے
مین خوف سی برات ہی **حدیث** گلاب حضرت کی پسینہ سی پیدا ہوا
یا براق کی پسینہ سی۔ کہا نووی نے صحیح نہین ہی اور کہا عسقلانی موضوع
ہے اور اس مین ابن عساکر سبقت لی گیا ہی اسکو سخاوی نے ذکر کیا
ہے اور کہا زرکشی نے مسند فردوس مین اور کتاب الریحان ابن
فارس مین اسکے بہت طرق ہین **حدیث** اگر بولنا چاندی
جیسا ہے تو چپ کرنا سونی جیسا ہی یہ کلام سلیمان کی یا لقمان کے
اپنے بیٹے کو ہے جیسا کہ ابن دبیع نی ذکر کیا ہے کہا خطابی نے
یہ اسپر محمول ہے جسمین فائدہ شرعی نہو ورنہ بولنا بعض جگہہ مین
کبہی واجب ہوتا ہے اور کبہی مستحب مین کہتا ہون یہ حدیث جس نے
چپ کی اوس نے نجات پائی اسکو پہلی بات پر حمل کرنا چاہئے
جیسا کہ اسکے طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے جو شخص الله اور آخرت
کے ساتہہ ایمان رکہتا ہی چاہئے کہ نیک بات کری یا چپ ہی اور اس
مین تنبیہ ہے کہ کلام خیر شر کے سکوت سی بہتر ہے کیونکہ پہلی کلام
متعدی ہے اور دوسرا قاصر ہی جیسا کہ بری بات سے منع کرنی مین **حدیث**

ان لم يكن العلماء اولياء الله فليس لله ولي قاله ابو حنيفة
والشافعي وقد قيل من اطلق لسانه في العلماء بالثلب (العيب)
رقاله بعضهم غيبة العلماء كبيرة وقيل لحوم العلماء سم قاطع
حديث اني لاجد نفس الرحمن من قبل اليمن او من جانب
اليمن قال العراقي لم اجد له اصلا حديث اول ما خلق
الله العقل تقدم في ان الله لما خلق العقل الحديث رواه
ابن داود المحبر قال السخاوي وليس بن المحبر كذابا وقد قال
شيخنا يعني العسقلاني والوارد في اول ما خلق الله القلم
وهو اثبت من حديث العقل حديث اياكم وخضراء
الدمن اخرجه الدارقطني في الافراد والعسكري من
حديث الواقدي وقال الدارقطني لا يصح من وجه ذكره ابن الديبع
قال السيوطي رواه الديلمي عن ابي سعيد قلت فلا يكون
موضوعا سواء يكون موقوفا او مرفوعا وذكره صاحب تحفة
العروس عن عمر موقوفا ولفظه اياكم وخضراء الدمن
فانها تلد مثل اصلها وعليكم بذات الاعراق
فانها تلد مثل ابيها وعمها واخيها ثم الدمن بفتح و كسر
جمع دمنة بكسر الدال المهملة وهي البعر شبهت المرأة
الحسناء الفاسدة بالنبات ينبت على البعر في الموضع
الخبيث فان ظاهره حسن و باطنه فاسد و الاعراق
جمع عرق والمراد به الاصل حديث اياك والسجع يا
ابن رواحة كذا في الاحياء وقال العراقي لم اجده هكذا
وفي كتاب الرياضة لابن السني و ابي نعيم في الحلية من
حديث عائشة باسناد صحيح انها قالت للسائب اياك و
السجع فان النبي عليه السلام واصحابه كانوا لا يسجعون
ولابن حبان واجتنب السجع في البخاري نحوه من قول

اگر علما اولیا اللہ نہیں ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کا کوئی ولی نہیں ہے۔
اسکو امام ابو حنیفہ اور شافعی نے کہا ہے اور کہا گیا ہے جس نے علما کی حق میں عیب
کی زبان کھولی اوس کو اللہ تعالے دل کی موت سے ازمایش
کرتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے علما کی غیبت گناہ کبیرہ ہے اور کہا گیا ہے علما کا
گوشت زہر قاتل ہے حدیث میں رحمت کو یمن کی طرف سے پاتا ہوں
کہا عراقی نے مینے اسکا اصل نہیں پایا حدیث پہلے اللہ تعالیٰ نے عقل
کو پیدا کیا۔ اسکا حال اس حدیث (ان اللہ لما خلق العقل) میں گذر چکا
اسکو ابن داود المحبر نے روایت کیا ہے کہا سخاوی نے ابن المحبر کذاب نہیں ہے اور
کہا شیخ عسقلانی نے اس حدیث کی جگہہ یہ حدیث زیادہ ثابت ہے پہلے سب سے
اللہ نے قلم کو پیدا کیا اور یہ حدیث عقل سے زیادہ ثابت ہے حدیث بچو تم عورتین
حسین بدباطن سے۔ اسکو دار قطنی نے افراد میں لایا ہے اور عسکری نے واقدی سے اور دار قطنی
نے کہا کسی وجہ سے صحیح نہیں اس کو ابن دیبع نے ذکر کیا ہے اور کہا سیوطی نے اسکو دیلمی نے
ابو سعید سے روایت کی ہے میں کہتا ہوں تو موضوع نہیں ہو سکتے خواہ موقوف
ہو یا مرفوع اور صاحب تحفۃ العروس نے عمر سے موقوفا روایت کی ہے اور اسکے الفاظ
یہ ہیں بچو تم عورتین حسین بدباطن سے کیونکہ وہ اپنی اصل کی مثل جنتی ہیں اور
لازم پکڑو نجیب عورتوں کو کیونکہ وہ اپنے باپ اور چچا اور بھائی کے مثل جنتی ہیں
دمن بفتح دال و بکسر دال جمع دمنہ بکسر دال کی ہے معنے اسکے مینگن کے ہیں حسین عورت خراب
کو انکو سے تشبیہ دی گئی ہے جو خبیث جگہ پیدا ہوا اسلئے کہ ظاہر اسکا
اچھا ہے اور باطن اسکا فاسد ہے اور اعراق جمع عروق کی معنی اسکے اصل کے
ہیں حدیث ای ابن رواحہ کی سجع سے بچ۔ ایسا ہی احیا میں ہے اور کہا
عراقی نے اسکو اس طرح نہیں پایا اور ابن السنی کی کتاب الریاضۃ
میں اور ابو نعیم کے حلیہ میں عائشہ سے صحیح اسناد سے روایت ہے کہ
اونہے کہا سائب کو بچ تو سجع سے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم اور اوسکے اصحاب سجع نہیں بولتے تھے اور ابن حبان
میں ہے پرہیز کر سجع سے اور بخاری میں

ابن عباس والسجع المذموم هو المتكلف الصادر
من نحو الكهانة واما السجع الوارد من الموزون الطبع
فلا منع له بل ورد فی الشرع نحو اللهم اعوذ بك من علم لا
ینفع وقلب لا یخشع ونفس لا تشبع ودعاء لا یسمع ومن
هؤلاء الاربع **حدیث** ای شی یخفی فان ما یكون
قال العسقلانی لا اعرف له اصلا قال ونحوه **حدیث**
من اخفی سریرة صالحة او سیئة البسه الله منها رداء
بین الناس یعرف به ولو دخل المؤمن كوة حائط وعمل
عملا صالحا اصبح الناس یحدثون به قلت ویقوی معناه
قوله تعالی (والله مخرج ما كنتم تكتمون) وقد فسر قوله تعالی
(فانه یعلم السر واخفی) ای ما فی الباطن وقیل الا یكون فانه
عالم بالموجودات والمعدومات وانه ای شیء یكون وای شیء
لا یكون ولو كان كیف یكون وانه اذا قال للشی كن فیكون
حدیث الایمان عقد بالقلب واقرار باللسان وعمل
بالاركان قال السخاوی رواه ابن ماجة بسنده من طریق
عبد السلام بن صالح الی علی رفعه بهذا وحكم علیه
ابن الجوزی بالوضع لكن قال السیوطی اورده ابن الجوزی
فی الموضوعات ولم یصب قلت قال الفیروزآبادی فی كتابه
صراط المستقیم الحدیث المشهور ان الایمان قول وعمل و
یزید وینقص والایمان لا یزید ولا ینقص كله غیر صحیح
ذكر الزركشی فی اول كتابه عن البخاری انه سئل عن
حدیث الایمان لا یزید ولا ینقص فكتب من حدث بهذا
توجب الضرب الشدید والحبس الطویل **حرف
باء الموحدة - حدیث** الباذنجان لما اكل
له باطل لا اصل له قال العسقلانی لم اقف علیه قال

ابن عباس سے اسی طرح ہی اور سجع مذموم وہ ہی جو آدمی تکلیف سے کہانون
کیطرح بنائے لیکن وہ سجع جو آدمی سے بالطبع خارج ہو وہ منع نہیں ہے بلکہ
شرع مین بھی وارد ہوا ہی جیسا کہ اس عبارت مین جسکے معنے یہ ہین یا
اللہ مین تجھ سے پناہ مانگتا ہون ایسی علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو
نہ ڈرے اور ایسی نفس سے جو سیر نہ ہو اور اوس دعا سے جو قبول نہ ہو ان چارون چیزون سے
حدیث کون شی پوشیدہ نہین ہے تو کہا جو ابھی نہین ہوئی ہو۔ کہا عسقلانی نے مین
اسکا اصل نہین جانتا اور کہا ایسا ہی یہ **حدیث** ہی۔ جو شخص اپنے راز کو چھپا ہو برا
پوشیدہ کریگا اللہ تعالی اوسکو ویسی چادر آدمیون کے بیچ پہنائیگا جس سے وہ معلوم ہو اگر
کوئی مومن دیوار کے بدان مین داخل ہو کر نیک عمل کرے البتہ صبح کو آدمی
اوسکی باتین کرینگے مین کہتا ہون کہ قول اللہ تعالی کا اسکا معاون ہے (اللہ تعالی
نکالنے والا ہی جو تم پوشیدہ کرتی ہو) اور آیت کی (وہ جانتا ہے سر اور پوشیدہ کو)
تفسیر اسطرح کی ہی یعنے جو باطن مین ہو اور کہا گیا ہی جو ابھی نہ ہو کیونکہ وہ موجودات
اور معدومات کو جانتا ہی اور جو ہو گئے ہوں اور جو نہ ہوئی ہو اگرچہ کسی طرح کے ہوئے ہوں اور وہ
جب کسی شی کو حکم کرتا ہی کہ ہو جا تو ہو جاتی ہے **حدیث** ایمان عقد بالقلب
اور اقرار باللسان اور عمل بالارکان کا نام ہی۔ کہا سخاوی نے ابن ماجہ نے عبد السلام
بن صالح کی طریق سے علی تک اوسکو مرفوع کیا ہی اور ابن جوزی نے
اسپر حکم موضوع کا لگایا ہی لیکن سیوطی نے کہا ہی ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین
لایا ہی اور صواب نہین کیا مین کہتا ہون فیروزآبادی نے کتاب صراط المستقیم
مین کہا ہی کہ یہ مشہور حدیث ایمان قول و عمل ہے اور زیادہ ہوتا ہے
اور کم ہوتا ہی اور یہ حدیث ایمان نہین زیادہ ہوتا اور نہ کم یہ تمام غیر صحیح ہین
اور زرکشی نے اول کتاب مین بخاری سے نقل کیا ہی کہ اس سے اس حدیث ایمان
نہین زیادہ ہوتا نہ کم) کی بابت پوچھا گیا اوسنے لکھا جو شخص یہ حدیث
بیان کرے سخت مار اور بہت قید کے لائق ہے **حرف با - حدیث**
بینگن اسی لئے ہے جسکے لئے کہایا جاوے (یعنے جس مرض کے لئے کہایا جاوے
اوسکیلئے فائدہ کرتا ہی) اسکا کچھ اصل نہین کہا عسقلانی نے مین اسپر واقف نہین ہوا

بعض الحفاظ انه من وضع الزنادقة وقال الزركشي
وقد لهج به العوام حتى سمعت قائلا منهم يقول هو
اصح من حديث ماء زمزم لما شرب له وهذا خطاء
قبيح وكل ما يروى فيه باطل قال السيوطي ولم اقف له
على اسناد الا في تاريخ بلخ وهو موضوع وفي الفتاوي
الحديثية له ان هذا القائل مخطئ اشد الخطاء
فان حديث الباذنجان كذب باطل موضوع باجماع ائمة
الحديث نبه على ذلك ابن الجوزي في الموضوعات و
الذهبي في الميزان وغيرهما وحديث ماء زمزم
مختلف فيه فقيل صحيح وقيل حسن وقيل ضعيف ولم يقل
احد انه موضوع **حديث** باعدوا بين انفاس
الرجال والنساء غير ثابت وانما ذكره ابن الحاج في المدخل
في صلوة العيدين وذكره ابن جماعة في منسكه في طواف
وله لفظه ويروى عن النبي عليه السلام باعدوا بين انفاس الناس
الرجال والنساء **حديث** الباقلاء ليس له اصل ذكره
ابن الديبع وقال الزركشي احاديث الباقلاء والعدس
باطلة **حديث** باكروا بالصدقة فان البلاء لا
يتخطاها قال ابن الجوزي هو موضوع وقال العسقلاني
لكن لا يتبين لي انه كذلك وقال السيوطي رواه الطبراني في
الاوسط من حديث علي وابو الشيخ من حديث انس
حديث بخلاء امتي الخياطون قال السخاوي لم اقف
عليه قال ابن الديبع بل لا اصل له فان حديث عمل الابرار
من الرجال الخياطة وعمل الابرار من النساء الغزل
الذي رواه تمام في فوائده وغيره عن سهل بن سعد يرده
حديث البخيل عدو الله ولو كان راهبا لا اصل له

اور بعض حافظوں نے کہا یہ بعض زندیقوں نے بنائی ہے اور کہا زرکشی نے
یہ عوام الناس کے آوازہ ہی تاکہ میں نے ایک قائل کو یہ کہتے سنا ہے کہ یہ اس حدیث
سے صحیح ہے (پانی زمزم کا اسی واسطے ہے جسکے لئے پیا جائے) اور یہ
سخت خطا ہے اور جو اس باب میں روایت ہے وہ باطل ہے اور کہا سیوطی
نے نہیں اسکے اسناد پر وقف نہیں ہوا مگر تاریخ بلخ میں اور وہ بھی
موضوع ہے اور فتاوی حدیثیہ میں ہے کہ اس قائل نے بہت سخت خطا کی ہے
کیونکہ حدیث بینگن کے کذب باطل موضوع اجماع اہل حدیث ہے یہ
ابن جوزی نے موضوعات میں اور ذہبی نے میزان میں اور غیروں
نے لکھا ہے اور حدیث پانی زمزم کے مختلف ہے بعضوں نے کہا ہے صحیح
اور بعضوں نے حسن اور بعضوں نے ضعیف کسی نے موضوع نہیں کہا
حدیث عورتوں اور مردوں کے بیچ فرق کرنا ثابت نہیں ہے
اسکو ابن حاج نے مدخل میں صلوۃ العیدین میں ذکر کیا ہے اور ابن جماعت
نے منسک میں طواف النسا میں ذکر کیا ہے اور الفاظ اسکے یہ ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آدمیوں میں یعنی عورتوں اور
مردوں میں فرق کرو **حدیث** لوبیا اسکا کچھ اصل نہیں ہے اسکو
ابن دیبع نے ذکر کیا ہے اور کہا زرکشی نے حدیثیں لوبیا اور مسور کی باطل
ہیں **حدیث** صبح کے وقت صدقہ دو اسلئے کہ اسکو بلا روندتی
نہیں۔ کہا ابن جوزی نے موضوع ہے کہا عسقلانی نے مجھے اب معلوم
نہیں ہوتا اور کہا سیوطی نے اسکو طبرانی نے اوسط میں علی سے روایت کی
اور ابوالشیخ نے انس سے **حدیث** بخیل میری امت کے درزی ہیں
کہا سخاوی نے میں اسپر واقف نہیں ہوا کہا ابن دیبع نے بلکہ
اصل کچھ نہیں کیونکہ یہ حدیث اسکو رد کرتی ہے عمل نیک مردوں
کا سینا ہے اور عمل نیک عورتوں کا کاتنا ہے روایت کی
اسکو تمام نے فوائد میں اور غیروں نے سہل بن سعد سے
حدیث بخیل دشمن اللہ کا ہے اگرچہ عابد ہو اسکا کچھ اصل نہیں

وكذا لفظ البخيل لا يدخل الجنة ولو كان عابدا و
السخي لا يدخل النار ولو كان فاسقا **حديث**
البرد عدو الدين ليس بحديث بل هو من كلام سعيد بن
عبد العزيز الدمشقي الامام الكبير **حديث** البر
باهله من كلام العامة ولعله ماخوذ من تقديم على
البحر في قوله تعالى (هو الذي يسيركم في البر والبحر) و
من قوله سبحانه وتعالى (الم نجعل الارض كفاتا احياء
وامواتا) اي منامة كضم الام اولادها كما يشير اليها
قوله تعالى (منها خلقناكم) **حديث** البركة
في البنات قال السخاوي عن ابن عباس ان رجلا دعا
على بناته بالموت فقال عليه السلام لا تدع فان البركة
في البنات وفي سنده من اتهم بالوضع وهو لا ينافي
ان موت البنات من المكرمات فان الحالات تختلف بتفاوت
المقامات فقد روى الطبراني في الكبير والاوسط و
غيرهما عن ابن عباس رضي الله عنه ان النبي عليه السلام
لما عزي بابنة رقية قال الحمد لله دفن البنات من
المكرمات وفي رواية البزار موت البنات وهو غريب و
لابن ابي الدنيا عن ابن عباس رضي الله عنه انه
مات له ابنة فاتاه الناس يعزونه فقال لهم عورة
سترها الله ومؤنة كفاها الله واجر ساقه الله و
اجتهد المتاخرون ان يزيدوا فيها حرفا فما قدروا
كذا في المقاصد واقول ويمكن ان يقال ان الرابع
امر قضاه الله لا حول ولا قوة الا بالله **حديث**
البركة في صغر القرص وطول الرشاء وصغر الجدول
نهر الماء ذكره السخاوي في المقاصد في حديث صغروا

اور ایسا ہی اسکا بھی کچھ اصل نہیں بخیل جنت مین داخل نہو گا اگرچہ عابد
ہو اور سخی آگ مین داخل ہوگا اگرچہ فاسق ہو ترجمہ پہلی جزو کا (بخیل اگر
بو زاہد بحر و بر ۔ بہشتی نباشد بحکم خبر) **حدیث** سردی دین کے دشمن ہے
یہ حدیث نہین ہے بلکہ امام کبیر سعید بن عبد العزیز دمشقی کی کلام ہے **حدیث**
خشکی اپنی اہل کے ساتھ بہت لائق ہے عوام الناس کے کلام ہے شاید اس آیت سے
ماخوذ ہے جسمین بر کا لفظ بحر پر مقدم ہے (اللہ تعالی ایسا ہی جو تمکو خشکی اور دریا مین
سیر کراتا ہی) اور اس آیت سے (کیا نہین کیا ہمنے واسطے تمہارے زمین معاش کا زندہ
اور مردہ یعنے ملانی والے جیسا کہ مان اپنی اولاد کو ملاتی ہی جیسا کہ قول اللہ تعالی
کا اسکی طرف اشارہ کرتا ہی (اس سے ہمنے تمکو پیدا کیا) **حدیث**
بیٹیون مین برکت ہی کہا سخاوی نے ابن عباس سے کہ ایک آدمی نے اپنے
بیٹیون پر موت کی دعا کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مت کر
کیونکہ برکت بیٹیون مین ہی اسکی سند مین ایک شخص ہے جسکو وضع کی تہمت ہے
اور یہ روایت اسکی منافی نہین ہے بیٹیون کی موت بزرگیون سے ہی کیونکہ حالات بسبب
تفاوت مقامات کی مختلف ہوتی ہین طبرانی نے کبیر اور اوسط مین اور غیر
اسکے نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ جب آنحضرت نے اپنی بیٹی رقیہ کو دفن
کیا فرمایا الحمد للہ کہ بیٹیون کا دفن کرنا بزرگیون سے ہی اور بزار کی روایت مین
دفن کیجگہ موت کا لفظ ہی اور یہ روایت غریب ہے اور ابن ابی الدنیا نے
ابن عباس سے ہی کہ آنحضرت کی صاحبزادی فوت ہوئی اور آدمی ماتم پرسی
کیلئے آئی فرمایا آنحضرت نے اونکو یہ عورت ہے اللہ تعالی نے اسکو ڈھانپ
لیا اور تکلیف ہی اللہ تعالی اسکو کافی ہوا اور اجر ہی چلایا اسکو اللہ نے اور
متاخرین نے اسبات مین کوشش کی کہ اسمین کوئی لفظ زیادہ کرین لیکن وہ قادر
نہ ہوئے ایسا ہی مقاصد مین ہے مین کہتا ہون شاید یہ جملہ امر ہے
اللہ نے اوسکو پورا کیا نہین قوت تابعداری کی گناہ سے اور نہین قوت نیکی کے مگر
توفیق اللہ سے **حدیث** برکت چھوٹی روٹی مین ہے اور لمبی رسے مین اور چھوٹے
نہر مین ۔ سخاوی نے مقاصد مین اسکو ذکر کیا اور ایک مین ہی چھوٹا کرو

بالجدول

الخبز وقال انه باطل وكأنه تبع النسائي فيما نقل عنه
انه كذب قلت وفي الا فحديث البركة فذ ذكره السيوطي
في جامع الصغير عن ابي الشيخ في الثواب عن ابن
عباس رضي الله عنه والسلفي في الطيوريات عن ابن عمر
واما حديث صفروا فسيأتي عليه الكلام في محله +
حديث برمه الشرك لا تفور ليس بحديث كما قال
ابن الديبع حديث البشاشة خير من القرى
اي الضيافة قال السخاوي لا اعرفه حديث بشر
القاتل بالقتل قال السخاوي لا اصل له حديث
البطيخ وفضائله صنف فيه ابو عمر التوقاني جزء و
احاديثه باطلة ذكره ابن الديبع وكذا قال الزركشي
قلت ما فضائله فكذلك واما ما ورد فيه انه عليه
السلام اكله فثابت لا سيما مع الرطب كما في شمائل
الترمذي وغيره حديث البطنة تذهب الفطنة
ليس له اصل في مبناه وهو عن عمرو بن العاص وغيره من
الصحابة فمن بعدهم بمعناه حديث بني الدين على النظافة
ذكره في الاحياء وقال المخرج لم اجده ذكره ابن الديبع
قلت لفظه لم اجد هكذا وفي الضعفاء لابن حبان
من حديث عائشة تنظفوا فان الاسلام نظيف و
للطبراني بسند ضعيف جدا من حديث ابن مسعود النظافة
تدعو الى الايمان انتهى قال السيوطي واقرب منه ما اخرجه الترمذي
عن سعد بن ابي وقاص مرفوعا ان الله نظيف يحب النظافة
نظفوا افنيتكم انتهى وروى الترمذي من حديث سعد بن
ابي وقاص ان الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة
كريم يحب الكرم جواد يحب الجود نظفوا قال اراه افنيتكم

روٹیون کو اور یہ کہا کہ یہ باطل ہے گویا کہ یہ نسائی کا تابع ہوا انہی اس
سے منقول ہے کہ یہ کذب ہے مین کہتا ہون وہ برکت کی حدیث کو سیوطی
نے جامع صغیر مین ابی الشیخ سے ثواب مین ابن عباس سے ذکر کیا ہے
اور سلفی نے طیوریات مین ابن عمر سے لیکن اس حدیث (صفروا)
مین اسکی جگہہ پر کلام ہوگی حدیث مشرک کی ہانڈی جوش
نہین مارتی - ابن ربیع نے کہا کہ یہ حدیث نہین ہے، حدیث
بشاشت چہرے کی اچھی ہے ضیافت سے - کہا سخاوی نے مین اسکو نہین جانتا
حدیث قاتل کو قتل کے خوشخبری دی - کہا سخاوی نے اسکا اصل
نہین ہے حدیث تربوز کی اسکے فضائل مین ابو عمر توقانی ایک
کتاب تصنیف کی ہے ابن ربیع نے ذکر کیا ہے کہ اوسکی تمام حدیثین
باطل ہین اور ایسا ہی کہا زرکشی نے - مین کہتا ہون فضائل اسکے
اور لیکن یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کہایا ہے
ثابت ہے بلکہ معہ خجور تر کے جیسا کہ شمائل ترمذی وغیرہ مین ہے
حدیث زیادہ گفتگو عقل کو لے جاتی ہے - اسکا اصل ثابت
نہین اور عمرو بن عاص وغیرہ صحابہ سے اسکے معنے ثابت ہین
حدیث دین پاکی پر بنا کیا گیا ہے - احیا مین مذکور ہے اور
کہا کہ مین اسکے مخرج نہین پائی اسکو ابن ربیع نے ذکر کیا ہے
مین کہتا ہون اسطرح تو معلوم نہین ہوئے لیکن ضعفا ابن حبان
مین عائشہ سے اسطرح مروی ہے پاکی کرو کیونکہ اسلام پاک ہے اور
طبرانی مین بہت ضعیف سند سے ابن مسعود سے ہے پاکی ایمان کیطرف بلاتی
ہے - انتہی کہا سیوطی نے جو ترمذی نے سعد بن ابی وقاص سے مرفوع روایت کی ہے
وہ اسکی زیادہ قریب ہے اللہ پاک ہے پاکی کو دوست رکھتا ہے تم بھی اپنے مکانون کو
پاک رکھو انتہی اور ترمذی نے سعد بن وقاص سے روایت کی ہے اللہ تعالی صاف ہے
دوست رکھتا ہے صفائی کو پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکی کو کریم ہے دوست رکھتا ہے کرم
کو سخی ہے دوست رکھتا ہے سخاوت کو پس تم پاک کرو اور کہتا ہے مین گمان کرتا ہون کہ شاید پاک کرو

وفی روایۃ اخبیتکم ولا تشبہوا بالیہود وذکر القرطبی فی شرح اسماء الحسنی انہ رواہ البزار فی مسندہ واخرجہ الرافعی بسندہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ تنظفوا بکل ما استطعتم فان اللہ بنی الاسلام علی النظافۃ ولن یدخل الجنۃ الا نظیف **حدیث** البلاء موکل بالقول اوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات من حدیث ابی الدرداء وابن مسعود قال الربیع **وہو** عند الخطیب فی تاریخہ عن ابن مسعود بلفظ البلاء موکل بالمنطق فلو ان رجلا عیر رجلا برضاع کلبۃ لرضعہا قال السخاوی وہو ضعیف قلت ولفظ الزرکشی بالنطق وقال رواہ ابن لال فی مکارم الاخلاق من حدیث ابن مسعود ابن عباس والدیلمی من حدیث ابی الدرداء قال السیوطی والدیلمی ایضا من حدیث ابن مسعود مرفوعا واحمد فی الزہد عنہ موقوفا وابن السمعانی فی تاریخہ من حدیث علی مرفوعا **حدیث** بیت المقدس طشت من ذہب مملوء عقارب لیس بحدیث بل ہو مما ینسب الی التوریۃ **حرف**

التاء المثناۃ من فوق **حدیث**

تحیۃ البیت الطواف قال السخاوی لم ارہ بہذا اللفظ قلت المراد بالبیت ہو الکعبۃ وہو بیت الحرام ومعناہ صحیح کما فی الصحیح عن عائشۃ اول شئ بدا بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم مکۃ انہ توضأ ثم طاف الحدیث وذلک لان کل من یدخل المسجد الحرام یسن ان یبدأ بالطواف فرضا ونفلا ولا یأتی بصلوۃ تحیۃ المسجد الا اذا لم یکن فی نیتہ ان یطوف لعذر او لغیرہ ولیس معناہ ان تحیۃ المسجد ساقطۃ عن ہذا

اور ایک روایت مین اپنے خیموں کو اور مشابہت یہود سے نہ کرو اور قرطبی نے شرح اسماء الحسنے مین ذکر کیا ہے کہ اسکو بزار نے اپنی مسند مین روایت کیا ہے اور رافعی نے ابو ہریرہ سے اسناد کی ساتھہ بیان کیا ہے پاکی کرو تم جسقدر تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالی نے اسلام کی پاکی پر بنا کی ہے اور نہ داخل ہوگا جنت مین مگر پاک آدمی **حدیث** بلا قول کیساتھ سپرد کی گئی ہے - ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین ابی الدردا اور ابن مسعود سے لایا ہے کہا ربیع نے تاریخ خطیب مین ابن مسعود سے ان لفظوں سے روایت کی ہے بلا کلام کی سپرد کی گئی ہے اگر کوئی آدمی کسی کو کتے کے دودھ پینے کا عیب لگائیگا البتہ وہ بھی ضرور پئیگا - کہا سخاوی نے یہ ضعیف ہے مین کہتا ہون زرکشی کے لفظ یہ ہین کلام کی جگہہ نطق ہے جسکے معنے بولنا ہے اور کہا کہ اسکو ابن لال نے مکارم الاخلاق مین ابن مسعود سے اور دیلمی نے ابی الدردا سے روایت کی ہے کہا سیوطی نے دیلمی سے ابن مسعود سے مرفوع روایت اور احمد نے زہد مین انہی سے موقوف روایت نقل کی ہے اور ابن سمعانی نے تاریخ مین علی سے مرفوع روایت کی ہے **حدیث** بیت المقدس سونے کا طشت ہے بچھوؤں سے پر ہے - یہ حدیث نہین بلکہ یہ کلام توریت کیطرف منسوب ہے **حرف تا** - **حدیث** گھر کا تحفہ طواف اس کا ہے کہا سخاوی نے مینے اسکو ان لفظوں سے نہین دیکھا مین کہتا ہون مراد گھر سے خانہ کعبہ ہے اور معنے صحیح ہین جیسا کہ عائشہ سے صحیح بخاری مین ہے اول سب سے جسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ مین آتے ہی شروع کیا تھا یہ تھا کہ وضو کیا پھر طواف کیا الحدیث اسلئے جو کوئی مسجد حرام مین داخل ہو اس کو سنت ہے کہ ابتدا طواف سے کرے خواہ نفلی ہو یا فرضی اور نماز تحیت المسجد کی شروع نہ کرے مگر جب کہ اسکا ارادہ طواف کا نہ ہو عذر سے یا بلا عذر اور یہ معنے نہین ہین کہ تحیۃ المسجد اس مسجد سے ساقط ہین

المسجد کما توهم بعض الاغبیاء من مفهوم هذه
العبارة الصادرة عن الفقهاء وغیرهم **حدیث**
تختموا بالزبرجد فانه یسر لا عسر فیه قال العسقلانی
موضوع واما التختم بالیاقوت ینفی الفقر یرید انه اذا
ذهب ماله باعه فوجد فیه غنی والاشبه ان صح
الحدیث ان یکون لخاصة فیه کما ذکره السیوطی فی مختصر
النهایة **حدیث** تختموا بالزمرد فانه ینفی الفقر
اورده الدیلمی عن ابن عباس رضی الله عنهما ولا یصح
ایضا کما ذکره ابن الدیبع **حدیث** تختموا بالعقیق له
طرق کلها واهیة کما قاله ابن الدیبع لکن رواه
الدیلمی من حدیث انس وعمر وعلی وعائشة رضی الله
عنهم باسانید متعددة فیدل علی ان الحدیث له اصل
وفی الیواقیت للمطرزی ان ابراهیم الحربی سئل عنه
فقال صحیح قال ویروی ایضا بالیاء التحتیة ای اسکنوا
بالعقیق واقیموا به ذکره الزرکشی وقال السیوطی عند ابن
عدی بسند ضعیف من حدیث عائشة مرفوعا تختموا
بالعقیق فانه مبارک **حدیث** تارک الورد ملعون
وصاحب الوردی ملعون باطل لا اصل له **حدیث** ترک العادة
عداوة لا اصل له کما ذکره ابن الدیبع **حدیث** ترک
العشاء مهرمة ای مظنة للهرم قال القتیبی هذه الکلمة
جاریة علی السنة الناس لست ادری ارسول الله
علیه السلام ابتدأها ام کانت تقال قبله کذا فی النهایة
وکانه غفلة عن حدیث تعشوا ولو بکف من حشف فان
ترک العشاء مهرمة اخرجه الترمذی وقال هذا
منکر انتهی ففی الجملة له اصل کما لا یخفی **حدیث**

جیسا کہ بعض نافہمون نے مفہوم اس عبارت سے جو بڑی بڑی فقیہون
اور غیر فقیہون سے صادر ہوئی ہے سمجھی ہے **حدیث** زبرجد کے
انگوٹھی بنواؤ کیونکہ اسمین آسانی ہے تکلیف نہین کہا عسقلانی نے
یہ موضوع ہے لیکن یہ حدیث انگوٹھی یاقوت کی فقر کو دور کرتی ہے
معنے اسکے یہ ہین جب آدمی کا مال دور ہو جاوے گا تو اسکو بیچ کر غنا حاصل
کر سکتا ہے اور اگر یہ حدیث صحیح ہوگا تو شاید اس مین خاصہ ہو گا جیسا
کہ سیوطی نے مختصر نہایہ مین ذکر کیا ہے **حدیث** زمرد کے انگوٹھی پہنو کیونکہ
یہ فقر کو دفع کرتی ہے۔ یہ دیلمی ابن عباس سے لایا ہے اور صحیح نہین جیسا کہ
ابن ربیع نے ذکر کیا ہے لیکن اسکو دیلمی نے بہت سندون سے انس اور عمر اور
علی اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے اون سے معلوم ہوتا ہے
کہ اسکا کچھ اصل ہے اور یواقیت مطرزی مین ہے کہ ابراہیم حربی
سے اسکی بابت سوال ہوا کہا کہ یہ صحیح ہے پھر کہا کہ یہ لفظ یا تحتانیہ
سے بھی مروی ہے یعنے قرار پکڑو ساتھہ عقیق کے اور محکم
رہو ساتھ اسکے اسکو زرکشی نے ذکر کیا ہے اور کہا سیوطی
نے ابن عدی مین سند ضعیف سے عائشہ سے مرفوع روایت ہے
انگوٹھی پہنو عقیق کی کیونکہ اسمین برکت ہے **حدیث** وظیفے
کا تارک ملعون ہے اور صاحب وظیفی کا بھی ملعون ہے، باطل ہے
اسکا کچھ اصل نہین **حدیث** عادت کا چھوڑنا نفس سے
دشمنی ہے۔ اس کا کچھ اصل نہین جیسا کہ ابن ربیع نے
ذکر کیا ہے **حدیث** کہانیکا چھوڑنا ضعف پیدا کرتا ہے۔ کہا
قتیبی نے یہ کلمہ لوگون کے زبان پر جاری ہے اور مین نہین جانتا کہ یہ پہلے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوا یا آنحضرت سے پہلے تھا ایسا نہایہ مین
ہے اسکو غفلت کا موجب ہے اس حدیث سے کہانا کہاؤ اگرچہ ایک چلو سوکھے کھجور
کیونکہ کہانی کا چھوڑنا ضعف کرتا ہے اسکو ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا کہ یہ
منکر ہے انتہی۔ حاصل یہ کہ اسکا کچھ اصل ہے جیسا کہ پوشیدہ نہین **حدیث**

[illegible]

تسليم الغزالة اشتهر على الالسنة وفي المدائح
النبوية قال ابن كثير وليس له اصل ومن نسبه الى
النبي صلى الله عليه وسلم فقد كذب وذكره ابن الديبع
ذكر القسطلاني معقولا ابن كثير ثم قال لكنه ورد في
الجملة في عدة احاديث يتقوى بعضها ببعض وذكره
شيخ الاسلام العسقلاني وذكره ابن السبكي ان تسليم
الغزالة رواه الحافظ ابو نعيم الاصفهاني والبيهقي
في دلائل النبوة قلت وكذا رواه الدارقطني والحاكم وشيخهم
ابن عدي كما ذكره الدميري في حيوة الحيوان والله المستعان
حديث تعاد الصلوة من قدر الدرهم يعني من الدم قال
النووي في شرح خطبة مسلم انه حديث ذكره البخاري
في تاريخه وهو حديث باطل لا اصل له عند اهل
الحديث **حديث** يفترق امتي على سبعين فرقة
كلهم في الجنة الا فرقة واحدة قالوا يارسول الله من هم
قال الزنادقة وهم القدرية قال في اللآلي هذا اللفظ
والاحديث يفترق الامة على ثلاث وسبعين فرقة
اخرجه ابوداود والترمذي وقال حسن صحيح وابن ماجة
وابن حبان والحاكم في صحيحهما وقال الحاكم انه
حديث كبير في الاصول قال الزركشي ورواه البيهقي
وصححوه من حديث ابي هريرة وغيره قلت ورواه
الاربعة عن ابي هريرة رضي الله عنه ولفظه تفترق
اليهود على احدى وسبعين فرقة وتفرقت النصارى
على اثنين وسبعين فرقة وتفرقت امتي على ثلاث
وسبعين فرقة كما في الجامع الصغير للسيوطي وفي
رواية للترمذي عن ابن عمر بلفظه ان بني اسرائيل

ہرن کا سلام کرنا - یہ زبانوں پر مشہور ہی اور مدایح نبویہ مین ہے کہا ابن
کثیر نی اسکا کچھ اصل نہین اور جسنے اسکو آنحضرت کی طرف منسوب کیا ہے
اسنے جھوٹ بولا یہ ابن دیبع نی ذکر کیا ہے قسطلانی نے ابن کثیر کا قول
ذکر کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث بہت طرق سے آئی ہی بعض کو بعض سے
تقویت ہوتی ہے اسکو شیخ الاسلام عسقلانی نے ذکر کیا ہی
اور کہا ابن سبکی نی اس حدیث کو حافظ ابو نعیم اصفہانی اور بیہقی
نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہے مین کہتا ہون ایسا ہی
دارقطنی اور حاکم اور اوسکے شیخ ابن عدی نے روایت کی ہے
جیسا کہ دمیری نے حیات الحیوان مین ذکر کیا ہی **حدیث**
لوٹاؤ نماز کو ایک درہم خون سے - کہا نووی نے مسلم کی خطبہ کی
شرح مین اس حدیث کو بخاری نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہی یہ حدیث
باطل ہے اسکا کچھ اصل اہل حدیث کی نزدیک نہین ہے **حدیث**
میری امت ستر فرقون پر متفرق ہوگی سب جنت مین جائینگے مگر
ایک فرقہ کہا لوگون نے یا رسول اللہ وہ کون ہے کہا زندیق اور
قدریہ مین - کہا لآلی مین ان لفظون سے ہی ورنہ یہ حدیث متفرق
ہوگی امت میری تہتر فرقون پر اسکو ابوداؤد اور ترمذی (اور کہا اوس
نے یہ حسن صحیح ہی) اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور حاکم نے
اپنی صحیحون مین روایت کیا ہی اور کہا حاکم نے یہ حدیث اصول
مین بہت ذکر کرتی ہین کہا زرکشی نی اسکو بیہقی نے روایت کیا ہی اور
لوگون نے ابوہریرہ وغیرہ سے اسکی تصحیح کی ہی مین کہتا ہون اسکو سنن
اربعہ والون نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے اور اوسکی یہ لفظ ہین
متفرق ہوگئی یہود اکہتر فرقون پر اور متفرق ہوگئے نصارے
بہتر فرقون پر اور متفرق ہو گی میری امت تہتر فرقون پر جیسا
کہ جامع صغیر سیوطی مین ہے اور ترمذی کے ایک روایت
مین ابن عمر سے ان لفظون سے ہی تحقیق متفرق ہوئی بنی اسرائیل

تفرقت على ثنتين وسبعين ملة كلهم في النار
الا ملة واحدة قالوا من هي يا رسول الله قال ما انا عليه
واصحابي وفي رواية احمد وابي داؤد عن معاوية
اثنتان وسبعون في النار وواحدة في الجنة وهي الجماعة
والحديث في المشكوة وشرحه المرقات **حديث**
تفقهوا قبل ان تسودوا من قول عمر قيل معناه
قبل ان تزوجوا فتصيروا ارباب بيوت وخدم ولذا
قيل ضاع العلم في افخاذ النساء وقال الثوري من
اسرع الرياسة اضر بكثير من العلم ومن لم يسرع
كتب ثم كتب ثم كتب وهذا المعنى اعم والله سبحانه
اعلم **حديث** تفكر ساعة خير من عبادة سنة
ذكره الفاكهاني بلفظ فكر ساعة وقال انه من كلام
السري السقطي وقال ابن عباس وابو الدرداء فكر ساعة
خير من قيام ليلة نقله الخطابي وذكر السيوطي في
الجامع بلفظ فكر ساعة خير من عبادة ستين سنة
حديث التكبر على المتكبر صدقة قال الرازي هو كلام
مشهور قلت لكن معناه مأثور **حديث** التكبير جزم قال
السخاوي لا اصل له في المرفوع مع وقوعه في الرافعي وانما
هو من قول ابراهيم النخعي حكاه الترمذي في جامعه
عنه فقال روي عن ابراهيم النخعي انه قال التكبير جزم
والتسليم جزم وقال السيوطي رواه سعيد بن منصور
في سننه عن ابراهيم النخعي قوله التكبير جزم والقراءة
جزم واخرج من وجه آخر عنه قال كانوا يجزمون
التكبير والمراد عدم التمطيط والترديد قول والاظهر
انه اراد بالجزم الوقف دون الوصل بما بعده بناء

تفكر ساعة خير من عبادة سنة

بہتر فرقونپر اور میری امت تہتر فرقونپر متفرق ہوگی سب آگ مین جائینگے
مگر ایک فرقہ کہا لوگون نے وہ کون ہے یا رسول اللہ کہا جسپر مین ہون اور
میرے اصحاب ہین اور ایک روایت احمد اور ابن داؤد مین معاویہ سے ہی بہتر
ناری ہین اور ایک جنتی اور وہ اہل سنت و جماعت ہین اور یہ حدیث
مشکوۃ مین اور شرح اسکے مرقات مین ہے **حدیث** فقاہت
سیکھو پہلے سردار بننے سے یہ قول عمر کا ہی بعضون نے کہا ہی معنے اسکے
یہ ہین پہلے اسکے کہ نکاح کرو لیں ہو جاؤ تم مالک گہرون اور خادمون
کے اور اسیوطی کہا گیا ہی ضائع ہو گیا ہی علم عورتونکی جونتروں مین اور کہا
ثوری نے جو شخص جلدی کری ریاست کو اوسنے بہت علم ضائع کیا اور
جسنے جلدی نکی تو وہ لکہیگا پہر لکہیگا پہر لکہیگا اور یہ معنی عام ہین اور
اللہ پاک بہت جاننے والا ہی **حدیث** ایک گہڑی فکر کرنا ایک برس
کے عبادت سی بہتر ہے اسکو فاکہانی نی ان لفظون سے ذکر کیا ہی اور کہا یہ کلام
سری السقطی کی ہی اور کہا ابن عباس اور ابو الدرداء نے فکر ایک گہڑی کا
رات کی کہڑا ہونی سی بہتر ہے اسکو خطابی نی نقل کیا ہے اور سیوطی نی جامع
مین ان الفاظ سی ذکر کیا ہی فکر ایک گہڑی کا ساٹھہ برس کے عبادت سے بہتر ہے
حدیث متکبر کے اوپر تکبر کرنا صدقہ ہی کہا رازی نے یہ کلام مشہور ہی مین
کہتا ہون لیکن معنے اسکے مروی ہین **حدیث** تکبیر جزم ہی کہا سخاوی
نی اسکا کچھہ اصل نہین باوجودیکہ رافعی مین واقع ہوئی ہی اور یہ قول
ابراہیم نخعی کا ہے یہ حدیث صاحب جامع نے ترمذی سے
نقل کی ہی کہا اوسنے ابراہیم نخعی سی مروی ہی کہ اوسنے کہا تکبیر جزم ہے
اور سلام جزم ہی اور کہا سیوطی نے اسکو سعید بن منصور
نے سنن مین ابراہیم نخعی سے اسطرح روایت کیا ہی تکبیر جزم ہی اور
قراۃ جزم ہی اور اوسنے وجہ دوسرے سے اسی روایت کی ہی تھے وہ لوگ
جزم کرتی تکبیر پر اور مراد اس سے یہ ہی کہ نہ ملانا (ایک کو دوسرے) مین کہتا
ہون اظہر یہ ہے کہ مراد جزم سے وقف ہے سو او صل کے اپنی ما بعد سے

علی انہ کلام تام وکذا الحکم فی القراءة فان المستحب
فیہا ھو الوقف علی الفواصل **حدیث** التکلف
حرام قال ابن الدبیع لا اعلم بہذا اللفظ بل فی صحیح
البخاری عن عمر قال نہینا عن التکلف قلت والحاصل
ان معناہ ثابت ویؤیدہ ما اخرجہ ابن عساکر فی
تاریخہ عن الزبیر بن العوام بلفظ اللہم انی وصلحی امتی
براء من التکلف واخرجہ ایضا بلفظ انا وامتی براء
من التکلف عن الزبیر بن ابی ھالة وھو ابن خدیجة
زوج النبی علیہ السلام وقد یقتبس ذلک من قولہ
تعالی (وما انا من المتکلفین) **حدیث** تمکث
احدیکن شطر عمرھا لا تصلی ولفظ الزرکشی شطر
دھرھا قال ابن مندة لا یثبت وقال ابن الجوزی لا یعرف
وقال النووی باطل وقال البیہقی طلبتہ فلم اجد لہ
اسنادا والحاصل انہ لا اصل لہ بہذا اللفظ من حیث
مبناہ والاقرب من معناہ ما اتفق علیہ الشیخان
من حدیث ابی سعید مرفوعا الیس اذا حاضت لم تصل
ولم تصم فذالک من نقصان دینہا **حدیث** تناکحوا تناسلوا
اباھی بکم یوم القیمة جاء معناہ عن جماعة من الصحابة
وفی ابی داؤد والنسائی والبیہقی وغیرھم من حدیث
معقل بن یسار مرفوعا تزوجوا الولود فانی مکاثر بکم
الامم ولاحمد والبیہقی عن انس کذلک وصححہ ابن حبان
والحاکم **حدیث** التوکأ علی العصا من سنة
الانبیاء کلام صحیح ولیس لہ اصل صریح وانما یستفاد
من قولہ تعالی (ما تلک بیمینک یا موسی) ومن فعل
نبینا علیہ السلام فی بعض الاحیان کما بینتہ فی رسالة

اسلئے کہ یہ کلام تام ہے اور ایساہی حکم ہے قرارت میں کیونکہ اسمین وقف
کرنا فاصلوںپر مستحب ہے **حدیث** تکلف حرام ہے۔ کہا ابن دبیع نے میں اسکو
ان لفظوں سے نہیں جانتا بلکہ صحیح بخاری میں عمر سے اسطرح ہے کہا کہ ہم منع کیے
گئے ہیں تکلف سے میں کہتا ہوں حاصل یہ کہ معنے اسکے ثابت ہیں اور اسکا مؤید وہ
ہے جسکو ابن عساکر نے تاریخ میں زبیر بن عوام سے ان لفظوں سے روایت کیا
ہے یا اللہ میں اور میری امت کی صالحین بری ہیں تکلف سے اور ان لفظوں سے
بھی مروی ہے میں اور میری امت بھی بری ہے تکلف سے یہ زبیر بن ابی ہالہ
سے ہے جو خدیجہ آنحضرت علیہ السلام کی بیوی کا لڑکا ہے اور یہ حدیث
قول اللہ تعالی سے بھی اقتباس ہو سکتی ہے (اور نہیں ہوں میں تکلف کرنے والوں سے)
حدیث ٹھہرتی ہے بعض تم سی نصف عمر تک اس حالت پر کہ نماز
نہیں پڑہتی۔ اور لفظ زرکشی کے نصف زمانہ تک ہیں کہا ابن مندہ
نے یہ ثابت نہیں ہے اور کہا ابن جوزی نے یہ معلوم نہیں ہوا اور کہا نووی
نے باطل ہے اور کہا بیہقی نے میں نے اسکو طلب کیا اور اسکے کوئی سند نہ
پائی اور حاصل یہ ہی کہ اسکا ان لفظوں سے کچھ اصل نہیں ہے اور قریب اسکے
معنے کی ہے جسپر شیخان نے ابی سعید سے اتفاق کیا ہے کیا نہیں ہے یہ بات
کہ جب عورت حائض ہو نہیں نماز پڑہتی اور نہیں روزہ رکہتی
یہ اسکے دین کا نقصان ہے **حدیث** نسل بڑہاؤ میں قیامت کی
دن تم سے فخر کرونگا۔ اسکے معنے بہت صحابہ سے مروی ہیں اور
ابی داؤد اور نسائی اور بیہقی وغیرہ میں معقل بن یسار سے مرفوع روایت
ہے نکاح کرو جننے والیوں کو کیونکہ میں تم سی اور امتوںپر فخر کرونگا
اور احمد اور بیہقی میں انس سے ایساہی ہے اور ابن حبان اور حاکم
نے اسکی تصحیح کی ہے **حدیث** لاٹھی پر تکیہ لگانا پیغمبروں کی سنت ہے
کلام صحیح ہے اور اسکا کچھ اصل صریح نہیں ہے لیکن معنے اسکے قول
اللہ تعالی سے مستفاد ہوسکتے ہیں (کیا ہے تیرے داہنے ہاتھ میں اے موسے)
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے [۲] جیسا کہ میں نے اسکو رسالہ میں بیان کیا ہے

التوکأ علی العصا من سنة الانبیاء علیہم السلام

[۲] بعض وقت کے فعل سے بھی

واما حدیث من بلغ الاربعین ولم یمسک العصا فقد
عصی فلیس له اصل حدیث التهنیة بالشهور و
الاعیاد مما اعتاده الناس فی بعض البلاد لم یرد فیه
شئ صریح فی هذا الباب ولکنه صحیح فی المعنی فقد
لقی خالد بن معدان واثلة بن الاسقع فی یوم عید
فقال تقبل الله منا ومنک فقال نعم تقبل الله منا
ومنک واسنده الی النبی صلی الله علیه وسلم ولکن الاشبه
فیه الوقف وقد ثبت ان آدم لما حج بیت الله الحرام
قالت الملئکة بر حجک قد حججنا قبلک وفی الصحیحین فقیام
طلحة لکعب وتهنیة بتوبة الله علیه ویروی فی حقوق
الجار من المرفوع ان اصابه خیر هناه او مصیبة
عزاه الی غیره ما هو فی معناه ومعناه حرف
الثلثة - حدیث الثقة بکل احد عجز
قال السخاوی لا اعرفه بهذا اللفظ قلت ومعناه صحیح
اذ لا ینبغی لاحد ان یثق بغیر الله فان من توکل
علیه کفاه ومن تعذر بالعبید اذله الله وفی المثل لاذ
ملة وهو بنت ضعف ولا حول ولا قوة الا بالله و
یقویه حدیث الحزم سوء الظن حدیث ثلاث
لا یرکن الیها الدنیا والسلطان والمرأة کلام صحیح فی
معناه ولیس بحدیث فی معناه حرف الجیم
حدیث الجار الی اربعین المنزل رواه البخاری فی الادب
المفرد انه من قول الحسن البصری وقد سئل عن الجار
فقال اربعون دارا امامه واربعون خلفه واربعون
عن یمینه واربعون عن شماله وکذا جاء عن الاوزاعی
حدیث جبلت القلوب علی حب من احسن الیها

لیکن یہ حدیث جو شخص پہونچا چالیس سال کو اور اوسنے لاٹھی کو
نہین بس کیا اوسنے نافرمانی کی۔ اسکا کچھہ اصل نہین حدیث سال کی
بعض مہینون مین اور عیدون مین جیسا کہ عادت پکڑی ہی لوگون نے
بعض شہرون مین۔ اسمین کوئی شئ وارد نہین ہوئی لیکن یہ بمعنے مین
صحیح ہے اسلئے کہ خالد بن معدان واثلہ بن اسقع کو عید کے دن ملا اور
کہا قبول کری اللہ تعالی ہمسے اور تمسے اوسنے کہا ہان قبول کرے
اللہ تعالی ہمسے اور تمسے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف
منسوب کیا لیکن وقف اسمین اشبہ ہی اور ثابت ہو چکا ہی کہ جب آدم علیہ
السلام نے بیت اللہ کا حج کیا تو فرشتون نے کہا اچھا ہوا حج تیرا ہمنے تجھسے
پہلے حج کیا ہی اور صحیحین مین ہے کہ اٹھہ کھڑا ہونا طلحہ کا کعب کے لئے اور اوسکو مبارکباد
دینی ساتھہ توبہ اللہ تعالی کی اور حقوق ہمسایہ مین مرفوع روایت ہی اگر پہنچے
اوسکو نیکی مبارکبادی دے اسکو اور اگر پہونچے اسکو مصیبت تو پوچھے
اسکو اور یہی حدیثین اس معنے مین آئی ہین حرف ثا۔ حدیث
اعتماد کرنا ہر ایک پر سبب عجز کا ہی۔ کہا سخاوی نے مین اسکو ان لفظون سے
نہین جانتا مین کہتا ہون اسکے معنے صحیح ہین اسلئے کہ کسی کو لائق نہین
کہ اعتماد کری سوا اللہ تعالی کی کسی پر کیونکہ جو شخص توکل کری اوسپر تو وہ
اوسکو کافی ہی اور جو شخص آدمیون کے آگی عذر کری تو اللہ تعالی اوسکو ذلیل کرتا ہے
اور مثل ہے پناہ پکڑی اوسنے گرمی ملت کے ساتھ کلت ایک قسم کی ضعیف انگوری ہے
نہین ہے پہرنا گناہ سے اور نہین قوت نیکی کی مگر ساتھہ مدد اللہ کے اور یہ حدیث اسکی تقویت کرتے
ہے محکم کرنی ایک کام پر برا ظن ہمارے اندر سے) حدیث تین چیزین ہین انکیطرف نہ میل کرے
ہو دنیا و بادشاہ و عورت یہ کلام اپنے معنے مین صحیح ہی ور حدیث نہین حرف جیم حدیث
ہمسایہ چالیس گہر تک ہے۔ مشہور یہ ہی جو بخاری نے ادب مفرد مین روایت کی ہی
کہ یہ قول حسن بصری کا ہی اور اوس سے ہمسائی کی بابت سوال ہوا جواب دیا چالیس
گہر آگی ہی اور چالیس پیچھے اور چالیس دائین اور چالیس بائین اور ایسا ہی اوزاعی سے
سے آیا ہی حدیث پیدا کئی گئی ہین دل محبت اوس شخص کی جو اونکی طرف نیکی کرے

وبغض من اساء اليها قال السخاوی يروی مرفوعا وموقوفا
وهو باطل من الوجهين و قول ابن عدی ثم البيهقی ان الموقوف
معروف من الاعمش يحتاج الى تاويل فانهما اوردا
كذلك بسند من يتهم بالكذب و الوضع فبسبب اجل الاعمش
عن مثله قال وربما يستأنس بما يروی اللهم لا تجعل
الفاجر عندی نعمة يرعاه بها قلبی و حديث الهدية تذهب
بالسمع والبصر وهو ضعيف حديث الجزاء من جنس
العمل قال السخاوی لم اقف بهذا اللفظ ويشير اليه قوله
تعالى (وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به) (و
جزاء سيئة سيئة مثلها) وكما تدين تدان حديث
جنبوا مساجدكم صبيانكم قال البزار ليس له اصل و
تعقبه السخاوی بانه اخرجه ابن ماجة مطولا وسنده ضعيف
وقال السيوطی حديث جنبوا مساجدكم مجانينكم و صبيانكم
رواه ابن ماجة عن واثلة بن الاسقع والطبرانی عن ابی الدرداء
وابی امامة حديث جهد المقل موضوع قال
ابن الديبع هو معنى حديث افضل الصدقة جهد المقل
موضوع الذی اخرجه ابو داؤد وغيره عن ابی هريرة
مرفوعا قلت والفرق بين المعنيين اذ الاول يشير الى انه
لا يملك شيئا غيره موضوع مبالغة فی فقره وفاقته والحديث
يراد به انه اذا كان فقيرا واعطى شيئا قليلا مما عنده
فهو افضل الصدقة كما ورد سبق درهم مائة الف درهم
حديث جور الترك ولا عدل العرب كلام ساقط لا حديث
ذكره ابن الديبع واقول هو كفر بظاهره حيث فضل
ظلم جماعة على عدل جماعة مع ان اهل العدل احسن الاجناس
الناس و اهل الجور اصلهم لا اجناس حديث الجوع

اور دشمنی اوس شخص سے جو اونکی طرف برائی کرے کہا سخاوی نے یہ مرفوع
اور موقوف روایت کی گئی ہے اور دونو وجہ سے باطل ہے اور قول ابن عدی کا
بعد اوسکے بیہقی کا (کہ موقوف معروف ہے اعمش سے) تاویل کا محتاج ہے کیونکہ ان دونو
نے ایسے شخص سے روایت کی ہے جو کذب و وضع سے متہم ہے بسبب اس قرینہ کی کہ
اعمش اپنی مثل سے بڑا ہے کہا کہ اس روایت سے بھی اوسکے تقویت ہو سکتی ہے
یا اللہ نہ کر فاجر کیلئے نعمت جو رعایت کرے اوسکی بسبب اوسکے میرا دل
اور اس حدیث سے ہدیہ کان اور آنکھ دور کر دیتا ہے - اور یہ ضعیف ہے حدیث
جزا شی کی جنس عمل سے ہے کہا سخاوی نے مین ان لفظون سے اسپر واقف
نہین ہوا اور اسکی طرف قول اللہ تعالی کا اشارت کرتا ہے (اگر تم عذاب
دو تو عذاب دو اوسقدر جس قدر تم عذاب دیے گئے ہو) (اور جزا برائی کے
برائی ہے اوسکی مثل) اور جیسا کہ تو بدلہ دیگا ویسا ہی دیا جائیگا حدیث
اپنی مسجدون سے اپنے لڑکونکو دور رکھو - کہا بزار نے اسکا کچھ اصل نہین اور سخاوی نے
اسطرح سے اسکا پیچھا کیا ہے کہ اسکو ابن ماجہ نے لمبی حدیث مین روایت کیا
ہے اور اوسکی سند ضعیف ہے اور کہا سیوطی نے یہ حدیث دور رکھو اپنی مسجدونکو
اپنے دیوانون اور لڑکون سے اسکو ابن ماجہ نے واثلہ بن اسقع اور طبرانی نے ابی الدرداء اور ابی امامہ
سے روایت کیا ہے حدیث کوشش تنگدست کے اوسکی آنسو مین کہا ابن دیبع نے
یا اس حدیث کی معنے مین افضل صدقے کا کوشش تنگدست کے ہے جو آنسو اوسکی ہے
اسکے ابو داؤد وغیرہ نے ابی ہریرہ سے مرفوع کی ہے اور فرق دونو معنون
مین یہ ہے پہلا قول اسکے طرف اشارت کرتا ہے کہ وہ سوائے آنسون کے کچھ چیز
کا مالک نہین بطور مبالغہ کی فقر اور بھوکھ مین اور حدیث سے یہ مراد ہے کہ جب کوئی فقیر
ہو اور دے تھوڑی شے سے جو اوسکے پاس ہو پس وہ افضل صدقہ ہے جیسا کہ وارد
ہوا ہے ایک درہم لاکھ درہم پر سبقت لیجاتا ہے حدیث ظلم ترکونکا
عدم عدل عرب کا برابر ہے (یہ کلام بے اعتبار ہے حدیث نہین اسکو ابن دیبع نے
ذکر کیا ہے مین کہتا ہون بلکہ یہ ظاہر مین کفر ہے اسلیے کہ ایک جماعت کے ظلم کو ایک جماعت کے عدل
پر فضیلت دیہ باوجود کہ عادل لوگ بہتر خلقت ہین اور ظالم لوگ بدتر خلقت مین حدیث

كاذ لا يرحم على صاحبه في حالة وقائله من اهل الجنة
اى دافعه عن مسلم مضطر من اهل الجنة فمعناه صحيح
واما مبناه فكما قال ابن الديبع انه كلام يدور في الاسواق
وليس بحديث **حديث** الجيزة روضة ومصر خزائن
الله في ارضه قال العسقلاني كذب موضوع وفي النهاية
ان الجيزة بكسر الجيم وسكون الياء قرية قبالة مصر
على النيل

حرف الحاء المهملة

حديث حاكوا الباعة فانه لا ذمة لهم كذا ذكره ابن الديبع بتشديد
الكاف مدغما ولفظ السيوطي حاكوا بالفك وقال لا
اصل له وفي مسند ابي يعلى من حديث الحسين بن علي
مرفوعا المغبون لا محمود ولا مأجور واخرجه ابو القاسم
البغوي من طريق كامل بن طلحة عن ابي هشام القناد
قال كنت احمل المتاع من البصرة الى الحسين بن علي بن
ابي طالب فكان يماكسني فيه فلعلي لا اقوم من عنده حتى يهب
عامته قلت يا ابن رسول الله لجئتك بالمتاع من البصرة
تماكسني فيه فلعلي لا اقوم حتى يهب عامته فقال ان ابي
حدثني يرفع الحديث الى النبي عليه السلام قال المغبون لا
مأجور ولا محمود قال البغوي لوهم من كامل ورواه غيره
عن ابي هشام قال كنت احمل المتاع الى علي بن الحسين
قال العسقلاني ورد بسند ضعيف بلفظ ماكسوا
الباعة فانه لا خلاق لهم قال ورد بسند قوي عن سفيان
الثوري انه قال كان يقال ماكسوا الباعة فانه لا خلاق
لهم **حديث** حبب الي من دنياكم ثلاث الطيب و
النساء وجعلت قرة عيني في الصلوة قال الزركشي رواه
النسائي والحاكم من حديث انس بدون لفظ ثلث وقال

کا فرہے اپنے صاحب کے کسی حال میں رحم نہیں کرتی اور اوسکا قائل اہل
جنت سے ہے یعنی دفع کرنیوالا ہو کہہ کام مرد مسلمان بے قرار سے اہل جنت سے ہے
معنے اسکے صحیح ہیں لیکن بنا اسکے ایسی ہی جیسا کہ ابن دیبع نے فرمایا ہے
یہ کلام بازاروں میں پہرتی ہے حدیث نہیں **حدیث** جیزہ باغ ہے
اور شہر مصر اللہ تعالی کا خزانہ ہے زمین میں کہا عسقلانی نے کذب ہے موضوع
ہے اور نہایہ میں ہے جیزہ کسرہ جیم اور سکون یا سے نام گاؤں کا ہے قریب مصر کے
نیل پر

حرف حا

حدیث سختی کرو بیچنے والوں سے اس لیے
کہ یہ اونکو لازم ہے - ایسا ہی اسکو ابن دیبع ذکر کیا ہے تشدید کاف
اور سیوطی کا لفظ فک ادغام سے ہے اور کہا کہ اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور مسند
ابی یعلی میں حسین بن علی سے مرفوع روایت ہے مغبون نا اجر
ہے اور نہ محمود اور اوسکو ابو القاسم بغوی نے طریق کامل بن طلحہ
سے اوسنے ابی ہشام القناد سے روایت کی ہے کہا اوسنے میں
بصرہ سے اسباب حسین بن علی بن ابی طالب کیطرف لاتا تہا وہ
مجھے اوس میں کم دیتا تہا اور میں اوسکے پاس سے نہ کہڑا ہوتا جب تک
وہ تمام اسباب بخش نہ دیتا میں نے کہا اے بیٹے رسول اللہ کے
کیا میں لایا ہوں تیری پاس اسباب بصرہ سے تو مجھے اوس میں کم دیتا ہے
اور میں نہیں کہڑا ہوتا تاکہ تو تمام بخش دیتا ہے کہا مجھے میرے باپ نے
مرفوع روایت کی ہے کہ مغبون نا اجور ہے اور نہ محمود کہا بغوی نے وہم کامل
سے ہے اور غیروں نے ابی ہشام سے روایت کی ہے کہا اوسنے میں لیجاتا
تہا اسباب علی بن حسین کے طرف اور کہا عسقلانی نے یہ سند ضعیف کے ساتھ ان لفظوں
سے وارد ہے کہ بیع کی نقصان کرنیوالوں کیلئے کچھ نصیب نہیں ہے کہا اوس سند
قوی سے سفیان ثوری سے مروی ہے وہ کہتا تہا بیع کے نقصان کرنیوالوں
کیلئے کچھ نصیب نہیں ہے **حدیث** مجھے تمہارے دنیا سے تین چیزیں پسند
ہیں خوشبو اور عورتیں اور میری آنکھوں کا آرام نماز میں کیا گیا ہے کہا زرکشی
نے روایت کیا اسکو نسائی اور حاکم نے انس سے سوے لفظ تین کے کہا

السخاوی لم اقف علی لفظ ثلاث الا فی موضعین
من الاحیاء وفی تفسیر آل عمران من الکشاف وما رأیتها
فی شئ من طرق هذا الحدیث بعد مزید التفتیش قال
وزیادته مختلفة للمعنی فان الصلوة لیست من الدنیا
قلت وصحته من جهة المبنی فقد قال السیوطی فی تخریج
احادیث الشفاء لکن عند احمد من حدیث عائشة
کان یعجب نبی الله من الدنیا ثلاثة اشیاء النساء و
الطیب والطعام فاصاب اثنتین ولم یصب واحدة اصاب
النساء والطیب ولم یصب الطعام قال اسناده صحیح الا
ان فیه رجلا لم یسم قلت فیصیر اسناده حسنا و
صحته من جهة المعنی فلو فرع قرة عینه فی الدنیا
جعل کانه منها ویؤیده ما جاء فی روایة الطیب والنساء
وقرة عینی فی الصلوة وهل المراد بالصلوة العبادة
الموضوعة لسائر الانام والصلوة علیه علیه السلام ثبت خلاف
حبك الشئ یعمی ویصم رواه ابو داؤد وقد بالغ الصغانی
فیه وحکم بالوضع علیه قال السخاوی ویکفینا سکوت
ابی داؤد علیه فلیس بموضوع ولا شدید الضعف فهو حسن
قلت ذکر الزرکشی عن ابی الدرداء وقال الوقف اشبه
وروی عن معاویة بن ابی سفیان ولا یثبت وسکت علیه
السیوطی مع انه ذکره فی الجامع الصغیر وقال رواه احمد و
البخاری فی تاریخه وابو داؤد عن ابی الدرداء والخرائطی
فی اعتلال القلوب عن ابی هریرة رضی الله عنه وابن
عساکر عن عبد الله بن انیس انتهی فالحدیث اما صحیح
لذاته او لغیره فیرتقی عن درجة الحسن لذاته لکثرة رواته
وقوة صفاته **حدیث** الحبیب لا یعذب حبیبه

سخاوی نے یہ لفظ تین پر واقف نہیں ہوا مگر احیا کی دو جگہہ مین اور
کشاف کی تفسیر آل عمران مین اور مینے ان دونو کو کسی جگہہ اس حدیث کے
طرق مین نہین دیکھا حالانکہ بہت تلاش کے ہی کہا اوسنے زیادتی
اسکے معنون کو مختلف کرتی ہی کیونکہ نماز دنیا سی نہین ہے مین کہتا ہون
صحت اسکے مبنی کی جہت سی یہہ ہی کہا سیوطی نے تخریج احادیث شفا مین
لیکن احمد کی نزدیک عائشہ سے یہہ ہی رسول اللہ کو دنیا سی تین چیز
پسند آتی تہین عورتین اور خوشبوئی اور طعام آنحضرت کو دو
چیزین ملین اور ایک نہی ملی آنحضرت کو عورتین اور خوشبوئے
اور نہ ملا طعام کہا اوسنے اسناد اسکی صحیح ہے مگر اس مین ایک مرد
ہے اوسکا نام معلوم نہین مین کہتا ہون اب اسناد اسکی حسن ہو گئے
لیکن صحت اسکے جہت معنی سی اسطرح ہے کہ آرام آنکھونکا دنیا سی گویا
اسی سے ہی اور اسکی تائید یہہ روایت کرتی ہی کہ خوشبو اور عورتین اور آرام آنکھونکا نماز مین
مراد صلوۃ سی عبادت ہی جو تمام خلقت کے لئے بنائی گئی ہی اور درود آنحضرت پر
ہو اللہ تعالی کی اوس پر **حدیث** محبت تیری کسی شی سے تجھے اندھا
اور بہرا کرتی ہی روایت کیا اسکا ابو داؤد نی اور صغانی اس مین مبالغہ کرکے
اسپر وضع کا حکم کیا کہا سخاوی نے ہمکو اسپر ابو داؤد کا چپ کرنا کفایت کرتا ہی
پس نہ موضوع نہین ہے اور نہ سخت ضعیف حسن ہی مین کہتا ہون زرکشی نے
ابی الدرداء سی ذکر کیا ہی اور کہا اسکا وقف اچھا ہے اور معاویہ بن سفیان سے روایت
کی گئی ہے اور ثابت نہین ہوئے اور سیوطی نے اسپر چپ کی ہی باوجودیکہ
اوسنے اسکو جامع صغیر مین ذکر کیا ہی اور کہا روایت کیا اسکو احمد اور بخاری
نے تاریخ مین اور ابی داؤد نی ابی الدرداء سی اور خرائطی نے اعتلال القلوب
مین ابی ہریرہ سی اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن انیس سے
انتہی۔ پس حدیث یا تو صحیح لذاتہ ہی یا لغیرہ درجہ حسن لذاتہ
سے بڑھ کر ہے بسبب کثرت روات کی اور قوت صفات کے
حدیث دوست نہین عذاب دیتا دوست کو

قال السخاوی ما علمته فی المرفوع وقوله تعالی (وقالت
الیهود والنصاری نحن ابناء الله واحباؤه قل فلم یعذبکم
بذنوبکم) یشیر الیه ای الی صحة معناه وان لم یثبت
مبناه **حدیث** حب الدنیا رأس کل خطیئة
قال بعضهم موضوع ومنهم ابن تیمیة حیث جزم بانه
من قول جندب البجلی وقد رواه البیهقی فی الشعب
باسناد حسن الی الحسن البصری رفعه مرسلا قال السیوطی
وقد عد الحدیث فی الموضوعات وتعقبه شیخ الاسلام
ابن حجر بان المدینی اثنی علی مراسیل الحسن والاسناد
حسن الیه وقد اورده الدیلمی من حدیث علی بن ابی طالب
فی مسند ولم یذکر له اسنادا وهو فی تاریخ ابن عساکر
عن سعد بن مسعود الصدفی التابعی بلفظ حب الدنیا
رأس الخطایا انتهی وهو عند ابی نعیم فی ترجمة سفیان
الثوری من الحلیة من قول عیسی علیه السلام وعند
ابی الدنیا فی مکاید الشیطان له من قول مالک بن دینار
اقول القائل بانه موضوع لم یصرح باسناده والاسانید
مختلفة والمرسل حجة عند الجمهور اذا صح اسناده و
لهذا قال ابن المدینی مرسلات الحسن اذا رووها عنه
الثقات صحاح وقال الدارقطنی فی مراسیله ضعیف
فالاعتماد علی عماد الاسناد **حدیث** حب الوطن
من الایمان قال الزرکشی لم اقف علیه وقال السید
معین الدین الصفوی لیس بثابت وقیل انه من کلام
بعض السلف وقال السخاوی لم اقف علیه ومعناه صحیح
قال المنوفی ما ادعاه من صحة معناه عجیب اذ لا ملازمة
بین حب الوطن وبین الایمان ویرده قوله تعالی (ولو

حب الوطن من الایمان

کہا سخاوی نے مین اسکو مرفوع نہین جانتا اور یہ قول اللہ تعالی کا
(اور کہا یہود نے ہم بیٹے اللہ کے ہین اور دوست اوسکے تو کہہ یا محمد پس
کسلیے تمکو عذاب تباہی بسبب گناہ تمہاری کے) اشارت اسکے
صحت معنی کے طرف کرتا ہی اگرچہ بنا اسکے صحیح نہین ہے **حدیث**
محبت دنیا کی تمام گناہون کے سردار ہی کہا بعض نے موضوع ہے اور
اون سے ابن تیمیہ ہے اوس نے یقینًا کہا ہی کہ یہ جندب بجلی کا قول ہے اور اسکو
بیہقی نے شعب مین اسناد حسن سے حسن بصری تک اور اوس نے اسکو مرفوع
مرسل کیا ہی کہا سیوطی نے اوس نے حدیث کو موضوعات مین شمار کیا ہی پیچھا
کیا اسکا شیخ الاسلام ابن حجر نے اسطرح سے کہ مدینی نے مراسیل حسن پر ثنا کہی
ہے اور اسناد اوستک حسن ہے اور اوسکو دیلمی نے سند مین علی بن ابی طالب
سے لایا ہی و اسکی اسناد نہین ذکر کی اور تاریخ ابن عساکر مین سعد بن مسعود صدفی
تابعی سے ان لفظون سے ہی محبت دنیا کی سردار گناہون کے ہی تمام ہوئی اور
ابی نعیم کے نزدیک ترجمہ سفیان ثوری مین حلیہ سے قول عیسی علیہ السلام کی
کے طرف منسوب ہی مکاید الشیطان مین ابی الدنیا سے قول مالک بن
دینار کا لکھا ہی مین کہتا ہون جسنے اسکو موضوع کہا ہی اوس نے اسکے
اسناد کی تصریح نہین کی ہے اور سندین مختلف ہین اور مرسل جمہور کے
نزدیک جب اوسکی اسناد صحیح ہو حجت ہی اور اسی واسطے ابن مدینی
نے کہا ہی مرسل حدیثین حسن کے جب اوس سے روایت کری صحیح ہین
اور کہا دارقطنی نے اوسکی مراسیل مین ضعف ہی پس اعتبار اسناد
پر ہے **حدیث** محبت وطن کی ایمان سے ہے۔ کہا زرکشی
نے مین اسپر واقف نہین ہوا اور کہا سید معین الدین صفوی
نے ثابت نہین ہے اور کہا گیا ہے یہ بعض سلف کی کلام ہے
اور کہا سخاوی نے مین اسپر واقف نہین ہوا اور معنی اسکے
صحیح ہین کہا منوفی نے اسکی صحت کا دعوی کرنا عجیب ہے اسلیے کہ حب
وطن اور ایمان مین کوئی ملازمت نہین ہے اور اسکو رد کرتا ہی قول اللہ تعالی کا (اگر

اناكتبنا عليهم) فانه دل على حبهم وطنهم مع عدم
تلبسهم بالايمان اذ ضمير عليهم للمنافقين وتعقبه
بعضهم بانه ليس في كلامه انه لا يحب الوطن الا المؤمن و
انما فيه ان حب الوطن لا ينافي الايمان انتهى ولا يخفى
ان معنى الحديث حب الوطن من علامة الايمان وهي
لا تكون الا اذا كان الحب مختصا بالمؤمن فاذا وجد
فيه وفي غيره لا يصلح ان يكون علامة فقوله ومعناه
صحيح نظرا الى قوله تعالى حكاية عن المؤمنين (ومالنا
الا نقاتل في سبيل الله وقد اخرجنا من ديارنا) فصحت
معارضة لقوله تعالى (ولو انا كتبنا عليهم ان اقتلوا)
ثم الاظهر في معنى الحديث ان صح مبناه ان يحمل على ان
المراد بالوطن الجنة فانها المسكن الاول لابينا آدم
على خلاف فيه انه خلق فيها او دخل بعد ما كمل وتم
او المراد به مكة فانها ام القرى وقبلة العالم او الرجوع
الى الله تعالى على طريقة الصوفيين فانه المبدأ والمعاد
يشير اليه قوله تعالى (وان الى ربك المنتهى) او المراد به
الوطن المتعارف لكن بشرط ان يكون سبب حبه صلة
ارحامه واحسانه الى اهل بلده من فقرائه وايتامه
ثم التحقيق انه لا يلزم من كون الشئ علامة له
اختصاصه به مطلقا بل يكفي غالبا الا ترى الى حديث
حسن العهد من الايمان وحب العرب من الايمان مع انهما
يوجدان في اهل الكفران والله المستعان حديث حب
الهرة موضوع كما قاله الصغاني وغيره وقد بسطت عليه
بعض الكلام في رسالة مستقلة لتحقيق المرام والصحيح ايه
في تقديره من خصال اهل الايمان وهو لا ينافي ما تصف

ہم لکھتے اونپر) پس اس قول نے دلالت کی ہے اس بات پر کیونکہ
محبت اپنی وطنوں سے ہے باوجودیکہ انمین ایمان نہین ہے اسلیے کہ
ضمیر علیہم کا منافقین کے طرف ہے اور بعضون نے اسکا اسطرح پیچھا کیا
کہ اوس کلام مین یون نہین کہ نہین دوست رکھتا وطن کو مگر مومن
بلکہ اسمین یہہ ہے کہ حب وطن کے منافی ایمان کی نہین انتہے اور پوشیدہ
نہین کہ معنے حدیث کی حب وطن کی ایمان کی علامت ہے اور یہ معنے
نہین ہو سکتی مگر جب حب مختص مومن سے ہو اور حب مومن اور غیر مومن
مین پائے گئے تو اوسکے قبول کی علامت نہین ہو سکتے اور معنے اسکے
بعد نظر کے قول اللہ تعالی کی طرف جسمین حکایت مومنون کی کے ہے
صحیح معلوم ہوتے ہین (اور کیا ہے ہمکو کہ ہم اللہ کی رستے مین جنگ کرینگے
حالانکہ ہم اپنے گہرون سے نکالے گئے ہین) پس اسکا معارضہ اس قول اللہ
تعالی سے صحیح ہوگیا (اور اگر ہم لکھتے انپر کہ قتل کرو) پہر ظاہر معنے حدیث
یہ نکلتا ہے کہ اگر اسکے بنا صحیح ہو جائے تو اوسپر حمل کرنا چاہیے کہ مراد وطن
سے جنت ہے کیونکہ وہ مسکن پہلا ہے ہمارے باپ آدم علیہ السلام کا
لیکن اس بات مین خلاف ہے کہ پہلے جنت مین پیدا کئے گئے یا بعد پیدایش کے داخل جنت
کئے گئے یا مراد وطن سے مکہ ہے کیونکہ وہ گانون کی ماں ہے اور جہان کا قبلہ ہے یا مراد اس سے رجوع
اللہ تعالی کیطرف ہے اوپر قول صوفیون کے کیونکہ وہی مبدا اور معاد ہے جیساکہ اوسکیطرف قول اللہ تعالی
کا اشارت کرتا ہے (اور طرف تیرے رب کی ہے بازگشت) یا مراد اوس سے متعارف وطن ہے لیکن
اسطرح سے کہ اسکی نیت ہو کہ مین اپنے کنبے سے وصل کرون اور اہل شہر اور یتیمون پر احسان کرون
اسکی تحقیق یہہ ہے کہ ایک شئ کی علامت ہونے سے اوسکے خصوصیت اوس سے لازم نہین آتی بلکہ
اکثر اوسمین پائے جاتی ہے کیا تو اس حدیث کیطرف نہین دیکھتا حسن عہد کا ایمان سے
ہے باوجودیکہ یہ دونو اہل کفر مین سے پائی جاتی ہین - اور اللہ تعالی مددگار کرنیوالا
ہے حدیث محبت بلی کے - موضوع ہے جیساکہ صغانی وغیرہ
نے کہا ہے اور اس مین مینے ایک رسالہ مستقل لکھا ہے اور صحیح یہ ہے
کہ اسطرح کہنا چاہیے کہ یہ خصلتین اہل ایمان کے ہین اور یہ منافی نہین

به بعض اهل الكفران كسائر مكارم الاحسان ولايقال
من علامة الايمان كما توهم السعد والسيد واغرب
الثاني حيث جعل اضافته من باب اضافة المصدر
الى مفعوله **حديث** حبذا المتخللون من امتي قال
الصغاني موضوع ظاهره وفسره بتخليل الاصابع في الوضوء او
بتخليلها بعد الطعام قلت مبناه فوضعه ظاهر واما
معناه فثبوته ظاهر باهر لورود الاحاديث في تخليل
اللحية والاصابع حتى عد من السنة المؤكدة فينظر في
رجال اسناده ليحكم عليه بالتحقيق والله ولي التوفيق
حديث الحج جهاد كل ضعيف تساهل الصغاني حيث
ادرجه في الموضوعات وقد رواه احمد بن ماجة من حديث
ابي جعفر محمد بن علي بن الحسين عن ام سلمة مرفوعا
واسناده حسن **حديث** الحجامة في نقرة الرأس
تورث النسيان فتجنبوا ذلك رواه الديلمي من طريق عمر
بن واصل قال حكى لي محمد بن سوا عن مالك بن دينار
عن انس مرفوعا وابن واصل اتهمه الخطيب بالوضع لا
سيما وهو حكاية وقد احتجم عليه السلام في يافوخه من
وجع كان به **حديث** الحجون والبقيع يؤخذان باطرافهما
وينثران في الجنة وهما مقبرتان بمكة والمدينة اورده
الزمخشري في الكشاف وبيض له الزيلعي في تخريجه وتبعه
العسقلاني وسكت عنه السيوطي **حديث** حذف السلام
سنة قال ابن القطان لا يصح مرفوعا ولا موقوفا قلت
اخرجه ابوداود والترمذي وابن خزيمة والحاكم في
صحيحيهما عن ابي سلمة عن ابي هريرة رضي الله عنه رفعه
الحاكم وصححه ورفعه الترمذي وقال حسن صحيح ثم قيل

اسکی کہ اہل کفر میں بعض فضیلت پائی جاتی مثل باقی کاموں احسان کے
اور علامت ایمان کی نہ گنتا چاہیے جیسا کہ سعد اور سید نے وہم کیا ہے اور دوسرے
نے بہت تعجب کی بات کہی ہے اسلئے کہ اوسنے اضافت اوسکی اضافت مصدر کے
مفعول کیطرف بنائی ہے **حدیث** اچھے ہیں خلال کرنیوالے میری امت سے کہا صغانی نے
موضوع ہونا اسکا ظاہر ہے اور اوسنے تفسیر اسکی اسطرح کی ہے وضو میں انگلیوں کا
خلال کرنا یا خلال کرنا اونکا بعد طعام کی میں کہتا ہوں باعتبار بنا کی موضوع
ہونا اسکا ظاہر ہے لیکن باعتبار معنی کی ثبوت اسکا ظاہر ہے بسبب وارد ہونے احادیث
کے داڑھی اور انگلیوں کے خلال میں حتی کہ ان دونوں کا خلال سنت مؤکدہ سے شمار
کیا گیا ہے پس نظر کیجاوے اسکے اسناد میں تا کہ تحقیق سے حکم کیا جاوے اور اللہ تعالی
توفیق کا ولی ہے **حدیث** حج جہاد ہے ہر ضعیف کا صغانی نے تساہل کیا ہے اسلئے
کہ اوسنے اسکو موضوعات میں درج کیا ہے حالانکہ اسکو احمد بن ماجہ نے ابی جعفر
محمد بن علی بن حسین سے وہ ام سلمہ سے مرفوع لایا ہے اور سند اسکی حسن ہے **حدیث**
پچھنی سر کے تالو میں نسیان کو پیدا کرتی ہے پس اس سے بچو اسکو دیلمی نے عمر
بن واصل سے روایت کی ہے کہا اوسنے میری پاس محمد بن سوا نے مالک بن
دینار سے اوسنے خطیب نے وضع سے متہم کیا ہے خصوصا یہ حکایت ہے کہ آں
حضرت علیہ السلام نے اپنے تالو میں بسبب درد کی پچھنے لگائی ہے
حدیث حجون اور بقیع کو پکڑ کر جنت میں منتشر کرینگے اور
دو قبریں ہیں مکہ اور مدینہ میں اسکو زمخشری کشاف میں لایا
ہے اور زیلعی نے تخریج میں سفید کر چھوڑی ہے اور عسقلانی
اسکا تابع ہوا ہے اور سیوطی چپ کی ہے **حدیث**
سلام کا حذف کرنا سنت ہے کہا ابن قطان نے مرفوع اور موقوف
دونوں طرح سے صحیح نہیں میں کہتا ہوں اسکو ابو داؤد اور
ترمذی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے اپنے صحیحین میں ابی سلمہ
سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے حاکم نے اسکو مرفوع کیا
اور صحیح کہا ہے اور ترمذی نے مرفوع کیا اور کہا حسن صحیح ہے پھر کہا گیا ہے

معناه اسراع الامام به لئلا يسبقه المأموم و
لغرب بعض المالكية بقوله هو ان لا يكون فيه قوله
ورحمة الله **حديث** الحديث فى المسجد تاكل
الحسنات كما تاكل البهيمة الحشيش لم يوجد كذا فى
المختصر **حديث** حسنات الابرار سيئات
المقربين من كلام ابى سعد الخراز **حديث**
حسنوا النفالكم تكمل بها فرائضكم لا اصل له بهذا
المبنى وان كان يصح فى المعنى **حديث** الحسن
مرحوم من كلام ابى حازم التابعى **حديث** الحسود لا
يسود من كلام بعض السلف كما فى رسالة القشيرى
حديث حضور مجلس عالم افضل من صلوة الف
ركعة كذا فى الاحياء من حديث ابى ذر قال العراقى ذكره
الجوزى فى الموضوعات من حديث عمر ولم اجده من
طريق ابى ذر **حديث** الحفظ فى الصغر كالنقش
فى الحجر ليس بثابت كذا لكن رواه الخطيب فى جامعه
من حديث ابن عباس رضى الله عنه مرفوعا حفظ الغلام الصغير
كالنقش فى الحجر وحفظ الرجل بعد ما كبر كالكتابة
على الماء **حديث** حكمى على الواحد كحكمى على
الجماعة لا اصل له كما قال العراقى وانكره المزنى
والذهبى ايضا وقال الزركشى لا يعرف **حديث**
الحمد لله رداء الرحمن لم يوجد له اصل **حديث**
حمل على باب خيبر اورده ابن اسحق فى السير وانكره
بعض العلماء وقال السخاوى له طرق كلها واهية
وقال الزركشى اخرجه الحاكم من طرق عن جابر
بلفظ ان عليا لما انتهى الى الحصن اجتبذ احد

معنے اسکے یہ ہین امام کا سلام جلدی پہیرنا تاکہ مقتدی اوس سے سبقت نہ
کرجاوے اور بعض مالکیون نے کہا ہے حذف کرنا قول ورحمۃ اللہ کا مراد ہے **حدیث**
باتین کرنی مسجد مین نیکیون کو کہاتی ہین جیساکہ چہارپایہ گہاس کو
کہاتا ہے۔ نہین پائی گئی ایساہی مختصر مین ہے **حدیث**
پاک لوگون کی نیکیان مقربین کی برائیان ہین کلام ابی سعد الخراز
کے ہے **حدیث** اچہا کرو اپنے نفلون کو انسے فرائض تمہارے
کامل کئے جاوینگے اس بنا پر اسکا کچہہ اصل نہین اگرچہ باعتبار معنے
کے صحیح ہے **حدیث** حسن پر رحمت کیا گیا ہے۔ یہ کلام ابی حازم
تابعی کی ہے **حدیث** حاسد سردار نہ بنایا جاوے۔ یہ بعض سلف
کے کلام ہے جیساکہ رسالہ قشیری مین ہے **حدیث** عالم کی مجلس
مین حاضر ہونا ہزار رکعت نماز سے افضل ہے۔ ایسا ہی احیا مین ہے ابی ذر
سے کہا عراقی نے اسکو جوزی نے موضوعات مین عمر سے ذکر کیا ہے اور
مینے اسکو ابی ذر کی روایت سے نہین پایا **حدیث** لڑکپن مین
یاد کرنا مثل نقش کے ہے پتہر مین۔ یہ اسطرح ثابت نہین ہے لیکن خطیب نے
جامع مین ابن عباس سے مرفوع روایت کی ہے چہوٹے لڑکے کا یاد
کرنا مثل نقش کی ہے پتہر مین اور بڑے مرد کا یاد کرنا مثل کتابت کے
ہے پانی پر **حدیث** میرا حکم واحد پر مثل حکم میرے
کی ہے جماعت پر۔ اسکا کچہہ اصل نہین جیساکہ عراقی نے کہا ہے
اور انکار کیا اسکا مزنی اور ذہبی نے بہی اور کہا زرکشی نے معلوم نہین
ہوئی **حدیث** الحمد للہ رحمن کے چادر ہے اسکا اصل نہین پایا
گیا **حدیث** حضرت علی نے دروازہ خیبر کا اوٹہایا اسکو
ابن اسحاق سیر مین لایا ہے اور بعض علمار نے انکار اسکا
کیا ہے اور کہا سخاوی نے اسکے بہت طرق ہین سب کے سب
واہیات ہین اور کہا زرکشی نے اسکو حاکم بہت طرق سے
جابر سے اسطرح لایا ہے کہ جب حضرت علی قلعہ پر پہونچے تو ایک

ابوابه بالارض فاجتمع عليه بعده سبعون رجلا فاجهدوا على
ان اعادوا الباب اخرجه ابن اسحق في سيرته عن
ابي رافع وان سبعة لم يقلبوه حديث حين تقلى تدرى
ليس بحديث ومعناه صحيح ويشير اليه قوله تعالى و
سوف تعلمون حين يرون العذاب من اضل سبيلا)
حرف الخاء المعجمة - حديث خاب قوم
لا سفيه له هو من قول مكحول بلفظ ذل من لا سفيه له
كما رواه ابن ابي الدنيا في الحكم له حديث خازن
القوي ممقوت ليس بحديث ولكن معناه صحيح لحديث
المحتكر ملعون حديث خالفوا اليهود ولا تعمموا
فان تعميم العمائم من زي اليهود لا اصل له على ما ذكره السيوطي
حديث خذوا شطر دينكم عن الحميراء وهي
عائشة وتصغير الحمراء بمعنى البيضاء على ما في النهاية
والشطر النصف قال العسقلاني لا اعرف له اسنادا و
لا رايته في شيء من كتب الحديث الا في النهاية لابن الاثير
ولم يذكر من خرجه وذكر الحافظ عماد الدين بن كثير
انه سأل المزي والذهبي فلم يعرفاه وذكره في الفردوس
بغير اسناد وبغير هذا اللفظ ولفظه خذوا ثلث
دينكم من بيت الحميراء وبيض له صاحب مسند
الفردوس ولم يخرج له اسنادا وكذا ذكره السخاوي و
قال السيوطي لم اقف عليه وقال الحافظ عماد الدين بن كثير
في تخريج احاديث مختصر ابن الحاجب غريب جدا
بل هو حديث منكر سألت عنه شيخنا الحافظ المزي
فلم يعرفه وقال لم اقف له على سند الى الان وقال
شيخنا الذهبي هو من الاحاديث الواهية التي

دروازہ اسکا زمین سے کھینچا اوسکے بعد اوسپر ستر آدمی جمع ہوئے اونہوں
نے کوشش کی کہ دروازہ کو پہیر جگہپر لوٹائیں اور اسکو ابن اسحاق نے سیرت مین
ابی رافع سے لایا ہے کہ سات آدمی اوسکو نہ لوٹا سکے حدیث جب تو
دشمنی کریگا معلوم کریگا - یہ حدیث نہین ہے معنے اسکے صحیح ہین اور
اسکی طرف قول اللہ تعالی کا اشارت کرتا ہے (قریب ہے جان لوگی جب وہ
عذاب دیکھینگے کون ہے رستے سے بہکا ہوا) حرف خاء معجمہ حدیث
نقصان پایا اوس قوم نے جسمین کوئی بے وقوف نہیں ہے - یہ مکحول کا
قول ہے ان لفظوں سے ذلیل ہوئی وہ قوم جسکا بیوقوف کوئی نہین جیسا
کہ ابن ابی الدنیا نے حکم مین روایت کی ہے حدیث اللہ کا غضب ہے اوس
شخص پر جو طعام کو جمع کرے یہ حدیث نہیں اسلئے کہ حدیث مین ہے احتکار کرنیوالے
پر لعنت ہے حدیث یہود کی مخالفت کرو یعنی پگڑی نہ باندھو کیونکہ پگڑی
باندھنا یہود کا لباس ہے اسکا کچھہ اصل نہین جیسا کہ سیوطی نے ذکر کیا ہے
حدیث نصف دین حمیرا یعنی عائشہ سے سیکھو اور تصغیر حمرا کی بیضا کے معنے
ہے جیسا کہ نہایہ مین ہے اور شطر کے معنے نصف کی ہین کہا عسقلانی نے مین اسکے
سند نہین جانتا اور نہ مینے اسکو کسی کتاب حدیث مین دیکھا ہے مگر نہایہ ابن الاثیر
مین اور اوسنے اسکی مخرج کو ذکر نہین کیا اور حافظ عماد الدین بن کثیر
نے ذکر کیا ہے کہ مینے مزی اور ذہبی سے پوچھا ان دونوں نے اسکو نہ پہچانا اور ذکر
کیا اسکو فردوس مین بغیر سند کے اور بغیر ان لفظوں کے اور لفظ اوسکے یہ ہین
تم تیسرا حصہ دین کا گھر حمیرا سے لو اور صاحب مسند فردوس نے اسکے لئے سفید
چھوڑا ہے اور اسکی اسناد نہ ذکر کی ایسا ہی اسکو سخاوی نے ذکر کیا کہا سیوطی
نے مین اسپر واقف نہین ہوا اور کہا حافظ عماد الدین بن کثیر
نے تخریج احادیث مختصر ابن حاجب مین یہ بہت غریب ہے بلکہ منکر ہے
مینے اسکی بابت شیخ حافظ مزی سے پوچھا اوسنے
اسکو نہ پہچانا اور کہا مین اب تک اسکے سند پر واقف
نہین ہوا اور کہا شیخ ذہبی نے یہ احادیث واہیہ سے ہے جنکا

لا یعرف له اسناد انتهی لكن فی الفردوس من حدیث انس رضی الله عنه
ثلث دینكم من بیت عائشة ولم یذكر له اسنادا قلت
لكن معناه صحیح فان عندها من شطر الدین استنادا
یقتضی اعتمادا وقد اشتهر ایضا حدیث كلمینی یا حمیرا
لكن لیس له اصل عند العلماء **حدیث** خصمی
حاكمی كلام لا حدیث **حدیث** الخمول نعمة وكل
یاباها من كلام بعض السلف نعم ثبت عن سعد مرفوعا
ان الله یحب العبد الخفی النقی ذكره السخاوی وكذا
حدیث الخمول راحة والشهرة آفة من كلام المشائخ
حدیث صار نساء امتی احسنهن وجها وارخصهن
مهرا قال السخاوی ذكره الدیلمی مرفوعا بلا اسناد
حدیث خیر تجارتكم البز وخیر صنائعكم الخرز
قال العراقی لم اقف له علی اسناد وذكره صاحب الفردوس
من حدیث علی **حدیث** خیر البر عاجله لا یصح
مبناه وقد ورد عن العباس فی معناه لا یتم المعروف الا بتعجیله
فانه اذا عجله هناه وهو معنی ما اشتهر من ان الانتظار
اشد من الموت ای لانه قد یؤدی الی الموت **حدیث**
خیر الاسماء ما عبد وما حمد قال السیوطی لم اقف علیه
وفی معجم الطبرانی من حدیث ابی زهیر الثقفی اذا سمیتم فعبدوا
واخرج ایضا من حدیث ابن مسعود مرفوعا احب الاسماء
الی الله ما تعبد له وسنده ضعیف وروی ابو نعیم بسنده
مرفوعا قال الله تعالی وعزتی وجلالی لا اعذب احدا
یسمی باسمك فی النار **حدیث** خیر خیر حین یسمع الغراب
ونحوه لیس بحدیث بل هو نوع من الطیرة ذكره ابن الربیع
قلت بل هو من الفال لا من التشاؤم لا فی الحال ولا فی المآل

کچھ اصل نہیں انتہی لیکن فردوس میں انس سے ہی سیکھو تیسرا حصہ دینکا عائشہ
کے گھر سے اور اسکی کوئی سند ذکر نہکی میں کہتا ہوں لیکن معنی اسکے
صحیح ہیں کیونکہ اسکے پاس نصف دین ایسی سند سے ثابت ہی جو قابل اعتماد ہے
اور یہ بھی حدیث مشہور ہی کلام کر مجھسے ای حمیرا لیکن علما کی نزدیک اسکا
کچھ اصل نہیں ہے **حدیث** خصم میرا حاکم میرا ہے - یہ کلام ہے
حدیث نہیں **حدیث** لوگوں سے پوشیدہ رہنا (اللہ کی) نعمت ہے
حالانکہ ہر ایک اس سے انکار کرتا ہی - یہ بعض سلف کی کلام ہی - ہاں سعد سے
رفع اسکا ثابت ہی اللہ تعالی آدمی پوشیدہ صاف کو دوست کہتا ہی اسکو سخاوی
نے ذکر کیا اور ایسا ہی حدیث چھپنا راحت ہے اور شہرت آفت ہی - یہ بعض
مشایخوں کے کلام سے ہے **حدیث** میری امت کی عورتیں خوب شکل میں اور تھوڑے
مہر والی ہیں کہا سخاوی نے اسکو دیلمی نے مرفوع بلا سند ذکر کیا ہے
حدیث تمہاری اچھی تجارت کپڑا ہے اور تمہارا اچھا کسب سینا ہی
کہا عراقی نے میں اسکی سند پر واقف نہیں ہوا اور صاحب فردوس نے
علی سے ذکر کیا ہی **حدیث** اچھی نیکی وہ ہی جو جلدی ہو اسکی بنا صحیح
نہیں اور اسکے معنی میں عباس سے آیا ہی نیکی تمام نہیں ہوتی مگر ساتھ جلدی کے
کیونکہ جب جلدی کرے مبارک ہوتی ہی اسکو اور معنی اسکے یہ ہیں جو مشہور ہیں انتظار
موت سے سخت ہی یعنے اس لئے کہ کبھی موت کیطرف پہونچاتی ہے **حدیث**
اچھا نام وہ ہے جسمیں عبد کا یا حمد کا لفظ ہو کہا سیوطی نے میں اسپر واقف
نہیں ہوا اور معجم طبرانی میں ابی زہیر ثقفی سے ہے جب تم نام رکھو تو وہ کہو جسمیں
عبد کا لفظ ہو اور بھی ابن مسعود سے مرفوع سند سے لایا ہی پسندیدہ نام اللہ کیطرف وہ ہے
جسمیں عبد کا لفظ ہو اور اسکی سند ضعیف ہے اور ابو نعیم نے سند مرفوع سے
روایت کی ہی فرمایا اللہ تعالی نے قسم ہی مجھکو میری عزت اور جلال کی میں کسی کو عذاب
آگ میں نہیں دونگا جو تیرا نام رکھے **حدیث** خیر خیر کہو جب کوئی [illegible]
حدیث نہیں بلکہ یہ ایک قسم ہے فال سے اسکو ابن ربیع نے
ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں بلکہ یہ فال سے ہے بدفالی نہیں حال میں نہ مآل میں

حدیث خیر السودان ثلاثة لقمان وبلال و
مهجع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري في
صحيحه عن واثلة بن الاسقع به مرفوعا كذا ذكره ابن
الربيع لكن قول البخاري سهو قلم اما من الناسخ او من
المص فان الحديث ليس من البخاري والذي في المقاصد
انما هو ما رواه الحاكم ثم قال السنوفي ما ذكره من ان مهجعا
مولى رسول الله عليه السلام سهو فانه مولى عمر بن الخطاب
وهو اول ما قتل من المسلمين يوم بدر اتاه سهم
غرب وهو بين الصفين فقتله وهو من اهل اليمن و
في المقاصد حديث رفعه والذي نفسي بيده انه ليرى
بياض الاسود في الجنة من مسيرة الف عام قال السنوفي
في قوله عليه السلام بياض الاسود اي الذي كان في
الدنيا ومنه يعلم ان مؤمني السودان لا يدخلون الجنة
الا بيضاء وبه صرح العسقلاني في شرح البخاري حديث
الخير في وفي امتي الى يوم القيمة قال العسقلاني لا اعرفه
ولكن معناه صحيح قال السخاوي يعني في حديث لا يزال
طائفة من امتي ظاهرين على الحق الى ان يقوم الساعة
حديث خيرة الله للعبد خير من خيرته لنفسه لا
يعرف له اصل في مبناه وان صح معناه كما يستفاد من
قوله تعالى وعسى ان تكرهوا شيئا وهو خير لكم وعسى
ان تحبوا شيئا وهو شر لكم والله يعلم وانتم لا تعلمون
ومن هنا ورد الامر بالاستخارة صلوة ودعاء وقد ورد
ما خاب من استخار وما ندم من استشار وثبت في
الدعاء اللهم خر لي واختر لي ولا تكلني الى اختياري
هذا اصل ما اشتهر على السنة العامة الخير في ما اختاره

حدیث بہتر سیاہون کے تین ہین لقمان اور بلال اور مہجع
غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بخاری نے واثلہ بن اسقع سے صحیح مین
مرفوع روایت کی ہے ایسا ہی ذکر کیا اسکو ابن ربیع نے لیکن قول بخاری
کا سہو قلم کا ہے کسی لکھنے والے سے یا مصنف سے کیونکہ یہ حدیث بخاری
سے نہیں ہے اور جو مقاصد مین اسکو حاکم نے روایت کیا ہے پھر کہا سنوفی
نے یہ جو اوس نے ذکر کیا ہے کہ مہجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا یہ
سہو ہے بلکہ وہ غلام عمر بن الخطاب کا تھا وہ پہلا شخص ہے جو بدر کے دن قتل
کیا گیا تھا وہ دو صفون کے بیچ مین تھا اسکو اوڑتا ہوا تیر آلگا اور مر
گیا وہ شخص اہل یمن سے تھا اور مقاصد مین مرفوع حدیث ہے
قسم ہے مجھ کو اوس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری نفس ہے کہ وہ دیکھتا
ہے سفیدی سیاہی کی جنت مین ہزار برس کے رستہ سے کہا سنوفی نے بیچ قول
علیہ السلام سفیدی سیاہی کے یہ سفیدی عوض ہے سیاہی کا جو اوسکو دنیا مین
تھی اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ سیاہ مومن جنت مین داخل ہونگے مگر حالت
سفیدی مین اور اسیطرح عسقلانی نے شرح بخاری مین تصریح کی ہے حدیث
خیر میرے بیچ میں اور میری امت مین قیامت تک ہے کہا عسقلانی نے مین اسکو نہین جانتا
لیکن معنی اسکے صحیح ہین کہا سخاوی نے مراد اسکی یہ ہے ہمیشہ رہیگا ایک گروہ
میری امت سے غالب حق پر قیامت تک حدیث بھلائی اللہ تعالی
کے بندی کے لئے بہتر ہے بھلائی اسکی سے اپنی نفس کے لئے اسکا
اصل اس بنا پر معلوم نہین ہوا اگرچہ صحیح ہین معنے اسکے جیسا کہ قول اللہ
تعالی سے مستفاد ہوتا ہے (اور قریب ہے کہ تم برا جانتے ہو کسی شی کو حالانکہ وہ نیک ہے
تمہارے لئے اور قریب ہے کہ تم دوست رکھتے ہو کسی شی کو حالانکہ وہ بری ہے تمہارے لئے اللہ تعالی جانتا
ہے اور تم نہین جانتے) اور اسیواسطے استخارہ کا امر ہوا ہے نقصان نہ پایا اوس
نے جسنے استخارہ کیا اور نہ شرمندہ ہوا وہ جسنے مشورہ کیا اور دعا مین ثابت ہوا ہے
یا اللہ پسند کر اور اختیار کر میرے لئے اور مجھکو میرے اختیار کیطرف مت سپرد کر اور یہ
اصل ہے جو عام لوگون کی زبان پر مشہور ہوا ہے بھلائی اسی مین ہے جسکو اللہ اختیار کرے

الله بل التحقيق عند المشايخ الاخيار ان ليس للعبد
حقيقة الاختيار لقوله تعالى (وربك يخلق ما يشاء
ويختار ما كان لهم الخيرة) وعن السيد ابي الحسن الشاذلي
لا تختار فكان لا بد ان تختار فاختر ان لا تختار فان
ربك يخلق ما يشاء ويختار **حرف الدال**
المهملة - **حديث** دار الظالم خراب ولو
بعد حين قال السخاوي لم اقف عليه ولكن يشهد له
(فتلك بيوتهم خاوية بما ظلموا) **حديث**
دارهم ما دمت في دارهم قال السخاوي وما علمته
حديثا ولكن جاء في الزوجة دارها تعش بها
اخرجه ابن حبان في صحيحه عن سمرة **حديث** داروا
سفهاءكم هو دائر على بعض الالسنة بزيادة بثلث
اموالكم وقد سئل عنه العسقلاني فلم يتكلم عليه **حديث**
داوم قرع باب الجنة قاله لعائشة قالت بماذا قال
بالجوع ذكره في الاحياء قال العراقي لم اجد له اصلا
حديث دخوله عليه السلام حماما بالجحفة ذكره
الترمذي في شرح المنهاج في الكلام على الماء المسخن و
ذكره النووي في شرح المهذب بانه ضعيف جدا فقول
شيخنا ابن حجر المكي في شرح الشمائل خبر انه عليه السلام
دخل حمام الجحفة موضوع باتفاق الحفاظ وان وقع
في كلام الترمذي وغيره ولم يعرف العرب الحمام ببلادهم
الا بعد موته عليه السلام ليس في محله وكيف يكون
موضوعا باتفاق الحفاظ مع اثبات الحافظ الترمذي
وتضعيف النووي اذ لا يخفى التفاوت بين الضعيف و
الموضوع مع ان الاثبات مقدم على النفي في الاصل

بلکہ تحقیق مشایخ کے نزدیک یہ ہی کہ اختیار آدمی کی اختیار مین نہین
ہے بسبب قول اللہ تعالی کے (اور رب تیرا پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہی اور اختیار کرتا
ہے اونکے لئی اختیار نہین ہے) اور سید ابی الحسن شاذلی سے ہی نہ اختیار کر اگر تجھے
ضرور ہو اختیار کرنا پس عدم اختیار کو پسند کر کیونکہ رب تیرا پیدا کرتا ہی
جو چاہتا ہی اور اختیار کرتا ہی **حرف دال** - **حدیث** گہر
ظالم کا خراب ہو جاتا ہی اگرچہ بعد مدت کی ہو - کہا سخاوی نے مین
اسپر واقف نہین ہوا لیکن اسکا یہ شاہد ہے (یہ ہین گہر اونکے گر کر ہو گئے
بسبب اونکی ظلم کے) **حدیث** نیکی کر اون سے جبتک تو اونکی گہر مین
رہے - کہا سخاوی نے مین اسکو نہین جانتا لیکن عورت کی حق مین
آیا ہے نیکی کر اوس سے کیونکہ تو اوسکے ساتھ خوشی کرتا ہے یہ ابن حبان
صحیح مین سمرہ سے لایا ہے **حدیث** نیکی کر اپنے بیوقوفون سے
یہ بعض زبانون پر اس زیادتی سے ہی تیسرے حصے مال سے اس عسقلانی سے
پوچھا گیا اسپر اوس نے کچھہ کلام نہ کی **حدیث** آنحضرت نے عائشہ
کو فرمایا جنت کی دروازے کو ہمیشہ کہڑکا کہا اوس نے کس سے فرمایا
بہوک سے احیاء مین مذکور ہی کہا عراقی نے مین اسکا اصل نہین پایا **حدیث**
آنحضرت کا حمام مین ڈہال کے ساتھ داخل ہونا اسکو ترمذی نے
شرح منہاج مین بحث گرم پانی مین ذکر کیا ہی اور نووی نے شرح مہذب
مین ذکر کیا ہی کہ یہ سخت ضعیف ہی - لیکن قول شیخ ابن حجر
مکی کا شرح شمائل مین کہ (آنحضرت کا حمام مین ڈہال کے ساتھ داخل ہونا
موضوع ہے اتفاق حفاظ سے اگرچہ ترمذی وغیرہ مین واقع
ہوا ہے اور عرب نے حمام اپنے شہرون مین نہین معلوم کیے مگر بعد
موت آنحضرت علیہ السلام کی) اپنے محل مین نہین ہے کس طرح اتفاق
حفاظ سے موضوع ہو حالانکہ حافظ ترمذی نے اسکو ثابت کیا ہے اور
نووی نے اسکو ضعیف کیا ہے ضعیف اور موضوع مین فرق
پوشیدہ نہین ہے باوجودیکہ اصل مقررہ مین اثبات نفی پر مقدم ہے

المصنوع **حديث** الدرجة الرفيعة فيما يقال
بعد الاذان من الدعاء قال السخاوي لم اره في
شئ من الروايات **حديث** الدم مقدار الدرهم
يغسل ويعاد منه الصلوة فيه نوح كذاب كذا في
اللآلي **حديث** الدنيا ساعة فاجعلها طاعة
لا اصل لمبناه لكن يصح معناه من قوله تعالى (كانهم
يوم يرون ما يوعدون لم يلبثوا الا ساعة من نهار)
وهو لا ينافي ما ثبت من ان عمر الدنيا سبعة آلاف سنة
فان ما مضى فكانه في ساعة انقضى **حديث**
الدنيا مزرعة الآخرة قال السخاوي لم اقف عليه مع ايراد
الغزالي له في الاحياء قلت معناه صحيح يقتبس من قوله
تعالى (من كان يريد حرث الآخرة نزد له في حرثه
حديث الديك الابيض صديقي وصديق صديقي
وعدو عدوي وله طرق ذكره ابن الجوزي في الموضوعات
قال العسقلاني لم يتبين لي الحكم على هذا المتن بالوضع
قال السخاوي لكن في اكثر الفاظه ركاكة لا رونق لها
وقد افرد الحافظ ابو نعيم اخبار الديك في جزء قلت
فلا يكون موضوعا وقال السيوطي اخرجه ابن ابي اسامة
ابو الشيخ من حديث انس وهو منكر **حديث**
الدين ولو درهم والعائلة ولو بنت والسائل ولو كيف
الطريق قال السخاوي لا استحضره في المرفوع ومعناه
صحيح قلت والمشهور السؤال ذل ولو اين الطريق والله
ولي التوفيق **حرف الذال المعجمة حديث**
ذكاة الارض يبسها قال ابن الربيع احتج به الحنفية
ولا اصل له في المرفوع نعم ذكره ابن ابي شيبة مرفوعا

حدیث درجہ بلند کا لفظ جو اذان کی دعا میں کہا جاتا ہے۔ کہا
سخاوی نے میں نے اسکو کسی روایت میں نہیں دیکھا **حدیث** خون بقدر
درہم کے دہویا جاوے اور نماز لوٹائی جائے اسکی سند میں نوح کذاب
ہے ایسا ہی لآلی میں ہے **حدیث** دنیا ایک ساعت ہے اسکو
عبادت میں صرف کر اسکے بنا کا کچھ اصل نہیں لیکن معنے اسکے
قول اللہ تعالی سے معلوم ہوتی ہیں (گویا جس دن دیکھینگے جو وعدہ
کئے گئے ہیں نہیں ٹھہری مگر ایک گھڑی دن سے) یہ منافی نہیں اسکے
جو ثابت ہوا ہے کہ عمر دنیا کی سات ہزار برس ہے کیونکہ جو گذرا گویا ایک گھڑی
میں گذرا **حدیث** دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ کہا سخاوی نے میں
اسپر واقف نہیں ہوا اگرچہ غزالی اسکو احیا میں لایا ہے میں کہتا ہوں
معنے اسکے صحیح ہیں قول اللہ تعالی سے اقتباس ہو سکتے ہیں (جو شخص
کھیتی آخرت کا ارادہ کرتا ہے زیادہ کرتے ہیں ہم اسکے لئے اسکی کھیتی میں
حدیث مرغ سفید میرا دوست ہے اور دوست ہے میرے دوست کا اور دشمن ہے
میرے دشمن کا۔ اسکی بہت طرق ہیں ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کی ہیں
کہا عسقلانی نے مجھکو اسکے متن پر وضع کا حکم ظاہر نہیں ہوا کہا سخاوی نے
اسکے اکثر الفاظ میں رکت ہے اور حافظ ابو نعیم نے مرغ کی خبریں ایک
رسالہ میں لکھی ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ موضوع نہیں ہو سکتی اور کہا
سیوطی نے اسکو ابن اسامہ اور ابو الشیخ نے انس سے روایت
کیا ہے اور وہ منکر ہے **حدیث** قرض ہے اگرچہ درہم ہو اور عیال ہے
اگرچہ بیٹی ہو اور والی ہے اگرچہ کسی رستہ کا ہو کہا سخاوی نے میں اسکو
مرفوع نہیں جانتا اور معنے اسکے صحیح ہیں میں کہتا ہوں اور
مشہور یہ ہے سوال ذلیل کرتا ہے اگرچہ مسافر ہو اور اللہ تعالی دینے والا
توفیق کا ہے **حرف ذال معجمہ۔ حدیث** پاکی زمین
کے خشک ہونا اسکا ہے۔ کہا ابن ربیع نے اس سے حنفیہ نے حجت
پکڑی ہے حالانکہ اصل اسکا کچھ نہیں اسکو ابن ابی شیبہ نے مرفوع

عن ابی جعفر الباقر قلت و نعم السند الظاهر من
الامام الباهر المسمی بسلسلة الذهب و هی کافیة لصحة
المذهب مع ان المجتهد اذا استدل بحدیث علی حکم من
الاحکام فلا یتصور ان لا یکون صحیحا او حسنا عنده
ثم لا یضره دخول ضعف او وضع فی سنده و قال
الزرکشی لا اصل له و انما هو قول محمد بن الحنفیة اخرجه
ابن جریر فی تهذیب الاثار و قال السیوطی و اخرجه ابن
ابی شیبة فی المصنف عنه و اخرجه ایضا عن ابی جعفر و
عن ابی قلابة قولهما قلت قد تقدم رفعه و قد روی
عن عائشة موقوفا و اصله فی الهدایة مرفوعا لکن قال
مخرجه لم اره فمن المعلوم ان موقوف الصحابة حجة عندنا
و کذا الحدیث المنقطع اذا صح سنده و یقویه المذهب و ما
فی سنن ابی داود باب طهور الارض اذا یبست و اسنده عن
ابن عمر قال کنت ابیت فی المسجد فی عهد رسول الله علیه السلام
و کنت فتی شابا عزیبا و کانت الکلاب تبول و تقبل و
تدبر فی المسجد و لم یرشون شیئا من ذلک انتهی فلولا
اعتبار انها تطهر بالجفاف کان ذلک تبقیة لها بوصف
النجاسة مع العلم بانهم یقومون علیها فی الصلوة
البتة لصغر المسجد و کثرة المصلین فیکون هذا بمنزلة
الاجماع فی مقام تحقیق النزاع قال السخاوی و روی قول
ابی قلابة بلفظ جفوف الارض طهورها و یعارضه
حدیث انس فی الامر بصب الماء علی بول الاعرابی بل ورد
فیه الحفر انتهی فیه ان المراد هو ان الجفوف احد
طرق التطهیر لا حصرها فیه و تطهیرها بالماء و صبه
لا ینافیه **حرف الراء — حدیث** رأیت

ابی جعفر باقر سے ذکر کیا ہی مین کہتا ہون ہان سند امام باہر سے
صحت مذہب کے لئے کافی ہے باوجودیکہ جب مجتہد کسی حدیث سے کسی حکم پر
دلیل پکڑے تو یہ نہین ہو سکتا کہ وہ اوسکے نزدیک صحیح یا حسن نہو پھر
ضعف یا وضع کا اوسکے سند مین داخل ہونا ضرر نہین دیتا کہا زرکشی
نے اسکا کچھ اصل نہین یہ قول محمد بن حنفیہ کا ہی اسکو ابن جریر نے
تہذیب الآثار مین نقل کیا ہے اور کہا سیوطی نے ابن
ابی شیبہ اپنے تصنیف مین لایا ہے اور ابی جعفر اور ابی قلابہ
سے بھی یہی قول منقول ہے مین کہتا ہون اسکا مرفوع ہونا
پہلے گذر چکا ہے اور عائشہ سے موقوف روایت کیا گیا ہی اور اصل
اسکا ہدایہ مین مرفوع ہے لیکن کہا اوسکے مخرج نے مینے اسکا مخرج نہین دیکھا
اور معلوم ہے کہ موقوف صحابہ کے ہمارے نزدیک حجت ہین اور ایسے ہی
حدیث منقطع جب اوسکی سند صحیح ہو اور مذہب کو قوت دیوے یہ حدیث
جو ابو داود مین ہے باب مین پاک ہونیکا جب خشک ہو جاوے اور اوسنے
ابن عمر سے بیان کی ہی کہا اونہون نے مین زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین مسجد مین
رات گذارتا تھا اور مین غریب جوان تھا اور کتے مسجد مین آتے جاتے اور پیشاب کرتے
تھے اور اوسپر چھینٹین نہین ڈالتے انتہی اگر خشک ہونے کی بعد اوسکی پاکی کا
اعتبار نہو تو وصف نجاست کی باقی رہیگی باوجودیکہ وہ نماز کی حالت
مین اسپر کھڑا ہوتے تھے کیونکہ مسجد چھوٹی تھی اور نمازی بہت تھے پس گویا یہ
اجماع ہو گیا کہا سخاوی نے اور قول ابی قلابہ کا ان لفظون سے روایت
کیا گیا ہے زمین کی خشکی اوسکی پاکی ہے اور حدیث انس
کی جس مین ذکر ہے پانی گرانے کا بول اعرابی پر اوسکے
معارض ہے بلکہ اس مین کھودنے کا ذکر ہے انتہی اور
اس مین اسطرح کلام ہے کہ خشکی بھی ایک پاکی کا رستہ ہے
اور کھودنی کا ذکر اوسمین نہین پس اسکا پاک کرنا پانی سے اور اوسپر
پانی کا گرانا اوسکے منافی نہین **حرف الراء — حدیث**

ربی یوم النفر علی جمل اورق علیہ جبة صوف امام الناس
موضوع لا اصل لہ کذا فی الذیل وفی اللآلی عن ابن عباس
رفعہ رأیت ربی فی صورة شاب امرد قال ابن صدقة
عن ابی زرعة حدیث ابن عباس صحیح لا ینکرہ الا معتزلی
وردے فی بعضہا بفوادہ والحدیث ان حمل علی المنام فلا
اشکال فی المقام وان حمل علی الیقظة فاجاب ابن
الہمام بان ہذا حجاب الصورة وکانہ اراد بہذا الکلام
ان تمام المرام یتصور بحملہ علی التجلی الصوری فان
المحال الضروری حملہ علی التجلی الحقیقی فللہ سبحانہ وتعالی
انواع من التجلیات بحسب الذات والصفات وکذا لہ
القدرة الکاملة والقوة الشاملة زیادة علی الملئکة
وغیرہم فی تشکل الصور والہیئات وہو منزہ عن الجسم
والصورة والجہات بحسب الذات وہذا ینحل کثیر
من الشبہ فی الآیات المتشابہات واحادیث الصفات
واللہ سبحانہ اعلم بحقائق المقامات ودقائق المرامات
وبہذا اندفع کلام السبکی وغیرہ ان حدیث رأیت ربی
فی صورة شاب امرد دائر علی السنة عوام الصوفیة
وہو موضوع مفترے علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فانہ بنی الحدیث علی ان فی سندہ ما یدل
علی وضعہ فسلم والا فباب التاویل واسع محتمم

حدیث الرابح فی الشر خاسر ای من الخیر
کلام بعض الحکماء وقد قال تعالی (والعصر ان
الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت
فما ربحت تجارتہم وللہ در الشیخ البستی زیادة
المرء فی دنیاہ نقصان۔ و ربحہ غیر محض الخیر خسران

رؤیة ربی فی صورة شاب

مینے اپنے رب کو حج کے دن خاکی رنگ اونٹ پر دیکہا آدمیوں کے
آگے اوسپر جبہ تہا صوف کا موضوع ہے اسکا کچہ اصل نہین جیسا کہ ذیل
مین ہے اور لآلی مین ابن عباس سے مرفوع حدیث ہے کہ مینے اپنے رب کو جوان
صورت مین دیکہا اوسکے بال تہے اور ایک روایت مین ہے جوان بی ریش کے
صورت مین کہا ابن صدقہ نے ابی زرعہ سے حدیث ابن عباس کی صحیح ہے نہین انکار
کرتا اسکا مگر معتزلی اور بعض روایت مین ہے اپنی دل سے دیکہا حدیث اگر
خواب پر حمل کی جائی تو کچہ شبہ نہین اور اگر بیداری پر حمل کیجاے تو ابن الہمام نے
اسطرح جواب دیا ہے کہ یہ صورت کا حجاب تہا گویا اوسکا اس کلام سے یہ ارادہ ہے
کہ تمام مقصود تجلی صوری پر حمل کرنیسے متصور ہوتا ہے اسلیے کہ محال ہے
اسکو تجلی حقیقی پر حمل کیا جائے پس اللہ تعالی کیلیے باعتبار ذات و صفات
کے کئی قسمین تجلی کے ہین اور اوسکے لیے زیادہ قدرت اور قوت ہے فرشتون
وغیرہ سے صورت اور ہیئت کی بدلنے مین اور پاک ہے جسم اور صورت اور
اطراف سے اپنی ذات مین اور اس سے بہت شبہ آیات متشابہات
اور صفات کی احادیث سے رفع ہوگئے اور اللہ تعالی پاک ہے
بہت جاننے والا مقصود حقیقت کو اور اس سے یہ کلام سبکی وغیرہ
کے دفع ہوگئی کہ حدیث (مینے اپنے رب کو صورت جوان بی ریش
مین دیکہا یہ عوام صوفیہ کی زبان پر ہے اور موضوع ہے آنحضرت
پر افترا ہے) اس لیے کہ اگر اوسنے حدیث کو اسبات پر بنا کیا
ہے کہ اسکی سند مین وضاع ہے تو مسلم ہے ورنہ باب تاویل
کا کشادہ ہے **حدیث** نافع شر مین زیان کار ہے خیر سے۔ یہ
کلام بعض حکما کی ہے اور اللہ تعالے نے فرمایا ہے (قسم
ہے عصر کے تحقیق آدمی گہاٹے مین ہے مگر وہ لوگ جو
ایمان لائے اور عمل نیک کیے) پس نفع دیا اونکی تجارت نے
اللہ کی لیے ہے نیکوئی شیخ بستی کی زیادتی آدمی کی دنیا مین نقصان
اسکا ہے۔ اور نفع اوس کا سوائے خیر کے گہاٹا ہے

حدیث رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد
الاکبر قال جهاد القلب قال العسقلانی فی تسوید القوس
هو مشهور علی الالسنة وهو من کلام ابراهیم بن عبلة
فی الکنی للنسائی قلت ذکر الحدیث فی الاحیاء ونسبه
العراقی الی البیهقی من حدیث جابر وقال هذا اسناد فیه
ضعف وقال السیوطی روی الخطیب فی تاریخه من حدیث
جابر قال قدم النبی علیه السلام من غزاة لهم فقال
علیه السلام قدمتم خیر مقدم وقدمتم من الجهاد
الاصغر الی الجهاد الاکبر قالوا وما الجهاد الاکبر قال
مجاهدة العبد هواه حدیث رحم الله اخی
الخضر لو کان حیا لزارنی قال العسقلانی لا یثبت مرفوعا
حدیث رحم الله من زارنی وزمام ناقته بیده قال
العسقلانی لا اصل له بهذا اللفظ حدیث
رد دانق علی اهله خیر من عبادة سبعین سنة قال ابن حجر
ما عرفت اصله یعنی اصل مبناه والا فهو صحیح من جهة
معناه فان رد الحق الی اهله فرض وهو افضل من عبادة
سبعین سنة نفلا وقال السخاوی نما قاله یحیی بن عمر بن
یوسف بن عامر الاندلسی لفقیه المالکی حین ایم علی
ارتحاله من القزوان لقرطبة لیرد دانقا لیقال علیه
انتهی وذکر ابن جماعة فی منسکه الکبیر مانصه عن النبی
صلی الله علیه وسلم انه قال لرد دانق من حرام یعدل عند الله
سبعین حجة انتهی والدانق بکسر النون وبفتح سدس
الدرهم حدیث رد الشمس علی علی قال احمد لا اصل
له وتبعه ابن الجوزی فی الموضوعات ولکن قد صححه
الطحاوی وصاحب الشفاء واخرجه ابن منده وابن شاهین

حدیث ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کیطرف لوٹے ہین کہا لوگون نے
جہاد اکبر کیا ہی فرمایا دل کا جہاد کہا عسقلانی نی تسوید القوس مین یہ
زبانون پر مشہور ہی اور نسائی کی کنی مین ہی یہ ابراہیم بن عبلہ کی کلام
ہے مین کہتا ہون یہ حدیث احیا مین مذکور ہی اور عراقی نے جابر سے بیہقی کے
کیطرف منسوب کیا ہی اور کہا یہ اسناد ہی اسمین ضعف ہی اور کہا سیوطی
نی خطیب نے تاریخ مین جابر سے روایت کی ہی کہا آئی نبی علیہ السلام جنگ
سے فرمایا آنحضرت نی تم آئی ہو نیک آنا اور تم آئی ہو جہاد
اصغر سے طرف جہاد اکبر کی کہا لوگون نے جہاد اکبر کیا ہے فرمایا جہاد
کرنا آدمی کا اپنی خواہشون سے حدیث رحمت کرے اللہ میرے بھائی
خضر پر اگر ہوتا زندہ البتہ میری زیارت کرتا - کہا یہ مرفوع روایت
ثابت نہین حدیث رحمت کرے اللہ اوس شخص پر جو میری زیارت
کرے اور اوسکی اونٹنی کے باگ اوسکے ہاتھ مین ہو - کہا عسقلانی
نے ان لفظون سے اسکا کچھ اصل نہین حدیث ایک درہم کا
رد کرنا اوسکی اہل پر ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے - کہا ابن حجر نے
مین اسکا اصل نہین جانتا لیکن معنے کی جہت سے صحیح ہی اسلئے کہ رد کرنا حق
کا اسکی اہل کیطرف فرض ہی اور وہ ستر برس کے نفلی عبادت سے بہتر ہے
اور کہا سخاوی نے یہ یحیی بن عمر بن یوسف بن عامر اندلسی مالکی نی کہا ہے جب
اوس نے قزوان سے قرطبہ کیطرف کوچ کرنیکی قسم کی تا کہ درہم کو منیا کیطرف
رد کرے انتہے اور ابن جماعت نے منسک کبیر مین ذکر کیا ہی نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کا اسمین ذکر نہین کیا کہا ایک درہم حرام کا رد کرنا اللہ تعالے
کے نزدیک ستر حج کے برابر ہے انتہے حدیث
سورج حضرت علی پر رد کیا گیا تہا - کہا احمد نے اسکا
کچھ اصل نہین اور ابن جوزی موضوعات مین اوسی کا
تابع ہوا ہے لیکن طحاوی اور صاحب الشفا نے اسکی تصحیح
کی ہے اخرجہ ابن منده اور ابن شاہین ++

وغيرهما كالطبراني في الكبير والاوسط باسناد حسن انه عليه السلام امر الشمس فتأخرت ساعة من النهار و تفصيله في سيرنا **حديث** رسول المرء دال على عقله قول يحيى بن خالد كما اورده الدكسوري في المجالسة + **حديث** ريق المؤمن شفاء معناه صحيح يستأنس له بقوله عليه السلام في الحديث الصحيح ايم الله تربة ارضنا بريق بعضنا يشفى سقيمنا باذن ربنا واما ما يدور على الالسنة من قولهم سؤر المؤمن شفاء فصحيح من جهة المعنى لرواية الدارقطني في الافراد من حديث ابن عباس مرفوعا من التواضع ان يشرب الرجل من سؤر اخيه اي المؤمن **حرف الزاء حديث** الزحمة رحمة ليس بحديث وهو كلام صحيح في المعنى بالنظر الى الوقوف في الصلوات في طريق عرفات و حلق مجالس الذكر والعلم وفي الطواف في ساعات البركات فحينئذ يكون المنعمة زيادة في الرحمة **حديث** زامر الحي لا يطرب ليس بحديث وهو صحيح في الغالب و ذلك لان المغني في قصبة من كثرة ما طرق في سمعه لا يبقى له تاثير في قلبه كفرس الطبال في حال نقره حيث لا يتغير عن امره و من هنا ان الاكابر من الصوفية لم يؤثر السماع لهم في الظاهر وان كان لا يخلو عن تاثير في الطوية فقد قيل للجنيد كيف تركت الوجد في النهاية بعد ما ارتكبت في البداية فقرأ قوله تعالى (وترى الجبال تحسبها جامدة وهي تمر مر السحاب) ولما راى الصديق مؤمنا يبكي في اوائل امره قال كنا هكذا فقست قلوبنا اي قويت واشتدت **حديث** زكوة الحلى عاريته روي عن ابن عمر من قوله قال البيهقي

وغیرہ نے اسکو نکالا ہے مثل طبرانی کے کبیر اور اوسط مین اسناد حسن سے کہ انحضرتؐ نے سورج کو حکم کیا پھر ایک گھڑی دن پیچھے ہٹ آیا اور تفصیل اسکی ہمارے کتب سیر مین ہے **حدیث** قاصد آدمی کا اوسکے عقل پر دلالت کرتا ہے - یہ قول یحیٰی بن خالد کا ہے جیساکہ دکسوری نے مجالست مین لایا ہے **حدیث** تھوک مومن کے شفا ہے - معنے اسکی صحیح ہین انحضرت کے قول صحیح سے اسکے لئے دلیل پکڑی جاتی ہے - قسم اللہ کی مٹی زمین ہماری کے ساتھ تھوک بعض ہماری کے شفا پاتا ہے بیمار ہمارا ساتھ اذن ہمارے رب کے لیکن وہ حدیث جو زبانو پر دور کرتی ہے جوٹھا مومن کا شفا ہے معنے کی جہت سے صحیح ہے اسلئے کہ دارقطنی نے افراد مین ابن عباسؓ سے مرفوع روایت کی ہے تواضع سے ہے کہ پیئے آدمی جوٹھا بھائی اپنے مومن کا **حرف زا**، **حدیث** زحمت رحمت ہے، یہ حدیث نہیں ہے معنے کی جہت سے کلام صحیح ہے اسلئے کہ عرفات کی راستہ مین نماز مین کھڑا ہونا اور علم اور وعظ کی مجلسو نمین بیٹھنا اور طواف کرنا اس وقت زحمت زیادہ ہے رحمت سے **حدیث** قبیلے کا مغنی نہین خوشی پاتا یہ حدیث نہین اور صحیح ہے اس لئے کہ مغنی گاؤن کا بسبب بہت سننی کے اوسکے دل مین تاثیر باقی نہین رہتی جیسے گھوڑا نقارچی کا وقت نقارا بجانی کے اسکا کچھ حال متغیر نہین ہوتا اور اسیواسطے کہ ظاہر مین اکابر صوفیہ کو سماع کچھ تاثیر نہین کرتا اگرچہ باطنی تاثیر سے خالی نہین جنید سے کہا گیا تو نے آخر عمر مین وجد کیون ترک کیا اوسنے یہ آیت پڑھی (اور تو دیکھتا ہے پہاڑون کو گمان کرتا ہے اونکو جمی ہوئی حالانکہ وہ چلتے ہین بادل کے طرح) اور جب حضرت صدیق نے ایک مومن کو اول امر مین روتی دیکھا کہا ہم بھی ایسے تھے اب ہماری دل سخت ہوگئی یعنے قوی اور سخت ہوگئی **حدیث** زیور کی زکوۃ عاریت دینا ہے - یہ ابن عمر کا قول کہا بیہقی نے

ريق المؤمن شفاء

من التواضع ان يشرب الرجل من سؤر اخيه

واما ما روي عنه مرفوعا ليس في الحلي زكوة فباطل لا اصل
له **حديث** زكوة الجاه اغاثة اللهفات لم يعرف
بهذا اللفظ وورد بمعناه احاديث منها افضل الصدقة
اللسان الشفاعة تفك بها الاسير وتحقن بها الدماء
وتجر بها المعروف والاحسان الى اخيك وتدفع عنه
الكريهة اخرجه الطبراني في الكبير والبيهقي في الشعب عن سمرة
بن جندب **حديث** الزيدية مجوس هذه الامة قال
السخاوي لم اره ولكنه عند ابي داود والطبراني و
غيرهما مرفوعا من حديث ابن عمر بلفظ القدرية قال
ابن الربيع بل هو حديث موضوع لا يحل روايته وحاشا
الزيدية من هذه النسبة الردية اقول ان كانوا على مذهب
القدرية فمعناه صحيح اذ هم شاركون لهم في القضية
سواء يكون بطريق الكلية او الجزئية والعلة اثبات
الاثنينية فان المجوس يثبتون النور في المرتبة الالوهية
والظلمة يثبتون الاصناف المخلوقية فيعبدون الانوار
من الشمس والقمر واصناف النار وغفلوا ان الله خلق
الظلمات والنور وسائرها يرى في عالم الظهور ولم يروا
ان الكل مخلوق كما قال به اهل الحق من اهل السنة
والجماعة من ان الخير والشر والنفع والضر كله
بخلق الله بل وكل صانع وصنعته كما في حديث
اليه وكذا يدل عليه قوله تعالى (والله خلقكم وما
تعملون) فمن اعتقد ان له فعلا مستقلا فقد
اشرك مع الله جهلا مستقلا واما قول القزويني
حديث القدرية مجوس هذه الامة ان مرضوا
فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم موضوع

لیکن یہ جو اوس سے مرفوع روایت ہے نہیں ہے زیور مین زکوۃ باطل ہے اسکا کچھ
اصل نہین **حدیث** زکوۃ مرتبہ کی عاجزونکی فریادرسی ہے۔ ان لفظون سے
معلوم نہین ہوئی اور اسکے معنے مین بہت حدیثین وارد ہین منجملہ ایک یہ ہے
افضل صدقہ زبان کا شفاعت ہے جس سے قیدی چھوٹے اور محفوظ رہین بسبب اسکی
خون اور بسبب اسکے نیکی اور احسان اپنے بھائی کیطرف کھینچا جائے اور اوس سے رنج
دفع کرے اسکو طبرانی کبیر مین اور بیہقی شعب مین سمرہ بن جندب سے لایا ہے
حدیث زیدی مجوس اس امت کے ہین۔ کہا سخاوی نے مینے اسکو نہین دیکھا
لیکن ابی داؤد اور طبرانی وغیرہ مین ابن عمر سے قدریہ کی لفظ سے مرفوع
روایت ہے کہا ابن ربیع نے بلکہ یہ حدیث موضوع ہے اسکی روایت کرنی حلال
نہین ہے اور پاک ہین زیدیہ اس نسبت ردی سے مین کہتا ہون اگر وہ مذہب
قدریہ پر ہین تو معنے اسکی صحیح ہین اسلئے کہ وہ اس قضیہ مین انکے شریک
ہین خواہ بطریق کلی کے ہون یا جزئی کے اور علت ثابت کرنا دو کا
معبود کے دلیل ہے کیونکہ مجوس مرتبہ الوہیت مین نور ثابت کرتی ہین
اور ظلمت کو اقسام مخلوقیت کی طرف نسبت کرتی ہین پس عبادت
کرتی ہین سورج اور چاند اور آگ وغیرہ کی اور غافل ہین کہ اللہ تعالے
نے نور اور اندہیرے کو پیدا کیا ہے اور سب کو عالم ظہور مین دیکھتا ہے
اور نہ معلوم کیا اونہون نے کہ تمام پیدایش اللہ تعالی کی ہے جیسا
کہ اہل سنت والجماعت نے کہا ہے کہ خیر اور شر اور نفع اور نقصان
ہر صانع اور اوسکی صنعت سب اللہ کی پیدایش سے ہین جیسا کہ حدیث
مین ہے اور ایسا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا دلالت کرتا ہے
(اور اللہ تعالی نے پیدا کیا تم کو اور جو تم عمل کرتے ہو) پس جس نے
اعتقاد کیا کہ اوسکا فعل مستقل ہے تو اوس نے اللہ تعالی سے
بسبب جہل کے شرک کیا لیکن قول قزوینی کا قدریہ مجوس اس
امت کی ہین اگر مریض ہون اونکی عیادت نہ کرو اگر مرجائیں
تو اون پر حاضر نہ ہو موضوع ہے ۔ + + +

من حديث المصابيح وكذا صنفان من امتى ليس
لهما فى الاسلام نصيب القدرية والمرجئة
خطأ منه وقد بينا مخرجهما فى المرقاة شرح المشكوة
حرف السين - حديث سب اصحابى ذنب
لا يغفر قال ابن تيمية هذا كذب على النبى عليه السلام
وقد قال الله تعالى (ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما
دون ذلك لمن يشاء) قلت وقد يوجه معناه ان صح
مبناه بانه ذنب عظيم تعلق به حق الاصحاب بل و
حق سيد الاحباب مع ان الغالب فى السب انه يستحله و
يرجو به الثواب فيه يكفر ويستحق به العقاب و
للصادق ان يخبر عن بعض الذنوب بانه سبحانه
لا يغفره حيث عظم شانه فهو لا ينافى قوله تعالى
(ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء) وقد كتبت فى
المسئلة رسالة مستقلة ولا يبعد ان يكون المعنى سب
اصحابى ذنب لا يغفر اى لا تسامح لحديث من سب اصحابى
فاضربوه ومن سبنى فاقتلوه حديث سبابة النبى عليه السلام
كانت اطول من الوسطى غلط ممن قال به وانما كان فى
اصابع رجليه كما ذكره العسقلانى حيث قال وقد اشتهر
هذا على الالسنة كثيرا وسلف جمهورهم الكمال الدميرى
وهى خطاء نشاء من اعتماد رواية مطلقة وعين اليد
منه عليه السلام لذلك بناء على ان القصد منه ذكر
وصف اختص به عليه السلام من غيره ولكن الحديث
فى مسند الامام احمد مقيد بالرجل قالت ميمونة بنت
كردم فما نسيت طول اصبع قدمه السبابة على سائر
اصابعه وكذا هو عند البيهقى فى الدلائل قال

اور ایسا ہی دو قسمین ہین میری امت سے اونکے لئے اسلام مین کچھ
حصہ نہین - قدریہ اور مرجیہ خطا ہے اور ہمنے ان دونوکا مخرج شرح
مشکوۃ مین بیان کیا ہے
حرف سین - حدیث سب
کرنی میرے اصحابون کو ایسا گناہ ہے جسکی بخشش نہین ہے کہا ابن
تیمیہ نے یہ آنحضرت پر کذب ہے حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے
(اللہ نہین بخشتا شرک کو اور بخشتا ہے سوا اوسکے جسکی لئے چاہتا
ہے) مین کہتا ہون اگر اسکی بنا صحیح ہو جائے تو معنے اسکے اسطرح
ہو سکتے ہین یہ بڑا گناہ ہے اسسے اصحابونکا حق تعلق پکڑتا ہے
بلکہ حق آنحضرت کا باوجودیکہ غالب ظن گالی نکالنے والی کے حق
مین یہ ہے کہ وہ اسکو حلال جانتا ہے اور اسمین ثواب کے امید رکھتا ہے اس سے
کافر ہو جاتا ہے اور عذاب کا مستحق بنجاتا ہے اور مخبر صادق کیلئے درست ہے کہ بعض ایسے
گناہونکی خبر دے جنکو اللہ تعالی بسبب کبیرہ ہونے کے نہین بخشتا یہ قول اس آیت کے
منافی نہین ہے (اور بخشتا سوا اوسکے جسکے لئے چاہتا ہے) اور مینے اس مسئلہ
مین رسالہ مستقل لکھا ہے اور بعید نہین کہ اس حدیث کی معنی (گالی دینی اصحابونکو
ایسا گناہ ہے جو بخشا نہین جاتا) اس حدیث کے موافق ہون جو شخص میرے اصحابونکو
گالی دے اوسکو مارو اور جو مجھکو گالی دے اوسکو قتل کرو حدیث انگلی سبابہ نبی علیہ
السلام کے لمبی تھے بیچ کی سے جسنے یہ کہا اوسنے غلطی کے اسلئے انگلی پاؤن
کی لمبی تھی جیسا کہ عسقلانی نے ذکر کیا ہے یہ بہت زبانون پر
مشہور ہے اور سب سے پہلے کمال دمیری نے کہا ہے اور یہ
خطا مطلق روایت پر اعتماد کرنے سے پیدا ہوا ہے اور آن
حضرت کی ہاتھ کی تعیین اسلئے کی ہے کہ مقصود اس سے
ذکر کرنا ایسی شئے کا ہے جو آنحضرت سے مخصوص تھے لیکن حدیث مسند امام
احمد مین مقید پاؤن کے ساتھ ہے کہا میمونہ بیٹی کردم نے
مین آنحضرت کی پاؤن کی سبابہ کی لمبائی نہ بھولی
اور ایسا ہی یہ دلائل بیہقی

العسقلانی وقد سئل عن قول القرطبی ان مسبحة
النبی علیه السلام اطول من الوسطی فاجاب بما تقدم
اقول ولعل الباعث علی غلط الدمیری والقرطبی
وغیرهما ان السبابة حقیقة فی الید ومجاز فی الرجل
فحملوها علی حقیقته مع انه لاینافی کون سبابة رجلیه
ایضا ان یکون اطول والله سبحانه اعلم بحقیقة امره
حدیث السر عند الاحرار وکذا قولهم صدور الاحرار
قبور الاسرار کلام لبعض الابرار ولبعض المشایخ الکبار
(من اطلعوه علی سر فتم به) لم یأمنوه علی الاسرار
ما عاشا **حدیث** السعید من وعظ بغیره قال
الزرکشی قال ابن الجوزی لایثبت ورواه الرامهرمزی
فی الامثال من حدیث ابن خالد وعقبة بن عامر قال
السیوطی اما حدیث عقبة فطویل جدا اخرجه الدیلمی فی
مسنده وقد ورد هذا اللفظ عن ابن مسعود موقوفا
اخرجه ابن ماجة والبیهقی فی المدخل عن عمر موقوفا اخرجه
سعید بن منصور فی سننه **حدیث** السفر یسفر
عن اخلاق الرجال لیس بحدیث بل من باب استباق
المقال والمعنی ان السفر لما فیه من الخطر والحذر
یکشف عن اخلاق الرجال ما لم ینکشف فی الحضر من الاحوال
حدیث سفهاء مکة حشو الجنة قال العسقلانی
لم اقف علیه وقال ابن ابی الضیف انما هو اسفاء مکة
ای المحزونون فیها علی تقصیرهم اقول ثبت العرش
ثم انقش فالمدار علی صحة المبنی ثم یتفرع علیه صحة المعنی
علی تقدیر صحة لفظه یمکن ان یقال انه مبالغة فی مدح
اهل مکة وسکانها تعظیما للکعبة فی شانها وتفخیما لحرمتها

عسقلانی نے قول قرطبی کے بابت اس سے سوال ہوا کہ سبابہ
آنحضرت کی وسطی سے لمبی تھے جواب دیا جیسا کہ گذر چکا ہی مین کہتا
ہون شاید غلطی قرطبی اور دمیری وغیرہ کا یہ باعث ہوا ہی کہ سبابہ حقیقۃً ہاتھ
کے انگلی کو بولتے ہین اور مجازاً پاؤن کی انگلی کو اونہون نے اسکو حقیقت پر
حمل کیا باوجودیکہ وہ پاؤن کی انگلی کے لمبی ہونی کو بھی منافی نہین اور
اللہ تعالی پاک ہی حقیقت امر کو بہت جاننے والا ہی **حدیث**
سر حرونکی نزدیک ہی اور ایسا ہی قول اونکا احرار کے سینے اسرار کے
قبرین ہین یہ بعض ابرار کی کلام ہے اور بعض مشایخ نی فرمایا ہی جس
شخص کو اونہون نے کسی راز پر اطلاع دی پس اوسکے ساتھ سونے
بے غم ہوا اوس سے اپنے راز پر جبتک وہ زندہ رہی **حدیث** سعید وہ ہی جو غیر
سے نصیحت پکڑی کہا زرکشی نے کہا ابن جوزی نے یہ ثابت نہین اور اسکو
رامہرمزی نے امثال مین ابن خالد اور عقبہ عامر روایت کیے ہی کہا سیوطی نے
لیکن حدیث عقبہ کے بہت لمبی ہی اسکو دیلمی نی مسند مین روایت کی
ہے اور یہ لفظ ابن مسعود سے موقوف وارد ہوا ہی اسکو ابن ماجہ اور بیہقی نے
مدخل مین عمر سے موقوف روایت کیے ہی سعید بن منصور سنن مین
لایا ہے **حدیث** سفر آدمیونکی خلقون سے (پردہ) کھولدیتا ہے
یہ حدیث نہین بلکہ کسی کے کلام ہی اور معنی اسکے یہ ہین سفر بسبب
خطرے اور تکلف کے آدمیون کی خلقون سے ایسا پردہ کھولدیتا ہے
کہ وطن مین نہین کھلتا **حدیث** بے وقوف مکہ کے
بیچ جنت کی ہین ۔ کہا عسقلانی نی مین اسپر واقف نہین ہوا
اور کہا ابن ابی لطیف نی یہ لفظ سفا مکہ ہی یعنے غمگین مکہ کے
مین کہتا ہون ثابت کر عرش کو پہر منقش کر پس مدار
صحت بنا پر ہے پہر اسپر معنے متفرع ہونگے اگر الفاظ
صحیح ہون تو ہو سکتا ہے کہ یہ اہل مکہ کے مدح مین
مبالغہ ہو بسبب تعظیم مکہ کے اور اوسکے شان کے

حیرانها فانه اذا کان سفهاء مکة حشو الجنة ای وسطها فما بال فقهائها فلا شك انهم یکونون فی اعلاها وغیرهم فی ادناها **حدیث** السلام علی النبی علیه السلام فی القنوت قال السخاوی لم اقف علیه وان وقع فی کلام جمع من الفقهاء کما بینته فی القول البدیع **حدیث** السلامة فی العزلة کلام صحیح لیس بحدیث صریح **حدیث** سلموا علی الیهود والنصاری ولا تسلموا علی یهود امتی قیل ومن یهود امتك قال تارك الصلوة قال السیوطی لم اقف علیه واورده فی الفردوس بلفظ ولا تسلموا علی شارب الخمر ولم یعض ولده فی مسنده ولم یذکر اسناد **حدیث** سوداء ولود خیر من حسناء لا تلد کذا فی الاحیاء قال العراقی اخرجه ابن حبان فی الضعفاء من روایة بهز بن حکیم عن ابیه عن جده ولا یصح قیل وذکره فی النهایة بهذا اللفظ واخرجه الازهری حدیثا مرفوعا واخرجه غیره عن عمر موقوفا **حدیث** السواك یزید الرجل فصاحة قال الصغانی وضعه ظاهر **حدیث** سید طعام اهل الدنیا والاخرة اللحم رواه ابن ماجة وابن ابی الدنیا من حدیث ابی الدرداء مرفوعا به وسنده ضعیف فیه سلیمان بن عطاء عن مسلمة الجزری وقد قال ابن حبان فی سلیمان انه یروی عن مسلمة اشیاء موضوعة وما ادری التخلیط منه او من مسلمة وقال العقیلی لا یصح فیه شیء وادخله ابن الجوزی فی الموضوعات لکن قال العسقلانی لم یتبین الحکم علی هذا المتن بالوضع فان مسلمة غیر مجروح وابن عطاء ضعیف قال السخاوی وله شواهد منها

اس لئے کہ جب سفہا مکہ کی بیچ جنت کی ہونگی تو فقیہون کا کیا حال نہیں شک کہ وہ اعلی جنت مین ہونگی اور غیر انکی ادنی جنت مین **حدیث** سلام نبی علیہ السلام پر قنوت مین - کہا سخاوی نے مین اسپر واقف نہین ہوا اگرچہ یہ بہت فقیہون کے کلام مین واقع ہوا ہے جیسا کہ مینے اسکو قول بدیع مین بیان کیا ہے **حدیث** سلامتی کناری مین ہے - کلام صحیح ہی اور حدیث نہین **حدیث** یہود اور نصاری کو سلام کرو اور میری امت کی یہود پر سلام نہ کرو کہا کون ہین تیری امت کے یہود فرمایا ترک کرنیوالے نماز کے کہا سیوطی نے مین اسپر واقف نہین ہوا اور اسکو فردوس نے ان لفظون سے لایا ہی اور نہ سلام کرو شراب پینے والی پر اور اوسکے بیٹے نے سند مین اسکے لئی سفیدی چھوڑی ہے اور اسکے اسناد ذکر نہین **حدیث** سیاہ جننے والی بہتر ہے اوس حسین سے جو نہ جنے - ایسا احیا مین ہے کہا عراقی نی ابن حبان نے ضعفا مین بہز بن حکیم نے اپنی باپ سے اوس نے اپنے دادا سے روایت کی ہے اور صحیح نہین کہا گیا یہ نہایہ مین ان لفظون سے مذکور ہے اور ازہری نے حدیث مرفوع سی نکالی اوس نے عمر سے موقوف نقل کیا ہے **حدیث** مسواک آدمی کی فصاحت کو زیادہ کرتی ہی - کہا صغانی نے موضوع ہونا اسکا ظاہر ہے **حدیث** سردار طعام اہل دنیا اور آخرت کا گوشت ہی - اسکو ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا نے ابی الدرداء سی مرفوع روایت کی ہی اور سند اوسکی ضعیف ہے اوسمین سلیمان بن عطا مسلمہ جزری سے روایت کرتا ہی حالانکہ کہا ہی ابن حبان نے سلیمان کے حقمین کہ یہ مسلمہ سے موضوع روائتین بیان کرتا ہی اور مین نہین جانتا خلط ملط اس سے ہی یا مسلمہ سے کہا عقیلی نے اسمین کوئی شئے صحیح نہین اور ابن جوزی نی اسکو موضوعات مین لیا ہی لیکن کہا عسقلانی نے مجھپر اسکی متن پر وضع کا حکم ثابت نہین ہی کیونکہ مسلمہ مجروح نہین اور ابن عطا ضعیف ہی اور کہا سخاوی نے اسکی لئے شاہد مین اور ان

عن علی رفعه بلفظ سید طعام الدنیا اللحم ثم الارز
اخرجه ابو نعیم فی الطب النبوی وعن صهیب بلفظ سید الطعام
فی الدنیا والاخرة اللحم ثم الارز اخرجه الدیلمی من جهتهم الحاکم
حدیث سید العرب علی رواه الحاکم فی صحیحه من
حدیث ابن عباس مرفوعا انا سید ولد آدم وعلی سید العرب وفی
له شواهد کلها ضعیفة بل جنح الذهبی الی الحکم علیه
بالوضع قلت لعله نظر الی المعنی مع قطع النظر الی صحة
المبنی وقد ذکره الزرکشی وقال رواه ابو نعیم فی الحلیة
من حدیث الحسن بن علی وقال السیوطی رواه الحاکم فی
مستدرکه عن عائشة وجابر وقال الذهبی فی مختصره انه
موضوع واخرجه ابن عساکر عن قیس بن ابی حازم مرسلا
بلفظ انا سید ولد آدم وابو بکر سید کهول العرب وعلی
سید شباب العرب انتهی وهذا یزول الاشکال حیث لم یرد
بالعرب جنسهم فی جمیع الاحوال حدیث سیروا
سیر اضعفکم قال السخاوی لا اعرفه بهذا اللفظ لکن معناه
فی قوله علیه السلام ام الناس واقتد باضعفهم حدیث
سیاسة الناس اشد من سیاسة الدواب ذکره النووی فی تهذیب
الاسماء واللغات من حکم الامام الشافعی حدیث
سیکذب علی قال ابن الملقن فی تخریج البیضاوی
هذا الحدیث لم اره کذلک نعم فی افراد مسلم من
حدیث ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله علیه السلام
قال یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون حدیث
سین بلال عند الله شین قال ابن کثیر لیس له اصل
قد تقدم حرف الشین - حدیث
شاوروهن وخالفوهن لا یثبت بهذا المبنی و
ان کان له وجه من حیث المعنی قال السخاوی لم اعرفه

حضرت علی سے مرفوع روایت ہی سردار طعام دنیا کا گوشت ہی بعد
اسکی چاول اسکو ابو نعیم نے طب نبوی مین ذکر کیا ہی اور صہیب سے ان لفظون
سے ہی سردار طعامونکا دنیا اور آخرت مین گوشت ہے بعد اوسکی چاول اسکو دیلمی
حاکم سے نقل کیا ہی حدیث سردار عرب کا علی ہی حاکم نے صحیح مین ابن عباس
سے مرفوع روایت اسطرح کی ہے مین سردار ولد آدم کا ہون اور علی
سردار عرب کا اسکے لئے بہت شواہد ہین سب کے سب ضعیف ہین بلکہ ذہبی نے
اسکی موضوع ہونیکی طرف میل کی ہی مین کہتا ہون شاید انہون نے نظر معنے کیطرف کی
ہو بنا کی صحت کیطرف نظر نہین کی اور اسکو زرکشی نے ذکر کیا ہی اور کہا کہ
اسکو ابو نعیم نے حلیہ مین حسن بن علی سے روایت کیا ہی اور کہا سیوطی نے اسکو حاکم
نے مستدرک مین عائشہ اور جابر سے روایت کیا ہی اور کہا ذہبی نے مختصر مین یہ موضوع
ہے اور اسکو ابن عساکر نے قیس بن ابی حازم سے مرسل روایت کیا ہی مین سردار
ولد آدم کا ہون اور ابو بکر سردار عرب کے بوڑھون کا اور علی سردار جوانان عرب کا
انتہی اور اس سے شبہ زائل ہو جاتا ہے اسلئے کہ عرب سے جنس عرب کے جمیع احوال مین
مراد نہین حدیث سیر کرو ضعیفو اپنے سیر کیطرح - کہا سخاوی نے
مین اسکو ان لفظون سے نہین جانتا لیکن معنے اسکے اس قول علیہ السلام
مین ہین امامت کر لوگونکی اور پیروی کر انکی ضعیفون مین حدیث بڑا
آدمیونکا سخت ہے بہ نسبت چارپایون کے اسکو نووی نے تہذیب الاسماء واللغات
مین ذکر کیا ہی امام شافعی سے حدیث قریب ہے کہ مجھپر جھوٹ بولا جائیگا
کہا ابن الملقن نے تخریج البیضاوی مین اسکو مین نے اسطرح نہین دیکھا ہان افراد
مسلم مین ابی ہریرہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ہونگے آخر
زمانہ مین دجال جھوٹے حدیث بلال کا سین اللہ کے نزدیک
شین ہے کہا ابن کثیر نے اسکا کچھ اصل نہین پیچھے گذر چکے
حرف شین - حدیث عورتون سے مشورہ
کرو اور اونکی مخالفت کرو - اس بنا سے صحیح نہین اگرچہ معنے کے
اعتبار سے اسکی کچھ وجہ ہے کہا سخاوی نے مین اسکو مرفوع نہین جانتا

مرفوعا بل یروی فی المرفوع من حدیث انس لا یفعلن احد امراً
امراً حتی یستشیر فان لم یجد من یستشیر فلیستشر
امرأة ثم لیخالفها فان فی خلافها البرکة وفی سنده ضعف
وانقطاع وروی الدیلمی والعسکری والقضاعی
عن عائشة مرفوعا طاعة النساء ندامة لکن قال ابن
عدی ماحدث به عن هشام الا ضعیف وادخاله ابن
الجوزی له فی الموضوعات لیس بجید انتهی کلام
السخاوی وقال السیوطی هو باطل لا اصل له لکن فی
معناه حدیث طاعة النساء ندامة اخرجه ابن عدی
وابن لال والدیلمی عن عائشة واخرج ابن عدی من حدیث
ام سعد بنت زید بن ثابت عن ابیها مرفوعا طاعة
المرأة ندامة واخرج الطبرانی والحاکم وصححه من
حدیث ابی بکرة مرفوعا هلکت الرجال حین طاعة
النساء واخرج العسکری فی الامثال عن عمر قال خالفوا
النساء فان فی خلافهن البرکة واخرج عن معاویة قال
عودوا النساء لا فانها ضعیفة ان اطعتها اهلکتک
قال بعض الشعراء ترک خلافهن من الخلاف +
حدیث شبیه الشیء منجذب الیه هو کقولهم الجنس
الی الجنس یمیل وقولهم الجنسیة علة الضم وقولهم
الصحبة مع غیر الجنس عذاب شدید کما فسر قوله
تعالی (لاعذبنه عذابا شدیدا) ای لاجعلنه
مع غیره فی قفس والکل مستفاد من حدیث الارواح
جنود مجندة وقد ذکر فی سبب وروده انه رأی امرأة
عند عائشة فقال من هی فقالت مضحکة مکة
فقال این نزلت فقالت عند مضحکة المدینة وفی

بلکہ انس سے مرفوع روایت اسطرح ہی کہ ہرگز کوئی کسی کام کو نہ کرتا
کہ مشورہ کر لے اگر نہ پائے ایسا شخص جس سے مشورہ کرے تو اپنی عورت سے
مشورہ کرے پھر اوسکی مخالفت کرے کیونکہ اسکے خلاف مین برکت ہے اسکی
سند مین ضعف اور انقطاع ہے اور دیلمی اور عسکری اور قضاعی نے عائشہ
سے مرفوع روایت کی ہے عورتونکی اطاعت ندامت ہے لیکن کہا ابن
عدی نے جس نے ہشام سے روایت کی ہے وہ ضعیف ہے اور ابن جوزی کا
موضوعات مین داخل کرنا اچھا نہیں کلام سخاوی کے ختم ہوئے اور کہا
سیوطی نے یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں لیکن اسکے معنی مین
ایک حدیث ہی اطاعت عورتون کی ندامت ہی اسکو ابن عدی اور ابن
لال اور دیلمی نے عائشہ سی روایت کی ہی اور ابن عدی نے ام سعد بنت
زید بن ثابت سے اور اونے اپنی باپ سے مرفوع روایت کی ہی اطاعت عورت
کے ندامت ہی اور طبرانی اور حاکم نے سند صحیح سے ابی بکرہ سے مرفوع
روایت کی ہی ہلاک ہوئے مرد وقت اطاعت عورتون کی اور عسکری
نے امثال مین عمر سے نقل کیا ہی مخالفت کرو عورتونکی اس لیے
کہ انکی خلاف مین برکت ہی اور اوس نے معاویہ سے روایت کی ہی عیادت
کرو عورتون کی نہ اس لیے کہ وہ ضعیف ہین اگر تو اوسکی اطاعت
کریگا تجھے ہلاک کریگی بعض شعرانی کہا ہی انکی خلاف کا ترک کرنا خلاف
عقل ہے حدیث شبیہ شے کا اسکی طرف کھینچا جاتا ہی جیسے قول کہ
جنس جنس کے طرف میل کرتی ہے اور قول انکا جنسیت پیوندگی کی علت
ہے اور قول انکا صحبت غیر جنس سے سخت عذاب ہے جیساکہ اس آیت کے تفسیر کی گئی
ہے (البتہ مین اوسکو سخت عذاب دونگا یعنی مین اوسکو پنجری مین غیر جنس کے ساتھ قید
کرونگا اور یہ قول اس حدیث سے مستفاد ہین روحونکا ایک لشکر جمع کیا گیا
اور اس حدیث کی ورود کا یہ سبب ہے کہ آنحضرت نے ایک دفعہ ایک عورت
کو عائشہ کی پاس دیکھا فرمایا یہ کون ہے عائشہ نی کہا یہ مکہ کی ہنسانے والی
ہی فرمایا کہان اتری ہے جواب دیا عائشہ نی مدینہ کی ہنسانے والی کے گھر

الصحبة مع غیر الجنس عذاب شدید

قوله تعالى (قل كل يعمل على شاكلته) ايماء الى ذلك في
حديث شراركم عزابكم اورده ابن الجوزي
الموضوعات فاخطأ كما ذكره السيوطي فقد اخرجه احمد
والطبراني عن عطية بن بسر وابن عدي عن ابي هريرة
رضي الله عنه وابو يعلى عن جابر وقال السخاوي
اخرجه ابو يعلى والطبراني من حديث ابي هريرة مرفوعا
حديث شراركم معلموا صبيانكم اقلهم رحمة
على اليتيم واغلظهم على المسكين موضوع كما ذكر
اللآلي حديث شر الحيوة ولا الممات ليس بحديث
بل هو من كلام بعض الحكماء القدماء قاله العسقلاني
وهو غير صحيح من حيث المعنى فان من يغلب خيره
شره فالموت خير له كما يستفاد من قوله عليه السلام
طوبى لمن طال عمره وحسن عمله وويل لمن طال عمره وساء
عمله وهو مستفاد ايضا من قوله سبحانه وتعالى (ولا يحسبن الذين
كفروا انما نملي لهم خير لانفسهم انما نملي لهم ليزدادوا اثما)
حديث الشفقة على خلق الله تعظيم لامر الله قال
السخاوي لا اعرفه بهذا اللفظ قلت وهو من كلام بعض
المشايخ حيث قال مدار الامر على شيئين التعظيم لامر الله و
الشفقة على خلق الله حديث الشكر في الوجه مذمة
ليس بحديث ويناسبه حديث قطعت عنق اخيك خطابا
لمن مدح صاحبه في حضوره حديث شهادة في الفلج
للمصلي روي عن ابي الدرداء وغيره من الصحابة و
التابعين ويشهد له قوله تعالى (يومئذ تحدث اخبارها
بان ربك اوحى لها) حديث شهادة المرء على
نفسه بشهادتين ليس بحديث ولكنه صحيح المعنى

قول اللہ تعالی کا (تو کہہ دے یا محمد ہر ایک عمل کرتا ہی اپنی طریقہ پر) اسکے
طرف اشارت کرتا ہی حدیث شریر تمسے رانڈ تمہارے ہیں - ابن جوزی
اسکو موضوعات میں لایا ہی اور خطا کی جیسا کہ سیوطی نے ذکر کیا ہی اسکو
احمد اور طبرانی نے عطیہ بن بسیر سے اور ابن عدی نے ابو ہریرہ سے اور ابو یعلی
نے جابر سے روایت کی ہی اور کہا سخاوی نے اسکو ابو یعلی اور طبرانی نے ابو ہریرہ
سے مرفوع روایت کی ہی حدیث شریر تم سے لڑکون کے معلم ہین
یتیمون پر بہت تھوڑی رحمت کرتی ہین اور مسکینون پر بہت سخت ہین
موضوع ہی جیسا کہ لآلی مین مذکور ہی حدیث بری حیات نے اور
نہ مرنا - کہا عسقلانی نی یہ حدیث نہین بلکہ یہ بعض پہلی حکیمون
کی کلام ہے اور معنے کی وجہ سی صحیح نہین ہے اسلئے کہ جسکی شر اوس
کے خیر پر غالب ہو جاوی پس موت اوسکے لئے بہتر ہے جیسا کہ
قول علیہ السلام سے مستفاد ہوتا ہی خوشخبری ہی اوسکے لئے
جسکی عمر لمبی ہو اور عمل نیک ہون اور ہلاکت اوسکے لئے جسکی عمر لمبی
ہو اور برے عمل ہون اور یہ معنے اس آیت سی بھی مستفاد ہین (اور مت
گمان کر کافرونکو کہ ڈھیل انکے لئے نیک ہی ہم مہلت اسلئے دیتی ہین
تا گناہ زیادہ کرین) حدیث شفقت کرنی خلق اللہ پر امر اللہ کی
تعظیم ہی - کہا سخاوی نے مین اسکو ان لفظون سے نہین جانتا مین کہتا ہون
یہ بعض مشایخون کے کلام ہے جیسا کہ اوس نے کہا ہی مدار امر کے دو چیز پر ہے
ایک اللہ تعالی کی تعظیم دوسرا خلق اللہ پر شفقت کرنی حدیث منہ پر شکر کرنا
مذمت ہے - یہ حدیث نہین اور یہ حدیث اسکے مناسب ہے قطع کی تونی گردن
اپنی بھائی کی یہ خطاب ہی اوس شخص کیلئے جسنے اپنی صاحب کی حضور مین صفت کی
حدیث نماز کیلئے میدان کی شہادت ابو الدرداء وغیرہ صحابہ سے روایت
آئی ہی - یہ آیت اوسکی شاہد ہی (اوس دن بیان کریگی خبرین اپنی اس
لئے کہ رب تیرے نے اوسکی طرف وحی کی ہی) حدیث گواہی دینی
اپنی نفس پر مقابل دو گواہون کے ہی - یہ حدیث نہین لیکن صحیح المعنی ہی

مطلب الامر على شيئين

بالنظر الی الاقرار واما قولهم شهادة المرء علی نفسه
بسبعين فكذا لا اصل له ويصح معناه علی المبالغة
حديث شهادة المسلمين بعضهم علی بعضهم جائزة
ولا يجوز شهادة العلماء بعضهم علی بعض لانهم حسد
ليس من الحديث واسناده فاسد من وجوه كثيرة
علی ما فی اللآلی وعلی تقدير صحته فالعلماء يراد بهم علماء
الدنيا التاركون طريق العقبی كما يشير اليه العلة المذكورة
فی نفس الحديث فان الحسد حرام واما الغبطة فلا حرام
حديث الشهرة فی قصر الثياب لا يصح حديثا
لان قصر الثياب من جملة اسباب الشهرة اذا كان علی
قصدها دون ارادة متابعة السنة **حديث** شياطين
الانس يغلب شياطين الجن من كلام ابن دينار ولعله
اقتبس من قوله تعالی (وكذلك جعلنا لكل نبی عدوا
شياطين الانس والجن) حيث قدم شياطين الانس علی شياطين
الجن يذهب وسوسته بالتعوذ بخلاف شيطان الانس و
لان قوة تاثير الصحبة انما هی فی اتحاد الجنس **حديث**
شيب وعيب لا يصح مبناه وانما جاء معناه فی **حديث**
من لم يرعو عند الشيب ويستحيی من العيب ولم يخش
الله فی الغيب فليس لله فيه حاجة ذكره الديلمی بلا
سند عن جابر مرفوعا وحكی عن ابی يزيد انه رای
وجهه فی المرآة فقال ظهر الشيب ولم يذهب العيب ولا
ادری ما فی الغيب **حديث** الشيخ فی قومه كالنبی
فی امته فی المقاصد جزم شيخنا وغيره بانه موضوع
وانما هو من كلام بعض السلف وربما اورد بلفظ
الشيخ فی جماعته كالنبی فی قومه يتعلمون من علمه

۴ وكلان شيطان الجن

بسبب اقرار کی لیکن یہ قول انکا شہادت آدمی کی اپنے نفس کے
مقابلہ ستر کی ہی اسکا ہی کچہہ اصل نہین اور یہ بسبب مبالغہ کی اسکے
معنے صحیح ہین **حدیث** شہادت مسلمانونکی بعض کے بعض پر جائز
ہے اور شہادت علماء کی بعض کے بعض پہ جائز نہین اسلئے کہ وہ
حاسد ہین یہ حدیث نہین اور سند اسکی کئی طرح سے فاسد ہے جیساکہ لآلی
مین ہے اور اگر اسکو صحیح مانا جائے تو علماء سے مراد علماء دنیا ہین جو طریق
آخرت کو چھوڑنے والے ہین جیساکہ علت مذکورہ نفس حدیث مین
اوسکی طرف اشارت کرتی ہے اسلئے کہ حسد حرام ہے اور غبطہ جائز
ہے **حدیث** شہرت تھوڑے کپڑون مین ہے یہ حدیث نہین اسلئے
کہ تھوڑے کپڑے شہرت کا اسباب ہے جب اسکا قصد شہرت کا ہو اور اراده
متابعت سنت کا **حدیث** آدمیونکے شیطان جنونکے شیطانون
پر غالب ہوتے ہین۔ یہ کلام ابن دینار کے ہے شاید اوسنے اس
آیت سے اقتباس کیا ہوگا (اور ایسا ہی ہمنے کردیا ہر ایک نبی کیلئے
دشمن آدمیون اور جنون کے شیطانون سے) اسلئے آدمیونکے شیطان
کو جنون کی شیطانون پر مقدم کیا ہی دوسرا اسلئے کہ وسوسہ
جنونکی شیطانون کا اعوذ سے دور ہو جاتا ہی بخلاف آدمیونکی شیطانون کے
اور اسلئے کہ صحبت کی تاثیر کی قوت اتحاد جنس کے مرتبہ مین ہی **حدیث**
بوڑہا پا اور عیب۔ اسکی بنا صحیح نہین لیکن معنی اسکے حدیث مین آئی ہے
جو شخص بوڑہاپے مین رعایت نہ کرے اور عیب سے حیا کرے اور غیب مین اللہ سے نہ ڈرے
تو اللہ تعالی کو اسکے کچھہ حاجت نہین اسکو دیلمی نے بلا سند جابر سے مرفوع روایت
کی ہے اور اوسنے ابی یزید سے حکایت کی ہے اوسنے اپنا منہ آئینہ مین دیکھا کہا کہ بوڑہاپا
ظاہر ہوا اور عیب گیا اور مین نہین جانتا کہ غیب مین کیا ہے **حدیث** بوڑہا اپنی
قوم مین مثل نبی کی ہے امت مین مقاصد مین ہے شیخ وغیرہ نے جزم کیا ہے کہ موضوع
ہے لیکن بعض سلف کی کلام ہے اور کبھی ان لفظون سے آئی ہے شیخ اپنی جماعت
مین مثل نبی کی ہے اپنی قوم مین سیکھتے ہین اوسکے علم سے

ويتأدبون من أدبه وكله باطل انتهى وممن جزم بوضعه ابن تيمية لكن اخرجه ابن حبان في الضعفاء من حديث ابي رافع به مرفوعا وقال السيوطي اسنده الديلمي وذكره في ايضا في جامعه الصغير بلفظ الشيخ في اهله كالنبي في امته رواه الخليلي في مشيخته وابن النجار عن ابي رافع ولفظ الشيخ في بيته كالنبي في قومه رواه ابن حبان في الضعفاء والشيرازي في الالقاب عن ابن عمر انتهى ويقويه من حيث المعنى حديث صحيح المبنى العلماء ورثة الانبياء ويقويه قوله تعالى (فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون)

حرف الصاد

حديث صاحب الحاجة اعمى قال السخاوي لا اعرفه في المرفوع قلت كذا في قولهم الغريب كالاعمى لا يصح من جهة المبنى **حديث** صاحب الشيء احق بحمله الا ان يكون ضعيفا يعجز عنه فيعينه اخوه المسلم ضعيف وبالغ ابن الجوزي فذكره في الموضوعات واخطأ فقد رواه ابو يعلى من حديث ابي هريرة به مرفوعا والطبراني في الاوسط والدارقطني في الافراد والعقيلي في الضعفاء وعياض بدون عزو في الشفاء **حديث** الصبر كنز من كنوز الجنة كذا في الاحياء وقال العراقي غريب لم يوجد **حديث** صرير الاقلام عند الاحاديث يعدل عند الله التكبير الذي يكبر في رباط عسقلان وعبادان ومن كتب اربعين حديثا اعطي ثواب الشهداء الذين قتلوا بعبادان وعسقلان خبر باطل كذا في الميزان **حديث** صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم هو كلام يقوله كثير من العامة عقيب قول المؤذن في الصبح الصلوة

اور اوسکو ادب سے ادب سیکھتے ہین یہ سب باطل ہین انتہی جنہون نے اسکے موضوع ہونیکا یقین کیا ہی انمین ابن تیمیہ ہی لیکن اسکو ابن حبان نے ضعفا مین ابی رافع سے مرفوع روایت کی ہی اور کہا سیوطی نے اسکو دیلمی نے سند کیا ہی اور بہی اوسنے جامع صغیر مین اسطرح ذکر کیا ہے شیخ اپنے اہل مین نبی کیطرح ہی اپنی امت مین اسکو خلیلی نے مشیخت مین روایت کی ہے اور ابن نجار نے ابی رافع سے اور اوسکے لفظ یہ ہین شیخ اپنی گہر مین مثل نبی کی ہی اپنی قوم مین اسکو ابن حبان ضعفا مین اور شیرازی نے القاب مین ابن عمر سے روایت کیے ہی انتہی اور اسکو معنے کی جہت سے یہ حدیث صحیح المبنی تقویت کرتی ہے علما وارث ہین انبیا کے اور یہ آیت بہی اوسکی تقویت کرتی ہی (پس سوال کرو اہل علم کو اگر تم نہین جانتے)

حرف صاد

حدیث صاحب حاجت کا اندہا ہے۔ کہا سخاوی نے مین اسکو مرفوع روایت نہین جانتا مین کہتا ہون ایسا ہی قول انکا غریب اندہے کیطرح ہے اسکی بنا بہی صحیح نہین **حدیث** شے کا مالک اوسکے اوٹہانے کا زیادہ حقدار ہی مگر جب ضعیف ہو اور اوس سے عاجز ہو تو مسلمان بہائی اوسکی مدد کرے۔ ضعیف ہے اور ابن جوزی نے مبالغہ کیا کہ اسکو موضوعات مین ذکر کیا اور خطا کیا کیونکہ ابو یعلی نے ابو ہریرہ سے مرفوع روایت کی اور طبرانی نے اوسط مین اور دارقطنی نے افراد مین اور عقیلی نے ضعفا مین اور عیاض نے بغیر نسبت کے شفا مین روایت کی ہے **حدیث** صبر خزانہ ہی جنت کے خزانون سے۔ ایسا ہی احیا مین ہے اور کہا عراقی نے غریب ہے نہین پائی گئی **حدیث** آواز قلمون کا وقت لکہنے حدیث کی اللہ کے نزدیک اوس تکبیر کے برابر ہی جو عسقلان اور عبادان کی چہاؤنی مین کہی جاتی ہی اور جو شخص چالیس حدیثین لکہے ثواب دِن شہیدون کا دیا جاتا ہے جو عبادان اور عسقلان مین قتل ہوئے یہ خبر باطل ہے ایسا ہی میزان مین ہے **حدیث** سچ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلام ہے اسکو بہت لوگ سیکھے اس قول موذن کے کہتے ہین الصلوۃ

الصبر نصف الایمان

خیر من النوم ولیس له اصل وکذا قولهم عند
قول المؤذن الصلوة خیر من النوم صدقت وبررت و
بالحق نطقت استحبه الشافعیة قال الدمیری وادعی
ابن الرفعة ان خبرا ورد فیه ولا یعرف من قاله و
بررت بکسر الراء الاولی وسکون الثانیة حدیث
صدقة القلیل تدفع البلاء الکثیر وفی لفظ صدقة
الیسیر لیس بحدیث ومعناه صحیح حدیث صغروا الخبز
واکثروا عدده یبارک لکم فیه اسناده واه وقد ذکره ابن
الجوزی فی الموضوعات وقال الزرکشی حدیث الامر بتصغیر
اللقمة وتدقیق المضغة قال النووی لا یصح حدیث
صلوة بخاتم تعدل سبعین بغیر خاتم موضوع کما
قاله العسقلانی وکذا صلوة بعمامة تعدل بخمس و
عشرین صلوة وجمعة بعمامة تعدل سبعین جمعة
والصلوة فی العمامة بعشرة آلاف حسنة قال المنوفی
فذلك کله باطل وقال السخاوی حدیث صلوة بخاتم
تعدل بسبعین بغیر خاتم هو موضوع کما قال شیخنا عن
شیخه وکذا ما اورده الدیلمی من حدیث ابن عمر مرفوعا
صلوة بعمامة تعدل بخمس وعشرین وجمعة بعمامة
تعدل سبعین جمعة ومن حدیث انس مرفوعا الصلوة
فی العمامة بعشرة آلاف حسنة قلت وروی ابن عمر نقله
السیوطی عن ابن عساکر فی جامعه الصغیر مع التزامه
بانه لم یذکر فیه الموضوع حدیث الصلوة خلف
العالم باربعة آلاف واربعمائة واربعین صلوة
باطل کذا فی المختصر وکذا قول صاحب الهدایة لقوله
علیه السلام من صلی خلف تقی فکانما صلی خلف

خیر من النوم اور اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور ایسا ہی قول انکا بعد
قول مؤذن الصلوة خیر من النوم کے سچ کہا تو نے اور نیک ہو گیا او سچ
حق بولا - اسکو شافعیون نے مستحب جانا ہے کہا دمیری نے اور دعوی کیا ابن
الرفعہ نے خبر اسمین وارد ہوئی ہے اور نہین معلوم کسنے اسکو کہا ہے حدیث
تنگدست کا صدقہ بہت بلا دفع کرتا ہے - اور ایک روایت مین (صدقہ
کم مال کا) ہے یہ حدیث نہین اور معنے اسکے صحیح ہین حدیث
روٹی چھوٹی کرو اور اونکی تعداد بہت کرو تمکو اسمین برکت دیجاویگی اسناد
اسکی واہی ہے اور ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین ذکر کیا ہے کہا
زرکشی نے یہ حدیث جسمین حکم ہے لقمہ کو باریک کرنیکا اور ذرہ
ذرہ کرکے چابنے کا کہا نووی نے صحیح نہین حدیث ایک نماز
انگوٹھی سے ستر نماز ونکی برابر ہے جو بغیر انگوٹھی کی پڑہی گئی ہون
موضوع ہے جیسا کہ عسقلانی نے کہا ہے اور ایسا ہی ہے ایک نماز پگڑی سے
پچیس نمازونکی برابر ہے اور ایک جمعہ پگڑی سے ستر جمعونکی برابر ہے اور ایک نماز
پگڑی مین دس ہزار نیکی کے برابر ہے کہا منوفی نے یہ سب باطل مین کہا
سخاوی نے یہ حدیث ایک نماز انگوٹھی سے ستر نمازون کے برابر ہے بغیر
انگوٹھی کے ہون موضوع ہے جیسا کہ ہمارے شیخ نے اپنے شیخ سے نقل کیا
ہے اور ایسے ہی ہے جسکو دیلمی ابن عمر سے مرفوع روایت لایا ہے ایک نماز
پگڑی سے پچیس نمازونکی برابر ہے اور ایک جمعہ پگڑی سے ستر جمعون کے برابر ہے
اور انس سے مرفوع روایت ہے ایک نماز پگڑی سے دس ہزار نیکی کے برابر
ہے مین کہتا ہون اسکو سیوطی نے جامع صغیر مین ابن عساکر
سے اوسنے ابن عمر سے نقل کیا ہے باوجودیکہ اوسنے التزام کیا
ہے کہ مین اس مین کوئی موضوع حدیث ذکر نہ کرونگا حدیث
ایک نماز عالم کی پیچھے پڑھنی چار ہزار چار سو چالیس نمازونکی برابر ہے یہ باطل ہے
ایسا ہی مختصر مین ہے اور ایسا ہی ہے قول صاحب ہدایہ کا کہ آنحضرت نے فرمایا
جو شخص نماز پڑھے پیچھے کسی متقی کے گویا اوسنے نماز پڑھی پیچھے

نی غیر معروف کما قال مخرجه وقال السخاوی
لم اقف علیه بهذا اللفظ قلت لکن معناه صحیح لما
رواه الدیلمی من حدیث جابر مرفوعا بلفظ قدموا
اخیارکم تزکوا اعمالکم وللحاکم والطبرانی بسند ضعیف
عن مرثد بن ابی مرثد الغنوی رفعه ان سرکم ان تقبل
صلوتکم فلیؤمکم خیارکم **حدیث** صلوة
الذی لا تصعد فوق راسه لم یوجد **حدیث**
صلوة النهار عجماء ای لانها لا یسمع فیها قرائة علی
ما فی النهایة قال النووی فی شرح المهذب انه باطل لا
اصل له وکذا قال الدارقطنی لم یرو عن النبی علیه السلام
وانما هو من قول بعض الفقهاء قال الزرکشی قال الدارقطنی
والنووی باطل لا اصل له وهو فی فضائل القرآن من
کلام ابی عبیدة بن عبد الله بن مسعود قال السیوطی و
اخرجه ایضا عن الحسن وبقیته عنهما وصلوة اللیل
یسمع اذنیک واخرجه سعید بن منصور عن حماد
بن ابی سلیمان بدون هذه الزیادة وکذا اخرجه
عبد الرزاق عن مجاهد واخرج عن الحسن قال صلوة
النهار عجماء لا یرفع فیها الصوت الا الجمعة والصبح
حدیث صلوة بسواک خیر من سبعین صلوة بغیر سواک
وفی لفظ بلا سواک وقال ابن عبد البر فی التمهید عن
ابن معین انه حدیث باطل قال السخاوی وهو بالنسبة
لما وقع له من طرقه وقال السیوطی رواه الحارث فی
مسنده وابو یعلی والحاکم عن عائشة والدیلمی عن
ابی هریرة انتهی وقال ابن قیم الجوزیة رواه الامام
احمد وابن خزیمة والحاکم فی صحیحیهما والبزار فی مسنده

نبی کی اسکا مخرج غیر معروف ہی اور کہا سخاوی نے مین اس ان لفظ
سے واقف نہین ہوا۔ مین کہتا ہون لیکن معنے اسکے صحیح ہین اسلئے
کہ دیلمی نے جابر سے مرفوع روایت کی ہے مقدم کرو نیکون کو تا کہ پاک
ہون عمل تمہارے اور حاکم اور طبرانی مین سند ضعیف سے مرثد بن ابی
مرثد الغنوی سے مرفوع روایت ہے اگر تمکو خوش لگے یہ بات کہ تمہاری نماز قبول
ہو تو نیک لوگ تم مین سے امامت کرائین **حدیث** نماز مگر دہی والے
کی اسکے سر سے اوپر نہین چڑہتی نہین پائی گئی **حدیث**
دن کی نماز بہری ہے اسلئے کہ اوسکے قرارت نہین سنی جاتی ایسا ہی نہایہ
مین ہے کہا نووی نے شرح مہذب مین یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین
اور ایسا ہی کہا دارقطنی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مروی نہین ہے یہ بعض
فقہا کا قول ہے کہا زرکشی نے کہا دارقطنی اور نووی نے یہ باطل ہے اسکا
کچھ اصل نہین اور یہ فضائل قرآن مین ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود
کی کلام ہے کہا سیوطی نے اسکو اوس سے ابن ابی شیبہ نے اپنی تصنیف مین
روایت کیا ہی اور اوس نے اسکو حسن سے اور بقیہ دونون سے روایت
کیا ہے اور روایت کی ہے اور رات کی نماز کو تیرے کان سنتے ہین اور اسکو
سعید بن منصور نے حماد بن ابی سلیمان سے سوا اس زیادتی کے ذکر کیا ہے اور
ایسا ہی اسکو عبد الرزاق نے مجاہد سے روایت کیا ہے اور حسن سے ذکر لایا ہے
کہا دن کی نماز بہری ہے اسمین آواز بلند نہین کیا جاتا مگر جمعہ و صبح مین
حدیث ایک نماز مسواک سے اچھی ہے ستر نمازون سے جو بے مسواک کے پڑہی
گئی ہون اور ایک روایت کے لفظ بغیر سواک کے ہین کہا ابن عبد البر نے تمہید
مین ابن معین سے یہ حدیث باطل ہے کہا سخاوی نے یہ بات اوس کی اپنی
طرق سے کہی ورنہ سیوطی نے کہا ہی اسکو حارث نے مسند مین
اور ابو یعلی اور حاکم نے عائشہ سے اور دیلمی نے ابو ہریرہ سے روایت
کیا ہے اور کہا ابن قیم جوزیہ نے اسکو امام احمد اور ابن خزیمہ اور حاکم
نے اپنے صحیحین مین اور بزار مین مسند مین روایت کیا ہے

حدیث الصلوة علی النبی افضل من عتق الرقاب قال
العسقلانی فی بعض فتاواہ انه کذب مختلف فیه ولعله
یعنی به اضافته الی النبی علیه السلام والا فقد رواہ الاصبهانی
فی الترغیب عن ابی بکر الصدیق موقوفا وکذا رواہ
التیمی وابن عساکر حدیث الصلوة علی النبی
علیه السلام لا ترد هو من کلام ابی سلیمان الدارانی
علی ما ذکرہ الجزری فی حصنه ولفظه اذا سئلت الله
حاجة فابدء بالصلوة علی النبی علیه السلام ثم ادع
بما شئت ثم اختم بالصلوة علیه فان الله سبحانه بکرمه
یقبل الصلوتین وهو اکرم من ان یدع ما بینهما وذکره
فی الاحیاء مرفوعا قال السخاوی لم اقف علیه وانما هو
عن ابی الدرداء موقوفا اذا سئلتم الله حاجة فابدؤا
بالصلوة علی النبی علیه السلام فان الله اکرم من ان
یسئل حاجتین فیقضی احداهما وترد الاخری +
حدیث الصلوة عماد الدین قال ابن الصلاح فی
مشکل الوسیط انه غیر معروف وقال النووی فی التنقیح
انه منکر باطل لکن رواہ الدیلمی عن علی کما ذکره
السیوطی والبیهقی فی الشعب ضعیفا عن عمر مرفوعا +
حرف الصاد - حدیث ضاع العلم
افخاذ النساء ولفظه بین افخاذ النساء هو معناہ من
کلام بشر الحافی قال لا یفلح من الف افخاذ النساء حدیث
الضب وشهادته له علیه السلام قیل انه موضوع و
قال المزی لا یصح اسنادا ولا متنا لکن رواہ البیهقی بسند
ضعیف وذکره القاضی عیاض فی الشفا فغایته
الضعف لا الوضع حدیث الضامن غارم لا یصح

حدیث درود نبی پر افضل ہے غلام چھڑانے سے کہا عسقلانی نے
بعض فتووں میں یہ کذب ہے مختلف فیہ ہے شاید اسکی اس سے یہ مراد
ہو کہ اسکی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مختلف فیہ ہے ورنہ
اسکو اصبہانی نے ترغیب میں ابی بکر صدیق سے موقوف روایت کیا ہے اور
ایسا ہی اسکو تیمی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے حدیث صلوۃ
نبی پر رد نہیں ہوتی یہ کلام ابی سلیمان الدارانی کا ہے جیسا کہ جزری نے
حصن میں ذکر کیا ہے اور اوسکی لفظ یہ ہیں جب تو سوال کرے
اللہ سے پہلی درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہونچا پھر دعا کر جو تو چاہے
پھر اسکو ختم درود سے کر اسلئے کہ اللہ تعالی اپنے کرم سے دونو درودونکو
قبول کرتا ہے وہ کریم ہے اس سے کہ چھوڑ دے بیچ کی دعا کو اور احیاء میں
اسکو مرفوع ذکر کیا ہے کہا سخاوی نے میں اسپر واقف نہیں ہوا لیکن ابو الدرداء
سے موقوف روایت اسطرح ہے جب اللہ تعالی سے کسی حاجت
کا سوال کرو تو پہلے آنحضرت پر درود بھیجو اسلئے کہ اللہ تعالی بہت کریم ہے
اس سے کہ اوس سے دو حاجتوں کا سوال ہو پس ایک قبول کرے اور دوسری
رد کرے حدیث نماز دین کا تھم ہے کہا ابن صلاح نے مشکل الوسیط میں
یہ غیر معروف ہے اور کہا نووی نے تنقیح میں یہ منکر ہے باطل ہے لیکن اسکو
دیلمی نے علی سے روایت کیا ہے جیسا کہ سیوطی نے کہا ہے
اور بیہقی نے شعب میں عمر سے سند ضعیف سے مرفوع روایت کی ہے حرف
صاد - حدیث ضایع ہوا علم عورتوں کی رانوں میں اور اسکی روایت
یہ ہے درمیان عورتوں کی رانوں کے - یہ کلام بشر الحافی کی معنی میں ہے
کہا اوس نے فلاح نہ پاوے گا وہ شخص جسنے عورتوں کی رانوں سے الفت
کی حدیث گوہ اور اوسکی شہادت دینی آنحضرت کیلئے کہا گیا ہے
یہ موضوع ہے اور کہا مزی نے اسکی سند اور متن ہو نہیں صحیح لیکن اسکو
بیہقی نے سند ضعیف سے روایت کی ہے اور قاضی عیاض نے شفا میں ذکر کیا ہے غایت
یہ ہے کہ ضعیف ہے موضوع نہیں حدیث ضامن قرضدار ہے اسکے نہیں صحیح

مبناه وجاء في معناه عند احمد واصحاب السنن عن
ابي امامة مرفوعا الزعيم غارم وصححه ابن حبان وهو
مقتبس من قوله ولمن جاء به حمل بعير وانا به زعيم اي كفيل
وزعيم **حديث** الضرورات تبيح المحظورات ليس
بحديث وهو كلام صحيح **حديث** ضعيفان يغلبان
قويا ليس بحديث **حديث** الضيافة على اهل
الوبر ليست على اهل المدر لا اصل له فقد قال عياض
في اول شرح مسلم لما تكلم على حديث من كان يؤمن بالله
واليوم الآخر فليكرم ضيفه انه موضوع عند اهل المعرفة
وقبله النووي **حرف الطاء المهملة حديث**
طلب حماما فقال عليه السلام لابي بكر وعمر قال ابو سعيد
المتولي هذه التحية لا اصل له وقال النووي وهذا المحل لم يصح
فيه شيء انتهى ورواه الديلمي بلا سند عن ابن عمر مرفوعا
وقد تقدم عن ابن حجر المكي ان العرب ما يعرف الحمام الا
بعد موته عليه السلام **حديث** طاعة النساء ندامة
مضى في سنادها وهو ذكر في صنا التحفة العروس
عن الحسن البصري انه قال ما اطاع رجل امرأة فيما
تهواه الا كبه الله في النار قيل هو محمول على طاعتها فيما
تهوى من السيئات لا فيما تهوى من المباحات وقيل الي
فيما تهواه من المباحات فانها تجر الى المنكرات **حديث**
طعام البخيل داء وطعام السخي شفاء قال العسقلاني
وهو حديث منكر وقال الذهبي كذب وقال ابن عدي
انه باطل عن مالك **حديث** الطلاق يمين
الفساق وقع في عدة من كتب المالكية قال السخاوي
لم اقف عليه مرفوعا واظنه مدرجا قلت وتؤيده

لیکن معنے اسکے مسند احمد اور اصحاب السنن مین ابی امامہ سے مرفوع
روایت ہے ہین ضامن قرضدار ہے اور ابن حبان نے اسکی تصحیح کی ہے اور
یہ معنی اس آیت سے اقتباس ہو سکتے ہین (جو شخص اوسکو لایا اوسکے
لئے بوجھ اونٹ کا ہے اور مین اسکا ضامن ہون) **حدیث** ضرورتین
خوفناک چیزون کو مباح کر دیتی ہین - یہ حدیث نہین لیکن کلام صحیح ہے
حدیث دو ضعیف ایک قوی پر غالب آتی ہین - حدیث نہین ہے
حدیث ضیافت اہل قریہ پر ہے نہ اہل صحرا پر اسکا کچھ اصل نہین ہے اسلئے
کہ عیاض نے اول شرح مسلم مین جب اوس نے اس حدیث پر کلام کیا (جو شخص
اللہ تعالی اور دن آخر پر یقین رکھتا ہو بس چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی تعظیم
کرے) کہا ہے کہ یہ اہل معرفت کی نزدیک موضوع ہے اور نووی نے اسکو قبول
کیا ہے **حرف طاء مہملہ - حدیث** تم دونو کا حمام پاک ہے آپ نے
حضرت ابی بکر اور عمر سے کہا ابو سعید متولی نے اس سلام کو کہا کہ اسکی کچھ اصل نہین اور
کہا نووی نے اس محل مین کوئی شے صحیح نہین ہوئی انتہی اور اسکو دیلمی نے ابن عمر سے
بلا سند مرفوع روایت کیا ہے اور ابن حجر مکی سے پیچھے گذر چکا ہے کہ عرب نے حمام
کو نہین معلوم کیا مگر بعد موت آنحضرت کے **حدیث** اطاعت عورتون کی
ندامت ہے اسکا حال پیچھے گذر چکا ہے اور مصنف تحفۃ العروس نے حسن بصری
سے ذکر کیا ہے کہ کہا اوس نے جس شخص نے اطاعت کی عورت کے ان چیزون مین
جسکے وہ خواہش کرتی ہے تو اللہ تعالی اوسکو آگ مین اوندھا گرائیگا - کہا گیا ہے
اس سے بری خواہشین مراد ہین نہ مباح خواہشین اور بعضون نے کہا ہے
مراد اس سے مباح خواہشین ہین کیونکہ یہ برائی کیطرف کھینچتی ہین **حدیث**
طعام بخیل کا درد ہے اور طعام سخی کا شفا ہے - کہا عسقلانی نے یہ حدیث منکر
ہے اور کہا ذہبی نے یہ کذب ہے اور کہا ابن عدی نے مالک سے یہ باطل ہے
حدیث طلاق فاسقون کی قسم ہے بہت کتب مالکیہ مین واقع
ہوئی ہے کہا سخاوی نے نہین اسکے مرفوعیت پر واقف
نہین ہوا اور مین ظن کرتا ہون یہ مدرج ہے مین کہتا ہون

معنی حدیث ما حلف بالطلاق مؤمن ولا استحلف به
الا منافق رواه ابن عساكر به مرفوعا **حرف
الظاء المعجمة - حديث** الظالم عدل الله في
الارض ينتقم به من الناس ثم ينتقم منه قال الزركشي لم
اجده وقال العسقلاني لا استحضره لكن قال السيوطي وفي
معناه ما اخرجه الطبراني في الاوسط من حديث جابر رفعه
ان الله تعالى يقول انتقم ممن ابغض بمن ابغض ثم
اصير كلاهما الى النار وساقه الديلمي في الفردوس بلا
اسناد عن جابر يرفعه واخرجه ابن عساكر عن علي بن
تمام قال كان يقال ما انتقم الله من قوم الا بشر منهم و
اخرج عبد الله بن احمد في زوائد الزهد عن مالك
بن دينار قال قرأت الزبور اني انتقم من المنافق بالمنافق
ثم انتقم من المنافقين جميعا قال ونظير ذلك في كتاب
الله تعالى (وكذلك نولي بعض الظالمين بعضا بما
كانوا يكسبون) قلت ويؤيد عمومه قوله تعالى (ولولا دفع
الله الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض) وسيأتي
في معناه حديث كما تكونوا يولى عليكم **حديث** ظهر
المؤمن قبلة قال السخاوي لا اعرفه ومعناه صحيح بالنظر
للاكتفاء به في السترة واخرج العسكري عن عائشة رفعته
ظهر المؤمن حمى الا في حد من حدود الله تعالى **حرف
العين المهملة - حديث** العار خير من
النار قال الحسن بن علي رضي الله عنهما حين دعي لمعاوية
فقال له اصحابه يا عار المسلمين فقال العار خير من
النار واما قول بعض العامة النار ولا
العار فهو من كلام الكفار الا ان يراد بها نار الدنيا

اس حدیث کی معنے اسکی تائید کرتے ہین مومن طلاق سے قسم نہین
کرتا اور قسم نہین طلب کرتا ہے مگر منافق یہ ابن عساکر نے مرفوع
روایت کی ہے ذکر **حرف ظا معجمہ حدیث** ظالم اللہ کا عدل ہے
زمین مین بدلہ لیتا ہے اسکے ساتھ آدمیون سے پھر اس سے بدلہ لیا جاتا ہے
کہا زرکشی نے مین اسکو نہین پایا اور کہا عسقلانی نے نہین اسکو نہین
جانتا لیکن کہا سیوطی نے اسکے معنے مین یہ حدیث ہے جسکو طبرانی نے
اوسط مین جابر سے مرفوع روایت کی ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مین دشمن سے بدلہ
دشمن کے ساتھ لیتا ہون پھر دونو کو آگ کیطرف کھینچتا ہون اور اسکو دیلمی نے
فردوس مین بلا اسناد جابر سے مرفوع روایت کیا ہے اور ابن عساکر علی بن
تمام سے لایا ہے کہ کہا جاتا تھا نہین بدلہ لیتا اللہ تعالی کسی قوم سے مگر ساتھ اسکے
شریر کی انکے اور عبد اللہ بن احمد زوائد الزہد مین مالک بن دینار سے
لایا ہے کہا اوس نے مینے زبور کو پڑھا مین منافق سے منافق کیساتھ
لیتا ہون پھر سب منافقون سے بدلہ لیتا ہون کہا اوس نے نظیر اسکے کتاب اللہ
مین ہے (اور اسیطرح ہم والی کرتے ہین بعض ظالمون کا بعض کو بسبب اسکے کہ
وہ عمل کرتے ہین) مین کہتا ہون آیت عموما اسکی تائید کرتی ہے
(اگر نہ دفع کرتا اللہ تعالی بعض کو بعض سے البتہ خراب ہو جاتی زمین) اور اسکے
معنے مین حدیث آگے آئیگی (جیسا کہ تم ہوتے ہو ویسا ہی تمپر والی کرتے ہین
حدیث پیٹھ مومن کے قبلہ ہے - کہا سخاوی نے مین اسکو نہین جانتا اور معنے
اسکے صحیح ہین بسبب کافی ہونے اسکے سترہ ہین اور عسکری نے عائشہ سے مرفوع روایت
کی ہے پیٹھ مومن کی نگاہ رکھی گئی ہے مگر کسی حد مین اللہ تعالی کی حدون سے **حرف
عین مہملہ - حدیث** عار بہتر ہے آگ سے - یہ حسن بن علی نے کہا ہے
جبکہ اونہون نے معاویہ پر دعوی کیا تو اوسکے اصحاب اس سے کہنے لگے
اے عار مسلمانون کی فرمایا عار بہتر ہے آگ سے لیکن بعض عام
لوگون کا قول کہ آگ مثلا آگ کا ہے نہ عار یہ کلام کفار کا ہے مگر جب اس سے
آگ دنیا کا ارادہ بطور مبالغہ کے کیا جاوے +

على المبالغة والا فقد ورد فضوح الدنيا اهون من فضوح الاخرة كما رواه الطبرانی من حديث ابن عباس رضی الله عنهما عن اخيه الفضل به مرفوعا بل هو فی التنزيل (ولعذاب الاخرة اشد وابقی) حديث العارية مردودة ذكره الرافعی فقال العسقلانی فی تخريج احاديثه لم اره باللفظ الذی ذكره المصنف وانما رواه احمد واصحاب السنن بلفظ العارية مؤداة حديث عالم قريش يملأ الارض علما قال الصغانی موضوع وتعقبه العراقی بانه ليس بموضوع ولكنه لا يخلو عن ضعف فقد ورده الطيالسی فی مسنده وفی سنده مجهول وله شواهد حديث العداوة فی القرابة والحسد فی الجيران والمنفعة فی الاخوان قال السخاوی لم اقف عليه حديثا بل هو فی شعب الايمان للبيهقی من قول بشر بن الحارث حديث العدو العاقل ولا الصديق الجاهل رواه وكيع فی الغرر عن سفيان قال قال ابو حازم لان يكون لی عدو صالح احب الی من يكون لی صديق فاسد حديث عداوة العاقل ولا صحبة المجنون ليس بحديث حديث عدو المؤمن من يعمل بعمله ليس بحديث وانما رواه ابو نعيم عن سفيان بن عيينة انه قدم مكة وفيها رجل من آل المنكدر يفتی فقعد سفيان يفتی فقال المنكدری من هذا الذی قدم بلادنا يفتی فكتب اليه سفيان حدثنی محمد بن دينار عن ابن عباس انه مكتوب فی التوراة عدوی الذی يعمل بعملی فكف المنكدری حديث عذره اشد من ذنبه ليس بحديث

ورنہ وارد ہوا ہی کہ خواری دنیا کی آسان ہی خواری آخرت سے جیسا کہ طبرانی نے ابن عباس سے اونے اپنے بہائی فضل سے مرفوعاً روایت کیا ہے بلکہ قرآن مجید مین ہے (اور البتہ عذاب آخرت کا سخت ہی بہت باقی رہنے والا) حدیث مانگی ہوئی شے رد کی جاتی ہے۔ اسکو رافعی نے ذکر کیا ہے کہا عسقلانی نے تخریج احادیث مین کہ مینے اسکو ان لفظون سے جیسا کہ مصنف نے ذکر کیا ہے نہین دیکہا لیکن امام احمد اور اصحاب سنن نے اسطرح بیان کیا ہے شے عاریت ادا کی جاتی ہے حدیث عالم قریشی زمین کو اپنے علم سے پر کرتا ہے۔ کہا صغانی نے یہ موضوع ہے اور عراقی نے اوسکا اسطرح پیچھا کیا ہے کہ یہ موضوع نہین ہے لیکن ضعف سے خالی نہین ہے کیونکہ اسکو طیالسی اپنی مسند مین لایا ہے اور اسکی سند مین ایک شخص مجہول ہے اور اسکے لئے شاہد بہت ہین حدیث دشمنی قرابت مین اور حسد ہمسایون مین اور نفع بہائیون مین ہے کہا سخاوی نے مین اسپر واقف نہین ہوا بلکہ یہ شعب الایمان بیہقی مین قول بشر بن حارث کا ہے حدیث دشمن عاقل (بہتر ہے) اور دوست جاہل بہتر نہین اسکو وکیع نے غرر مین سفیان سے روایت کی ہے کہ کہا اونے کہا ابو حازم نے البتہ میرے لئے دشمن صالح ہونا بہتر ہے دشمن بری سے حدیث دشمنی عاقل کے اور نہ صحبت مجنون کے یہ حدیث نہین حدیث دشمن مومن کا وہ شخص ہے جو اوسکے عمل کیطرح عمل کرے یہ حدیث نہین لیکن اسکو ابو نعیم نے سفیان بن عیینہ سے اسطرح روایت کیا ہے کہ وہ مکہ مین آیا اور اس جگہہ ایک مرد مفتی آل منکدر سے تہا اسجگہہ سفیان بہی فتوی دینے لگا کہا منکدری نے یہ کون شخص ہے جو ہمارے شہر مین آکر فتوی دیتا ہے پس اوسکیطرف سفیان نے لکہا کہ حدیث کی میرے پاس محمد بن دینار نے ابن عباس سے کہ کہا اونے توراۃ مین لکہا ہوا ہی میرا دشمن وہ ہی جو میرے طرح عمل کرے پس منکدری ہٹ گیا حدیث عذر اسکا اوسکے گناہ سے سخت ہے یہ حدیث نہین

حدیث العرب سادات العجم لیس له اصل ومعناه
صحیح حدیث عرضت علی اعمال امتی فوجدت منها
للقبول والمردود الا الصلوة علی لم اقف له علی سند قال
السیوطی لکن معناه کما سبق عن ابی الدرداء
وابی سلیمان الدارانی حدیث العز مشؤم والطالب
العز مغموم روی عن انس مرفوعا ولا یصح مبناه و
ان صح معناه حدیث عسقلان احد العروسین
یبعث منهما یوم القیمة رواه الامام احمد فی مسنده
وذکره ابن الجوزی فی الموضوعات حدیث
عظموا مقدارکم بالتقابل لیس بحدیث حدیث
عقولهن فی فروجهن یعنی النساء قال السخاوی
لا اصل له حدیث علامة الاذن التیسیر وفی لفظ
علامة الاجازة تیسیر الامور لا اصل له حدیث علماء
امتی کانبیاء بنی اسرائیل قال الدمیری والعسقلانی
لا اصل له وکذا قال الزرکشی وسکت عنه السیوطی واما
حدیث العلماء ورثة الانبیاء فرواه الاربعة عن ابی الدرداء
حدیث العلم یسعی الیه هو معنی قول مالك
للمهدی حین دعاه لسماع ولدیه منه وقیل لهارون
حین التمس منه خلوة للقراءة العلم اولی ان یوقر و
یؤتی وهو معنی قول البخاری العلم یؤتی ولا یاتی
فی امثال العرب فی بیته یؤتی الحکم وسیاتی فی حرف الفاء
حدیث العلم علمان علم الادیان وعلم الابدان
موضوع کما فی الخلاصة وفی الذیل روی مسلسلا عن
عن الحسن عن حذیفة سالت النبی علیه السلام عن
علم الباطن ما هو فقال سالت جبریل عنه فقال

حدیث عرب سردار عجم کی ہین - اسکا اصل کچھ نہین ہاں معنی
اسکی صحیح ہین حدیث میرے آگی میری امت کی اعمال پیش کی گئے
تو مینے اونمین بعض مقبول اور بعض مردود پائے مگر درود مجھپر مین اسکے
سند پر واقف نہین ہوا کہا سیوطی نے لیکن معنے اسکی ایسی ہین جیسے ابی الدردا
اور ابی سلیمان دارانی سے گذر چکی حدیث عزت منحوس ہے اور طالب
عزت کا غم زدہ ہے یہ انس سے مرفوع روایت کی گئی ہے اور اسکی بنا صحیح
نہین اگرچہ معنی اسکی صحیح ہین حدیث عسقلان ایک دو عروسون کا
ہے ان مین سے ایک قیامت کی دن اٹھایا جائیگا اسکو امام احمد نے مسند
مین روایت کیا ہے اور ابن جوزی نے موضوعات مین ذکر کیا ہے حدیث
اپنی قدرونکو مقابلہ مین تعظیم کرو - یہ حدیث نہین حدیث
عورتونکی عقلیں انکے فرجون مین ہین کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہین
حدیث علامت اذن کی آسانی ہے اور ایک روایت مین ہے
علامت اجازت کی کامون کا آسان کرنا ہے اسکا کچھ اصل نہین ہے حدیث
میری امت کے علما بنی اسرائیل کے انبیا کی مثل ہین کہا دمیری اور عسقلانی نے
اسکا کچھ اصل نہین اور ایسا ہی کہا زرکشی نے اور سیوطی اس سے چپ رہا
ہے اور لیکن یہ حدیث علما وارث انبیا کی ہین اسکو چارون نے ابی الدردا سے
روایت کیا ہے حدیث علم کیطرف سعی کی جاتی ہے - یہ مالک کے قول
کے معنی ہین جو اوس نے مہدی کو کہا تھا وقتیکہ مالک نے اوسکے بیٹون کو علم
کے سننے کیطرف بلایا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ قول مالک کا ہے ہارون کے
لئے وقتیکہ اوس نے مالک سے خلوت مین پڑہنی کی التماس کی بہتر یہی ہے
علم کی عزت کی جاوے اور اسکیطرف آیا جاوے اور یہی بخاری کی قول کے معنی ہین
علم کیطرف آنا چاہئے وہ نہین آتا اور امثال عرب مین ہے کہ گہر مین حکم آجاتا ہے
اور حرف فا مین اسکی بحث آئیگی حدیث علم دو ہین ایک علم دین کا دوسرا
بدن کا موضوع ہے جیسا کہ خلاصہ مین ہے اور ذیل مین حسن حذیفہ سے مسلسل
کرتا ہے کہ مینے آنحضرت سے پوچھا علم باطن کیا شی ہے فرمایا مینے جبرائیل سے پوچھا تو اوسنے کہا

عن الله هو سر بيني وبين احبائي واوليائي واصفيائي
اودعه في قلوبهم لا يطلع عليه ملك مقرب ولا نبي
مرسل قال العسقلاني هو موضوع والحسن ما لقي
حذيفة **حديث** على الخير سقطت جاء
جماعة من اهل العلم ومنهم ابن عباس رضي الله عنهما
حديث على كل خير مانع ليس بحديث ومعناه صحيح
حديث عليكم بدين العجائز قال السخاوي لا اصل
له بهذا اللفظ وورد بمعناه احاديث لا تخلو عن ضعف
وقال الزركشي رواه الديلمي عن ابن عمر بلفظ اذا كان آخر
الزمان واختلفت الاهواء فعليكم بدين البادية و
النساء وسنده واه بل قال الصغاني موضوع **حديث**
العنب دو دو وهي ثنتين ثنتين والتمر يك يك
واحدة واحدة لا اصل له **حديث** عند ذكر الصالحين تنزل
الرحمة قال العسقلاني لا اصل له وقال العراقي في تخريج الاحياء
ليس له اصل في المرفوع وانما هو قول سفيان بن عيينة لكن
ابن الصلاح في علوم الحديث روينا عن ابن عمرو واسمعيل بن
جنيد انه سار ابا جعفر احمد بن حمدان وكانا عبدين
صالحين فقال باي نية اكتب الحديث قال الستم ترون
ان عند ذكر الصالحين تنزل الرحمة فقال نعم قال
فرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم رئيس الصالحين انتهى
ولم ينبه على ذلك العراقي في نكتة عليه لكن اذكره
بعضهم لكن اللفظ ان كان ترون بواو من الروية
فيدل في الجملة على انه حديث وله اصل وان كان ترون
من الرؤية مجهولا او معلوما فلا دلالة له فيه اذ معناه
تعتقدون او تظنون **حديث** عن اللوح سمعت الله

اللہ تعالی نے فرمایا ہے وہ ایک راز ہی میرا اور میرے دوستون اور اولیاؤن اور
برگزیدہ لوگون مین مین اسکو انکے دل مین امانت رکھتا ہون اسپر کوئی
فرشتہ مقرب اور نہ کوئی نبی مرسل واقف نہیں ہوتا کہا عسقلانی نے یہ موضوع ہے
اور حسن نے حذیفہ کو نہیں ملا **حدیث** تو نیکی پر گرا یہ بہت اہل علم سے مروی
ہے اور انسے ابن عباس سے **حدیث** ہر خیر مانع ہے یہ حدیث
نہیں اور معنی اسکے صحیح ہین **حدیث** لازم پکڑو دین بوڑہی
عورتون کا - کہا سخاوی نے اسکا ان لفظون سے کچہ اصل نہیں اور اسکے معنی
مین بہت حدیثین آئی ہین لیکن ضعف سے خالی نہیں اور کہا زرکشی نے
اسکو دیلمی نے ابن عمر سے اسطرح روایت کیا ہی جب آخر زمانہ ہوگا اور خواہشین
مختلف ہونگی تو لازم پکڑو دین جنگلیون اور عورتون کا - اسکی سند واہیات
ہے بلکہ کہا صغانی نے موضوع ہے **حدیث** انگور دو دو کہاؤ اور کہجور ایک
ایک اسکا کچہ اصل نہیں **حدیث** نیکون کے ذکر مین رحمت نازل ہوتی
ہے کہا عسقلانی نے اسکا کچہ اصل نہیں اور کہا عراقی نے تخریج الاحیا
مین اسکا مرفوع روایت مین کچہ اصل نہیں پایا گیا یہ قول سفیان بن
عیینہ کا ہے لیکن کہا ابن صلاح نے علوم الحدیث مین ابن عمرو اور
اسمعیل بن جنید سے ہم روایت کئے گئے ہین کہ اونے ابا جعفر بن حمدان
کیطرف سفر کیا اور وہ دونو آدمی صالح تھے تو اونے اوس سے کہا مین
کس نیت سے حدیث لکہون کہا کیا تم نہین جانتے کہ نیکون کے ذکر کیوقت رحمت
نازل ہوتی ہے کہا ہان کہا اونے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تو سردار نیکون کے ہین انتہی اور عراقی نے اسمین کسی نکتہ پر تنبیہ نہین
کی ایسا ہی بعضون نے ذکر کیا ہے لیکن لفظ اگر تَرَوْن ہو تو دلالت
کرے گا اس بات پر کہ یہ حدیث ہی اور اس کا کچہ اصل ہے
اور اگر لفظ تُرَوْن کا ہو خواہ مجہول یا معلوم ہو تو صحت
پر دلالت نہیں کرتا اس لئے کہ اسکے معنے اعتقاد اور
ظن کے ہین **حدیث** لوح سے + + +

من فوق العرش يقول في الشيء (كن فيكون) فلا يبلغ
الكاف والنون الا يكون الذي يكون موضوع **حديث**
العين لرمدة لا تمس رواه ابو نعيم في الطب عن ابي
سعيد قال سئل اصحاب محمد عليه السلام مثل العين ودواء
العين تركه مسها وهو ضعيف **حرف الغين**
المعجمة - حديث الغرباء ورثة الانبياء و
لم يبعث الله نبيا الا وهو غريب في قومه يروى عن انس
مرفوعا وهو باطل ويرده ما ورد في القرآن من قوله
تعالى (انا ارسلنا نوحا الى قومه والى عاد اخاهم هودا
والى ثمود اخاهم صالحا ولولا رهطك لرجمناك
وكذا ارسال موسى وعيسى وسائر انبياء بني اسرائيل وكذا
نبينا عليه السلام وانما حصلت لها الغربة في الجملة بعد الهجرة
حديث غمز القدم ونحوه اورده الدارقطني في الافراد
عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كنت عند ابي بن كعب اغمز
قدمه فذكر حديثا وفي الاحياء انه عليه السلام نزل
منزلا في بعض اسفاره فنام على بطنه وعبد اسود يغمز
ظهره الحديث قال العراقي رواه الطبراني في الاوسط
من حديث عمر رضي الله عنه بسند ضعيف **حديث**
الغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء البقل قال
النووي لا يصح وقال السيوطي اخرجه الديلمي عن انس و
ابي هريرة رضي الله تعالى عنهما **حديث** الغناء
رقية الزنا قال النووي في شرح مسلم هو من امثالهم
المشهورة انتهى وعزاه الغزالي للفضيل بن عياض **حرف**
الفاء - حديث الفاتحة لما قرئت له عزاه
الزركشي للبيهقي في الشعب وتعقبه السيوطي بانه لا وجود له

عرش کے اوپر سے یعنی اللہ تعالی سے سنا کہ جب اللہ تعالی کسی
شے کے لئے (کن فیکون) کہتا ہے تو کاف و نون تک پہونچنے سے
پہلے ہی وہ شی پیدا ہو جاتی ہے - یہ موضوع ہے **حدیث** بیمار آنکھ کو
نہ مس کیا جاوے یہ ابو نعیم نے طب میں ابی سعید سے روایت کی ہے
کہا اونہوں نے سوال کیا اصحاب محمد علیہ السلام کی آنکھ کے مثال ہے اور دوا
آنکھ کا نہ ہاتھ لگانا ہے اور یہ ضعیف ہے **حرف غین معجمہ حدیث**
غریب انبیاء کی وارث ہیں اور اللہ تعالی نے کسی نبی کو پیدا نہیں کیا مگر وہ اپنے
قوم میں غریب تھا - یہ انس سے مرفوع روایت ہے اور باطل ہے اور اسکو یہ
آیت رد کرتی ہے (ہمنے بھیجا نوح کو اوسکی قوم کیطرف اور عاد کیطرف
اونکی بھائی ہود کو اور ثمود کیطرف اونکی بھائی صالح کو اور اگر نہ ہو گروہ تیرا
تو ہم تجھے رجم کرتے) اور ایسا ہی بھیجا موسی اور عیسی اور تمام انبیاء
بنی اسرائیل کو اور ایسا ہی ہمارے پیغمبر علیہ السلام کو لیکن غربا انکو بعد ہجرت کے
لاحق ہوئے **حدیث** پاؤں کا دبانا اور اسکے مثل اسکو دارقطنی افراد میں
ابن عباس سے لایا ہے کہا اونہوں نے میں ابی بن کعب کے پاس اونکی پاؤں دباتا تھا
الخ اور احیا میں ہے کہ آنحضرت بعض سفر میں کسی جگھہ نازل
ہوئے تو اپنی پیٹ پر سوئے اور ایک سیاہ غلام آپکی پیٹھ دبا رہا تھا الخ کہا
عراقی نے یہ طبرانی اوسط میں عمر سے سند ضعیف سے روایت کی ہے
حدیث سرود دل میں نفاق بڑھاتا ہے جیسا پانی
انگوری کو بڑھاتا ہے کہا نووی نے یہ صحیح نہیں کہا سیوطی نے
اسکو دیلمی انس اور ابو ہریرہ سے لایا ہے **حدیث**
سرود زنا کا منتر ہے کہا نووی نے شرح مسلم میں یہ امثال
مشہورہ سے ہے انتہی اور غزالی نے اسکو فضیل بن عیاض
کے طرف منسوب کیا ہے **حرف فا - حدیث**
سورہ فاتحہ (کافی ہے) اسکے لئے جسکے واسطے پڑھی جائے اسکو زرکشی نے
بیہقی کیطرف شعب میں منسوب کیا ہے اور سیوطی نے اسکا اسطرح پیچھا کیا ہے

فی الشعب و انما الموجودة فیہ فاتحة الکتاب شفاء من
کل داء اخرجہ من حدیث عبد اللہ بن جابر رضی اللہ عنہ و
فی کتاب الثواب لابی الشیخ ابن حبان عن عطاء قال
اذا اردت حاجة فاقرأ فاتحة الکتاب حتی تختمها
تقضی ان شاء اللہ تعالی انتہی و ھذا اصل لما تعارف
الناس علیہ من قراءة الفاتحة لقضاء الحاجات و
حصول المھمات **حدیث** فاز باللذة الجسور قال
السخاوی لا اعرفہ **حدیث** فاز المخفون و فی
لفظ نجا المخفون وھلک المثقلون وھو معنی الحدیث
لابی الدرداء رفعہ امامکم عقبة کؤدة لا یجوزھا
المثقلون فانا ارید ان اتخفف لتلک العقبة قال الحاکم صحیح
الاسناد **حدیث** الفال موکل بالمنطق لم یرد
بھذا اللفظ لکن فی سنن ابی داود اخذنا فالک من
فیک ولہ شواھد عند البزار **حدیث** فدی اللہ
اسمعیل علیہ السلام بالکبش قال السخاوی ھو کلام
صحیح و فی التنزیل (وفدیناہ بذبح عظیم) قلت
الا ان الذبیح مختلف فیہ انہ اسمعیل او اسحق و قد
توقف فیہ السیوطی **حدیث** الفرار مما لا یطاق
من سنن المرسلین لا اصل لہ فی مبناہ بل باطل باعتبار
معناہ فان من اعتقد ان النبی علیہ السلام فر فقد کفر
کما صرح بہ فی الشفاء و اما قول موسی علیہ السلام (ففررت
منکم لما خفتکم) فھو حکایة عما وقع لہ قبل النبوة و اما
ھجرة نبینا علیہ السلام من دار الکفار ما کان بطریق
الفرار بل امر بان یدخل الغار لیری الخلق معجزاتہ فی
ذلک المحل من الفرار مع ان الفرار لا یقال الا بعد

کہ شعب مین یہ نہین ہے اوسمین اسطرح ہی فاتحة الکتاب ہر درد سی
شفا ہی وہ عبد اللہ بن جابر سے لایا ہی اور کتاب الثواب ابی الشیخ
ابن حبان کی مین عطا سے ہی کہا جب تو کسی حاجت کا ارادہ
کرے فاتحة الکتاب آخر تک پڑھ انشاء اللہ تعالی تیری حاجت
پوری ہوگی انتہے یہ اصل ہی اسکا جو آدمیون مین فاتحہ کا قضا
حاجت کی لئے پڑہنا مشہور ہو رہا ہے **حدیث** دلیر آدمی
لذت کو پہونچتا ہے کہا سخاوی نے مین اسکو نہین جانتا +
حدیث ہلکے بوجہ والی مراد کو پہونچی - اور ایک روایت مین
ہے ہلکی بوجہ والون نے خلاصی پائی اور بہت بوجہ والی ہلاک ہوئے
یہ اس حدیث ابی الدردا کی معنے ہین آگی تمہاری ایک گھاٹی ہی دشوار
بہت بوجھ والی اوس سے نہ گذر سکینگے اسلئے مین ارادہ کرتا ہون کہ اس
گھاٹی کیلئے اپنا بوجہ ہلکا کرون کہا حاکم نے یہ صحیح الاسناد ہی **حدیث**
فال لینے کو کیساتھ چھوڑی گئی ہے ان لفظون سے وارد نہین ہوئے لیکن سنن ابی داود
مین اسطرح ہے ہمنے فال کو تیری منہ سی پکڑا ہے اور اسکیلئے بزار کے پاس بہت شاہد ہین
حدیث اللہ تعالی نے دنبہ اسمعیل علیہ السلام پر تصدق کیا کہا سخاوی نے
یہ کلام صحیح ہے اور قرآن مین ہے (اور ہمنے تصدق کیا اوسپر بوجہ بزرگ)
مین کہتا ہون ہان ذبیح مین خلاف ہی کہ اسمعیل علیہ السلام ذبیح ہوئے
یا اسحاق علیہ السلام اور سیوطی نے اسپر توقف کیا ہی **حدیث** بہاگنا
اوس سے جسکی طاقت نہ ہو پیغمبرونکی سنت ہے اسکی بنا کا کچہ اصل نہین
بلکہ معنی کی اعتبار سے بھی باطل ہے اسلئے کہ جو شخص اعتقاد کرے کہ نبی علیہ
السلام بہاگی تھی تو وہ کافر ہو گیا جیسا کہ شفا مین اسکی تصریح کی گئی ہے
لیکن قول موسی علیہ السلام کا (مین بہاگا تمسے جب کہ مینے تمسے خوف کیا)
قبل نبوة کے ہی اور ہجرت نبی علیہ السلام کی دار الکفر سے وہ بطریق
بہاگنے کے نہ تھی بلکہ اونکو حکم ہوا کہ غار مین داخل ہون تاکہ خلقت انکی معجزے
اوس محل مین دیکہی باوجودیکہ بہاگنا نہین ہوتا مگر بعد

من اعتقد ان النبی علیہ السلام فر فقد کفر

المقابلة مع العدو والمغالبة في المقابلة حديث
فضل شهر رجب على الشهور كفضل القرآن على سائر الكلام
وفضل شهر شعبان على الشهور كفضلي على سائر الانبياء
وفضل شهر رمضان كفضل الله على سائر العباد قال
العسقلاني موضوع حديث الفقر فخري وبه
افتخر قال العسقلاني هو باطل موضوع وقال ابن تيمية
هو كذب حديث من ساكت ربه كان ونحوه الله
ولي من سكت قال ابن الربيع ليس بحديث ومعناه صحيح يعني
مأخوذ من حديث من صمت نجا ومن توكل على الله
كفاه لكن ظاهر التركيب الاول كفر الا ان يقدر لطف العالم
حديث في آخر الزمان ينتقل برد الروم الى الشام و
برد الشام الى مصر قال العسقلاني لا اصل له حديث
في بيته يؤتى الحكم من الامثال المشهورة لا الاحاديث
المأثورة ذكره ابن الربيع قال الزركشي اخرج سعيد بن
منصور في سننه قال كان بين عمر بن الخطاب رضي الله
عنه وبين ابي بن كعب تدارؤ في شيء فجعلا بينهما زيد بن
ثابت فأتياه في منزله فلما دخلا عليه قال له عمر اتيناك
لتحكم بيننا فقال في بيته يؤتى الحكم ثم جلسا بين يديه
فقضى بينهما وفي المثل هذا قصة غريبة في حيوة
الحيوان للدميري حديث في الحركات البركات من
كلام بعض السلف وليس بحديث ذكره ابن الربيع وفي
رسالة القشيرية سمعت الاستاذ ابا علي يقول هو
في الحركة بركة حركات الظواهر توجب بركات السرائر
اقول وفي التنزيل اشارة الى ذلك حيث قال تعالى
هو الذي جعل لكم الارض ذلولا فامشوا في مناكبها

مقابلہ دشمن کے اور مغلوب ہونے کے مقابلہ مین حدیث فضیلت
ماہ رجب کی باقی مہینونپر مثل فضیلت قرآن کی ہے تمام کلامونپر اور
فضیلت ماہ شعبان کی باقیونپر مثل فضیلت میری نفس کے ہے تمام
نبیونپر اور فضیلت ماہ رمضان کی مثل فضیلت اللہ تعالی کے ہے
تمام بندونپر کہا عسقلانی نے موضوع ہے حدیث فقر میرا فخر ہے اور
مین اوس سے فخر کرتا ہون - کہا عسقلانی نے یہ موضوع ہے باطل
اور کہا ابن تیمیہ نے یہ کذب ہے حدیث جو چپ کرنیوالا ہے اوسکا رب کافی
ہے اور اوسکی مثال یہ ہے اللہ تعالی والی ہے اوس شخص کا جو چپ رہے
کہا ابن ربیع نے یہ حدیث نہین اور معنی اسکے صحیح ہین یعنے اس حدیث
سے پکڑی گئی ہین جس نے چپکے اوس نے خلاصی پائی اور جس نے اللہ پر توکل کیا
تو اللہ اوسکو کافی ہوا لیکن ظاہر ترکیب پہلی کی کفر ہی مگر کہ حرف لطف عالم مقدر
کیا جاوے حدیث آخر زمانہ مین سردی روم کی شام کیطرف منتقل ہوگی اور
سردی شام کی مصر کیطرف کہا عسقلانی نے اسکا کچھ اصل نہین حدیث اسکے گھر
مین حکم لیا جاتا ہے یہ مثال مشہورہ ہے حدیث نہین اسکو ابن ربیع نے ذکر کیا ہے
کہا زرکشی نے سعید بن منصور نے سنن مین لایا ہے کہ درمیان عمر بن خطاب اور
درمیان ابی بن کعب کے کسی شے مین جھگڑا ہوا تو ان دونون نے زید بن ثابت
کو منصف بنایا اور اوسکے گھر مین آئے جب اوس پر داخل ہوئے تو کہا عمر نے
ہم اسلئے آئے ہین کہ تو ہم مین حکم کرے کہا اوس نے اسکے گھر مین حکم لیا جاتا
ہے پھر دونو اسکے پاس بیٹھ گئے تو اوس نے ان دونون مین حکم کیا اور
حیوۃ الحیوان دمیری مین اسکا غریب قصہ لکھا ہے حدیث حرکتون مین
برکتین مین یہ کلام بعض سلف کی ہے اور ابن ربیع نے ذکر کیا ہے
یہ حدیث نہین اور رسالہ قشیریہ مین ہے کہ مینے ابو علی سے سنا کہ کہتے
تھا قول انکا حرکت مین برکت ہے اسکے یہ معنی ہین حرکتین ظاہری بہت
برکتین واجب کرتی ہین مین کہتا ہون قرآن اسکیطرف اشارہ کرتا ہے وہ
ذات ایسی ہے جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو فرمانبردار پس چلو اسکے اطراف

وكلوا من رزقه) وقال (وان ليس للانسان الا
ما سعى) وقال (فاسعوا الى ذكر الله وسارعوا الى مغفرة
من ربكم واستبقوا الخيرات) فهذا كله لا دراك المرادات
والبركات لباقيات الصالحات والدرجات العاليات

حرف القاف - حديث

قال جبريل هل زالت الشمس قال لا نعم قال عليه السلام كيف
قلت لا نعم فقال من حين قلت لا الى ان قلت نعم
سارت الشمس مسيرة خمسمائة عام لم يعرف له اصل

حديث قدس الله على لسان سبعين نبيا
آخرهم عيسى عليه السلام قال الزركشي باطل نص عليه
جماعة من الحفاظ كابن المبارك وليث بن سعد و
من المتاخرين ابن المديني وقال السخاوي واخرجه الطبراني
من حديث واثلة به مرفوعا واسنده ابو نعيم في المعرفة
وفي الباب عن علي رضي الله عنه ولا يصح من ذلك شئ
بل هو باطل كما قاله ابن المديني وذكره ابن الجوزي
في الموضوعات

حديث القرآن كلام الله غير مخلوق
فمن قال بغير هذا فقد كفر قال الصغاني هذا موضوع
وقال السخاوي وهذا الحديث من جميع طرقه باطل واورده
ابن الجوزي في الموضوعات

حديث قراءة سورة
القلاقل امان من الفقر قال السخاوي لا اصل له و
القلاقل هي التي اوائلها قل وهي خمس واولها سورة
الجن ولكن المشهورة هي اربعة الكافرون والاخلاص و
المعوذات

حديث قص الاظفار لم يثبت في
كيفية ولا تعيين يوم له عن النبي عليه السلام قال
السخاوي وما يعزى من النظم لعلي بن ابي طالب

اور کہاؤ اوسکی رزق سے) اور کہا اللہ تعالی نے (کہ نہین ہے آدمی کیلیے
کچھ مگر جو اوسنے کوشش کی) اور کہا اللہ تعالی نے (پس دوڑو ذکر اللہ کے
طرف اور جلدی کرو طرف بخشش کے اپنے رب سے اور سبقت کرو نیکیون کیطرف)
پس ان سب آیات سے برکات کا حاصل کرنا اور بلند درجونکا پانا معلوم
ہوتا ہے

حرف قاف - حدیث

فرمایا آنحضرت نے جبرئیل
علیہ السلام سے کیا سورج ڈہل گیا ہے کہا نہ ہان فرمایا آنحضرت نے
کسطرح تونے نہ ہان کہا کہا جبرائیل علیہ السلام نے تیرے کہنے نہ ہان
کہنے تک سورج پانچ سو برس کا رستہ طے کر گیا تہا اسکا اصل کچہ معلوم
نہین ہوا

حدیث پاک کئے گئے ہین ستر نبیون زبان پر
آخر اونکے عیسے علیہ السلام ہین کہا زرکشی نے باطل ہے اسپر بہت
حفاظ نے تصریح کی ہے مثل ابن مبارک اور لیث بن سعد کے
متاخرین سے ابن مدینی ہے اور کہا سخاوی نے اسکو طبرانی نے واثلہ سے
مرفوع روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے اسکو معرفہ مین سند کیا
ہے اور اس باب مین علی سے بھی روایت ہے اور کوئی روایت صحیح نہین ہے بلکہ
باطل ہین جیسا کہ ابن مدینی نے کہا اور اسکو ابن جوزی نے موضوعات مین
ذکر کیا ہے

حدیث قرآن کلام اللہ تعالی کی ہے مخلوق نہین جس نے سوا
اسکے کہا وہ کافر ہوا۔ کہا صغانی نے یہ موضوع ہے اور کہا سخاوی نے
یہ حدیث سب طرق سے باطل ہے اور ابن جوزی اسکو موضوعات
مین لایا ہے

حدیث پڑہنا سورتین قلاقل کا فقر سے
امان دیتا ہے کہا سخاوی نے اسکا کچہ اصل نہین اور قلاقل وہ
سورتین ہین جنکے اول لفظ قل کا آتا ہے اور وہ پانچ ہین
پہلی ان مین سورہ جن لیکن مشہور چار ہین کافرون اور اخلاص اور
معوذتین

حدیث ناخون کٹانا اونکی کیفیت مین اور کسی دن
کے تعیین کرنی اونکے حق مین آنحضرت سے اس باب مین کچہ ثابت
نہین کہا سخاوی نے ترتیب کے نسبت جو علی بن ابی طالب

(متن)

ولشيخنا انه باطل عنهما **حديث** قصة عثمان رضي الله عنه انه لما خطب في اول جمعة ولي الخلافة وصعد المنبر فقال الحمد لله فارتج عليه فقال ان ابا بكر وعمر رضي الله عنهما كانا يعدان لهذا المقام مقالا وانتم الى امام فعال احوج منكم الى امام قوال وستأتيكم الخطب واستغفر الله لي ولكم ونزل وصلى بهم قال ابن الهمام انه لم نعرف في كتب الحديث بل في كتب الفقه **حديث** القلب بيت الرب قال السخاوي ليس له اصل في المرفوع وقال الزركشي لا اصل له وقال ابن تيمية هو موضوع وفي الذيل هو كما قال اقول لكن له معنى صحيح كما سيأتي في حديث ما وسعني ارض **حديث** قلب المؤمن حلو يحب الحلاوة وذكره ابن الجوزي في الموضوعات لكن ثبت انه عليه السلام كان يحب الحلواء والعسل ذكره ابن الربيع وقيل ان هذا صحيح معناه والكلام في ثبوت مبناه فقد قال السيوطي رواه البيهقي في الشعب والديلمي عن ابي امامة فكلام ابن الجوزي موضوع مدفوع ورواه الديلمي ايضا عن علي رفعه المؤمن حلو يحب الحلاوة ومن حرمها على نفسه فقد عصى الله ورسوله (لا تحرموا شيئا من نعمة الله والطيبات على انفسكم وكلوا واشربوا واشكروا فان لم تفعلوا لزمتكم عقوبة الله عز وجل) وسنده واه **حديث** قليل من التوفيق خير من كثير من العلم ذكر في الاحياء وقال العراقي لم اجد له اصلا وقد ذكره صاحب الفردوس من حديث ابي الدرداء وقال العقل بدل العلم ولم يخرجه ولده في مسنده انتهى وتعقبه بعض المتأخرين بان ما ذكره في الفردوس رواه ابن عساكر عن ابي الدردا

(ترجمہ)

اور ہماری شیخ کیطرف کی گئی ہے وہ باطل ہے **حدیث** قصہ حضرت عثمان کا جب وہ خلافت کی والی ہوئی اور منبر پر چڑھے تو پہلے جمعہ مین یہ خطبہ پڑھا سب حمد اللہ کیلئے ہے پس آنحضرت کلمہ بند ہو گئے اور فرمایا کہ ابوبکر اور عمر اسجگہ کیلئے کچھ بات تیار کرتی تھی اور تم امام کے طرف ہو اور فرمایا مین تم میں سے ایک امام فعال کیطرف خارج ہونگا اور آئیگا تمہا ایطرف خطیب اور مین اپنی لئی اور تمہارے لئی بخشش مانگتا ہون اور اترے اور اونکی ساتھ نماز پڑہی کہا ابن ہمام نی یہ کتب حدیث مین پایا نہین گیا بلکہ کتب فقہ مین بھی نہین پایا گیا **حدیث** دل اللہ تعالی کا گہر ہے ۔ کہا سخاوی نے مرفوع روایت مین اسکا کچھ اصل نہین اور زرکشی نے کہا ابن تیمیہ نی یہ موضوع ہے اور ذیل مین بھی ویسا ہی ہے مین کہتا ہون لیکن معنے اسکے صحیح ہین جیسا کہ اس حدیث مین کی آئیگا مجھے زمین کافی نہین ہوئی **حدیث** دل مومن کا میٹھا ہے مٹھائی کو دوست رکھتا ہے اسکو ابن جوزی نے موضوعات مین ذکر کیا ہے لیکن یہ ثابت ہے کہ آنحضرت مٹھاس اور شہد کو دوست رکھتے تھے یہ ابن ربیع نے ذکر کیا ہے اور کہتے ہین کہ اسکے معنی صحیح ہین اور کلام ثبوت مبنا مین ہے کہا سیوطی نے اسکو بیہقی نے شعب مین اور دیلمی نے ابی امامہ سے روایت کیا ہے پس کلام ابن جوزی کی یہ موضوع ہے درست نہین اور دیلمی نے علی سے بھی مرفوع روایت کی ہے مومن میٹھا ہے مٹھاس کو دوست رکھتا ہے اور جسنے اسکو اپنے نفس پر حرام کیا تو اوسنے اللہ اور رسول کی بے فرمانی کی اور تم کسی شے کو اللہ تعالی کی نعمتون اور پاک چیزون سے اپنی نفسون پر حرام نہ کرو اور کہاؤ اور پیو اور شکر کرو اگر نہ کروگی تو تمکو اللہ تعالی کا عذاب لازم ہوگا اور سند اسکی نہایت سست ہے **حدیث** تہوڑی توفیق بہتر ہے بہت علم سے ۔ احیا مین مذکور ہے اور کہا عراقی نی مینی اسکا اصل نہین پایا اور اسکو صاحب فردوس نے ابی الدرداء سے ذکر کیا ہے اور علم کیجگہ عقل کا لفظ ذکر کیا اور اسکی بیٹی نے اسکو مسند مین ذکر نہین کیا انتہی اور بعض متاخرین نے اسکا اس طرح پیچھا کیا ہے کہ جو فردوس مین مذکور ہے اسکو ابن عساکر نی ابی الدردا

ورواه الطبرانی عن ابن عمر بلفظ قلیل الفقه خیر من کثیر من العبادة

حرف الکاف

حدیث کانک بالدنیا ولم تکن وبالآخرة ولم تزل قال السیوطی لم اقف علیه مرفوعا واخرجه ابو نعیم عن عمر بن عبد العزیز **حدیث** کانک من اہل بدر وحنین وہو کلام یقال لمن یستأہل ولیس بحدیث **حدیث** کان الله ولا شئ معه وفی روایة ولم یکن شئ قبله ثابت ولکن الزیادة وهی قولهم وهو الآن علی ما علیه کان من کلام الصوفیة ویشبه ان یکون من مفتریات الوجودیة القائلة بالعینیة المخالفة للنص بالمعیة فی المرتبة الشهودیة وقد نص ابن تیمیة والعسقلانی علی وضع الجملة الزائدة وان صحت فتاویلها انه تعالی ما تغیر بحسب ذات الکمال وصفات الجلال عما کان علیه من القوة والقدرة بعد خلق الموجودات کما یشیر الیه قوله سبحانه (ولقد خلقنا السموات والارض وما بینهما فی ستة ایام وما مسنا من لغوب) ای نصب وتعب ولا کلال ولا ملال او المعنی ان ما عداه کسراب بقیعة یحسبه الظمآن ماء او کهباء نظیره هواه فلیس للموجود الحادث بحسب الموجود القدیم حقیقة الموجود فی نظر العارف اذ المخلوقات لیس لهم وجود مستقل ذاتا وصفة ومن هنا قال قائلهم سوی الله والله ما فی الوجود ولیس فی الدار غیره دیار وهو فی مقام الجمع ویشیر الیه قوله سبحانه (کل شئ هالک الا وجهه) وقوله علیه السلام اصدق کلمة قالها العرب قول لبید + الا کل شئ ما خلا الله باطل + واما من وصل

اور طبرانی نی ابن عمر سے ان لفظون سے روایت کی ہی تہوڑی فقہ بہتر ہے بہت عبادت سے

حرف کاف

حدیث گویا تو دنیا مین ہے اور نہین ہے اور آخرت مین ہی اور ہمیشہ سے کہا سیوطی نے مین یہ مرفوع روایت نہین جانتا اور ریا ابو نعیم عمر بن عبد العزیز سے لایا ہی **حدیث** گویا تو اہل بدر اور حنین سے ہی - یہ کلام اوس شخص کو کہی جاتی ہے جب وہ کسی کو اپنی اہل مین داخل کرتا ہو - حدیث نہین **حدیث** پہلے اللہ موجود تہا اور کوئی شے اوسکی ساتھ نہ تھی اور ایک روایت مین ہے اور کوئی شے اوسکی پہلے نہ تھی - ثابت ہی لیکن یہ زیادتی (اور وہ اب بھی اوسیطرح ہی جیسے تہا) صوفیہ کی ہی - شاید یہ وجودیون کا افترا ہو جو عینیت کی قائل ہین اور مرتبہ شہودیت مین نص کے مخالف ہین اور ابن تیمیہ و عسقلانی نے اس جملہ کی موضوع ہونے پر تصریح کی ہے اگر صحیح ہو تو تاویل اسکی یون ہو گی کہ اللہ تعالی اپنے ذات کمال مین اور صفات جلال مین جس قوت اور قدرت مین تہا بعد پیدایش مخلوقات کے بھی متغیر نہین ہوا - جیسا کہ اللہ تعالی اشارت کرتا ہی (تحقیق پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو چھہ دن مین اور ہمکو کچھہ تکلیف نہ پہونچی یعنے سختی اور کمال و ملال نہ ہوا یا یہ معنی ہون کہ ما سوا اوسکی مثل سراب کی ہی جسکو پیاسا پانی خیال کرتا ہے یا مثل خاک کی جسکو ہوا اوڑائی پس نظر عارف مین موجود حادث کے لئے موجود قدیم کی مقابلہ مین کچھہ حقیقت نہین ہے اسلئے کہ مخلوقات کے لئے وجود مستقل باعتبار ذات اور صفات کے نہین ہے اور اسیجگہ سے بعض قائل نے یہ بات کہی ہے قسم اللہ کے سوا اللہ کے کسی کا وجود نہین اور سوا اوسکے کوئی گہر مین نہین ہی اور یہ قول مقام جمع مین ہی اور اسکی طرف قول اللہ کا اشارت کرتا ہی (سب شئے ہلاک ہونیوالی ہے مگر ذات اوسکی) اور آنحضرت کا قول بہت سچ کلمہ کلمات عرب سے کلمہ لبید کا ہی خبردار ہر شئے سوا اللہ کی باطل ہے - لیکن وہ شخص جو

الی مقام جمع الجمع فلا تحجبه الکثرة عن الوحدة
ولا الوحدة عن الکثرة کما یشیر الیه قوله سبحانه (وما
رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی) **حدیث** کان
علیه السلام لا یجلس الیه احد وهو یصلی الا خفف صلوته
وساله عن حاجته فاذا فرغ عاد الی صلوته ذکره فی الشفاء
قال الجلال السیوطی فی تخریج احادیثه قال العراقی فی
تخریج الاحیاء لم اجد له اصلا **حدیث** الکریم اذا
قدر عفا اخرجه البیهقی فی الشعب عن ابی هریرة رضی
الله عنه مرفوعا قال وفی سنده متروک ویشبه ان
یکون موضوعا ولکن مشهور بین الزهاد وغیرهم
وانا برئ من عهدته یعنی لا اقول بوضعه ولا بثبوته
حدیث کفی بالمرء نصرة ان یری عدوه یعصی الله
قال السیوطی هو من کلام جعفر الاحمر علی ما رواه الخرائطی
فی مکارم الاخلاق **حدیث** الکریم حبیب الله
ولو کان فاسقا والبخیل عدو الله ولو کان راهبا
لا اصل له بل الفقرة الاولی موضوعة لمعارضتها
نص قوله تعالی (ان الله یحب التوابین) و(الله لا یحب
الظالمین) والفاسق اما من الظالمین والکافرین
حدیث کف من الشر یکف الشر عنک لا
یعرف له اصل **حدیث** الکلام صفة المتکلم لیس له اصل
ومعناه صحیح موافق لقولهم کل اناء یترشح بما فیه
فقول ابن الربیع لیس علی اطلاقه لیس فی محله واستحقاقه
حدیث الکلام علی المائدة قال السخاوی لا
اعلم فیه شیئا نفیا ولا اثباتا یعنی ما یدل علی نفی
هذا الحدیث ولا علی اثباته والا فقد ثبت کلامه

مقام جمع الجمع کو پہونچا تو اوسکو نہ کثرت وحدت سے اور
نہ وحدت کثرت سے مانع ہوتی ہے جیسا کہ قول سبحانہ کا اوسکی طرف
اشارہ کرتا ہے (اور نہ رمی کی تو نے جب تو نے رمی کی لیکن اللہ تعالی نے
رمی کی) **حدیث** کوئی آنحضرت کے پاس نہ بیٹھتا جب آپ نماز پڑھتے مگر
اپنی نماز ہلکی کرتے اور اسکی حاجت پوچھتے پھر جب فارغ ہوتے تب اپنی
نماز کیطرف لوٹتے کہا جلال الدین سیوطی نے تخریج احادیث میں یہ
شفا میں مذکور ہے کہا عراقی نے تخریج الاحیاء میں اسکا اصل نہیں
پایا **حدیث** کریم جب قادر ہو معاف کرتا ہے - اسکو بیہقی نے شعب میں
ابی ہریرہ سے مرفوع روایت کیا ہے کہا اسکی سند میں ایک شخص متروک
ہے اور مشابہ ہے اسکے کہ موضوع ہو لیکن مشہور زہاد وغیرہ میں ہے اور
میں بری ہوں اسکے ذمہ سے یعنے میں اسکے وضع اور ثبوت میں کچھ
نہیں کہتا **حدیث** مرد کو مدد کے لیے یہی بات کافی ہے کہ اپنے دشمن
کو اللہ تعالی کی بیفرمانی کرتا دیکھے - کہا سیوطی نے یہ جعفر احمر کی کلام ہے
جیسا کہ خرائطی نے مکارم الاخلاق میں روایت کی ہے **حدیث** کریم
دوست اللہ کا ہے اگرچہ فاسق ہو اور بخیل دشمن اللہ کا ہے اگرچہ عابد ہو
اسکا کچھ اصل نہیں بلکہ پہلا فقرہ موضوع ہے اس لیے کہ وہ نص کا معارض
ہے (تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور اللہ تعالی نہیں
دوست رکھتا ظالموں کو) اور فاسق یا ظالموں سے ہے یا کافروں سے ✣
حدیث بچ شر سے تجھے شر سے بچایا جاویگا اسکا اصل معلوم نہیں
ہوا **حدیث** کلام متکلم کے صفت ہے، اسکا کچھ اصل نہیں لیکن
معنے اسکے صحیح ہیں موافق ہیں اس قول کے ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے
جو اوسمیں ہو پس نقل ابن ربیع کا (اپنی اطلاق پر نہیں ہے) درست نہیں
حدیث کلام کرنی دسترخوان پر - کہا سخاوی نے میں اسکو اثبات
اور نفی کی بابت کچھ نہیں جانتا یعنے ایسے شے کو اس حدیث
کے نفی یا اثبات پر دلالت کرے ورنہ کلام ✣ ✣

علیہ السلام حالا کلہ فی کثیر من الاحادیث منہا
حدیث سم اللہ وکل بیمینک مما یلیک **حدیث**
کل احد یؤخذ من قولہ ویرد الا صاحب ہذا القبر وہو
قول مالک واراد بہ النبی علیہ السلام
ذلک لکونہ معصوما من الخطاء لانہ ما ینطق عن الہوی
وکذا حکم سائر الانبیاء وفی الطبرانی من حدیث ابن عباس
رفعہ بلفظ ما من احد الا یؤخذ من قولہ ویدع
اوردہ الغزالی فی الاحیاء بمعناہ وقال لا یؤخذ من
علم ویترک الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وقال السیوطی رواہ عبداللہ بن احمد فی زوائد الزہد من
طریق عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ما
من الناس الا یؤخذ من قولہ ویدع غیر النبی علیہ السلام
انتہی لکن ینبغی ان یکون الروایۃ یؤخذ ویودع او
فاخذ وندع **حدیث** کل الاعمال فیہا المقبول و
المردود الا الصلوۃ علی فانہا مقبولۃ غیر مردودۃ
مر الکلام علیہ فی حرف الصاد من حدیث صلوۃ علی النبی
نزد وقال العسقلانی ہنا انہ ضعیف جدا لکن لم
یذکر من المخرجین احد ولا اظہر لہ سندا معتمدا
حدیث کل اناء بما فیہ یطفح لیس بحدیث ومعناہ
یفیض ویسیل وفی المشہور کل اناء یترشح بما فیہ **حدیث**
کل بنی آدم ینتمون الی عصبۃ ابیہم الا ولد فاطمۃ فانی
انا ابوہم وعصبتہم قال ابن الجوزی فی العلل المتناہیۃ
انہ لا یصح ویرد علیہ انہ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن
فاطمۃ وکذا اخرجہ ابو یعلی وسندہ ضعیف وللحدیث
مرسل ولہ شاہد عند الطبرانی وغایتہ انہ حدیث

آنحضرت کسی وقت کہا نی کی بہت احادیث سے ثابت ہے ایک دوسری
حدیث ہے اللہ کا نام لی اور داہنے ہاتھ سے آپکے آگے سے کہا **حدیث**
ہر کوئی اپنے قول سے پکڑا جاتا ہے اور چھوڑا جاتا ہے مگر صاحب اس قبر کا
یہ قول مالک کا ہے اور مراد اسکی اس سے نبی علیہ السلام ہین اسلیے کہ وہ
خطا سے معصوم ہین کیونکہ وہ اپنی خواہش سے نہین بولتے اور ایسا ہی حکم
ہے سب نبیونکا اور طبرانی مین ابن عباس سے مرفوع روایت اسطرح ہے
نہین کوئی مگر اپنے قول سے پکڑا جاتا ہے اور چھوڑا جاتا ہے اور غزالے
اسکو احیا مین اسکے معنے سے لایا ہے کہا نہین پکڑا جاتا علم سے
اور نہین چھوڑا جاتا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا سیوطے
نے اسکو عبداللہ بن احمد نی زوائد الزہد مین عکرمہ سے اوسنے ابن عباس
سے روایت کی ہے کہا کوئی آدمیون سے نہین مگر اپنے قول سے پکڑا
جاتا ہے اور چھوڑا جاتا ہے سوائے نبی علیہ السلام کے انتہے لیکن
روایت اسطرح ہونی چاہیے پکڑا جاتا ہے اور امانت رکھا جاتا
یا پکڑتے ہین ہم اور چھوڑتے ہین ہم **حدیث** سب عملون مین مقبول
اور مردود ہین مگر درود مجھپر یہ قبول کیا جاتا ہے مردود نہین ہوتا حرف
صاد مین کلام اس حدیث کی نیچے گذر چکی درود نبی پر نہین وہوتا
کہا عسقلانی نے اسجگہ یہ بہت ضعیف ہے لیکن اوسنے اسکا کوئی راوی
اور سند معتمد علیہ نہین بیان کی **حدیث** ہر برتن مین وہ چیز
ہے جو اوس سے ٹپکتی ہے یہ حدیث نہین اور معنے اسکے
مشہور مین ہر برتن اوس سے وہ ٹپکتا ہے جو اوس مین ہو **حدیث**
تمام بنی آدم اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتے ہین مگر بیٹے فاطمہ کے
پس مین انکا باپ اور عصبہ ہون کہا ابن جوزی نے علل متناہیہ مین یہ
نہین اسپر یہ وارد ہوتا ہے کہ اسکا طبرانی نے کبیر مین فاطمہ سے
روایت کیا ہے اور ایسا ہی ابن یعلے نی ذکر کیا ہے اور سند اسکی
ضعیف ہے اور حدیث مرسل ہے اور طبرانی کی پاس اسکیلیے شاہد ہے غایت یہ

صنیف لاموضوع **حدیث** کل ثان لابدلہ من
ثالث غیر معروف وکذا کلام بعضہم + الشئ لایثنی الاو
قد یثلث + لااصل لہ **حدیث** کل عام ترذلون
بصیغۃ المجہول والارذال من کل شئ ادونہ ومنہ قولہ
سبحانہ (ومنکم من یرد الی ارذل العمر) قال الزرکشی
ھو من کلام الحسن البصری وفی معناہ الحدیث الصحیح
فی البخاری عن انس مرفوعا لایاتی علی امتی زمان الا
الذی بعدہ شر منہ وفی الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء مرفوعا
ما من عام الا ینتقص الخیر فیہ ویزید الشر واخرج الطبرانی
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ما من عام الا یحدث
الناس بدعۃ ویمیتون سنۃ حتی تحیی البدع وتمات السنن و
تمات لغۃ فی تموت و بہما قرأ فی السبعۃ میتم
ومتنا بکسر المیم وضمہا وفی الجامع الصغیر ما
من عام الا الذی بعدہ شر منہ حتی تلقوا ربکم اخرجہ
الطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ مرفوعا وروی احمد و
البخاری والنسائی عن انس مرفوعا بلفظ لایاتی علیکم
عام ولایوم الا والذی بعدہ شر منہ حتی تلقوا ربکم و
روی نحو ذلک من قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال
ولا اعنی امرا خیرا من امر ولا عاما خیرا من عام و
لکن علمائکم وفقہائکم یذہبون ثم لاتجدون
منہم خلفا ویجیئ قوم یفتون برایہم وفی لفظ و
ذلک بکثرۃ الامطار وقلتہا ولکن بذہاب العلماء
وبمثلہ فسر ابن عباس رضی اللہ عنہما قولہ تعالی اولم یروا
انا نأتی الارض ننقصہا من اطرافہا الحیث قال
موت علمائہا وفقہائہا وعن ابی جعفر موت عالم احب

صنیف ہی موضوع نہین **حدیث** ہر دوسرے کیلئے تیسرا
ضرور ہی ۔ مشہور نہین ہے ایسے ہی بعضون کے کلام ۔ کوئی شئ دوسرے
نہین بنتی مگر وہ تیسری کی جاتی ہے **حدیث** ہر سال تم ذلیل
کئے جاتے ہو ۔ اور ارذل کی معنی ہر شئے سے پست ہونے کی ہین اوراسی
سے قول اللہ تعالی کا (اور بعض تم سے ذلیل عمر تک پہونچتے ہین)
کہا زرکشی نے یہ کلام حسن بصری کے ہی اور اسکے معنی مین بخاری مین
انس سے مرفوع روایت ہی نہ آئیگا میری امت پر کوئی زمانہ مگر جو
اوس سے پیچھے ہوگا وہ پہلے سے بدتر ہوگا اور کبیر طبرانی مین ابی الدرداء
سے مرفوع روایت ہی کوئی سال نہین مگر نیکی اوسمین کم ہوتی جاتی
ہے اور شر بڑہتا جاتا ہے اور طبرانی ابن عباس سے لایا ہی کوئی برس نہین
مگر آدمی اسمین بدعت پیدا کرتی ہین اور سنت مارتی ہین تاکہ سنتین
مرجائینگے اور بدعتین زندہ ہوجائینگے اور تمات لغت ہی تموت مین اور
دونو طرح سات قرائتون مین ہے میتم اور مت اور متنا میم کا کسر اور ضمہ اور جامع صغیر
مین ہے کوئی برس نہین مگر اوسکے پیچھے کا اوس سے برا ہی تاکہ تم اپنے رب سے
ملوگی یہ طبرانی انس سے مرفوع روایت لایا ہی اور بخاری اور احمد اور نسائی نے
انس سے مرفوع روایت ان لفظون سے کی ہے نہ آئیگا تم پر کوئی زمانہ
اور نہ کوئی دن مگر اوسکے پیچھے کا اوس سے برا ہوگا تاکہ تم اپنے رب سے
ملوگی اور اسیطرح قول ابن مسعود کا ہی مروی ہی کہا اوس نے مین نہین مراد
رکھتا کہ کوئی کام بہتر ہو کسی کام سے اور نہ کوئی برس بہتر ہو کسی برس سے لیکن
تمہارے عالم اور فقیہ چلے جائینگے پہر نہ پاؤگے تم کوئی اونکے پیچھے رہنے
والا بعد انکے ایسی قوم آئیگی جو اپنی رائے سے فتوی دینگے اور ایک روایت مین ہے
یہ کثرت بارش اور کم بارش کے باعث سے نہین بلکہ عالمون کے مرنے سے اور ابن
عباس نے اس آیت کی یون تفسیر کی ہے (کیا وہ نہین دیکھتے کہ
ہم زمین کو اوسکی اطراف سے کم کرتے چلے آتے ہین) کہا اوس نے مراد اس سے
عالمون اور فقیہون کے موت ہی اور ابی جعفر سے ہی موت عالم کے

من علماء الحسن البصری من سعید بن عاصم

الى ابليس من موت سبعين عابدا ويقويه حديث
الموت قبيلة ايسر من موت عالم رواه الطبراني وابن
عبد البر من حديث ابي الدرداء ويؤيده حديث فقيه
واحد اشد على الشيطان من الف عابد قلت
عندي ان ذلك بمقتضى البعد عن زمان النبي عليه
السلام فانه كمشعل النور في عالم الظهور ويقويه حديث
خير القرون قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم
حديث كل بدعة ضلالة الا بدعة في عبادة
سنده كذاب متهم حديث كل ممنوع حلو ليس بحديث
ويدل على صحة معناه ما اتى آدم عليه السلام لقوله تعالى
(ولا تقربا هذه الشجرة) حديث كنت نبيا وآدم بين
الماء والطين قال السخاوي لم اقف عليه بهذا اللفظ
فضلا عن زيادة وكنت نبيا فلا آدم ولا ماء ولا طين وقال
العسقلاني في بعض اجوبته ان الزيادة ضعيفة وما قبلها
قوي وقال الزركشي لا اصل له بهذا اللفظ ولكن في الترمذي
متى كنت نبيا قال وآدم بين الروح والجسد وفي
صحيح ابن حبان والحاكم عن العرباض بن سارية اني عند
الله لمكتوب خاتم النبيين وان آدم لمنجدل في طينته قال
السيوطي وزاد العوام ولا آدم ولا ماء ولا طين ولا اصل له
ايضا يعني بحسب مبناه والا فهو صحيح باعتبار
معناه لما تقدم وبحديث كنت اول النبيين في الخلق و
آخرهم في البعث رواه ابن ابي حاتم في تفسيره وابو نعيم
في الدلائل عن ابي هريرة رضي الله عنه كما ذكره السيوطي
وله شاهد من حديث ميسرة الفجر بلفظ كنت نبيا
وآدم بين الروح والجسد اخرجه احمد والبخاري

ابلیس کو زیادہ پسند ہی ستر عابدونکی موت سے اور یہ حدیث اوسکی
تقویت کرتی ہے موت قبیلہ کی آسان ہی عالم کی موت سے اسکو
طبرانی اور ابن عبد البر نے ابی الدرداء سے روایت کیا ہی اور یہ حدیث
اسکی تقویت کرتی ہی ایک فقیہ سخت ہی شیطان پر ہزار عابد سے مین کہتا
ہون یہ بقدر بعد کے ہی زمانہ آنحضرت علیہ السلام سے کیونکہ عالم المؤمنین
آنحضرت نور کی مشعل ہین اور یہ حدیث اسکی تقویت کرتی ہے اچھا
زمانہ ... میرا زمانہ ہی پھر وہ لوگ جو اونسے متصل ہونگے پھر وہ لوگ
جو اونسے متصل ہونگے ... حدیث ہر بدعت گمراہی ہے مگر بدعت عبادت
مین ... سند مین ایک ... اور متہم ہی حدیث ہر ممنوع میٹھا ہی
یہ حدیث نہین اور اسکی صحت ... پر آدم علیہ السلام کی نافرمانی دلالت
کرتی ہی (اور نہ قریب ہو تم اس ...) حدیث مین نبی تھا
وقتیکہ آدم پانی اور کیچڑ مین تھا کہا سخاوی نے ... ان لفظون سے واقف
نہین ہوا چہ جائیکہ اس زیادتی سے مین نبی تھا ... اور نہ پانی
نہ کیچڑ تھا اور کہا عسقلانی نے بعض جوابون مین یہ زیادتی ضعیف ہے
اور ما قبل اسکا قوی ہی اور کہا زرکشی نے ان لفظون سے اسکا کچھ اصل
نہین لیکن ترمذی مین اسطرح ہی آپ کب نبی تھے فرمایا وقتیکہ آدم روح
اور بدن مین تھا اور صحیح ابن حبان اور حاکم مین عرباض بن ساریہ سے
ہی کہ مین اللہ تعالی کے نزدیک خاتم النبیین لکھا گیا تھا جس حالت مین کہ آدم کیچڑ مین گرنے
والا تھا کہا سیوطی نے عوام نے زیادتی کی ہی نہ آدم اور نہ پانی اور نہ کیچڑ تھا بنا کی اعتبار
...ت کا کچھ اصل نہین لیکن ... کے رو سے صحیح ہی جیسا کہ پیچھے گذر چکا ہی اور اس
حدیث سے کہ مین پیدائش مین اول نبیون کا ہون اور اٹھنے مین آخر
اور بھیجا ہون اسکو ابن ابی حاتم نے تفسیر مین اور ابونعیم نے دلائل مین
ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ سیوطی نے ذکر کیا ہے
اور اسکا میسرۃ الفجر کے حدیث سے شاہد ہے مین نبی تھا
آدم روح اور بدن مین تھا یہ احمد اور بخاری نے

فی تاریخہ وصححہ الحاکم **حدیث** کنت کنزا
کنت لا اعرف فاحببت ان اعرف فخلقت خلقا
فعرفتھم بی فعرفونی قال ابو تیمیۃ لیس من کلام النبی علیہ
السلام ولا یعرف لہ سند صحیح ولا ضعیف وتبعہ الزرکشی
والعسقلانی لکن معناہ صحیح مستفاد من قولہ تعالی وما
خلقت الجن والانس الا لیعبدون) ای لیعرفون کما فسرہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما **حدیث** کن ذ ولا تکن
رأسا ھو من کلام ابن ادھم وزاد فان ا ن یھلک و
الذنب یسلم ویقرب من معنا بعضھم کن وسطا
وامش جانبا **حدیث** من خیار النساء علی
حذر لیس بحدیث وانما اخ عبد اللہ بن احمد فی زوائد
الزھد عن اسمٰ بن عبید قال قال لقمان لابنہ
یا بنی استع من شرار النساء وکن من خیارھن
علی حـ ن لا عن یسارا الی خیر بل ھن الی الشر
اسرع وفی التذکرۃ عن علی انہ قال فی آخر کلام لہ طویل
فی النساء استعیذوا باللہ من شرارھن وکونوا علی
حذر من خیارھن **حرف اللام** - **حدیث**
لبس الخرقۃ الصوفیۃ وکون الحسن البصری لبسھا من
علی قال ابن دحیۃ وابن الصلاح انہ باطل وکذا
قال العسقلانی انہ لیس فی شیٔ من طرقھا ما یثبت و
لم یرد فی خبر صحیح ولا حسن ولا ضعیف ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم البس الخرقۃ علی الصورۃ المتعارفۃ بین
الصوفیۃ لاحد من الصحابۃ ولا امر احدا من اصحابہ بفعل
ذلک وکل ما یروی من ذلک صریحا فباطل قال
ثم ان من الکذب المفتری قول من قال ان علیا

تاریخ مین روایت کی ہے اور حاکم نی اسکی تصحیح کی ہے **حدیث**
مین خزانہ نامعلوم تہا مینے دوست رکہا کہ مین مشہور ہون تو مینے
خلقت کو پیدا کیا پس مینی اونکو اپنے ساتھ پہچانا اور اونہون نے مجہے
پہچانا کہا ابو تیمیہ نی یہ کلام آنحضرت علیہ السلام کی نہین اور اسکے کوئی
سند صحیح اور ضعیف نہین ہے اور زرکشی اور عسقلانی اسکا تابع ہوا ہے
لیکن معنے اسکی صحیح ہین قول اللہ تعالی سے مستفاد ہین (اور نہین پیدا
کیا مینے جنون اور آدمیونکو مگر تاکہ عبادت کرین) یعنے تاکہ مجہے معلوم کرین جیسا
کہ ابن عباس نے اسکی تفسیر کی ہے **حدیث** تو دم ہو اور سر نہو - یہ ابن ادہم
کے کلام ہے اور اس نے زیادہ کیا ہے اس لئے کہ سر ہلاک ہوتا ہے اور دم بچ رہتا ہے
اور بعضونکا یہ قول اس معنے کے قریب ہے تو بیچ مین ہو اور ایک طرف چل
حدیث اچہی عورتون سے خوف کرتی رہو - یہ حدیث نہین اسکو
عبد اللہ بن احمد نی زوائد الزہد مین اسمعیل بن عبید سے نکالا ہے کہا
اوس نے کہا لقمان نے اپنے بیٹی کو ای میرے بیٹے شریر عورتون سے
اللہ کے ساتھ پناہ مانگ اور اچہی عورتون سے خوف پر ہو اسلئے کہ وہ
خیر کیطرف میل نہین کرتین بلکہ شر کیطرف جلدی کرتی ہین - اور
تذکرہ مین علی سے ہے کہ کہا اوس نے عورتونکے حق مین آخر لمبی کلام کے
پناہ مانگو اللہ کیساتھ شریر عورتون سے اور اونکی خیار سے خوف مین رہو **حرف
لام** - **حدیث** پہننا خرقہ صوفیہ کا اور حسن بصری کا علی سے پہننا
کہا ابن دحیہ اور ابن صلاح نے یہ باطل ہے اور کہا عسقلانی نے
اسکا کوئی طریقہ ثابت نہین اور کسی خبر صحیح اور حسن اور ضعیف
مین نہین آیا کہ آن حضرت نی اس طرح خرقہ پہنایا ہو
کسے اصحاب کو جیسا کہ صوفیون مین مشہور ہے اور نہ
کسے کو امر کیا کہ وہ اس طرح کرے اور جو اس بات مین
صریح روایت ہی وہ باطل ہے پہر کہا یہ قول بڑ
کذب ہے کہ علی نے + + + + + + + + +

قال لقمان لابنہ یا بنی استعذ باللہ من شرار النساء

من مفتریات الصوفیۃ علی النبی
علیہ السلام الی الولی قاطبتہ

البس الخرقة الحسن البصری فان ائمة الحدیث لم
یثبتوا للحسن من علی سماعا فضلا عن ان یلبسه الخرقة
قال السخاوی ولم ینفرد بذلک شیخنا بل سبقه الیه
جماعة حتی من لبسها والبسها کالدمیاطی والذهبی وابن
حبان والعلائی والعراقی وابن الملقن والبرهان الحلبی
وغیرهم یعنی تشبیها بالقوم وتبرکا بطریقتهم اذ ورد
لبسهم لها مع الصحبة المتصلة الی کمیل ابن زیاد وهو
صحب علیا کرم الله وجهه اتفاقا وفی بعض الطرق ایضا
اتصالها باویس القرنی وهو قد اجتمع بعمر وعلی رضی
الله عنهما قلت وکذا نسبة التلقین المتعارف بین الصوفیة
لا اصل له وکذا نسبة المصافحة المتصلة الی النبی علیه
السلام لیس له اصل عند العلماء الاعلام وکذا نسبة
الخرقة الی اویس وانه علیه السلام اوصی بخرقة لاویس
وان عمر وعلیا سلماها الیه وانها وصلت الیهم منه
وهلم جرا فغیر ثابت ولو ذکره بعض المشایخ فالمدار
علی طریق الصحبة ومتابعة الکتاب والسنة ومجانبة
الهوی ومقاربة الهدی والعاقبة للتقوی حدیث
لدوا للموت وابنوا للخراب قال الامام احمد هو مما
یدور فی الاسواق ولا اصل له لکن رواه البیهقی فی الشعب
من حدیث ابی هریرة مرفوعا ان ملکا بباب من ابواب
السماء یقول ذلک وهو عند البیهقی من حدیث ابن زبیر
مرفوعا بمعناه بسند فیه ضعیفان ومجهول وعند ابی نعیم
فی الحلیة من حدیث ابی ذر موقوفا ومنقطعا هذا حاصل
ما ذکره السخاوی وزاد السیوطی ورواه احمد فی الزهد عن
عبد الواحد قال قال عیسی علیه السلام فذکره

حسن بصری کو خرقہ پہنایا اسلئے امام حدیث کی حسن کا سماع علی سے
ثابت نہین کرتے چہ جائیکہ اونہون نے خرقہ پہنایا ہو کہا سخاوی نے
ہمارا شیخ اس سے منفرد نہین ہوا بلکہ ایک جماعت نے اسپر سبقت
کی ہے تا کہ جسنے پہنا اور پہنایا ہے یہہین مثل دمیاطی اور
ذہبی اور ابن حبان اور علائی اور عراقی اور ابن ملقن اور برہان الحلبی
وغیرہ یعنے قوم کی مشابہت کرنی اور اونکی طریق کا تبرک حاصل کرنا
اسلئے کہ انکا اسکو پہنا مع صحبت متسلسل کے کمیل ابن زیاد تک
ثابت ہی اور اسنے صحبت اتفاقا علی کرم اللہ وجہہ سے کی ہی اور بعض
طرق مین اسکا اتصال اویس قرنی سے بھی ثابت ہی اور اونکو
کہا اویس نے عمر اور علی سے ملاقات کی ہے مین کہتا ہون وہ ایسا نسبت
تلقین کی جو صوفیہ مین متعارف ہی اسکا کچہ اصل نہین اور اسیطرح نسبت
مصافحہ کی بطور تسلسل کے آنحضرت تک اسکا بہی اصل علما کے نزدیک
ثابت نہین اور اسیطرح نسبت خرقہ کی اویس تک اور یہ کہ آنحضرت
وصیت کی خرقہ کی اویس کے لئے اور عمر اور علی نے وہ خرقہ اوسکی سپرد
کیا اور وہ خرقہ انکی طرف اوس سے پہونچا تا آخر تک ثابت نہین ہے
اگرچہ بعض مشایخ نے اسکا ذکر کیا ہی پس مدار اسکا صحبت اور متابعت کتاب اور
سنت اور خواہش سے پرہیز کرنے پر اور ہدایت کی قربت پر ہے اور آخر پرہیزگارون
کے لئے ہے **حدیث** قریب ہے تم موت کیلئے اور بناکرو خرابی کیلئے کہا امام
احمد نے یہ بازارون مین پہرتے ہے اور اسکا کچہ اصل نہین لیکن بیہقی نے شعب
مین ابی ہریرہ سے مرفوع روایت کی ہی کہ یہ ایک فرشتہ آسمان کے دروازون
مین سے ایک دروازہ پر کہتا ہی اور بیہقی مین ابن زبیر سے اسی معنے
سے یہ مرفوع روایت ہی لیکن اسکی سند مین دو ضعیف ہین
اور ایک مجہول اور ابی نعیم کی حلیہ مین ابی ذر سے موقوف اور منقطع ہے
یہ خلاصہ اسکا ہی جو سخاوی نے ذکر کیا ہی اور زیادہ کیا سیوطی نے کہا احمد
نے زہد مین عبد الواحد سے روایت کی ہی کہا اوس نے کہا عیسی علیہ السلام نے پس اسکو ذکر کیا

حدیث لسان اهل الجنة العربیة والفارسیة
الدریة اورده صاحب الکافی وعن الدیلمی اذا اراد الله امرا فیه
لین اوحی الله به الی الملئکة المقربین بالفارسیة الدریة
وکلاهما موضوع فانه معارض بما فی حدیث صحیح مرفوع
احبوا العرب لثلاث فانی عربی وکلام الله عربی ولسان
اهل الجنة عربی وقد اعتنی بضبطه المولی ابن کمال پاشا
فی حاشیته علی التلویح قال الاصفهانی الدریة ای
بفتح الدال وکسر الراء المخففة لغة مدن المداین و
کان یتکلم من باب الملك فهو منسوبة الی حاضرة
الباب انتهی ثم قال المولی ومن وهم انها منسوبة الی
الباب نفسه یعنی باللغة الفارسیة فان الباب معناه
در فقد وهم انتهی ولا یخفی انه لو صح الحدیث بلفظه من
دون ضبطه لکان الاولی ان یضبط بضم الدال و
تشدید الراء نعتا للغة الفارسیة بالکلمات المشبهة
باللؤلؤ فی اللطافة اللفظیة والظرافة المعنویة و
کذا موضوع ما ذکره بعض مشایخنا من العجم انه ورد
فی الکلام القدسی باللسان الفارسی چه کنم باین
گناه کاران که نیامرزم یعنی ایش افعل بهؤلاء المذنبین
ان لا اغفرلهم **حدیث** لسعت حیة الهوی کبدی
وفی روایة صحیحة قد لسعت فلا طبیب لها ولا راقی
الا الحبیب الذی شغفت به فانه علتی وتریاقی و
انهما انشد بین یدی النبی علیه السلام فلا اصل
له قال ابن تیمیة انما اشتهر ان ابا محذورة انشد
بین یدیه علیه السلام وانه تواجد حتی وقعت البردة
الشریفة عن کتفیه فتقاسمها اصحاب الصفة و

احبوا العرب لثلاث

حدیث زبان اہل جنت کی عربی اور فارسی دری ہی اسکو
صاحب کافی نے لایا ہی۔ اور دیلمی سے ہی جب اللہ تعالی کسی امر سہل کا
ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی مقربین فرشتوں کی طرف فارسی دری زبان
مین وحی کرتا ہی اور یہ دونو موضوع ہین اسلئے کہ یہ صحیح مرفوع حدیث
کے معارض ہی دوست رکھو عرب کو تین چیزونکے لئے ایک تو کہ مین
عربی ہون دوسرا یہ کہ کلام اللہ عربی ہی تیسرا یہ کہ زبان اہل جنت
کے عربی ہی اسکو مولی ابن کمال پاشا نے حاشیہ تلویح مین ضبط کیا
ہے کہا اصفہانی نے دری بفتح دال اور بکسر را مخففہ شہر کی زبان ہے
اور اسی سے کلام کرتی تھی وہ شخص جو دروازہ بادشاہ پر رہتے تھے
یہ حاضرین باب کی طرف منسوب ہی انتہی پھر کہا مولی نے جسنے کہا کہ
یہ نفس باب کیطرف منسوب ہے، اسلئے کہ باب بمعنے دروازے کے
ہین تو اوسنے وہم کیا انتہی اور پوشیدہ نہین کہ اگر حدیث ان
لفظون سے صحیح ہو جاوی تو اولی یہ ہی کہ اس لفظ کو ضمہ دال اور
تشدید را سے ضبط کرنا چاہی تاکہ لغت فارسی کی ایسی کلمہ سی جو موتی کے مشابہ
ہے لطافت لفظی اور ظرافت معنوی مین نعت ہو جاوی اور ایسا
ہے موضوع ہی جو بعض مشایخ عجم نے ذکر کیا ہی کہ کلام قدسی مین
فارسی زبان سے وارد ہوا ہی چہ کنم باین گناہ کاران کہ نیامرزم
یعنے مین کیا کرون کہ ان گناہگارون کو نہ بخشون **حدیث**
حرص کے سانپنے میری جگر کو کاٹا ہے۔ اور صحیح روایت مین
ہے اس نے کاٹا اس کے لئے کوئی طبیب اور افسونگر نہین مگر وہ دوست
جسکے ساتھ مین شفقت رکھتا ہون اسلئے وہ بیماری میری ہے اور
تریاق میرا۔ یہ دونو آنحضرت کے روبرو پڑہے گئے تھے اسکا کچھ اصل
نہین اور کہا ابن تیمیہ نے یہ کہ مشہور ہے کہ ابا محذورہ نے آنحضرت کے
روبرو پڑہی اور انکو وجد ہوا تاکہ چادر شریف آپکی کاندہون
سے گر پڑی پس اوسکو اہل صفہ نے تقسیم کر لیا اور

جعلوها رقعا فی ثیابهم کذب باتفاق اهل
العلم بالحدیث وما روی فی ذلک موضوع وقال
السیوطی اخرجه الدیلمی من حدیث انس وقال تفرد به ابو بکر
عمار بن اسحاق قال الذهبی کانه واضعه وقال الدمیری
ورواه ابو طاهر القدسی من حدیث انس وصاحب
العوارف انه علیه السلام انشد بحضرته البیتان فتواجد
النبی علیه السلام وتواجد صحابه الکرام وقد سقط
رداؤه عن منکبه فلما فرغوا اوی کل احد الی مکانه
ثم قال علیه السلام لیس بکریم من لم یهتز عند السماع
ثم قسم رداؤه علی من حضر اربعمائة قطعة فهذا
حدیث موضوع کان واضعه عمار بن اسحاق فان باقی الاسناد
ثقة هکذا قاله الذهبی وغیره وهو مما یقطع بکذبه
حدیث اللعب بالحمام مجلبة للفقر هو معنی قول
ابراهیم النخعی من لعب بالحمام الطیار لم یمت حتی یذوق
الم الفقر وفی المرفوع عن ابی هریرة رضی الله عنه
قال رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا یتبع
حمامة فقال شیطان یتبع شیطانة اخرجه البخاری
فی الادب المفرد وابو داؤد فی سننه والبیهقی
حدیث لعن الله الداخل فینا بغیر نسب والخارج منا بغیر
سبب قال السخاوی بیض له شیخنا یعنی العسقلانی
ولم یذکر له شیئا وله شواهد ثابتة کحدیث
ان من اعظم الفری ان یدعی الرجل الی غیر ابیه
الحدیث رواه البخاری وفی روایة له من ادعی الی
غیر ابیه وهو یعلم انه غیر ابیه فالجنة علیه حرام و
فی الشفاء ما رواه مصعب عن مالک بن انس

اپنے کپڑون مین اسکا ٹکڑا ٹکڑا رکھہ لیا) یہ باتفاق اہل علم کذب ہے
اور جو اسمین مروی ہے وہ موضوع ہے کہا سیوطی نے اسکو دیلمی
انس سے لایا ہے اور کہا ابو بکر عمار بن اسحاق اسکے ساتہہ متفرد ہوا
ہے کہا ذہبی نے گویا اوسنے اسکو موضوع کہا ہے اور کہا دمیری نے
ابو طاہر قدسی نے انس سے اور صاحب عوارف نے روایت کی ہے
کہ آنحضرت نے اپنی کچہری مین دو شعر پڑہے پہر آنحضرت اور
اصحاب کرام کو وجد ہوا اور چادر آپکی کاندہون سے گر پڑی جب
فارغ ہوئے تو ہر ایک نے اپنی اپنی مکان کیطرف جگہہ لی فرمایا آن
حضرت علیہ السلام نے نہین کریم وہ شخص جو سماع کے وقت نہین
کودا پہر آنحضرت نے اپنی چادر کا چار سو ٹکڑا کرکے حاضرین مین تقسیم کردیا
یہ حدیث موضوع ہے عماد بن اسحاق نے اسکو بنایا ہے اور باقی سند
کے درست ہے۔ ایسا ہی ذہبی وغیرہ نے کہا ہے سیوطی اس کا کذب
یقینا معلوم ہوتا ہے **حدیث** کبوتر سے کہیلنا فقر کیطرف کہینچتا ہے
یہ قول ابراہیم نخعی کے معنے ہین جسنے کبوتر اڑنیوالی سے
کہیل کے نہ مریگا جب تک وہ فقر کے غم کا مزہ نہ لیوے اور ابوہریرہ سے
مرفوع روایت ہے کہا اوسنے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک آدمی کو کہ اپنے کبوتر کی پیچھے لگا ہے فرمایا شیطان شیطانن
کے پیچھے لگتا ہے اسکو بخاری ادب مفرد مین اور ابو داؤد سنن مین اور
بیہقی لائے ہین **حدیث** لعنت کرے اللہ تعالی اسکو جو ہم مین سوا نسب کے
داخل ہو اور سوا کسی سبب کے ہو کہا سخاوی نے اسکیلئے شیخ عسقلانی نے سفید
چہوڑی ہے اور اسکی لئے کوئی شی ذکر نہین کی اسکیلئے بہت شاہد ثابت ہین
جیسے یہ حدیث کبیری گناہون سے ہے یہ کہ آدمی آپکو غیر باپ کیطرف نسبت
کرے الخ بخاری نے روایت کی ہے اور اسکے دوسرے روایت مین ہے
جو شخص غیر باپ کا دعوی کرے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ یہ باپ میرا نہین تو جنت
اوسپر حرام ہے اور شفاء مین مصعب نے مالک بن انس سے روایت کی ہے

ان من انتسب الى بيت النبي عليه السلام يعني بالباطل يضرب ضربا وجيعا ويشهر ويحبس حبسا طويلا حتى يظهر توبته لانه استخفاف بحق النبي عليه السلام انتهى الحاصل ان الحديث موضوع باللفظ الذي تقدم والله سبحانه اعلم **حديث** لعن الله المغني والمغنى له قال النووي لا يصح ذكره السخاوي والزركشي وسكت عنه السيوطي **حديث** لعن الله الفروج على السروج لا اصل له **حديث** لعن الله الكذاب ولو كان مازحا قال السخاوي ما علمته في المرفوع قلت لكن ورد انى امزح ولا اقول الاحقا **حديث** لكل بلوى عون لا اصل له وقال ابن الربيع لكنه صحيح المعنى ولعله اراد ما ورد لكل داء دواء **حديث** لكل حجرة اجرة قال ابن الربيع وهو صحيح المعنى ايضا وكانه اراد لكل بيت اجارة ولو من حجارة **حديث** لكل زمان دولة ورجال هو معنى قوله تعالى (وتلك الايام نداولها بين الناس) وقولهم فيوم علينا ويوم لنا ويوم نساء ويوم نسر واخرج ابن عدي عن ابي الطفيل موقوفا لكل مقام مقال ولكل زمان رجال **حديث** لكل ساقطة لاقطة هو من كلام بعض السلف يعني ان منه الكلمة الحكمة ضالة المؤمن فحيث وجدها فهو احق بها **حديث** لكل شيء آفة وللعلم آفات من كلام الاعلام **حديث** لكل مجتهد نصيب في معناه من جد وجد ومن لج ولج وكذا قوله تعالى (انا لا نضيع اجر من احسن عملا) **حديث** للبيت رب يحميه قال عبد المطلب لابرهة امير جيش الفيل

جو شخص گھر نبی علیہ السلام کیطرف جھوٹھ سے منسوب ہو اسکو سخت مارنا چاہئیے اور بہت مدت تک قید کرنا چاہئیے تاکہ اوسکے توبہ ظاہر ہو جاوے اسلئے کہ اوس نے نبی علیہ السلام کی خفت کی ہے انتہی حاصل یہ کہ حدیث الفاظ مذکورہ سے موضوع ہے اللہ سبحانہ بہتر جانتا ہے **حدیث** لعنت کرے اللہ تعالی سرود کرنیوالے کو اور اوسکو جسکے لئے سرود کیا گیا ہے۔ کہا نووی نے یہ صحیح نہیں اسکو سخاوی نے اور زرکشی نے ذکر کیا ہے اور سیوطی اس سے چپ رہا ہے **حدیث** لعنت کرے اللہ تعالی اون فرجونکو جو کاٹھیوں پر ہیں۔ اسکا کچھ اصل نہیں ہے **حدیث** لعنت کرے اللہ تعالی کذاب کو اگرچہ مسخرا ہو۔ کہا سخاوی نے مین اسکو مرفوع نہیں جانتا مین کہتا ہوں کہ مین مسخرا کرتا ہوں اور نہیں کہتا مگر حق **حدیث** ہر بلا کیلئے مدد ہے اسکا کچھ اصل نہیں اور کہا ابن ربیع نے لیکن یہ صحیح المعنی ہے شاید اوسکی یہ مراد ہو کہ ہر درد کیلئے دوا ہے **حدیث** ہر حجرہ کیلئے اجرت ہے کہا ابن ربیع نے یہ بھی صحیح المعنی ہے گویا اوسکا یہ ارادہ ہے ہر گھر کیلئے اجارہ ہے اگرچہ پتھر کا ہو **حدیث** ہر زمانہ کیلئے پھرنا ہے اور مرد ہیں۔ یہ اس آیت کی معنی ہیں (یہ دن پھیرتے ہیں ہم اونکو آدمیوں میں) اور قول انکا (پس ایکدن ہم پر تکلیف ہے اور ایکدن آرام۔ اور ایکدن عورتیں برا ایکدن گرگئیں) اور ابن عدی نے ابی الطفیل سے موقوف روایت کی ہے ہر مقام کیلئے گفتگو ہے اور ہر زمانہ کے لئے آدمی ہیں **حدیث** ہر گرے ہوئے کیلئے اٹھانے والا ہے۔ یعنی بعض سلف کا کلام ہے اور یہ کلمہ کے قریب ہے حکمت مومن کی گم ہوئی شئے ہے جس جگہ پاتا ہے وہی زیادہ لائق ہے **حدیث** ہر شئے کیلئے آفت ہے اور علم کیلئے بہت آفتیں ہیں یہ بزرگ عالموں کا کلام ہے۔ **حدیث** ہر مجتہد کیلئے نصیب ہے۔ اسکے معنی میں ہے جو شخص کوشش کرتا ہے پاتا ہے اور جو شخص پھیرتا ہے داخل ہوتا ہے اور ایسا ہی قول اللہ تعالی کا (تحقیق اللہ تعالی نہیں ضایع کرتا اجر اوسکا جو نیک عمل کرے) **حدیث** گھر کیلئے صاحب ہے جو اوسکی حمایت کرتا ہے۔ کہا عبد المطلب نے ہاتھیوں کے لشکر کے امیر ابرہہ کو

مسخرا پن

لما سئله ان يرد ماله فقال له سألتني مالك ولم
تسئلني الرجوع عن قصد البيت مع انه شرفكم ذكره
السيوطي وغيره **حديث** للسائل حق وان جاء على
فرس ذكره ابن الربيع عن الامام احمد انه قال حديثان
يدوران في الاسواق ولا اصل لهما احدهما قوله للسائل
حق وان جاء على فرس والثاني يوم نحركم يوم صومكم انتهى
وهو غريب منه بعد ما ذكر عن شيخه السخاوي حديث للسائل
حق رواه احمد وابو داؤد وعن الحسين بن علي موقوفا
وسنده جيد كما قاله العراقي وتبعه غيره وسكت عليه
ابو داؤد ولكن قال ابن عبد البر انه ليس بقوي انتهى وقال
السيوطي قال العراقي في حديث للسائل حق وان جاء
على فرس لا يصح هذا الكلام عن احمد فانه اخرجه في
مسنده بسند جيد رجاله ثقات قال السيوطي واخرجه
احمد في الزهد عن سالم بن ابي الجعد قال قال عيسى بن
مريم عليه السلام ان للسائل حقا وان اتاك على
فرس مطوق بالفضة واخرجه البخاري في تاريخه من طريق
ابي هدبة عن انس مرفوعا ان اتاك السائل على فرس باسط
كفيه فقد وجب الحق ولو بشق تمرة انتهى وسيأتي
يوم صومكم **حديث** لما خلق الله العقل تقدم
عليه الكلام في ان الله لما خلق من حرف الهمزة و
قال الزركشي هذا موضوع باتفاق قال السيوطي تابع
في ذلك الزركشي ابن تيمية وقد وجدت له اصلا
صالحا فاخرجه عبد الله بن احمد في زوائد المسند قال
حدثنا علي بن مسلم حدثنا سيار حدثنا جعفر حدثنا
مالك بن دينار عن الحسن يرفعه لما خلق الله العقل

جب اوس نے اپنے مال کے لوٹانے کیلئے سوال کیا کہا عبد المطلب نے اسکو
تو مجھ سے اپنا مال مانگتا ہے اور تو نے خانہ کعبہ کی قصد سے لوٹنے کا سوال نہیں کیا
باوجودیکہ ہمیں تیرا شرف ہے اسکو سیوطی وغیرہ نے ذکر کیا ہے **حدیث** سوالی
کیلئے حق ہے اگرچہ گھوڑے پر آئے۔ ابن ربیع نے امام احمد سے ذکر کیا ہے کہ
کہا اونہوں نے دو حدیثیں ہیں بازاروں میں پھرتیں ہیں اور انکا کچھ اصل نہیں ایک تو
کہ سوالی کا حق ہے اگرچہ گھوڑے پر آئے اور دوسری تمہاری ذبح کا دن
تمہارے روزہ کا دن ہے انتہی اور یہ غریب ہے اوس سے بعد اسکے کہ اونہوں نے شیخ سخاوی
سے اس حدیث کو ذکر کیا سوالی کیلئے حق ہے یہ احمد اور ابو داؤد نے روایت کی ہے
اور حسین بن علی سے موقوف ہے اور سند اوسکی جید ہے جیسا کہ عراقی نے
کہا اور غیر اوسکے اوسکی تابع ہوئے ہیں اور ابو داؤد اسپر چپ رہا ہے لیکن ابن عبد البر نے
کہا یہ قوی نہیں ہے انتہی اور کہا سیوطی نے کہا عراقی نے یہ حدیث سوالی کیلئے حق ہے
اگرچہ گھوڑے پر آئے امام احمد سے جزم اسپر صحیح نہیں اسلئے کہ وہ اسکو مسند میں
سند جید سے جسکے رجال ثقہ ہیں لایا ہے کہا سیوطی نے اسکو احمد زہد میں سالم بن
ابی الجعد سے لایا ہے کہا اونہوں نے فرمایا عیسی بن مریم علیہ السلام نے سوالی
کے لئے حق ہے اگرچہ تیرے پاس گھوڑے چاندی کے طوق والے پر سوار ہو کر
آئے اور بخاری نے تاریخ میں طریق ابن ہدبہ سے انس سے مرفوع روایت
ذکر کی ہے اگر تیرے پاس سوالی گھوڑے فراخ ہاتھوں والے پر آئے
تو اوسکا حق تیرے ذمہ واجب ہوا اگرچہ گٹھلی کھجور کے ہو انتہی اور یہ حدیث
آگے آئیگی (دن تمہارے روزہ کا) **حدیث** جب اللہ تعالی نے عقل کو
پیدا کیا - بحث ہمزہ میں اسپر کلام گذر چکی اور کہا زرکشی نے یہ بالاتفاق
موضوع ہے کہا سیوطی نے زرکشی اسمیں ابن تیمیہ کا تابع ہوا
ہے اور میں نے اسکا کچھ اصل معلوم کیا ہے عبد اللہ بن احمد زوائد
میں لایا ہے حدیث کی ہم کو علی بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمکو
سیار نے کہا حدیث کی ہمکو جعفر نے کہا حدیث کی ہمکو مالک بن دینار نے
حسن سے اور حسن نے مرفوع کیا ہے جب اللہ تعالی نے عقل کو پیدا کیا

قال له اقبل فاقبل ثم قال له ادبر فادبر قال ما خلقت
خلقا احب الي منك بك آخذ وبك اعطي و
هذا مرسل جيد الاسناد وهو في معجم الطبراني في
الاوسط موصول من حديث ابي هريرة باسنادين
ضعيفين **حديث** لما غسلت النبي عليه السلام
اقتصلت مياه محاجر عينيه اي ارتفعت مياه حدقته
فشربته فورثت علم الاولين والآخرين ذكره علي قال
النووي لا يصح قلت وكذا ذكره الشيعة من انه شرب
من ماء اجتمع في سرته عليه السلام عند غسله فلم
يطل شاربه ونحن ما نقص شواربنا اقتداء به هذا
كلام باطل اصلا وفرعا **حديث** لهدم الكعبة
حجرا حجرا اهون من قتل المسلم قال السخاوي لم اقف عليه
هذا اللفظ ولكن نحو معناه ما عند الطبراني في الصغير عن
انس رضي الله عنه رفعه من اذى مسلما بغير حق
فكانما هدم بيت الله **حديث** لو حسن احدكم ظنه
بحجر لنفعه الله به قال ابو تيمية انه موضوع وقال ابن
القيم هو من كلام عباد الاصنام الذين يحسنون ظنهم
بالاحجار وقال ابن حجر العسقلاني لا اصل له ونحوه
من بلغه شيء عن الله فيه فضيلة فعمل به ايمانا به و
رجاء ثوابه اعطاه الله ذلك وان لم يكن كذلك قلت
وقد ذكر العز بن جماعة في منسكه الكبير من غير سند
ولا اسناد وروي عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم
من بلغه عن الله تعالى فضيلة فاخذها ايمانا و
رجاء ثوابه اعطاه الله ذلك وان لم يكن كذلك
انتهى وكان محله حرف الميم بحسب المبنى لكن

کہا اسکو آگے آ پس آگے آیا پھر کہا اسکو پیچھے ہٹ پس پیچھے ہٹ گیا فرمایا
اللہ تعالی نے تجھ سے بہتر کوئی زیادہ پسندیدہ مخلوق پیدا نہیں کی تیرے سبب سے
پکڑونگا اور تیرے سبب سے دونگا - یہ مرسل ہے جید الاسناد ہے اور یہ معجم طبرانی اوسط
مین ابو ہریرہ سے دو اسنادون ضعیفون سے موصول روایت ذکر کی ہے
حدیث جب مین نے آنحضرت کو غسل دیا تو حضرت کی آنکھوں کے کوئے کا
پانی بلند ہوا پھر مین نے اوس سے پیا تو پہلے لوگون اور پچھلون کے علم کا وارث ہوا
اسکو علی نے ذکر کیا ہے - کہا نووی نے یہ صحیح نہین - مین کہتا ہون ایسے
ہی ہے جو شیعہ روایت کرتے ہین کہ اوس نے پانی پیا جو آنحضرت کے
ناف مین غسل کے وقت جمع ہوا تھا پھر وہ پانی بہت دیر تک پیتے رہے
اور ہم اپنے پینے والون کا قصہ بسبب اوسکی اقتدا کی بیان نہین کرتے
اور یہ کلام اصلا و فرعا باطل ہے **حدیث** کعبہ کا ایک ایک پتھر
گرانا آسان ہے مسلمان کے قتل کرنے سے کہا سخاوی نے مین اسپر ان لفظون
سے واقف نہین ہوا لیکن طبرانی صغیر مین انس سے اسکے معنے مین
مرفوع روایت آئی ہے جو شخص مسلمان کو ناحق ایذا دے تو گویا
اوس نے خانہ کعبہ کو گرایا **حدیث** اگر کوئی تم سے یقین اپنا پتھر کے
ساتھ درست کرلے تو اللہ تعالی اوسکو اس سے نفع دیگا - کہا ابو تیمیہ نے
یہ موضوع ہے اور کہا ابن قیم نے یہ بتون کے پجاریون کی کلام ہے جو لوگ اپنا ظن
پتھرون سے نیک کہتے ہین اور کہا ابن حجر عسقلانی نے اسکا کچھ اصل
نہین ہے اور یہ بھی اسی کی مثل ہے جسکو کوئی شے فضیلت والی
اللہ تعالی سے پہونچی اور اوسکے ساتھ ایمان اور ثواب کی امید سے عمل کرے
تو اللہ تعالی اوسکو وہی دیتا ہے اگرچہ ویسی نہو مین کہتا ہون ذکر کیا اسکو العز
بن جماعت نے منسک کبیر مین بغیر سند کے اور اوس نے جابر سے اوس نے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جسکو اللہ تعالی سے کچھ فضیلت پہونچے پھر اوس نے اسکو
ایمان اور ثواب کی امید سے پکڑ لیا تو اللہ تعالی اوسکو وہی دیگا اگرچہ ویسا
نہوا انتہی اور اس حدیث کا محل بناء کے رو سے حرف میم تھا لیکن

البحر الیہ المعنی کما لایخفی وسیأتی البحث عنہ فی
حرف المیم علی وجہ الاستیفاء **حدیث** لو
اغتسل اللوطی بماء البحر لم یجیٔ یوم القیمۃ الا جنبا اسندہ
الدیلمی من حدیث انس مرفوعا بہ وروی بغیر ھذا اللفظ
قال السخاوی وھو وکل ما فی معناہ باطل **حدیث**
لو صدق السائل ما افلح من ردہ روی من طرق
عن عائشۃ وغیرھا مرفوعا قال ابن عبد البر اسانیدھا
لیست بالقویۃ وقال ابن المدینی لا اصل لہ وقال العقیلی
لا یصح فی ھذا الباب شیٔ ذکرہ السخاوی وقال احمد
لا اصل لہ ذکرہ الزرکشی لکن ورد بمعناہ حدیث
یقرب فی مبناہ لولا ان المساکین یکذبون ما افلح من ردھم
رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ بہ مرفوعا
حدیث لو عاش ابراھیم لکان نبیا قال النووی
فی تھذیبہ ھذا الحدیث باطل وجسارۃ علی الکلام بالمغیبات
ومجازفۃ وھجوم علی عظیم وقال ابن عبد البر فی
تمھید لا ادری ما ھذا فقد ولد نوح علیہ السلام
غیر نبی ولو لم یلد النبی الا نبیا لکان کل احد نبیا
لانھم من ولد نوح علیہ السلام انتھی وغرابتہ لا یخفی
اذ لم یکن یلزم الا کون اولادہ الصلبیۃ انبیاء لا مطلق
ذریتہ مع ان الکلام فی الخصوص الجزئیۃ لا فی المطلقۃ
الکلیۃ اذ لا یلزم من کون ابراھیم ولد نبینا علیہ
السلام نبیا ان یکون ولد کل نبی نبیا واذا اخبر
الصادق وثبت عنہ النقل الموافق فلا کلام فیہ مما ینافیہ
قد اخرج ابن ماجہ وغیرہ من حدیث ابن عباس قال لما مات
ابراھیم ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ان لہ مرضعا

معنے کی رو سے یہاں ذکر کی گئی جیسا کہ پوشیدہ نہیں اور حرف میم میں
اسکی بحث اچھی طرح سے آئیگی **حدیث** اگر لوطی دریا کے پانی سے
غسل کرے تو قیامت کے دن نہ آئیگا مگر حالت جنب میں اسکو دیلمی
نے انس سے مرفوع روایت کی ہے اور بغیر ان لفظوں کے بھی مروی ہے کہا
سخاوی نے یہ اور جو اوسکے معنی میں ہوں باطل ہیں **حدیث** اگر سوالی
سچ کہے تو نہ خلاصی پائے جو اوسکو رد کرے طریق عائشہ وغیرہ سے مرفوع
روایت کی گئی ہے کہا ابن عبد البر نے سندیں اسکی قوی نہیں ہیں اور کہا
ابن مدینی نے اسکا کچھ اصل نہیں سخاوی نے عقیلی سے ذکر کیا ہے کہ اس باب
میں کوئی روایت صحیح نہیں ہے اور کہا احمد نے اسکا کچھ اصل نہیں ہے
یہ زرکشی نے ذکر کیا ہے لیکن اسکے معنے میں ایک حدیث جو قریب اسکے
بنا کی ہے وارد ہوئی ہے اگر مسکین لوگ جھوٹھ بولتے تو نہ خلاصی پاتا جو انکو
رد کرتا یہ طبرانی نے کبیر میں ابی امامہ سے مرفوع روایت ذکر کی ہے **حدیث**
اگر ابراہیم زندہ رہتا نبی ہوتا ۔ کہا نووی نے تہذیب میں یہ حدیث باطل
ہے اور غیب پر دلیری ہے اور ٹھگو نسلا ہے بڑی بات پر ہجوم ہے اور کہا ابن
عبد البر نے تمہید میں میں نہیں جانتا یہ کیا ہے اسلئے کہ نوح علیہ
السلام نے غیر نبی جنا ہے اگر ہر ایک نبی کا بیٹا نبی ہوتا تو ہر ایک شخص نبی
ہوتا اسلئے کہ سب نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہیں انتہی اور غرابت
اسکی پوشیدہ نہیں اسلئے کہ نہیں لازم آتا اس سے مگر اولاد صلبی
کا نبی ہونا نہ مطلق اولاد کا باوجودیکہ کلام خصوص جزئی میں ہے
نہ مطلق کلی میں اسلئے کہ نہیں لازم آتا ابراہیم بیٹے آنحضرت
کے نبی ہونے سے یہ کہ ہر نبی کا بیٹا نبی ہو اور جب صادق
نے خبر دی اور نقل ثابت ہوگئی تو پھر اوس میں کچھ کلام نہیں
حالانکہ ابن ماجہ وغیرہ نے ابن عباس رض سے نقل کیا ہے کہا انہوں نے
جب ابراہیم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بیٹا فوت ہوا فرمایا
اس کے لئے دودھ دینی والے + + + + + + +

في الجنة ولو عاش لكان صديقا نبيا ولو عاش لاعتقت اخواله من القبط وما استرق قبطي الا ان في مسنده ابا شيبة ابراهيم بن عثمان الواسطي وهو ضعيف لكن له طرق ثلاثة يقوي بعضها ببعض ويشير اليه قوله تعالى (ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين) فانه يومي اليه بانه لم يعش له ولد يصل الى مبلغ الرجال فان ولده من صلبه يقتضي ان يكون لب قلبه كما يقال الولد سر ابيه ولو عاش وبلغ اربعين وصار نبيا لزم ان لا يكون نبينا خاتم النبيين واما قول ابن حجر المكي وتأويله ان القضية الشرطية لا تستلزم وقوع المقدم وان انكار النووي كابن عبد البر لذلك فلعدم ظهور هذا التأويل وهو ظاهر فبعيد جدا ان لا يفهم الامامان الجليلان مثل هذه المقدمة وانما الكلام على وقوع المقدم فافهم والله سبحانه اعلم ثم يقرب من هذا الحديث في المعنى حديث لو كان بعدي نبيا لكان عمر بن الخطاب وقد رواه احمد والحاكم عن عقبة بن عامر مرفوعا قلت ومع هذا لو عاش ابراهيم وصار نبيا وكذا لو صار عمر نبيا لكانا من اتباعه عليه السلام كعيسى والخضر والياس عليهم السلام فلا يناقض قوله تعالى خاتم النبيين اذ المعنى انه لا ياتي نبي بعده ينسخ ملته ولم يكن من امته ويقويه حديث لو كان موسى عليه السلام حيا لما وسعه الا اتباعي

حديث لو علم الله في الخصيان خيرا لاخرج من اصلابهم ذرية توحد الله ولكنه علم ان لا خير فيهم فاجبهم يروى عن ابن عباس رضي الله عنهما مرفوعا بلا سند ولا يصح عند احمد وكل ما ورد فيه من مدح

جنت میں ہے اگر زندہ رہتا تو نبی صدیق ہوتا اور اگر زندہ رہتا تو میں اوسکی ننہال کو قبط سے آزاد کراتا اور انکو کوئی قبطی غلام نہ بناتا مگر اسکی سند میں ابا شیبہ ابراہیم بن عثمان واسطی ہے اور وہ ضعیف ہے لیکن اسکے تین طریق ہیں بعض بعض سے قوی ہوتی ہیں اور اسکی طرف قول اللہ تعالی کا اشارت کرتا ہے (نہیں محمد باپ کسی کا تم میں سے لیکن رسول اللہ کا اور خاتم النبیین ہے) یہ اسطرح اسکی طرف اشارت کرتا ہے کہ آنحضرت کیلیئے ایسا لڑکا زندہ نہیں رہا جو جوانوں کی انتہی کو پہونچے کیونکہ لڑکا صلبی ہونا اسکی مقتضا کرتا ہے کہ دل کا ٹکڑا ہو جیسا کہ بولتے ہیں لڑکا اپنے باپ کا سر ہے اگر زندہ رہتا اور چالیس برس تک پہونچتا اور نبی ہوتا پھر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آنحضرت خاتم نبیونکے نہ ہوں اور لیکن قول ابن حجر مکی کا کہ قضیہ شرطیہ وقوع مقدم کو لازم نہیں پکڑتا اور نووی کا ابن عبد البر کے طرح اسکا انکار کرنا بسبب عدم ظہور اس تاویل کے جو ظاہر ہے بہت بعید ہے کہ یہ دو امام جلیل القدر ایسا قضیہ نہ سمجھیں حالانکہ کلام تو فرض وقوع مقدم میں ہے پس فافہم اللہ سبحانہ بہتر جاننے والا ہے پھر اسکے معنی کی قریب حدیث ہے اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا یہ امام احمد حاکم نے عقبہ بن عامر سے مرفوع روایت کی ہے میں کہتا ہوں اگر ابراہیم زندہ رہتا اور نبی ہوتا اور اسی طرح عمر اگر نبی ہوتا تو دونو آنحضرت کی تابعداروں میں سے ہوتے مثل عیسے اور خضر اور الیاس علیہم السلام کی پس یہ حدیث قول اللہ تعالی (خاتم النبیین) کے مناقض نہ ہوئی اس لیئے کہ معنے یہ ہوئے کہ کوئی نبی ایسا آنحضرت کی بعد نہ آئیگا جو اوسکے دین کو منسوخ کرے اور اوسکی امت سے نہ ہو اور یہ حدیث اوسکی تقویت کرتی ہے اگر موسی علیہ السلام زندہ ہوتا تو اوسکو سوا میری تابعداری کی گنجایش نہ تھی **حدیث** اگر اللہ تعالی خصیوں میں نیکی جانتا تو اونکی پیٹھ سے اولاد پیدا کرتا جو اللہ تعالی کی عبادت کرتے لیکن معلوم کر لیا اللہ نے کہ انمیں نیکی نہیں پس انکو بے نسل کر دیا اور یہ ابن عباس سے مرفوع روایت بلا سند آئی ہے اور احمد کی نزدیک کوئی صحیح نہیں اور جو اسمیں

وقدح باطل وما ینسب للعسقلانی فہم مفتری بل
فی مناقب الشافعی للبیہقی اربعۃ لایعبأ اللہ بھم یوم القیمۃ
زاھد خصی وتقی جندی وامانۃ امرأۃ وعبادۃ صبی
ھو محمول علی الغالب ذکرہ السخاوی حدیث لو
کشف الغطاء ما ازددت یقینا قول عامر بن عبد اللہ بن
عبد قیس علی ماذکرہ القشیری فی رسالتہ والمشھور انہ من کلام
علی کرم اللہ وجہہ وقد بینا معناہ فی محلہ اللائق حدیث
لوکان الدنیا دما عبیطا ای طریا لکان قوت المؤمن
حلالا وفی لفظ لکان نصیب المؤمن حلالا قال
السخاوی لایعرف لہ اسناد وقال الزرکشی لا اصل لہ و
سکت عنہ السیوطی لکن معناہ صحیح لانہ یصیر مضطرا فیکون
اکلہ حلالا حدیث لوکان الارز رجلا لکان حلیما
قال ابن القیم فی الھدی النبوی ھو موضوع وتبعہ العسقلانی
فقال ھو موضوع وان کان یجری علی الالسنۃ وکذا
احادیث الارز موضوعۃ کلھا قلت قد تقدم عن علی
رفعہ سید طعام الدنیا اللحم ثم الارز اخرجہ ابو نعیم
فی الطب النبوی والدیلمی حدیث لوکان الخضر حیا
لزارنی قال الحافظ العسقلانی لم یثبت مرفوعا وقال
الحافظ الخیضری لایعرف لہ اسناد وانما ھو من اختلاق
البعض الکذابین انتہی فقول الشیخ ابن عطاء فی
لطایف المنن لم یتعقبہ اھل الحدیث محمول علی عدم
وصول کلام الائمۃ الیہ وقد علم کل اناس مشربھم حدیث
لولاک لما خلقت الافلاک قال الصغانی انہ موضوع کذا فی
الخلاصۃ لکن معناہ صحیح فقد روی الدیلمی عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما مرفوعا اتانی جبریل فقال یا محمد لولاک

یا قدح کا ذکر ہی باطل ہے اور جو عسقلانی کیطرف انکی باب مین منسوب
ہے افترا ہے بلکہ بیہقی کی مناقب شافعی مین ہے چار ہین اللہ انکی پرواہ نہین
کرتا زاہد خصی اور متقی لشکر والا اور امانت عورت کی اور عبادت لڑکے
کی یہ غالب پر محمول ہے اسکو سخاوی نے ذکر کیا حدیث اگر پردہ کھولا
جائے تو میرا یقین زیادہ نہین ہوتا۔ قشیری نے اپنی رسالہ مین ذکر کیا
کہ یہ قول عامر بن عبد اللہ بن عبد قیس کا ہے اور مشہور یہ ہی کہ یہ قول
علی کرم اللہ وجہہ کا ہی اور ہمنے اسکے معنی اسکے محل مین بیان کر دیے ہین
حدیث اگر دنیا تازہ خون ہوتے تو بھی قوت مومن کا حلال ہوتا اور
ایک روایت مین یہ ہے نصیب مومن کا حلال ہوتا کہا سخاوی نے اسکی سند
معلوم نہین ہوئے اور کہا زرکشی نے اسکا کچھ اصل نہین اور سیوطی اس پر
چپ ہا لیکن معنے اسکی صحیح ہین اسلئے کہ اسوقت مومن مضطر ہوگا
پھر کھانا اسکا حلال ہو جائیگا حدیث اگر چاول مرد ہوتا تو نرم
دل ہوتا۔ کہا ابن قیم نے الہدی النبوی مین یہ موضوع ہی اور عسقلانی نے
اسکی تابع ہوکر کہا ہی کہ یہ موضوع ہی اگرچہ زبانون پر جاری ہی اور حدیثین چاول کے
سب موضوع ہین مین کہتا ہون کہ علی سے مرفوع روایت گذر چکی ہے
سردار طعام دنیا کا گوشت ہی بعد اسکی چاول اسکو دیلمی اور ابو نعیم طب
نبوی مین لایا ہی حدیث اگر خضر زندہ ہوتا تو میری زیارت کرتا۔
کہا حافظ عسقلانی نے یہ مرفوع ثابت نہین اور کہا حافظ خیضری نے
اسکی سند معلوم نہین ہے بعض کذابون کا اختلاق ہی انتہی پس قول
شیخ ابن عطاء کا لطائف المنن مین کہ کسی اہل حدیث نے اسکا تعاقب
نہین کیا محمول ہی اسپر کہ اسکو اماموں کی کلام نہین پہونچی اور
ہر ایک آدمی اپنا مشرب جانتا ہے حدیث اگر تو نہ ہوتا تو
مین آسمانون کو پیدا نکرتا کہا صغانی نے یہ موضوع ہے اسی طرح
خلاصہ مین ہے لیکن معنے اسکے صحیح ہین اسلئے کہ دیلمی نے ابن عباس سے مرفوع
روایت کی ہی کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد اگر تو نہ ہوتا

لولاک لما خلقت الافلاک

ما خلقت الجنة ولولاک ما خلقت النار وفی روایۃ
ابن عساکر لولاک ما خلقت الدنیا **حدیث**
لو منع الناس عن فت البعر لفتوه وقالوا ما نهینا عنه الا
وفیه شیء ذکره فی الاحیاء وقال العراقی لم اجده قلت
یؤخذ معناه من قوله تعالی (ولا تقربا هذه الشجرة) وقول
الشیطان (ما نهیکما عن هذه الشجرة الا ان تکونا ملکین او تکونا
من الخالدین) **حدیث** لو وزن خوف المؤمن ورجاؤه
لاعتدلا لا اصل له فی المرفوع وانما یؤثر عن بعض السلف
کذا فی المقاصد قال الزرکشی لا اصل له لکن قال السیوطی اخرج
عبد الله بن احمد فی زوائد الزهد عن ثابت البنانی قوله
بلفظ کانا سواء وتحقیق معناه فی باب الخوف والرجاء فی
شرح عین العلم **حدیث** لو علم الناس ما فی الحلبة
لاشتروها ولو بوزنها ذهبا رواه الطبرانی فی الکبیر من حدیث
سلمة بن سلیمان الخبائزی بسنده الی معاذ بن جبل مرفوعا
والخبائزی کذاب ذکره السخاوی وقال الزرکشی رواه ابن
عدی من حدیث معاذ بن جبل وهو ضعیف قال السیوطی
بل هو موضوع **حدیث** اللواء یحمله علی یوم القیامة
قال الانطاکی فی حاشیة الشفاء ذکره ابن الجوزی فی الموضوعات
حدیث لیس لفاسق غیبة وقال السخاوی بعد
ایراد حدیث فی معناه وبالجملة فقد قال العقیلی انه لیس لهذا
الحدیث **اصل** وقال القلانسی انه منکر انتهی
قال المنوفی وحسنه الهروی ولیس کذلک فقد صرح جمع
من محققی الحفاظ بانه منکر موضوع لا اصل له قلت الحدیث
رواه الطبرانی وغیره من حدیث معاویة بن حیدة مرفوعا به
لکن سنده ضعیف وهذا معنی قول الحاکم انه غیر صحیح

تو جنت نہ پیدا کیا جاتا اور اگر تو نہ ہوتا تو آگ نہ پیدا ہوتی اور روایت
ابن عساکر میں ہے اگر تو نہ ہوتا تو نہ پیدا کرتا میں دنیا کو **حدیث**
اگر آدمی اونٹ کی گوبر پھاڑنے سے منع کئی جاتے تو البتہ اوسکو پھاڑتے
اور کہتے ہم نہیں منع کئی گئی مگر اسلیے کہ اسمین کچھ ہوگا۔ احیا میں مذکور
ہے اور کہا عراقی نے میں نے اسکو نہیں پایا میں کہتا ہوں اسکے معنے اس آیت
سے معلوم ہوئے ہیں (اور تم نہ نزدیک جیو اس درخت کے) اور قول شیطان کا
(تم نہیں منع کئی گئے اس درخت سے مگر اسلیے کہ (شاید) تم فرشتے ہو جاؤ
ہمیشہ رہنے والوں سے **حدیث** اگر مومن کا خوف و اوسکی امید وزن کیے جاویں
تو دونو برابر ہوں۔ اسکا مرفوع میں کچھ اصل نہیں لیکن بعض سلف سے ماثور ہے
ایسا ہی مقاصد میں ہے کہا زرکشی نے اسکا کچھ اصل نہیں لیکن کہا سیوطی نے اسکو
عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں ثابت بنانی سے اسطرح روایت کیے ہیں تو دونو برابر ہوتے
اور اسکی معنی کے تحقیق شرح عین العلم کی باب الخوف والرجاء میں ہے **حدیث**
اگر جانتے آدمی جو حلبہ میں ہے تو خرید لیتے اسکو اگرچہ اسکے وزن بھر سونا دینا پڑتا۔
یہ طبرانی نے کبیر میں طریق سلمہ بن سلیمان الخبائزی کی ہے معاذ تک مرفوع روایت بیان
کی ہے اور سخاوی نے ذکر کیا کہ خبائزی کذاب ہے۔ اور کہا زرکشی نے کہ یہ ابن عدی
نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے اور ضعیف ہے۔ اور کہا سیوطی نے بلکہ یہ موضوع ہے
حدیث جھنڈا قیامت کے دن علی اوٹھاوےگا۔ کہا انطاکی نے حاشیہ
شفا میں اسکو ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے **حدیث**
فاسق کی غیبت نہیں۔ کہا سخاوی نے بعد لانے ایسی حدیث کی جو
اسکی معنی میں ہو الحاصل کہ کہا عقیلی نے اس حدیث کی کچھ
اصل نہیں اور کہا قلانسی نے یہ منکر ہے انتہی اور کہا منوفی نے اسکو
ہروی نے حسن کہا ہے حالانکہ اسطرح نہیں اسلیے کہ بہت
محققین حفاظ نے تصریح کی ہے کہ یہ منکر موضوع ہے اسکا کچھ اصل نہیں
میں کہتا ہوں اسکو طبرانی وغیرہ نے معاویہ بن حیدہ سے مرفوع روایت کیے ہیں
لیکن سند اسکی ضعیف ہے اور یہی معنی ہیں قول حاکم کی کہ یہ غیر صحیح ہے

ولا معتمد واخرج البیہقی فی السنن وفی الشعب ایضا
عن انس رفعہ من القی جلباب الحیاء فلا غیبة له
قال السہیلی انه لیس بقوی و قال القدھر فی اسناده ضعیف
انتہی فیحصل انه غیر موضوع بل ضعیف لذاته او حسن
لغیره بناء علی تعدد طرقہ **حدیث** لیس للمؤمن
راحة دون لقاء ربه رواه محمد بن نصر فی قیام
اللیل له عن وھب بن منبه من قوله وفی المرفوع انما
المستریح من غفر له ذکره السخاوی **حدیث** لی
مع الله وقت لا یسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل یذکره
الصوفیة کثیرا وھو فی رسالة القشیری لکن بلفظ
لی وقت لا یسعنی فیه غیر ربی قلت ویؤخذ منه انه
اراد بالملک المقرب جبرئیل وبالنبی المرسل نفسه الجلیل
وفیه ایماء الی مقام الاستغراق باللقاء المعبر عنه
بالسکر والمحو والفناء (**حرف المیم**) **حدیث**
ما اخاف علی امتی فتنة اخوف علیها من النساء
والخمر بیض له السخاوی ولم یتکلم علیه قال ابن الربیع اما
لفظه فلم اجده مسندا واما شواھده فکثیرة جدا
نعم عند الدیلمی بلا سند عن علی رفعه ما اخاف علی امتی
فتنة اخوف علیها من النساء والخمر **حدیث**
ما اعلم ما خلف جداری ھذا قال العسقلانی لا اصل له
حدیث ما افلح سمین من کلام الشافعی وقال
الامام محمد بن الحسن وذلک لانه لا یخلو العاقل من ان
یھتم لآخرته او لدنیاه والشحم لا ینعقد مع الھم واذا
خلا منھما صار فی حد البھائم وانشد والشیخ سیف الدین
الباخرزی للبخاری ویقولون اجسام المجبین نضوة

اور معتمد نہیں اور بیہقی نے سنن میں اور شعب میں بھی انس سے مرفوع
روایت کی ہے جو شخص ڈالی چادرین حیا کی پس اوسکی غیبت نہیں کہا سہیلی
نے یہ قوی نہیں اور کہا اسکے اسناد میں ایک ضعیف ہے انتہی پس
معلوم ہوا کہ یہ موضوع نہیں بلکہ ضعیف لذاتہ یا حسن لغیرہ ہے اسلیے
کہ اسکے بہت طریق ہیں **حدیث** مومن کے لیے سوائے ملاقات رب کے
اور کوئی نعمت ایسی نہیں ہے - اسکو محمد بن نصر نے قیام اللیل میں وہب
بن منبہ سے روایت کی ہے اور مرفوع روایت میں ہے سوائے اسکے نہیں مستریح
وہ شخص ہے جسکو بخشش ہوگئی یہ سخاوی نے ذکر کیا ہے **حدیث** میرے
لئے اللہ تعالی کی ساتھ ایک ایسا وقت ہے کہ اوسمین کوئی فرشتہ گنجایش
نہیں رکھتا اور نہ کوئی نبی مرسل اسکو بہت صوفی ذکر کرتے ہیں اور یہ رسالہ
قشیری میں ہے لیکن ان لفظوں سے میرے لئے ایک وقت ہے نہیں گنجایش رکھتا
اسمین سوائے میرے رب کے میں کہتا ہوں کہ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد ملک مقرب سے
جبرائیل ہے اور نبی مرسل سے اپنا نفس اسمین اشارت ہے مقام استغراق کے
طرف جسکی تعبیر کی گئی ہے سکر اور محو اور فنا سے **حرف میم - حدیث**
مین اپنی امت پر کوئی فتنہ عورتون اور شراب کے فتنہ سے زیادہ خوفناک نہیں جانتا
سخاوی نے اسکے لیے سفیدی چھوڑی ہے اور اوسپر کچھ کلام نہیں کیا کہا ابن
ربیع نے لیکن لفظا اسکے مینے سند نہیں پائی ان شاہد اسکے بہت ہیں اور
دیلمی میں بلا سند علی سے مرفوع روایت ہے میں اپنی امت پر کوئی فتنہ عورتوں
اور شراب کے فتنہ سے زیادہ خوفناک نہیں جانتا **حدیث** میں نہیں جانتا جو
میرے اس دیوار کی پیچھے ہے - کہا عسقلانی نے اسکا کچھ اصل نہیں **حدیث**
نہ خلاصی پائی موٹے نے - یہ کلام شافعی کے ہے کہا امام محمد بن حسن نے
یہ اسلئے کہ عاقل وہ شخص ہے جو دنیا یا آخرت کی غم سے خالی نہ ہو
اور چربی غم کی ہوتی نہیں چڑھتی جب ان دونوں سے خالی ہو پھر
چار پایوں کے حد کو پہونچ گیا اور لوگوں نے شیخ سیف الدین الباخرزی سے
البخاری کیلئے یہ شعر پڑھی کہتے ہیں دوستوں کے جسم لاغر ہوتی ہیں

وانت سمین لست فیہ مرائی + فقال لان الحب خالف
طبعهم + ووافق طبعی فصار غذائی **حدیث** ما افلح
صاحب عیال قط رواه الدیلمی بسنده عن ابی هریرة مرفوعا
وقال ابن عدی هو عن النبی علیه السلام منکر انما هو من کلام
ابن عیینة **حدیث** ما انصف القاری المصلی قال العسقلانی لا
اعرفه یعنی عنه قوله علیه السلام لا یجهر بعضهم علی بعض
بالقرآن وهو صحیح من حدیث البیاضی فی الموطأ وابی داود وغیرهما
حدیث ما اوتی قوم المنطق الا منعوا العمل کذا فی الاحیاء
قال العراقی لم اجد له اصلا ولعل المراد بالمنطق الجدل
حدیث ما اتخذ الله من ولی جاهل ولو اتخذه
لعلمه یعنی لو اراد اتخاذه ولیا لعلمه ثم اتخذه ولیا واذا
اتخذه ولیا علمه والمعنی الاول للسالکین المریدین والثانی
للمجذوبین المرادین لکن لفظه لیس بثابت وقد قال
السخاوی لم اقف علیه مرفوعا **حدیث** ما استرذل الله عبدا
الا حظر علیه العلم والادب قال فی المیزان هو باطل **حدیث**
ما بدئ بشئ یوم الاربعاء الا وقد تم قال السخاوی
لم اقف له علی اصل ویعارضه حدیث جابر مرفوعا یوم
الاربعاء یوم نحس مستمر رواه الطبرانی فی الاوسط وهو ضعیف
اسنادہ وقیل معناه کان یوما نحسا مستمرا علی الکفار
فهو لنا یوم سعد مستقر علی الابرار وقد اعتمد من ائمتنا
صاحب الهدایة علی هذا الحدیث وکان یعمل به فی ابتداء درس
وقد قال العسقلانی بلغنی عن بعض الصالحین ممن
لقیناه انه قال اشتکت الاربعاء الی الله تعالی تشاؤم
الناس بها فمنحها انها ما تبدئ بشئ فیها الا وتم والله سبحانه
اعلم واحکم **حدیث** ما بعد طریق ادی الی صدیق

ما افلح صاحب عیال قط

اور تو موٹا ہے للکہ نہیں ہے تو ریا کار ہے کہا اسلئے کہ محبت اونکی طبع
کے مخالف ہوتی ہے اور میری طبع اوسکی موافق ہوئی ہے پس میری وہ غذا ہے
حدیث صاحب عیال نے کبھی خلاصی نہیں پائی ہے - یہ دیلمی نے
مرفوع سند سے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے اور کہا ابن عدی نے یہ نبی علیہ
السلام سے منکر ہے ہان یہ کلام ابن عیینہ کی ہے **حدیث** انصاف
کیا نمازی کا پکار کر پڑہنے والے نے کہا عسقلانی نے مین اسکو نہین
جانتا اور قول علیہ السلام کا اسسے بی پروا کرتا ہے نہ پکارے بعض تمہارا
بعض پر ساتھ قرآن کے اور یہ حدیث بیاضی سے موطا اور ابو داود وغیرہ مین
ہے زیادہ صحیح ہے **حدیث** کوئی قوم گویائی نہین دیگئی مگر اونہوں نے عمل سے منع
کیا ایسا ہی احیا مین ہے اور کہا عراقی نے مین نے اسکا اصل نہین پایا شاید مراد منطق
سے جہگڑا ہو **حدیث** اللہ تعالی نے کسی جاہل کو ولی نہین بنایا اگر کسی کو ولی بنایا
اوسکو علم سکہلاتا ہے یعنی جب ارادہ کرتا ہے اسکو ولی بنانیکا تو علم سکہلاتا ہے پہر اسکو ولی
بناتا ہے یا اسکو علم سکہلاتا ہے معنی پہلے سالک مریدوں کیلئے ہین اور دوسرے مجذوب مرادون کیلئے
لیکن لفظ اسکے ثابت نہین اور کہا سخاوی نے مین اسکی مرفوع ہونے پر واقف نہین ہوا
حدیث نہین ذلیل بنایا کسی آدمی نے کسی کو مگر اوسکے دل پر علم اور ادب کا
کہٹکا گذرا ہے - کہا میزان مین یہ باطل ہے **حدیث** جس شے کو بدہ کے دن کیا
جاوے وہ تمام ہوتی ہے - کہا سخاوی نے مین اسکے اصل پر واقف نہین ہوا اور حدیث
مرفوع جابر کے معارض اسکی ہے دن بدہ کا ہمیشہ نحس ہے اسکو یہ طبرانی نے اوسط
مین روایت کی ہے اور ضعیف ہے لیکن اور اسی مین ہے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ یہ
دن کافروں پر ہمیشہ نحس تہا اور مفہوم اسکا یہ ہے کہ یہ دن ہمیشہ نیکون پر سعد ہے
اور ہمارے اماموں سے صاحب ہدایہ نے اس حدیث پر اعتماد کیا تہا اور ابتداء
درس مین اسی پر عمل کرتا تہا اور کہا عسقلانی نے ہمکو بعض صالحین سے جنکو ہم نے
ملاقات کی ہے یہ پہونچا ہے کہ بدہ نے اللہ تعالی سے شکوہ کیا مجہے آدمی منحوس جانتے ہین
پس اللہ تعالی نے اسکو یہ بخشش دیا کہ جو چیز تجھمین کوئی شروع کریگا اوسکو تمام کیا جاوے اور اللہ
سبحانہ اچہا جاننے والا اور اچہا حکم کرنیوالا ہے **حدیث** نہین دور وہ راستہ جو دوست کیطرف پہونچاتا ہے

من كلام ذي النون المصري وفي معناه ما تبعد
مصير عن حبيب حديث ما بكيت من دهر
الا بكيت عليه هو من كلام ابن عباس بمعناه حديث
ما ترك القاتل على المقتول من ذنب قال ابن كثير في
تاريخه انه لا يعرف له اصل بهذا اللفظ ومعناه صحيح
كما اخرجه ابن حبان عن ابن عمر مرفوعا بلفظ ان السيف
محاء للخطايا وللبيهقي في حديث مرفوع القتلى ثلاثة
فذكره الى ان قال في الرجل المؤمن المقترف على
نفسه المقتول في الجهاد في سبيل الله تعالى ان السيف
محاء للخطايا وفي المنافق المقتول في الجهاد ان السيف
لا يمحو النفاق وقال السيوطي حديث السيف محاء
للخطايا اخرجه احمد وابن حبان من حديث عتبة بن
عبيد واخرجه الديلمي وابو نعيم عن عائشة قتل الصبر
لا يمر على ذنب الا محاه واخرجه سعيد بن منصور
من مرسل عمرو بن شعيب من قتل صبرا كان كفارة
لخطاياه واخرجه البيهقي في الشعب عن الاوزاعي قال
من قتل مظلوما كفر الله عنه كل ذنب قال وذلك في
القرآن (اني اريد ان تبوء باثمي واثمك) انتهى وفي
استدلاله بالقرآن بحث ظاهر العيان حديث
ما تعاظم على احد مرتين هو من كلام غير واحد من
السلف ففي المجالسة للدينوري عن الاصمعي قال قال
اعرابي ما تاه على احد مرتين قيل وكيف ذاك قال انه
اذا تاه على مرة لم اعد اليه قلت ومما يؤيد معناه
حديث لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين وعن الاصمعي ايضا
قال قال لي رجل ما رأيت ذا كبر قط الا تحول داؤه

یہ کلام ذی النون مصری کی ہے اور یہ اسکے معنے مین ہی نہین دور کوئی
رستہ دوست سے حدیث نہین رلایا تو نے زمانہ میں کسی کو مگر تو اُس
پر رلایا گیا ہے - یہ کلام ابن عباس کے ہے معنے مین حدیث
نہین چھوڑا قاتل نے مقتول پر کوئی گناہ - کہا ابن کثیر نے تاریخ
مین ان لفظون سے اسکا کچھ اصل معلوم نہین اور معنے اسکے صحیح مین
جیسا کہ ابن حبان نے ابن عمر سے ان لفظون سے مرفوع روایت کی ہے کہ تلوار
دور کرنیوالی ہے گناہون کو اور بیہقی مین مرفوع روایت سے مقتول تین
مین پھر انکو ذکر کیا تاکہ مرد مکلف اگر اللہ تعالی کے رستہ مین شہید ہو
تو تلوار اوسکے گناہ مٹا دیتی ہے - اگر منافق جہاد مین مارا جاوے تو
تلوار نفاق کو نہین مٹاتی اور کہا سیوطی نے اس حدیث کو تلوار
گناہون کو مٹاتی ہے احمد اور ابن حبان نے عتبہ بن عبید سے
ذکر کیا ہے اور دیلمی اور ابو نعیم نے عائشہ سے جو قید کرکے
قتل کیا گیا ہو وہ کسی گناہ پر نہین گذرتا مگر اوسکو مٹا دیتا ہے اور سعید
بن منصور نے عمرو بن شعیب سے مرسل روایت کی ہے جو شخص قید کرکے
قتل کیا گیا ہو تو وہ قتل اوسکے گناہون کا کفارہ ہوجاتا ہے اور
بیہقی نے شعب مین اوزاعی سے ذکر کیا ہے جو شخص ظلم سے قتل کیا
جاوے تو اللہ تعالی اوسکے تمام گناہون کو بخش دیتا ہے کہا یہ قرآن مین ہے
(مین ارادہ کرتا ہون کہ تو اپنے گناہ اور میرے گناہ اوٹھاوے) انتہی اور اسکے
استدلال سے دلیل پکڑنے مین بحث ظاہر ہے حدیث نہین تکبر کیا
کسی نے مجھپر دو دفعہ - یہ پہلے لوگون کے کلام ہے اور مجالسۃ دینوری
مین ہے کہا اوسنے کہا اعرابی نے نہین تکبری کی مجھپر کسی نے دو دفعہ
پوچھا لوگون نے کسطرح کہا جب کسی نے ایک مرتبہ تکبری کی تو پھر مین اسکے
طرف نہین گیا مین کہتا ہون یہ حدیث اسکی تقویت کرتی ہے مومن ایک
سوراخ سے دو مرتبہ نہیں کاٹا جاتا اور اصمعی سے ہو کہا اوسنے کہا ایک مرد نے میرے لئے
مینے کوئی متکبر نہین دیکھا مگر اوس کی مرض غیر کے نفس مین لوٹ آئی

في يديا اني اكبر عليه **حديث** ما خلا جسد
من حسد قال السخاوي لم اقف عليه بلفظه وقد
ورد معناه في نزهة الحفاظ لابي موسى المديني بسنده
عن انس مرفوعا في حديث طويل كل بني آدم حسود
وسنده ضعيف **حديث** ما خلا قصير من
حكمة ولا طويل من حماقة قال السخاوي لم اقف عليه
لكن ورد عن عائشة مرفوعا جعل الخير كله في
الربعة يعني المعتدل الذي ليس بالطويل ولا بالقصير
لا بالطويل البائن ولا بالقصير المتردد بان يكون ميله
الى الطول كما صح في شمائله عليه السلام وعن الحسن
بن علي رفعه ان الله جعل الهوج في الطوال و الهوج
بفتحتين الحمق وهو بالضم قلة العقل **حديث**
ما رفع احد احدا فوق قدره الا واتضع عنده من قدره
بازيد ليس في المرفوع لكن جاء نحوه في مناقب الشافعي
للبيهقي ما اكرمت احدا فوق مقداره الا اتضع من قدري
عنده بمقدار ما اكرمته **حديث** ما ضاق مجلس
بمتحابين اخرجه الديلمي بلا سنده عن الحسن مرفوعا
واخرجه البيهقي في الشعب من قول ذي النون مصري
بمعناه **حديث** ما عاقبت من عصى الله فيك
بمثل ان يطيع الله فيه بيض له السخاوي ولم يتكلم عليه
حديث ما عند الله بشي اعظم من جبر القلوب
قال السخاوي لا اعرفه في المرفوع **حديث**
ما عزل من ولي ولده قال شيخنا لا اصل له قلت بل هو
موضوع في مبناه وباطل في معناه **حديث**
ما عزت النية في الحديث الا لشرفه قال الخطيب

یعنے مین اوسپر تکبر کرتا ہون **حدیث** کوئی بدن حسد سے خالی نہین۔
کہا سخاوی نے مین اسپر ان لفظون سے واقف نہین ہوا او معنے اس
کے ابی موسے سے نزہۃ الحفاظ مین انس سے مرفوع روایت مین ہین ہر
بنی آدم حسد کرنیوالا ہے اوسند اسکی ضعیف ہے **حدیث**
نہین خالی چھوٹا حکمت سے اور لمبا حماقت سے۔ کہا سخاوی نے
مین اسپر واقف نہین ہوا لیکن عائشہ سے اس طرح مرفوع
روایت ہے تمام نیکی درمیانہ قد مین رکھی گئے ہے یعنے معتدل
مین جو نہ لمبا ہو اور نہ چھوٹا ہو یعنے نہ بہت لمبا اور نہ بہت چھوٹا
جیسے کہ آنحضرت کی شمائل سے تھے اور حسن بن علی سے مرفوع
روایت ہے تحقیق اللہ تعالی نے بے وقوفی لمبے آدمی مین رکھی
ہے اور ہوج بفتحتین حمق کو کہتے ہین اور ضمہ سے قلت عقل
کو **حدیث** کسی نے کسی کو اوسکے قدر سے بلند نہین کیا مگر
جتنا اسکو بلند کیا اتنا ہی آپ اوسکے نزدیک (بلکہ زیادہ) پست ہوا
یہ مرفوع نہین لیکن مثل اسکے بیہقی کے مناقب شافعی مین ہے
یعنے کسی کو اوسکے قدر سے زیادہ اکرام نہین کیا مگر جو وہ سمجھتا تھا بقدر
اوسکے گھٹنے اوسکا اکرام کیا تو میں پست ہوا **حدیث** دوستون سے
مجلس تنگ نہین ہوتی یہ دیلمی نے حسن سے مرفوع روایت بلا سند
ذکر کی ہے اور بیہقی نے شعب مین ذی النون مصری کا قول اسکے معنی
مین نقل کیا ہے **حدیث** نہین عذاب کرتا مین اوس شخص کو جو اللہ
کی نافرمانی کرے بیچ تیری بقدر اطاعت کرنے اللہ کی اسمین اسکیلئے سخاوی
نے سفید چھوڑی اور اسپر کچھ کلام نہین کی **حدیث** اللہ تعالی کے نزدیک کوئی
شئے دلونکو شکستگی باندھنی سے بہت بڑی نہین کہا سخاوی نے میں اسکو مرفوع
نہین جانتا **حدیث** نہین معزول ہوا وہ شخص جسکا بیٹا ولی ہوا کہا ہے
شیخ نے اسکا کچھ اصل نہین مین کہتا ہون بلکہ بنایا اسکو موضوع ہے اور معنی اسکے
باطل ہین **حدیث** نہین عزیز کی کسی نے نیت حدیث مین مگر واسطے اسکو بلند کیا تھا

لا يحفظ مرفوعا وانما هو قول ابن هارون حديث
ما عز بشئ الا وهان وهو معنى الحديث الصحيح عن
انس حق على الله ان لا يرفع شئ من الدنيا الا وضعه
اخرجه البخاري حديث ما فضلكم ابو بكر بفضل
صوم ولا صلوة ولكن بشئ وقر في قلبه اي سكن وثبت و
واستمر واستقر من ذكر الرب وهو في الاحياء وقال
العراقي لم اجده مرفوعا وهو عند الحكيم الترمذي
في النوادر من قول بكر بن عبد الله المزني حديث
ما كثر اذان بلدة الا قل بردها اخرجه الديلمي بلا سند
عن علي وفي اللآلي حديث ما من مدينة يكثر اذانها
الا قل بردها موضوع حديث ما كل مرة تسلم
الجرة ليس بحديث حديث ما امتلات دار من الدنيا
حبرة الا امتلات منها عبرة قال العراقي رواه ابن
المبارك عن عكرمة بن عمار عن يحيى بن كثير
مرسلا والحبرة بفتح الحاء المهملة وسكون الموحدة
السرور ومنه قوله تعالى (فهم في روضة يحبرون)
اي يسرون والعبرة الدمع السائل حديث
ما من ليلة الا ينادي مناد يا اهل القبور من تغبطون
فيقولون اهل المساجد لم لم يوجد له اصل
حديث ما من جماعة اجتمعت الا وفيهم ولي
الله لا هم يدرون به ولا هو يدري بنفسه لا اصل له وهو
كلام باطل فان الجماعة قد تكون فجارا يموتون على
الكفر والفجور كذا ذكره بعضهم ولو صح سنده فباب
التاويل واسع عندهم حديث ما من نبي
نبئ الا بعد الاربعين قال ابن الجوزي انه موضوع

یہ مرفوع محفوظ نہیں لیکن یہ قول ابن ہارون کا ہے حدیث
نہیں عزت پائی کسی شئے نے مگر وہ پست ہوگئے یہ صحیح حدیث کی معنی
ہین جو بخاری نے انس سے روایت کی ہے حق ہے اللہ تعالی پر کہ
کوئی شئی دنیا مین بلند ہوئی اسکو پست کریگا حدیث تمپر ابوبکر روزہ
اور نماز سے فضیلت نہیں لے گیا لیکن اوس شئے سے جو اوسکے دل مین ثابت ہوگئی
ہے - یعنی وہ ساکن ہوا اور ثابت ہوا اور ٹہیرا اور اوس نے قرار پکڑا اللہ تعالی کے
یاد سے - یہ احیا مین ہے اور کہا عراقی نے مینے اسکو مرفوع نہیں پایا اور حکیم
ترمذی نوادر مین کہتا ہے کہ یہ قول بکر بن عبد اللہ مزنی کا ہے حدیث
کسی شہر کی اذان زیادہ نہین ہوئے مگر اوسکی سردی کم ہوئی ہے - اسکو دیلمی نے
بلا سند علی سے نقل کیا ہے اور لآلی مین ہے جس شہر کے اذان زیادہ ہوجاتے
اوسکی سردی کم ہوئی موضوع ہے حدیث ہر مرتبہ ٹھلیا سلامت
نہیں رہتی - یہ حدیث نہیں حدیث کوئی گھر دنیا مین خوشی
سے پر نہیں ہوا مگر وہ رونے سے پر ہوگیا کہا عراقی نے اسکو ابن مبارک نے
عکرمہ بن عمار سے اوس نے یحیی بن کثیر سے مرسل روایت کی ہے اور حبرہ
بفتح حا و سکون با کے معنے خوشی کے ہین اور اسی سے قول اللہ تعالی
کا ہے (پس وہ باغ مین خوشی کرتی ہین) اور عبرہ کی معنے آنسو
جاری کرنے کے ہین حدیث کوئی رات نہیں مگر اوس
مین آوازہ کرنیوالا آوازہ کرتا ہے اے صاحبان قبر تم کسکا حسد کرتے
ہو کہتے ہین مسجد والون کا اس کا اصل نہیں پایا گیا +
حدیث کوئی ایسی جماعت جمع نہیں ہوتی جسمین ولی اللہ کا نہو نہ
اوسکو لوگ جانتے ہین اور نہ وہ خود جانتا ہے اسکا کچھ اصل نہیں یہ
کلام باطل ہے اسلئے کہ جماعت کبھی فاسقون سے بھرے ہوتی ہے اور کفر یا
گناہ پر مرتے ہین ایسا ہی بعضون نے ذکر کیا ہے اگر اس کی سند
صحیح ہو جائی تو باب تاویل کا اونکی نزدیک کشادہ ہے حدیث کوئی شخص
نبی نہیں ہوا مگر بعد چالیس سال کے کہا ابن جوزی نے یہ موضوع ہے

ذکره الزرکشی وسکت عنہ السیوطی قلت ویعارضہ
نص قولہ تعالی فی یحیی (وآتیناه الحکم صبیا) وفی
یوسف (واوحینا الیه لتنبئنهم بامرهم هذا)
الایۃ ولو ثبت یحمل علی الغالب **حدیث**
ما النار فی الیبس باسرع من الغیبۃ فی حسنات
العباد ذکره فی الاحیاء وقال العراقی لم اجد لہ اصلا
والیبس بفتحتین وبضم فسکون الیابس والمراد بہ
الحطب الیابس ونحوه **حدیث** ما وسعنی ارضی
ولا سمائی ولکن وسعنی قلب عبد المؤمن فی الاحیاء وقال
لم ار لہ اصلا وقال ابن تیمیۃ هو مذکور فی الاسرائیلیات
ولیس لہ اسناد معروف عن النبی علیہ السلام وفی الذیل
وهو کما قال ومعناه وسع قلبہ الایمان بی ومحبتی والا
فالقول بالحلول کفر وقال الزرکشی وضعہ الملاحدة
وقال السیوطی اخرجہ احمد فی الزهد عن وهب بن منبہ
ان اللہ فتح السموات لحزقیل حتی نظر الی العرش
فقال حزقیل سبحانک ما اعظم شانک یا رب فقال
اللہ ان السموات والارض ضعفت عن ان تسعنی
ووسعنی قلب لعبد المؤمن الوادع اللین انتهی وفیہ ایماء
الی معنی قولہ تعالی (انا عرضنا الامانۃ علی السموات و
الارض والجبال فابین ان یحملنها واشفقن منها وحملها
الانسان **حدیث** مت مسلما ولا تبال قال السخاوی
لا اعلمہ بهذا اللفظ قلت معناه صحیح لقولہ تعالی
(ولا تموتن الا وانتم مسلمون) **حدیث** المجرة
باب السماء ذکره فی النهایۃ من غیر عزو **حدیث**
المحبۃ مکتبۃ لهما هو معنی حدیث حبک الشیء یعمی ویصم

اسکو زرکشی نی ذکر کیا ہے اور سیوطی اس سے چپ ہا میں کہتا ہون
یہ آیت جو یحیی علیہ السلام کی حق میں ہے اسکی معارض ہے (اور ہمنے اوسکو
لڑکپن میں حکم دیا) اور یوسف علیہ السلام کی حق میں ہے (اور اوسکے طرف
ہمنے وحی کی تو اونکو اس امر کی خبر دیگا) اگر یہ ثابت ہو جاے تو غالب پر محمول
ہوگی **حدیث** نہیں آگ لکڑی میں جلدی کرنیوالی غیبت سے جو بندون
کے نیکیون میں جلدی کرتی ہے یہ احیا میں مذکور ہے اور کہا عراقی نے
اسکا اصل نہیں پایا اور یبس بفتحتین و بضم اول و سکون ثانی مراد اس سے خشک
لکڑی ہے یلو اوسکی مثل ہو **حدیث** زمین اور آسمان گنجایش نہیں رکہتا
لیکن مومن آدمی کا دل میری گنجایش رکہتا ہے - احیا میں ہے اور کہا عراقی نے
مینے اسکا اصل نہیں دیکھا اور کہا ابن تیمیہ نے یہ اسرائیلیون میں مذکور ہے اور آنحضرت
سے اسکی کوئی اسناد نہیں ہے اور ذیل میں ہے جیسا اوسنے کہا اور
معنے اسکے یہ ہین آدمی کا دل ایمان سے اور میری محبت سے پر ہوتا ہے - ورنہ
قائل حلول کا ہونا کفر ہے - اور کہا زرکشی نی اسکو ملاحدون نے وضع
کیا ہے اور کہا سیوطی نے احمد نے زہد میں وہب بن منبہ سے روایت کی ہے
اللہ تعالی نے حزقیل کے لئے آسمان کہولدیئے تاکہ اوسنے عرش کے طرف نظر
کی پہر کہا حزقیل نے تو پاک ہے بڑا ہے شان تیرا اے میرے رب فرمایا اللہ تعالی
نے آسمان اور زمین میری گنجایش سے ضعیف ہین اور مومن متقی آدمی
کا دل میرے لئے کافی ہوتا ہے انتہی اور اسمین اس آیت کیطرف اشارہ
ہے (ہمنے امانت کو آسمان اور زمین کے پیش کیا اور انہوں نے اوسکو اٹہانے
سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اوسکو اٹہایا) **حدیث**
تو مسلمان ہوکر مر اور پرواہ نہ کر - کہا سخاوی نے میں اسکو ان لفظون سے
نہیں جانتا - میں کہتا ہون معنی اسکے اس آیت کی بموجب صحیح ہین
(اور نہ مرو تم مگر اوس حالت میں کہ تم مسلمان ہو) **حدیث** مجرہ دروازہ
آسمان کا ہے - نہایہ میں بلا اسناد مذکور ہے **حدیث** محبت محبت والے کو
اندہا بہرا کرنیوالی ہے یہ بس حدیث کی معنی ہین محبت تیری کسی شے سے تجکو اندہا اور بہرا کر دیتی ہے

حدیث محبة الآباء صلة فی الابناء قال السخاوی لم اقف علیه بهذا اللفظ **حدیث** المحسود مرزوق بیض له السخاوی ولم یتکلم علیه قلت لانه کلما حسده اخوانه رفع شانه اذا کان شاکرا لانعمه لقوله تعالیٰ (لئن شکرتم لازیدنکم **حدیث** مداد العلماء افضل من دماء الشهداء قال الخطیب موضوع ذکره الزرکشی وقال هو من کلام الحسن البصری وروی مرفوعا بلفظ وزن حبر العلماء بدم الشهداء فرجح علیهم قال السخاوی رواه ابن عبد البر من حدیث ابی الدرداء مرفوعا بلفظ یوزن یوم القیمة مداد العلماء بدم الشهداء وللخطیب فی تاریخه من حدیث نافع عن ابن عمر رفعه وزن حبر العلماء بدم الشهداء فرجح علیهم وفی سنده محمد بن جعفر اتهم بالوضع قلت ومعناه صحیح لان نفع دم الشهید قاصر ونفع قلم العالم متعد حاضر **حدیث** المرء بسعده لا بابیه ولا بجده هو معنی حدیث من بطا به عمله لم یسرع به نسبه ویمکن ان یراد ویقال ولا بجده ولا بکده وقد ضبط حدیث لا ینفع ذا الجد منك الجد بفتح الجیم وفی روایة بکسرها **حدیث** المرء علی دین خلیله فلینظر من یخالل رواه ابو داود والترمذی وحسنه وغیرهم من حدیث ابی هریرة به مرفوعا قال الزرکشی فاخطأ ابن الجوزی فاورده فی الموضوعات **حدیث** المرض ینزل جملة واحدة والبرء ینزل قلیلا قلیلا قال السخاوی رواه الحاکم فی تاریخه والخطیب فی المتفق والدیلمی من طریق الحارث بن عبد الله الصغانی بسنده عن عائشة به مرفوعا وهو باطل فان الصغانی

حدیث باپون کی محبت بیٹون مین وصل کرتا ہی۔ کہا سخاوی نے مین اسپر ان لفظون واقف نہین ہوا **حدیث** محسود رزق دیا جاتا ہی۔ سخاوی نے اسکیلئے سفیدی چہوڑی ہی اور اسپر کچہ کلام نہین کیے مین کہتا ہون یہ اسلئے ہے کہ جب اوسکی بہائی اوسکا حسد کرتی ہین تو اسکا شان بلند ہوتا ہی اگر وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتونکا شکر کرے (اگر تم شکر کروگی تو تمکو زیادہ دینگی) **حدیث** عالمونکی دوات کے سیاہی شہیدونکی خون سے افضل ہے۔ کہا خطیب نے موضوع ہی اسکو زرکشی نے ذکر کیا ہی اور کہا کہ یہ کلام حسن بصری کی ہی اور ان الفاظ سے مرفوع روایت ہی عالمون کے سیاہی شہیدونکی خون کے مقابلی وزن کی گئی پس اوسی ترجیح پائی اور کہا سخاوی نے اسکو ابن عبد البر نے ابی الدرداء سے ان لفظونسے روایت کیا ہے قیامت کی دن عالمون کے سیاہی شہیدونکی خون کے مقابلہ مین وزن کیے جاینگی اور تاریخ خطیب مین نافع ابن عمر سے مرفوع روایت کرتا ہی عالمونکی سیاہی شہیدون کے خون سے مقابلہ کی گئی پس اوسنی ترجیح پائی اور اوسکی سند مین محمد بن جعفر ہے جسکو وضع کی تہمت لگائی گئی ہے مین کہتا ہون معنے اسکی صحیح ہین اسلئے کہ شہیدونکی خون کا نفع کم ہے اور عالم کی قلم کا نفع متعدی ہے **حدیث** آدمی اپنی طالع بخت سے ہے یہ اس حدیث کی معنے ہین جس شخص کے عمل اوسے دور ہین نسب اوسکا اوسکے ساتھ جلد نہین کرتی اور ممکن ہے کہ اسکے اسطرح معنے کئی جاوین کہ اپنی کوشش اور سختی سے اور یہ حدیث ضبط کی گئی ہی اور نہین نفع دیتی صاحب کوشش کو عذاب تیرے سے کوشش اور جد بفتح جیم دو طرح سے مروی ہے **حدیث** آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے پس چاہئے کہ دیکہے جس سے دوستی کرتا ہے اسکو ابو داود اور ترمذی وغیرہ نے ابی ہریرہ سے مرفوع روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسکو حسن کہا ہی کہا زرکشی نے ابن جوزی نے خطا کیا ہی کہ اسکو موضوعات مین درج کیا ہی **حدیث** مرض یکدفعہ نازل ہوتے ہین اور صحت آہستہ آہستہ نازل ہوتی ہی کہا سخاوی نے اسکو حاکم نے تاریخ مین اور خطیب نے متفق مین اور دیلمی نے طریق حارث بن عبد اللہ صغانی سے عائشہ سے مرفوع روایت کیا ہے اور یہ باطل ہے اس لئے کہ صغانی

مداد العلماء افضل من دماء الشهداء

اتهم بالوضع وقد قال الخطيب عقيب ايراده له انه
اخطأ فيه خطاء فظيعا واتى امرا شنيعا ولا يثبت عن
النبي عليه السلام بوجه من الوجوه ولا عن احد من الصحابة
وانما هو قول عروة بن الزبير وقال السيوطي رواه الديلمي و
الحاكم في التاريخ من طريق عبد الله بن الحارث عن عائشة
مرفوعا انتهى وكلامه يفيد انه غير موضوع كما لا يخفى +
حديث المريض انينه تسبيح وصياحه تكبير ونفسه
صدقة ونومه عبادة ونقله من جنب الى جنب جهاد في سبيل
الله قال العسقلاني انه ليس بثابت **حديث** مسح الرقبة
امان من الغل قال النووي في شرح المهذب انه موضوع
قلت لكن رواه ابو عبيد القاسم عن القاسم بن عبد
الرحمن عن موسى بن طلحة قال من مسح قفاه مع رأسه
وقي من الغل والحديث موقوف الا انه في الحكم مرفوع
لان مثله لا يقال بالرأي ويقويه ما رواه مرفوعا من مسند
الفردوس من حديث ابن عمر لكن بسند ضعيف والضعيف
يعمل به في فضائل الاعمال اتفاقا ولذا قال ائمتنا ان مسح
الرقبة مستحب او سنة **حديث** مسح العينين
بباطن انملتي السبابتين بعد تقبيلهما عند سماع
قول المؤذن اشهد ان محمدا رسول الله مع قول اشهد
ان محمدا عبده ورسوله رضيت بالله ربا وبالاسلام
دينا وبمحمد عليه السلام نبيا ذكره الديلمي في الفردوس
من حديث ابي بكر الصديق ان النبي عليه السلام قال من
فعل ذلك فقد حلت عليه شفاعتي قال السخاوي لا
يصح واورده الشيخ احمد الرداد في كتابه موجبات الرحمة
بسند فيه مجاهيل مع انقطاع عن الخضر عليه السلام

وضع سے متہم ہے اور کہا خطیب نے اوسکے عقب مین بعد لانے اس حدیث کے
کہ اوس نے بڑی سخت خطا کی ہے اور برا کام کیا ہے یہ حدیث آنحضرت سے کسی وجہ
سے ثابت نہیں ہوئی اور نہ کسی صحابی سے یہ قول عروہ بن زبیر کا ہے
اور کہا سیوطی نے دیلمی اور حاکم نے تاریخ مین عبد اللہ بن حارث سے
عائشہ سے مرفوع روایت کی ہے انتہی اور کلام اوسکے اس امر
کا فائدہ دیتی ہے کہ یہ موضوع نہیں جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے
حدیث مریض کے ہائے اوسکی تسبیح ہے چلانا اوسکا تکبیر ہے اور
سانس اوسکا صدقہ ہے اور سونا اوسکا عبادت ہے او اوسکا ایک پہلو سے
دوسرے پہلو ہونا جہاد ہے - کہا عسقلانی نے یہ ثابت نہیں ہے **حدیث**
گردن کا مسح طوق سے امان ہے کہا نووی نے شرح مہذب مین یہ موضوع ہے
مین کہتا ہون لیکن اسکو ابو عبید القاسم نے قاسم بن عبد الرحمان سے
اور انہون نے موسی بن طلحہ سے روایت کیا ہے کہا اونے جو شخص اپنے گردن
کو ساتھ سر کے مسح کرے گا طوق سے نگاہ رکھا جائیگا اور یہ حدیث موقوف ہے
لیکن حکم مرفوع مین ہے اسلئے اسطرح قیاس سے نہین کہا جاتا اور یہ روایت
مرفوع جو مسند فردوس مین ابن عمر سے سند ضعیف سے مروی ہے اوسکی تقویت
کرتی ہے اور حدیث ضعیف فضائل اعمال مین بالاتفاق عمل کیا جاتا ہے اسیواسطے
ہمارے اماموں نے کہا ہے کہ گردن کا مسح مستحب ہے یا سنت ہے، **حدیث** دونو
آنکھونکا مسح کرنا دونو سبابہ کی پورونسے بعد چومنے ان دونوکی وقت سننے اس قول
موذن کے مین گواہی دیتا ہون کہ محمد رسول اللہ کے ہین مع اس قول کے
مین گواہی دیتا ہون کہ محمد بندہ اوسکا ہے اور رسول اسکا مین راضی ہوا ہون اللہ
کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد علیہ السلام کے نبی ہونے سے
اسکو دیلمی نے فردوس مین ابی بکر صدیق سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا
ہے جس نے یہ کیا اوسکے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی کہا سخاوی نے یہ صحیح
نہین ہے اور اسکو شیخ احمد الرداد نے کتاب موجبات الرحمۃ مین سند
مجہول اور منقطع سے خضر علیہ السلام سے روایت کی ہے

وکل مایروی فی هذا فلا یصح رفعه البتة قلت واذا
ثبت رفعه علی الصدیق فیکفی العمل به لقوله علیه السلام
علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین وقیل لا یفعل
لاینه وغرابته لاتخفی علی ذوی النهی **حدیث**
المصائب مفاتیح الارزاق ترجمه السخاوی ولم یتکلم علیه قلت
وهو یحتمل فی المعنی احتمالین احدهما انه یجبره فی مصیبته و
یعوضه خیرا منه کما یشیر الیه حدیث اللهم اجرنی فی مصیبتی
واخلف لی خیرا منها وثانیهما ما اشتهر من قولهم مصائب قوم
عند قوم فوائد ومن اللطائف موت الحمیر عرس الکلاب
حدیث مصارعته علیه السلام ابا جهل لا اصل له کما
ذکره الحلبی فی حاشیة الشفاء **حدیث** مصر طیبة
الارضین ترابا وعجمها اکرم العجم انسابا قال العسقلانی
یذکر معناه عن عمرو بن العاص ولا اعرفه مرفوعا انتهی
ولعل المراد بعجمها الیهود والنصاری فانهم من نسب
یعقوب بن اسحاق بن ابراهیم الخلیل علیهم السلام
حدیث مصر کنانة الله فی ارضه ما طلبها عدو الا
اهلکه الله وکنانة السهم بالکسر جعبة من جلد لاخشب فیها
او بالعکس علی ما فی القاموس قال السخاوی لم ار الحدیث
بهذا اللفظ وورد بمعناه احادیث لا یصح منها شئ
لکن فی صحیح مسلم عن ابی ذر مرفوعا انکم ستفتحون
ارضا یذکر فیها القیراط فاستوصوا باهلها خیرا فان
لهم ذمة ورحما قال الزهری الرحم باعتبار هاجر والذمة
باعتبار ابراهیم ابن النبی علیه السلام وقال العسقلانی
اراد بالذمة العهد الذی دخلوا به فی الاسلام ایام عمر
فان مصر فتحت صلحا وفی هذا الحدیث من اعلام

اور جو اس باب مین مروی ہی وہ مرفوع نہین ہے مین کہتا ہون جب
ابو بکر صدیق تک اوسکی سند ثابت ہوگئی تو عمل کے لئے اتنا ہے
کفایت کرتا ہی اسلئے کہ آنحضرت نے فرمایا ہی لازم پکڑو میری سنت اور سنت
خلیفون ہدایت والونکی اور بعضونے کہا ہی کہ نہ کرے ورنہ منع کرے اور غرابت اسکی
صاحبان دانائی پر پوشیدہ نہین **حدیث** مصیبتین رزق کی کنجیان
ہین - سخاوی نے ترجمہ مین لایا ہی اوسنے اسپر کچہ کلام نہین کی مین کہتا ہون اسکے
دو معنی ہو سکتے ہین ایک یہ کہ اللہ تعالی اسکو بعد مصیبت کی بہتر اوس سے بدلہ عنایت
کرتا ہی جیسا کہ یہ حدیث اوسکی طرف اشارہ کرتی ہی یا اللہ مجہی میرے مصیبت مین
اجر دے اور بہتر اوس سے میرا خلیفہ کر اور دوسرے یہ ہین ایک قوم کی مصیبتین دوسرے
کے فوائد ہین اور لطیفہ ہی گدہونکی موت کتونکا عرس ہے **حدیث** آنحضرت کا ابو جہل
کو پچہاڑنا اسکا کچہ اصل نہین جیسا کہ حلبی نے حاشیہ شفا مین ذکر کیا ہی **حدیث**
مصر کے زمین پاکتر زمینون سے ہے اور اسکی عجم نسب مین اور عجمونسے اچہی ہین کہا
عسقلانی نے اسکی معنے عمرو بن العاص سے ذکر کئے گئی ہین اور مین اسکو مرفوع
نہین جانتا انتہی شاید مراد عجم سے یہود و نصاری ہونگے کیونکہ یہ یعقوب بن
اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام کی نسب سے ہین **حدیث** مصر
زمین مین اللہ کا تیر ہے جسنے اسکا ارادہ کیا اللہ تعالی نے اوسکو ہلاک کیا
ہے - کہا سخاوی نے مینے یہ حدیث ان الفاظ سے نہین دیکھے اور
اسکے معنے مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین ان سی کوئی صحیح نہین ہے
لیکن صحیح مسلم مین ابی ذر سی مرفوع روایت ہی قریب ہی کہ تم ایک
زمین فتح کروگی جس مین قیراط کا ذکر کیا جاتا ہی اسکے اہل کو نیکی کے
وصیت کرو اسلئے کہ انکی لئے ذمہ ہی اور رحم کہا زہری نے رحم
باعتبار ہاجر علیہا السلام کی اور ذمہ باعتبار ابراہیم بن محمد علیہ
السلام کے - کہا عسقلانی نے مراد ذمہ سی عہد ہے جسکی
سبب سے اسلام مین حضرت عمر کے وقت داخل ہوئے اسلئے
کہ مصر صلح سے فتح کیا گیا تہا اور اس حدیث مین +

نبوته علیه السلام فتح مصر واعطاء اهلها العهد و
کذا قال الزرکشی لا اصل له لکن فی الطبرانی من حدیث
کعب بن مالك اذا فتحت مصر فاستوصوا بالقبط خیرا
فان لهم ذمة واصله فی مسلم وقال السیوطی فی کتاب الخطط
یقال ان فی بعض کتب الالهیة مصر خزائن الارض کلها
فمن ارادها بسوء قصمه الله وعن کعب الاحبار مصر
بلد معافات من الفتن من ارادها بسوء کبه الله علی
وجهه وعن ابی موسی الاشعری اهل مصر الجند الضعفاء
ما کادهم احد الا کفاهم الله مؤنته قال تبیع بن عامر
الکلاعی فاخبرت بذلك معاذ بن جبل فاخبرنی
ان بذلك اخبره رسول الله علیه السلام وقد ورد لفظ
الکنانة فی الشام اخرجه ابن عساکر عن عون بن عبدالله
بن عتبة قال قرأت فیما انزل الله علی بعض الانبیاء
ان الله یقول الشام کنانتی فاذا غضبت علی قوم رمیتهم
منها بسهم **حدیث** المضمضة والاستنشاق
ثلثا فریضة للجنب موضوع مبناه وان کان صحیحا عندنا
معناه **حدیث** المعاصی تزیل النعم قال السخاوی
لم اقف علیه یعنی مرفوعا والا فهو کلام کثیر من السلف
وقال الشاعر اذا کنت فی نعمة فارعها فان المعاصی تزیل
النعم ذکره ابن الربیع ویؤیده فی المعنی قوله تعالی (ان الله
لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسهم) وقوله تعالی
فکفرت بانعم الله فاذاقها الله لباس الجوع الایة
حدیث المعدة بیت الداء والحمیة رأس الدواء
هو من کلام الحارث بن کلدة طبیب العرب ولا
یصح رفعه الی النبی علیه السلام وفی الاحیاء مرفوعا

علامت نبوت آنحضرت علیہ السلام کی ہے مصر کے فتح اور دینے
کے اہلون نے عہد دینا اور ایسا ہی کہا زرکشی نے اسکا کچھ اصل نہین
لیکن طبرانی مین کعب بن مالک سے ہی جب مصر فتح ہو جاوی تو قبطیونکو
نیکی کی وصیت کرو اسلیے کہ اونکے لئے ذمہ ہی اور اصل اسکا مسلم مین
ہے اور کہا سیوطی نے کتاب الخطط مین بعض کتب آلہیہ مین لکھا ہے
کہ مصر تمام زمین کا خزانہ ہی جو شخص اس سے برائی کا ارادہ کرتا ہی اوسکو اللہ
تعالی توڑتا ہی اور کعب الاحبار سے ہے مصر ایسا شہر ہے جو فتنوں سے
بچایا گیا ہے جو شخص اوس سے برائی کا ارادہ کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی منہ
کے بل گراتا ہے اور ابو موسی اشعری سے ہے اہل مصر کے ضعیف لشکر ہین جو
اونکے نزدیک ہوتا ہی تو اللہ تعالی سختی سے اونکو کافی ہوتا ہی کہا تبیع بن عامر
الکلاعی نے یہ خبر معاذ بن جبل کو سنائی اوس نے مجھے خبر دی کہ یہ خبر اسکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہی اور لفظ تیر کا شام کے حق مین بھی وارد ہوا ہے اسکو
ابن عساکر نے عون بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کیا ہی کہا اوس نے مینے بعض
نبیونکے صحیفے مین پڑھا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے شام تیر میرا ہی جب مین کسی قوم پر غصہ کرتا
ہون تو اوسکو اس تیر سے مارتا ہون **حدیث** کُلی کرنی اور ناک مین پانی
ڈالنا جنبی کیلیے فرض ہی۔ موضوع ہی۔ گو معنے اسکے ہمارے نزدیک صحیح ہین
حدیث گناہ نعمتون کو دور کرتی ہین۔ کہا سخاوی نے مین اسکی مرفوع
ہونی پر واقف نہین ہوا ورنہ یہ پہلے لوگون سے اسطرح کے بہت کلام ہے
کہا شاعر نے۔ جب تو کسی نعمت مین ہو تو اوسکی رعایت کر۔ اسلیے کہ گناہ
نعمتون کو دور کرتی ہین۔ ابن ربیع نے اسکو ذکر کیا ہی اور معنی مین قول اللہ تعالی
کا اوسکی تائید کرتا ہی (تحقیق اللہ تعالی نہین پھیرتا جو چیز کسی قوم مین ہوتا
تغیر کرین جو اونکی نفسو مین ہے) اور قول اللہ تعالی (پس کفر کیا اوس نے اللہ کے
نعمتون سے تو اللہ تعالی اوسکو بھوک کے لباس کا مزہ دیا) **حدیث** معدہ
بیماریونکا گھر ہے اور پرہیز سر دار دوا اونکی ہے یہ کلام حارث بن کلدہ کے جو
طبیب عرب کا ہی اور حضرت تک پہونچنا اسکا ثابت نہین اور احیا مین مرفوع روایت ہے

البطنة اصل الداء والحمية اصل الدواء وعودوا كل
جسد ما اعتاد قال العراقي لم اجد له اصلا وكذا
حديث المعدة حوض البدن والعروق اليها واردة
الحديث قال الدارقطني لا يعرف هذا من كلام النبي عليه
السلام وانما هو من كلام عبد الملك بن سعيد بن الجعد
وقال الزركشي في الحديث الاول لا اصل له وانما هو من
كلام بعض الاطباء وقال السيوطي اخرج ابن ابي الدنيا
في كتاب الصمت عن وهب بن منبه قال اجتمعت
الاطباء على ان رأس الطب الحمية قلت واجتمعت الحكماء
على ان رأس الحكمة الصمت واخرج الخلال من حديث
عائشة مرفوعا الازم دواء والمعدة بيت الادواء وعودوا
بدنا ما اعتاد انتهى والازم بفتح فسكون الحمية
حديث معلم الصبيان اذا لم يعدل بينهم كتب يوم القيمة
مع الظلمة من قول مكحول وهو سيد التابعين من
اهل الشام حديث المغتاب والمستمع شريكان
في الاثم ذكره في الاحياء ولم يخرجه العراقي فلا يعرف
له اصل في مبناه الا انه صحيح في معناه اذا كان المستمع
سمع بسمع رضاء ففي الطبراني عن ابن عمر مرفوعا نهى
عن الغيبة وعن الاستماع الى الغيبة وفي التنزيل
(ولا يغتب بعضكم بعضا) الآية وقد ورد من اغتيب
عنده اخوه المسلم فلم ينصره وهو يستطيع اذله الله تعالى في الدنيا
والآخرة رواه ابن ابي الدنيا في ذم الغيبة عن انس
حديث المقل ترجمه السخاوي ولم يتكلم عليه قال
ابن الربيع ولم اعرف معناه قلت وقد ذكر في القاموس
له معان منها الغط في الماء والغمس والغوص في الماء وغيرها

پیٹ جڑھ بیماریون کی ہے اور پرہیز جڑھ دواؤن کی ہے اور عادت
دو ہر جسم کو جس سے وہ عادت پکڑنیوالا ہے - کہا عراقی نی مین نے اسکا اصل
نہین پایا اور اسیطرح اس حدیث کا معدہ بدن کا حوض ہے اور رگین
اوسکی طرف وارد ہوتی ہین الخ کہا دارقطنی نے یہ آنحضرت سے
نہین ہے لیکن یہ کلام عبد الملک بن سعید بن الجعد کی ہے
کہا زرکشی نی اول حدیث مین اسکا کچہ اصل نہین ہان بعض
طبیبون کے کلام ہی اور کہا سیوطی نی ابن ابی الدنیا کتاب الصمت
مین وہب بن منبہ سے لایا ہے کہ طبیبون نے اس امر پر اتفاق
کیا ہے کہ سردار طب کا پرہیز ہے مین کہتا ہون حکما نے اسبات
پر اتفاق کیا ہے سردار حکمت کا خاموشی ہی اور خلال نی عائشہ
سے مرفوعا روایت کی ہی پرہیز دوا ہی اور معدہ گھر ہے بیماریون
کا اور بدن کو اس سے عادت ڈالو جس سے اوس نے عادت پکڑی ہی
ہے حدیث لڑکون کا معلم جب وہ نہین عدل کرے تو قیامت
کے دن ظالمون کے ساتھ لکہا جائیگا - یہ مکحول کا قول ہے جو اہل شام
کے تابعینون مین سردار ہی حدیث غیبت کرنیوالا اور سننے والا گناہ
مین دونو شریک ہین احیا مین مذکور ہی عراقی نے اسکو نہین لایا ہے
اسکی بنا ثابت نہین لیکن یہ معنی مین صحیح ہی جب سننے والے نے
رضا سے سنی ہو - طبرانی مین ابن عمر سے مرفوعا روایت ہے آپ نے منع کیا
غیبت سے اور سننے غیبت سے اور قرآن مین ہے (اور غیبت کرے
بعض تمہارا بعض کے) اور ابن ابی الدنیا نے ذم غیبت مین انس
سے روایت کی ہی کہ جس شخص کے پاس بہائی مسلمان کی غیبت کی
جائے اور اوسکی مدد نہ کرے حالانکہ وہ اسکی مدد کی طاقت رکہتا ہے تو اللہ تعالی
اوسکو دنیا اور آخرت مین ذلیل کریگا حدیث المقل سخاوی نے ترجمہ مین
لایا ہی اور اوسپر کچہ کلام نہ کی کہا ابن ربیع نے مین معنے اسکے نہین جانتا کہتا ہون
قاموس مین اسکے بہت معنی مذکور ہین تکمر ڈبونا پانی مین غوطہ لگانا وغیرہ

قال والمناسب هنا انه بالضم الكندر الذی یتدخن به الیهود والظاهر ان المناسب فی هذا المقام هو مقل الذباب فی الطعام وهو غمسه وقد تقدم عن المغرب ان حدیث اذا وقع الذباب فی آناء احدکم فامقلوه صحیح مرفوع واما فامقلوه ثم انقلوه فمصنوع وموضوع **حدیث** المقام بمکة سعادة والخروج منها شقاوة لا اصل له فی المرفوع وانما ذکره الحسن البصری فی رسالته **حدیث** ملعون من زاد ولم یشتر قال السخاوی لا اعلمه فی المرفوع قلت لکن ثبت النهی عن النجش وهو ان یزید فی سوم شیٔ ولم یرد شراءه **حدیث** من ابتلی ببلیتین فلیختر اسهلهما هو معنی قول عائشة ما خیر رسول الله علیه السلام بین امرین الا اختار ایسرهما ما لم یکن اثما **حدیث** من اتت علیه اربعون سنة ولم یغلب خیره شره فلیتجهز الی النار اخرجه الازدی بسنده الی ابن عباس به مرفوعا واشار الیه الخطیب حیث قال عجب من المؤلف تقریره وعلامة الوضع لایحة علیه قلت ان کان العلامة علی اسناده فسلم والا فلیس فی معناه ما یدل علی بطلان سناده وفی بعض الالفاظ العامة فالموت خیر له ویؤیده حدیث من لم یرعو عند الشیب ویستحی من العیب ولم یخش الله فی الغیب فلیس لله فیه حاجة ذکره الدیلمی بلا سند عن جابر مرفوعا وما احسن قول ابی یزید لما رأی وجهه فی المرأة ظهر الشیب ولم یذهب العیب وما ادری ما فی الغیب **حدیث** من اراد ان یؤتیه الله علما بغیر تعلم وهدی بغیر هدایة فلیزهد فی

کہا اور مناسب اسجگہ معنے خوشبوئی کی ہین جس سے یہود دہونیان لیتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ مناسب اسجگہ مکہی کا طعام مین ڈبونا ہے اور مغرب سے یہہ بھی گذر چکا ہی کہ یہ حدیث (جب مکہی کسی کے برتن مین گرے تو اوسکو ڈبو لو) صحیح مرفوع ہی لیکن یہ لفظ ڈبو کر پہر اوسکو نکالو) موضوع ہین **حدیث** مکہ مین ٹہیرنا سعادت ہی اور نکلنا اوس سے بدبختی ہے اسکا مرفوع ہونا ثابت نہین لیکن حسن بصری نے اپنے رسالہ مین ذکر کیا ہے **حدیث** ملعون ہے وہ شخص جس نے زیادہ کیا اور نہ خریدا کہا سخاوی نے مین اسکا مرفوع ہونا نہین جانتا مین کہتا ہون لیکن نہی نجش سے ثابت ہے نجش کہتے ہین کسی شی کا بہاؤ بڑہانا اور ارادہ خریدنے کا نہو **حدیث** جو شخص دو مصیبتون مین گرفتار ہو تو وہ آسان کو اختیار کرے یہ عائشہ کے قول کے معنے ہین جب رسول اللہ دو امر کا اختیار دیے جاتے تو آپ آسان کو اختیار کرتے اگر اوسمین گناہ نہ ہوتا **حدیث** جسکی چالیس برس تک عمر پہونچی اور اوسکی خیر شر پر غالب نہو تو چاہیے کہ آگ کے لئے سامان تیار کرے اسکو ازدی نے سند مرفوع سے ابن عباس سے روایت کیا ہی اور خطیب نے اسکی طرف اشارت کی ہی اور کہا مولف سے اوسکی تقریر سے تعجب آتا ہی حالانکہ علامت وضع کی اسپر ظاہر ہے مین کہتا ہون اگر علامت اسناد پر ہے تو مسلم ہے ورنہ اسکے معنے مین کوئی ایسی شے نہین جو اوسکی بطلان پر دلالت کرے اور بعض الفاظ مین ہے پہر موت اوسکے لئے بہتر ہے اور یہ حدیث اسکی تقویت کرتی ہی جو شخص وقت بڑہاپی کی رعایت نہ کرے اور عیب سے حیا نہ کرے اور غیب مین اللہ تعالی سے خوف نکرے تو اللہ کو اوسکی حاجت نہین یہ دیلمی نے بلا سند جابر سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور قول ابی یزید کا کیا اچھا ہی جب اس نے اپنے منہ کو آئینہ مین دیکھا کہا بڑہاپا ظاہر ہوا اور عیب نہین گیا اور مین نہین جانتا کہ غیب مین کیا ہی **حدیث** جو شخص ارادہ کرے کہ اسکو اللہ تعالی ہدایت اور علم بے سیکھے ہوئی دے تو چاہیے کہ دنیا مین زہد کرے

الدنیا لم یوجد له اصل کما فی المختصر ومعناه
صحیح مستفاد من قوله علیه السلام من عمل بما علم
ورثه الله علم ما لم یعلم والله اعلم **حدیث**
من احب حبیبتیه او کریمتیه وفی روایة من اکرم
حبیبتیه فلا یکتبن بعد العصر لا اصل له فی المرفوع
قال السخاوی ولعل المعنی بعد خروج العصر من غیر
ان یکون سراج عنده وقد اوصی الامام احمد بعض
اصحابه ان لا ینظر بعد العصر الی کتاب خرجه الخطیب
قلت وهو من کلام الطبیب کما قال الشافعی الورق
انما هو من دیة عینیه انتهی وفی معناه الخیاط
ارباب الصنایع **حدیث** من احبك لشیٔ
ملك عند انقضائه لیس بحدیث وانما وجد معناه
منقوشا علی خاتم بعض الحکماء وقد یقتبس ایضا
من کلام العلماء حیث قالوا یجب ان تعبد الله و تحب
لذاته لا لجنته وناره حتی قال الفخر الرازی من تصور
انه لو لم یخلق جنة ولا نار لم یکن یعبد الله فهو کافر
بالله ولعل وجه ذلك اطلاق قوله تعالی (وما خلقت
الجن والانس الا لیعبدون) وقوله سبحانه (ولیای
فاعبدون) وهذا لا ینافی قوله عز وعلا (یدعون
ربهم خوفا وطمعا) سواء تقول المعنی خوفا من غضبه
وطمعا فی رحمته او خوفا من ناره وطمعا فی جنته
فان الثانی من باب الترهیب والترغیب فی عبادته
کما یرغب العبد فی خدمة سیده ویرهب وکذا الولد
فی حق والده **حدیث** من اذل عالما بغیر حق اذله
الله یوم القیمة علی رؤس الخلائق من نسخة

اسکا اصل نہین پایا گیا جیسا کہ مختصر مین ہے اور معنی اسکی صحیح ہین
اس حدیث سے مستفاد ہین جو شخص عمل کرے اسکے ساتھہ جو جانتا ہے
تو اسکو اللہ تعالی اس علم کا وارث کریگا جو نہین جانتا اور اللہ تعالی
بہتر جاننے والا ہے **حدیث** جو شخص اپنے آنکھون کو دوست رکھتا ہے
اور ایک روایت مین ہے جو شخص اپنے آنکھونکا اکرام کرتا ہے تو چاہیے کہ وہ
عصر کے بعد نہ لکھے۔ اسکا مرفوع ہونا ثابت نہین کہا سخاوی نے شاید معنی اسکے
یہ ہین بعد خروج عصر کے سوے چراغ کے اور امام احمد نے بعض اصحاب کو
وصیت کی ہے کہ بعد عصر کے کتاب کیطرف نظر نہ کیجاوے یہ خطیب نے روایت
کی ہے مین کہتا ہون یہ کلام طبیب کے ہے جیسا کہ امام شافعی نے کہا ہے
لکھنے والا اپنی آنکھونکی دیت کہاتا ہے انتہی اور درزی اور باقی ارباب
صنایع اسی معنی مین ہین **حدیث** جو شخص تجھے کسی شے کیلیے دوست
رکھے وقت تمام ہونے اوس شے کی تجھسے دلگیر ہوگا۔ یہ حدیث نہین لیکن معنے
اسکے بعض حکما سے انگوٹھی پر لکھے ہوئے پائے ہین اور بعض عالمون کے کلام سے
بھی اسکا اقتباس ہوسکتا ہے کہ کہا انہون نے واجب ہے تجہپر کہ تو اللہ تعالی
کی عبادت کرے اور اسکو اسکی ذات کیلیے دوست رکھے نہ جنت اور آگ کے
لیئے حتی کہ فخر رازی نے کہا ہے جو شخص اس بات کا تصور رکھے کہ اگر اللہ تعالی جنت اور
آگ کو نہ پیدا کرتا تو اللہ تعالی کی عبادت نہ کیجاتی تو وہ اللہ سے کافر ہے شاید اسکی
وجہ اس آیت کا مطلق ہونا ہے (اور نہین پیدا کیا مینے جنون اور آدمیونکو مگر تاکہ عبادت
کرین) اور ایسے ہی قول اللہ تعالی کا بھی دلالت کرتا ہے (اور میری ہی عبادت کرو) اور
اس آیت کے منافی نہین ہے (پکارتی ہین اپنے رب کو خوف اور طمع سے) خواہ اسکے
اسطرح معنے کیے جائین خوف اوسکی غضب سے اور طمع اوسکی رحمت کا یا یہ خوف
اوسکی آگ کا اور طمع اوسکی رحمت کا اسلیے کہ دوسرے آیت باب ترہیب اور
ترغیب سے ہے جیسا کہ غلام اپنے آقا کی خدمت مین رغبت کرتا ہے اور خوف کرتا ہے اور ایسا
ہی بیٹا باپ کے حق مین **حدیث** جو شخص عالم کی ناحق ذلت
کرے اللہ تعالی اوسکو قیامت کی دن تمام خلقت کی روبرو ذلیل کریگا

سمعان بن المهدی المکذ وبه کذا فی الذیل **حدیث**
من اخلص لله اربعین یوما ظهرت ینابیع الحکمة
من قلبه علی لسانه ذکره ابن الجوزی فی الموضوعات
وقد اخطأ فرواه ابو نعیم فی الحلیة من حدیث ابی
ایوب مرفوعا وسنده ضعیف وهو عند احمد عن مکحول
مرسلا مرفوعا بلفظ تفجرت وقال الزرکشی وروی
فی بسند ضعیف من حدیث انس وقال السیوطی وصله ابو نعیم
الحلیة من طریق مکحول عن ابی ایوب الانصاری رضی
الله عنه قلت والحدیث المرسل ایضا حجة عند الجمهور
حدیث من اسمك فلیضحی قال العسقلانی انه باطل
حدیث من اسلم علی یدیه رجل وجبت له الجنة
قال الصغانی موضوع **حدیث** من استوی یوماه فهو
مغبون ومن کان یومه شرا من امسه فهو ملعون لا
یعرف الا فی منام لعبد العزیز بن رواه قال اوصانی به فی الرؤیا
بزیادة فی آخره رواه البیهقی ولعل الزیادة ومن لم یکن فی
زیادة فهو فی نقصان ولله در البستی + زیادة المرء فی دنیاه
نقصان + وربحه غیر محض الخیر خسران + وقد قال تعالی
(والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا
الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر) **حدیث**
من اعان ظالما سلطه الله علیه رواه ابن عساکر فی
تاریخه من حدیث ابن مسعود به مرفوعا وفی سنده متهم
بالوضع وهو ابو بکر بالعدوی فهو افقه ذکره السخاوی
قلت ویؤید ثبوته انه اخرجه الدیلمی من حدیث ابن مسعود
الا انه لم یسنده وقال السیوطی اخرجه ابن عساکر فی تاریخه
من طریق الحسن بن علی بن زکریا عن سعید بن عبد الجبار

یہ کذب نسبہ سمعان بن المہدی ہی جیسا کہ ذیل میں ہی **حدیث** جو
شخص چالیس دن اللہ تعالی کے لئے خالص کرے اوسکے دل سے اوسکی زبان
پر چشمے حکمت کے ظاہر ہوتے ہیں اسکو ابن جوزی نے موضوعات میں
ذکر کیا ہے اور خطا کی اسلئے کہ اسکو ابو نعیم نے حلیہ میں ابی ایوب سے
مرفوع روایت کی ہی اور سند اوسکی ضعیف ہی اور احمد نے مکحول سے مرسل
مرفوع روایت ان لفظوں سے کی ہی جاری ہوجاتی ہیں اور کہا زرکشی
نے انس سے سند ضعیف سے روایت کی گئی ہی اور کہا سیوطی نے اسکو ابو نعیم
حلیہ میں طریق مکحول سے اور نے ابو ایوب انصاری سے وصل کیا ہی
اور حدیث مرسل جمہور کی نزدیک بھی حجت ہی **حدیث**
جو شخص مچھلی کہائے اوسکو ذبح کرے - کہا عسقلانی باطل ہے
حدیث جسکے ہاتھوں پر کوئی اسلام لائے تو اوسکیلئے جنت واجب
کہا صغانی نے یہ موضوع ہی **حدیث** جو شخص زمانہ میں برابر رہے تو
وہ مغبون ہے (یعنے لوگ اوسکا حسد کرتے ہیں) اور جسکا ایک دن دوسرے
دن سے برا ہو تو وہ ملعون ہے (یعنے اسکو لعنت کرتے ہیں) یہ کہیں نہیں ہے
مگر عبد العزیز بن رواد کی منام میں کہا اونے مجھے خواب میں آنحضرت نے مجھے
زیادتی سے وصیت کی اسکو بیہقی نے روایت کیا ہی شاید زیادتی یہ ہو جو شخص
زیادتی میں نہو وہ نقصان میں ہے اور کیا عمدہ بستی نے کہا ہی زیادتی آدمی کی دنیا میں اسکا
نقصان ہے اور نفع اوسکا سوائے محض خیر کی گہاٹا ہی اور اللہ تعالی فرمایا ہی
قسم ہے عصر کی تحقیق آدمی گہاٹے میں ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے
اور باہم وصیت کی ساتھ حق کی اور وصیت کی ساتھ صبر کی) **حدیث** جو شخص ظالم کی
اعانت کرے خدا تعالی اوسکو اوسپر غالب کرتا ہے یہ ابن عساکر کی تاریخ میں ابن مسعود
سے مرفوع روایت کی ہی اسکی سند میں ایک شخص ہے جسکو وضع کی تہمت لگائی
گئی ہے اور وہ ابو بکر عدوی ہی اور وہ فقیہ ہی اسکو سخاوی نے ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں
اسکو ثبوت کے لئے حدیث ابن مسعود کی جو دیلمی لایا ہی تقویت کرتی ہی مگر اونے مسند نہیں
کیا کہا سیوطی نے ابن عساکر نے تاریخ میں حسن بن علی بن زکریا سے اونے سعید بن عبد الجبار

من اخلص لله اربعین یوما ظهرت ینابیع الحکمة من قلبه

من اعان ظالما سلطه الله علیه

الكرابيسي عن حماد بن سلمة عن عاصم عن زر عن
ابن مسعود مرفوعا من اعان ظالما سلطه الله عليه انتهى
وليس في هذا الاسناد غبار كما لا يخفى حديث من اعان
تارك الصلوة بلقمة فكانما قتل الانبياء كلهم موضوع انتهى
على ما في اللآلي حديث من اغتسل من الجنابة
حلالا اعطاه الله تعالى مائة قصر من درة بيضاء وكتب
الله له بكل قطرة ثواب الف شهيد باطل وضعه دينار
حديث من افرد الاقامة فليس منا موضوع
كذا في اللآلي وكذا حديث جابر في ثواب المؤذن بطوله
موضوع حديث من اكرم غريبا في غربته وجبت
له الجنة ذكره الديلمي عن ابن عباس مرفوعا بلا سند
ويقويه حديث من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فليكرم
ضيفه حديث من احتكر الطعام اربعين يوما فقد
برئ من الله ذكره ابن الجوزي في الموضوعات وقال
العراقي في الحكم بوضعه نظر وقد صححه الحاكم قلت
وقد ذكره الجلال السيوطي في الجامع الصغير بلفظ من
احتكر طعاما على امتي اربعين يوما وتصدق به لم
يقبل منه رواه ابن عساكر عن معاذ حديث
من اكل طعام اخيه ليسره لم يضره هو من كلام ابي
سليمان الداراني حديث من اكل فولة بقشرها
اخرج الله منه من الداء مثلها اورده ابن حبان في
الضعفاء من حديث عائشة به مرفوعا وذكره ابن القيم في
موضوعاته واورده الذهبي في الميزان وهو باطل ذكره
السخاوي وقال نقل عن الشافعي انه قال الفول يزيد في
الدماغ والدماغ يزيد في العقل حديث

کرابیسی سے اوسنے حماد بن سلمہ سے اوسنے عاصم سے اوسنے زر سے اوسنے ابن مسعود
سے مرفوع روایت کی ہے جو شخص ظالم کی مدد کرے اللہ تعالی اوسکو اوسپر غالب کرتا
ہے انتہی اور اس حدیث مین کچھ غبار نہین ہے جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے حدیث
جسنے تارک نماز کی ایک لقمہ سے مدد کی گویا اوسنے کل نبیونکو قتل کیا موضوع ہے
انتہی جیسا کہ لآلی مین ہے حدیث جو شخص حلال جنابت سے غسل کرے اللہ تعالی
اسکو سو محل سفید موتی سے دیتا ہی اور اوسکیلئے اللہ لکھتا ہر ایک قطرہ
کے بدلے ہزار شہید کا ثواب لکھتا ہے۔ باطل ہے اسکو دینار نے بنایا ہی حدیث
جسنے تکبیر ایک ایک کلمہ کہی وہ ہم مین نہین موضوع ہی جیسا کہ لآلی مین ہے اور
ایسا ہی حدیث جابر کے موذن کے ثواب مین بطولہ موضوع ہی حدیث جو شخص
غریب کے مسافری مین عزت کرے تو اوسکے لیے جنت واجب ہوا - اسکو دیلمی نے
ابن عباس سے بلا سند مرفوع روایت کیا ہی اور یہ حدیث اوسکی تقویت کرتی
ہے جو شخص اللہ تعالی اور روز آخرت سے یقین رکھتا ہی تو چاہیے کہ اپنے مہمان کی
تعظیم کرے حدیث جو شخص طعام چالیس دن تک بند کرے تو وہ اللہ تعالی
سے بری ہوا اسکو ابن جوزی نے موضوعات مین ذکر کیا ہی کہا عراقی نے اسکے
موضوع کہنے مین نظر ہے حالانکہ حاکم نے اوسکی تصحیح کی ہے مین کہتا ہون اسکو
جلال سیوطی نے جامع صغیر مین ان لفظون سے ذکر کیا ہی جو شخص میری امت
پر چالیس دن تک طعام بند کرکے پھر تصدق کرے تو بھی اللہ تعالی اوسکو قبول
نہین کرتا یہ ابن عساکر نے معاذ سے روایت کی ہی حدیث جو شخص اپنے بھائی
کا طعام بسبب اوسکی دولتمندی کے کھاوے تو اوسکو ضرر نہین یہ کلام
ابی سلیمان دارانی کی ہی حدیث جو شخص چنے مع اوسکی چھیل کے کھاوے
اللہ تعالی اسکے بیماری اونکی برابر دور کرتا ہی اسکو ابن حبان نے ضعفاء مین عائشہ
سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور ابن قیم نے اسکو موضوعات
مین ذکر کیا ہی اور ذہبی اسکو میزان مین لایا ہی اور وہ باطل
ہے یہ سخاوی نے ذکر کیا ہے اور کہا اوسنے شافعی سے منقول ہی
کہ چنے دماغ زیادہ کرتی ہین اور دماغ عقل زیادہ کرتا ہی حدیث

من اکل مع مغفور غفر له قال العسقلانی هو کذب
موضوع لا اصل له لا صحیح ولا حسن و لا ضعیف و کذا
قال غیره لیس له اسناد عند اهل العلم ولیس معناه
صحیحا علی الاطلاق فقد یاکل مع المسلمین الکفار
والمنافقون ذکره السخاوی ولا یخفی ان الکفار لیسوا
من اهل المغفرة ولا یبعد نراذا اکل مؤمن مع صالح
بنیة البرکة والمحبة لله تعالی ان ینال له المغفرة والرحمة
حدیث من استرضی فلم یرض فهو شیطان
لیس بحدیث وانما یروی عن الشافعی بزیادة ومن استغضب
فلم یغضب فهو حمار **حدیث** من اکتحل یوم
عاشوراء بالاثمد لم ترمد عینیه ابدا رواه الحاکم
وغیره عن ابن عباس مرفوعا وقال الحاکم انه منکر
وقال السخاوی بل هو موضوع اورده ابن الجوزی فی
الموضوعات قال الحاکم والاکتحال یوم عاشوراء لم یرو
عن النبی علیه السلام فیه اثر وهو بدعة ابتدعها
قتلة الحسین رضی الله عنه قلت و قد ذکر الحافظ
جلال الدین السیوطی فی جامعه الصغیر بلفظ من اکتحل
بالاثمد یوم عاشوراء لم ترمد عینیه ابدا رواه البیهقی
عن ابن عباس و قد التزم ان لا یذکر فی کتابه هذا
حدیثا موضوعا فالحدیث غیر موضوع عنده وغایة
الامر انه ضعیف **حدیث** من انتهر صاحب
بدعة ملاء الله قلبه امنا وایمانا موضوع **حدیث**
من اهدیت له هدیة وعنده قوم فهم شرکاؤه
فیها اورده ابن الجوزی فی الموضوعات فاخطأ فقد
اورده عبد الله ابن حمید من حدیث ابن عباس

جو شخص بخشی ہوئی کے ساتھ کہائی وہ بھی بخشا جاتا ہی۔ کہا عسقلانی
نی یہ کذب ہی موضوع ہی نہ یہ صحیح ہی نہ حسن ہے نہ ضعیف ہے اور ایسا ہی
اوروں نے کہا ہی کہ اہل علم کی نزدیک اسکی سند نہین ہے اور نہ مطلقًا معنے
اسکی صحیح ہین اسلیئے کہ مسلمانون کے ساتھ کافر اور منافق کہاتی ہین یہ
سخاوی نے ذکر کیا ہی اور پوشیدہ نہین کہ کفار انکو بخشش نہین ہوگی
اور بعید نہین ہے کہ جب مومن کسی نیکبخت کے ساتھ نیت برکت سی اور اللہ
تعالی کی محبت سی کہانا کہائی تو اوسکو بخشش اور رحمت پہونچ جاوی
حدیث جو شخص راضی کیا جاوی اور راضی ہو وہ شیطان ہے۔ یہ حدیث
نہین اور شافعی سے کچھ زیادتی سی مروی ہی اور جو شخص طلب غصہ کیا
گیا وہ غصے ہوا وہ گدہا ہی **حدیث** جس شخص نے عاشورہ کی دن
سرمہ لگایا اوسکی آنکھین کبھی بیمار نہین ہوتین یہ حاکم وغیرہ نے
ابن عباس سے مرفوع روایت کی ہی اور کہا حاکم نی منکر ہی اور کہا
سخاوی نے موضوع ہی اسکو ابن جوزی موضوعات مین لایا ہی اور کہا حاکم
نے عاشورہ کی دن سرمہ لگانی مین آنحضرت سے کوئی اثر مروی نہین اور یہ بدعت
ہے قاتلان امام حسین نے اسکو پیدا کیا ہی مین کہتا ہون حافظ جلال الدین
سیوطی نی جامع صغیر مین اسطرح روایت کی ہے جس شخص نے
عاشورہ کی دن سرمہ لگایا اوسکی آنکھین کبھی بیمار نہین
ہونگی یہ بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہی حالانکہ اونہون نے
التزام کیا ہے کہ اپنی کتاب مین موضوع حدیث نہ بیان کرونگا
پس اوسکی نزدیک موضوع نہین ہے غایۃ الامر یہ ہی کہ ضعیف ہے
حدیث جو شخص صاحب بدعت کو ڈانٹی اللہ تعالی اوسکی دلکو
امن اور ایمان سے پر کرتا ہے موضوع ہے **حدیث** جس شخص کے
پاس کچھ ہدیہ بہیجا جائی اور اوسکے پاس قوم ہو پس وہ اسمین شریک
ہین۔ ابن جوزی اسکو موضوعات مین لایا ہے اور خطا
کیا اس لئے کہ اسکو عبد اللہ بن حمید نی ابن عباس

وغيره من حديث عائشة به مرفوعا وقال العقيلي
انه لا يصح في هذا الباب عن النبي عليه السلام شئ
وكذا قال البخاري عقيب ايراده له تعليقا فقال ويذكر
عن ابن عباس ان جلساءه شركاؤه ولا يصح وقال العسقلاني
الموقوف اصح ذكره السخاوي وقال الزركشي من اهدي
له هدية فجلساؤه شركاؤه فيها رواه الطبراني من
حديث حسن بن علي **حديث** من بان عذره
وجبت الصدقة عليه قال السخاوي لا اصل له **حديث**
من بلغه عن الله عز وجل شئ فيه فضيلة فاخذ
به ايمانا به ورجاء ثوابه اعطاه الله ذلك وان لم
يكن كذلك قد سبق على العسقلاني في الكلام
على لو حسن احدكم ظنه بحجر لنفعه الله به فقال
لا اصل له ونحوه من بلغه شئ الحديث والحق ان بينهما
فرقا في تلويح المعنى وصحيح المبنى فان الحديث الثاني
رواه ابو الشيخ في مكارم الاخلاق عن جابر مرفوعا
وفي سنده بشير بن عبيد وهو متروك وله طرق
لا تخلو من متروك ومن لا يعرف كما ذكره السخاوي الا
ان غاية الامر فيه انه ضعيف ويقويه انه رواه ابن عبد
البر من حديث انس كما ذكره الزركشي وكذا ذكره العز بن
جماعة في منسكه الكبير الا انه لم يسنده ولم يعزه الى
احد ويؤيده انه ذكره السيوطي في جامع الصغير وقال رواه
الطبراني في الاوسط عن انس بلفظ من بلغه عن الله
فضيلة فلم يصدق بها لم ينلها ففي الجملة له اصل اصيل
لكن استشكل بانه ان حمل ما بلغه على الحديث الضعيف
ينافيه قوله ايمانا به لانه اعتقد الثبوت امتثالا

اور عائشه سے روایت کیے ہیں اور کہا عقیلی نے اس باب میں آنحضرت سے
کوئی روایت صحیح نہیں ہے اور ایسا ہی بخاری نے بعد لانے اس حدیث
کے کہا ہے اور کہا ابن عباس سے ذکر کیا گیا ہے کہ ہمنشین اوسکے اوس میں شریک
ہیں اور صحیح نہیں اور سخاوی نے عسقلانی سے ذکر کیا ہے کہ اسکا موقوف ہونا
صحیح ہے اور کہا زرکشی نے جسکو ہدیہ بھیجا جاوے تو ہمنشین اوسکے اوس
میں شریک ہیں اسکو طبرانی نے حسن بن علی سے روایت کی ہے
حدیث جسکا عذر ظاہر ہو گیا تو اوسپر صدقہ کرنا واجب ہے۔ کہا
سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں ہے **حدیث** جسکو اللہ تعالی سے کوئی
شے ملی جسمیں فضیلت ہو اور اوسکو ایمان اور ثواب کے امید پکڑ لی
تو اوسکو اللہ تعالی وہ شے دیتا ہے اگرچہ ایسی نہ ہو اور عسقلانی سے
کلام اوپر اس حدیث کی پیچھی گذر چکی ہے اگر کوئی تمسے پتھر پر اعتقاد
سے درست کرے تو اللہ تعالی اسکو اسمیں نفع دیتا ہے پھر کہا اسکا
کچھ اصل نہیں ہے اور ایسا ہی کا بھی کچھ اصل نہیں جسکو اللہ تعالی سے کوئی
شے ملی الخ اور حق یہ ہے کہ ان دونو حدیثوں کے بنا اور معنی میں فرق ہے اسلیے
کہ دوسری حدیث ابو الشیخ نے مکارم الاخلاق میں جابر سے مرفوع روایت
کیا ہے اور اسکی سند میں بشیر بن عبید ہے اور وہ متروک ہے اور اسکے
بہت طرق ہیں کوئی طریقہ خالی متروک اور مجہول سے نہیں ہے
جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے غایۃ الامر یہ ہے کہ یہ ضعیف ہے اور یہ حدیث
ابن عبد البر نے انس سے روایت کیے ہے اسکی تقویت کرتی ہے جیسا کہ زرکشی
نے ذکر کیا ہے اور ایسا ہی العز بن جماعت نے منسک کبیر میں ذکر کیا ہے مگر اوس
نے اسکو مسند نہیں کیا اور نہ کسی کیطرف منسوب کیا اور وہ روایت
جامع صغیر میں ہے اسکی تائید کرتی ہے اور کہا ہے طبرانی نے وسط میں
انس سے ان لفظوں سے روایت کی ہے جسکو اللہ تعالی سے کوئی فضیلت
پہونچی اور اسمیں صدقہ نکرے تو پھر اوسکو نہ پایگا الحاصل اسکا کچھ اصل ہے
لیکن اسمیں اسطرح سے ایک شبہ ہے اگر لفظ ما بلغہ کو حدیث ضعیف پر حمل کریں

لقوله ایمانا ای فرض کون الحدیث الذی بلغه ضعیفا
لان الضعیف لا یطلق الا حیث لم یکن المضمون ثابتا
وان حمل علی الصحیح نافاه قوله وان لم یکن الامر کذلک لان
فرض کون ذلک الامر لیس کذلک ینافی الصحة المستلزمة
لکونه کذلک والجواب نختار الاول ونقول اعتقاد
الثبوت لا یتوقف علی السند لجواز ان یکون من وجه
آخر کما اذا کان عاما ادرج فی عموماته فالثبوت حینئذ
من حیث هذا الادراج لا غیر او نختار الثانی فنحمله
علی ما صح سنده ظنا فی الظاهر فهذا یمکن التصدیق
بثبوته من هذه الحیثیة ویحتمل انه غیر صحیح باطنا فحینئذ
کتب له ذلک الثواب الذی بلغه مع کون الحدیث غیر
واقع لکون بعض رواته الظاهر العدالة مع بقیة
الشروط وباطنا کذلک والمحققون علی ان الصحة و
الحسن والضعف انما هی من حیث الظاهر فقط مع
احتمال کون الصحیح موضوعا وعکسه کذا افاده
الشیخ ابن حجر المکی فی حل معنی هذا الحدیث الا انه جعل
مرجع الضمیر فی ثواب فاخذ به ای بالفضیلة یعنی الفضیلة
والظاهر انه راجع الی شئ فیه فضیلة ومعنی اخذ به
ای عمل به قولا او فعلا ثم قوله ایمانا به ای ایمانا بالله و
ایقانا برجاء ثوابه لان المعنی ایمانا بذلک الحدیث
کما حمله الشیخ فاحتاج الی تمحل فی الجواب والله اعلم
بالصواب **حدیث** من بشرنی بخروج صفر
بشرته بالجنة لا اصل له **حدیث** من بورک
له فی شئ فلیلزمه قال ابن تیمیة هو من کلام بعض السلف
قلت وهو استقراء واضح منه فاخرجه ابن ماجة من حدیث

باوجود ضعیف ہونے حدیث کی تسلیم کرلیا ہے اسلئے ضعیف نہین
بولتے مگر ایسے جسکا مضمون ثابت نہو اگر اسکو صحیح پر حمل کیا جائے تو یہ قول
اوسکے منافی ہوگا (اگر امر اسطرح نہو) اسلئے کہ ضعیف ہونا صحت کے منافی
ہے جواب یہ ہے کہ ہم پہلی شق اختیار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اعتقاد ثبوت
کا سند پر موقوف نہین ہے شاید کسی اور وجہ سے ثابت ہو جیسا کہ وہ عام
ہو اور عمومات مین اسکو داخل کرلی پس ثبوت اسکا اسوقت عام مین
داخل کرنیسے ہوگا نہ کسی اور وجہ سے یا دوسرے شق کو اختیار کرتے
اور اسکو اوس سند پر حمل کرتے ہین جو ظاہر مین صحیح ہو پس اسکا ثبوت
اس حیثیت سے ہوسکتا ہے اور احتمال ہے کہ باطن مین صحیح نہو پس
اسوقت اسکے لئے یہ ثواب لکھا جائیگا جو اسکو ملا ہے باوجودیکہ یہ حدیث
واقع مین ضعیف ہے اسلئے کہ راوی اسکے ظاہر مین عدالت وغیرہ
صفتون سے متصف ہین اور باطن مین ایسے نہین ہین اور محققین
کا یہ مذہب ہے کہ صحت اور حسن اور ضعف من حیث الظاہر ہے اور
احتمال ہے کہ صحیح موضوع ہو اور موضوع صحیح ہو ایسا ہی شیخ ابن حجر
مکی نے اس حدیث کی معنے مین لکھا ہے مگر فاخذ بہ کی ضمیر کا مرجع
فضیلت کو بنایا اور ظاہر یہ ہے کہ راجع ہے شئ فیہ فضیلۃ کی طرف اور
معنے اخذ بہ کی یہ ہین کہ عمل کرے اس پر خواہ قول ہو یا فعل اور
ایمانا بہ کی ایمان لانا ساتھ اللہ کے اور ثواب کے امید کا یقین کرنا
ہے نہ یہ کہ ایمان ساتھ اوس حدیث کی جسطرح شیخ نے لکھا ہے پہر
اوسکے جواب کیطرف تکلیف ہی محتاج ہوا ہے واللہ اعلم
بالصواب **حدیث** جو شخص مجھے خارجیون کے نکلنے کی
بشارت دے مین اوسکو جنت کی بشارت دیتا ہون اسکا کچھ
اصل نہین ہے **حدیث** جسکو کسی شئے مین برکت ہو تو چاہئے
کہ اوسکو لازم پکڑے - کہا ابن تیمیہ نے یہ بعض سلف کی کلام ہے
مین کہتا ہون اس کلام مین واضح آرام معلوم کیا ہے اسکو ابن ماجہ نے

انس وعائشة كما ذكره الزركشي قال السخاوي رواه
ابن ماجة من حديث انس به مرفوعا بلفظ من اصاب من
شئ فليلزمه وهو عند البيهقي في الشعب بلفظ من
رزق بدل من اصاب قلت وهو كذلك في المعجم
الصغير باللفظين حديث من تزوج امرأة
لمالها حرمه الله مالها وجمالها قال الزركشي
لا يعرف وقال السخاوي لم اقف عليه وفي الصحيحين
المرأة لمالها وجمالها وحسبها ودينها فاظفر بذات
الدين تربت يداك حديث من تزيي بغير زيه
فقتل فدمه هدر ليس له اصل يعتمد وحكايات
الجن المروية في ذلك عن النبي عليه السلام لم يثبت منها
شئ حديث من تكلم بكلام الدنيا في المسجد
احبط الله اعماله اربعين سنة قال الصغاني موضوع
وهو كذلك لانه باطل مبنى ومعنى حديث من
تواضع لغني لاجل غناه ذهب ثلثا دينه ذكره
ابن الجوزي في الموضوعات قال السيوطي ولم يصب فقد
رواه البيهقي في الشعب عن ابن مسعود وانس بلفظ
من دخل على غني فتواضع له ذهب ثلثا دينه
وقال في كل منهما اسناد ضعيف حديث
من جالس عالما فكانما جالس نبيا قال السخاوي
لا اعرفه في المرفوع قلت لكن معناه صحيح لان العلماء
ورثة الانبياء وقد قال الله تعالى فاسئلوا اهل الذكر
ان كنتم لا تعلمون وورد الشيخ في قومه كالنبي في
امته حديث من جد وجد ترجم السخاوي
ولم يتكلم عليه قلت لا اصل له بل هو من كلام بعض الفضلاء

انس اور عائشہ سے روایت کی ہے جیسا کہ زرکشی نے ذکر کیا ہے کہا سخاوی
نے اسکو ابن ماجہ نے انس سے ان لفظون سے مرفوع روایت کی ہے جو شخص
کسی شئے سے کچھ نفع پاوے تو چاہیے کہ اسکو لازم پکڑے اور یہ بیہقی سے شعب میں
اسطرح ہے من اصاب کے جگہ لفظ رزق کا ہے معنی ایک ہی ہین مین کہتا ہون معجم
صغیر مین دونو لفظون سے روایت ہے حدیث جو شخص عورت کو مال
کے سبب سے نکاح کرے تو اللہ اسکے مال اور جمال اوسکا حرام کر دیتا ہے کہا زرکشی
نے یہ معلوم نہین ہوا اور کہا سخاوی نے مین اسپر واقف نہین ہوا اور
صحیحین مین ہے نکاح کیجاوے عورت مال و جمال و حسب اور دین کے سبب
دین والی ضروری کر تیری ہاتھہ خاک آلودہ ہون حدیث جسنے اپنی
صورت کی ہاسوا کوئی اور صورت بنائی پھر قتل کیا گیا تو خون اوسکا ضایع ہو گا
اسکا کچھ اصل معتمد علیہ نہین ہے اور جو حکایتین جنون کی اسباب مین آنحضرت
سے مروی مین انسے کوئی ثابت نہین ہے حدیث جو شخص مسجد مین دنیا کی کلام
کرے اللہ تعالی اوسکی چالیس برس کے عمل نابود کرتا ہے کہا صغانی نے موضوع ہے
یہ اسیطرح ہے اسلیئے کہ بنا اور معنے سے باطل ہے حدیث جو شخص غنی
کیلیے تواضع کرے تو اوسکی دین کے دو تہائیان جاتی رہتی ہین یہ اسکو ابن
جوزی نے موضوعات مین ذکر کیا ہے کہا سیوطی نے وہ صواب کو نہین پہونچا اسکے
لیے کہ بیہقی نے شعب مین ابن مسعود اور انس سے ان لفظون سے روایت
کی ہے جو شخص غنی پر داخل ہوا اور اوسکی تواضع کی اوسکی دو تہائی دین کے
جاتی رہتی ہین اور کہا دونو روایتون کی سند ضعیف ہے حدیث جو
شخص عالم کی پاس بیٹھا گویا نبی کی پاس بیٹھا کہا سخاوی نے مین اسکو مرفوع
نہین جانتا مین کہتا ہون معنی اسکے صحیح ہین اسلیئے کہ عالم پیغمبرون کی
وارث ہین اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے ایس سوال کرو اہل ذکر کو اگر تم
نہین جانتے اور یہ بھی آیا ہے شیخ اپنی قوم مین مثل نبی کی ہے
اپنی امت مین حدیث جسنے کوشش کی اوسنے پایا سخاوی اسکو ترجمہ مین
لایا ہے اوسپر کچھ کلام نہین کیے مین کہتا ہون اسکا کچھ اصل نہین ہے بلکہ بعض فاضلون کی کلام ہے

من تواضع لغني لاجل غناه ذهب ثلثا دينه

وکذا حدیث من لج ولج **حدیث** من جمع مالا من تهاوش اذهبه الله فی نهابر قال السخاوی لا اصل له انتهی لکن اخرجه القضاعی عن ابی سلمة الحمصی به مرفوعا وابو سلمة قاضی حمص لا صحبة له فهو مع ضعفه مرسل وفی سنده متروك کما قال السخاوی وقلت المرسل حجة عند الجمهور وقد ذکر فی الجامع الصغیر بلفظ من اصاب مالا من نهاوش اذهبه الله فی نهابر اخرجه ابن النجار عن ابی سلمة الحمصی فهو ضعیف لا موضوع والمعنی ان کل مال اصیب من غیر حله ولا یدری وجه حله اذهبه الله فی المهالك غایة امره کانه جمع مهوش من الهوش بمعنی الجمع والخلط والمیم زائدة ویروی من نهاوش ویروی من تهاوش بفتح التاء وکسر الواو جمع تهواش وهو بمعناه کذا فی النهایة وفی القاموس ان المهاوش ما غصب وسرق والنهابر المهالك زاد بعضهم والامور المتبددة **حدیث** من جهل شیئا عاداه قال ابن الربیع لیس بحدیث قلت هو کذلك کما قال الشاعر المرء لا یزال عدو ما جهل **حدیث** من حدث حدیثا فعطس عنده فهو حق قال السخاوی رواه ابو یعلی عن ابی هریرة مرفوعا وکذا اخرجه الدارقطنی والطبرانی والبیهقی وقال انه منکر عن ابی الزناد وقال غیره انه باطل ولو کان سنده فی الشمس انتهی وفیه بحث لا یخفی قال الزرکشی فقد حسنه النووی واخطأ من قال ان الحدیث باطل وللطبرانی من حدیث انس اصدق الحدیث ما عطس عنده **حدیث** من حفر لاخیه قلیبا اوقعه الله فیه قریبا قال العسقلانی

اور ایسی ہی یہ حدیث جسنی کوشش کی وہ داخل ہوا **حدیث** جس شخص نے مال غلط ملط جمع کیا اللہ تعالی اوسکو ہلاکت مین لے جاتا ہی کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہین ہے انتہی لیکن قضاعی نے ابو سلمہ حمصی سے مرفوع روایت ذکر کی ہی اور ابو سلمہ قاضی حمص ضعیف ہی پہر یہ باوجود ضعف کے مرسل ہے اور اسکی سند مین ایک شخص متروک الحدیث ہی جیساکہ سخاوی نے کہا ہی مین کہتا ہون مرسل جمہور کی نزدیک حجت ہی اور جامع صغیر مین ان لفظون سے روایت ہی جس شخص نے مال مخلوط حاصل کیا تو (یہ جانو) اللہ تعالی اوسکو ہلاکت مین لے گیا یہ ابن نجار نے ابی سلمہ حمصی سے روایت کی ہی اب یہ حدیث ضعیف ہوئی نہ موضوع معنی اس حدیث کی یہ ہین جو مال سوا حلت کی جمع کیا گیا اور اوسکی حاصل کرنیکی وجہ معلوم نہ ہو تو اللہ تعالی اوسکو ہلاکت مین لے جاتا ہی اور مہوش مشتق ہوش سے ہی معنی اسکی جمع اور خلط کی ہین اور میم زائدہ ہی اور بعض روایتون مین تہاوش کا لفظ ہی بفتح تا و کسرہ واو جمع تہواش کے ہی معنی واحد مین ایسا ہی نہایہ مین ہے اور قاموس مین مہاوش کے معنے غصب اور چوری کے ہین اور نہابر کی معنی ہلاک کی ہین اور بعضون نے یہ زیادہ کیا ہی اور امور متفرقہ **حدیث** جو شخص کسی شی کو نہ جانے تو جاہی کہ اوسکی عداوت پکڑی - کہا ابن ربیع نے یہ حدیث نہین ہے مین کہتا ہون تو ایسا ہی جیساکہ کسی شاعر نے کہا ہی آدمی ہمیشہ دشمن رہتا ہی اوسکا جسکو وہ نہ جانتا ہی **حدیث** جس نے کوئی حدیث بیان کی اور اوسی وقت اوسنے چھینک ماری تو وہ حق ہی کہا سخاوی نے ابو یعلی نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت کی ہی اور ایسا ہی دارقطنی اور طبرانی اور بیہقی نے ابی الزناد سے روایت کی ہی کہا بیہقی نے منکر ہی اور دوسرون نے کہا باطل ہے اگرچہ سند اسکی سورج سے (زیادہ روشن) ہو اور اسمین بحث ہی جو پوشیدہ نہین اور کہا زرکشی نے نووی نے اسکو حسن کہا ہی اور جسنی اسکو باطل کہا اوسنے خطا کیا اور طبرانی مین انس سے ہے سچی حدیث وہ ہی جسکے پاس چھینک آ جائی **حدیث** جو شخص بہائی کے لیے کنواں کہودیگا تو جلد ہی اسکو اللہ تعالی اسمین گراتا ہی - کہا عسقلانی نے

لم اجد له اصلا قلت وكذا اللفظ بعضهم من جهز
بنًا لاخيه وقع فيه ولكن معناه صحيح مستفاد من
قوله تعالى (ولا يحيق المكر السيء الا باهله) **حديث**
من حلف بالله صادقا كان كمن سبح الله وقد
ترجمه السخاوي ولم يتكلم عليه قلت معناه صدق
وصواب لانه اذا كان في يمينه صادقا يكون حلفه بالله
ذكرا موافقا ولو كان الحالف منافقا قال ابن الربيع
ما علمته في المرفوع وقد قال الامام الشافعي ما حلفت
بالله تعالى قط صادقا ولا كاذبا اجلالا لله عز وجل
فلو كان معنى هذا الحديث صحيحا لما كان ترك اليمين
اجلالا لله عز وجل من الخصال المحمودة انتهى ولا
يخفى انه لو كان تركه من الخصال الحميدة لما كان فعله
من الشمائل السعيدة وقد حلف صلى الله تعالى عليه وسلم
في مواضع متعددة من احاديث متبددة كما حلف الله
تعالى في كتابه في اماكن من خطابه فينبغي ان يحمل ترك
الحلف من الخصال المحمودة على حالة الخصومة في المعاملة بان
يعطي ما يتوجه عليه ولا يحلف عملا بالمعاملة **حديث**
من دخل السوق فقال لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير
وهو على كل شيء قدير كتب الله له الف الف حسنة ومحا
عنه الف الف سيئة ورفع له الف الف درجة قال ابن قيم
الجوزية هذا الحديث معلول اعله ائمة الحديث ذكره الترمذي
في جامعه وقال هذا حديث غريب قال ابن ابي حاتم
سألت ابي عن هذا فقال الحديث منكر وقع فيه خطأ و
غلط ورواه ابن ماجه في سننه وفي سنده ضعف كذا قال

میں نے اسکا اصل نہیں پایا اور ایسی ہی یہ لفظ ہین جو شخص بھائی کیلئے
کنواں کھودے تو خود اوسمین گرتا ہی۔ لیکن معنی اسکے صحیح ہین اس آیت سے
مستفاد ہین (نہین اُلٹا مکر برا مگر اوسکے اہل پر) **حدیث** جسنے
اللہ تعالیٰ کی نام سی سچی قسم کی وہ اوس شخص کے طرح ہی جسنے اسکی تسبیح
کی اور پاکی کی سخاوی نے اسکو ترجمہ مین لایا ہی اور اسپر اوسنے کچھ کلام نہین کیے
مین کہتا ہون اسکے معنی درست ہین اسلئے کہ جب وہ قسم مین سچا ہی تو پھر قسم اوسکی
کے موافق ہوئی اگرچہ وہ منافق ہو اور سی کا نام ذکر ہے۔ کہا ابن ربیع
نے مین اسکو مرفوع نہین جانتا حالانکہ امام شافعی نے کہا ہی مینے اللہ تعالیٰ
کے نام کی بسبب جلالت اوسکی کی کبھی قسم نہین کھائی نہ سچی نہ جھوٹی اگر معنے
حدیث کی صحیح ہوتے تو امام شافعی کبھی قسم بسبب اللہ تعالیٰ کی جلالت کے
اس خصلت محمودہ کو ترک کرتی انتہی اور پوشیدہ نہین ہے کہ اگر قسم کا
ترک کرنا خصلت محمودہ ہوتا تو آنحضرت کا فعل کبھی نیک خصلتون سے
شمار نہ کیا جاتا حالانکہ آنحضرت نے بہت حدیثون سے ثابت ہوتا ہی کہ قسم کھائے ہیں
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی بہت مکانون مین آنحضرت کو مخاطب کرکے
قسم کی ہے پس لائق یہ ہی کہ قسم کا ترک کرنا حالت خصومت مین خصائل محمودہ سے کیا
جاوی اسطرح سے کہ مدعی علیہ کو مال دیا جاوی اور اوس سے قسم نہ لی جاوی
حدیث جو شخص بازار مین داخل ہوا اور کہا نہین کوئی لائق عبادت
کی مگر اللہ جو اکیلا ہی اوسکا کوئی شریک نہین اُسکے لئے ملک ہی اور
اوسی کیلئے [illegible] زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی نہ مرنے والا اوسکے
ہاتھہ مین نیکی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی۔ تو اللہ تعالیٰ اوسکیلئے ایک لاکھ نیکی لکھتا ہی
اور اوس سے لاکھ گناہ دور کرتا ہی اور اوسکیلئے لاکھ درجے بلند کرتا ہے
کہا ابن قیم الجوزیہ نے یہ حدیث معلول ہی ترمذی نے جامع مین ذکر کیا ہی کہا ابن
[illegible] نے اس حدیث کو معلول کہا ہی اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور کہا ابن ابی
حاتم نے مینے اپنے باپ سے اس حدیث کی بابت پوچھا کہا یہ منکر ہی اسمین غلطی اور
خطا واقع ہوا ہی اسکو ابن ماجہ نے [illegible] سند ضعیف سے روایت کی ہی ایسا ہی

الدار قطني والنسائي والدارمي وابو ذرعة وقال
ابن حبان لا يحكي كتب حديثه الا على وجه التعجب كما
ينفرد بالموضوعات عن الاثبات والله اعلم بحقائق
الحالات **حديث** من دعا لظالم بطول البقاء
فقد احب ان يعصى الله ذكره الغزالي في الاحياء و
الزمخشري في تفسيره قال السخاوي ولم نره في المرفوع بل
اخرجه ابو نعيم في الحلية من قول سفيان الثوري و
قال ابن الجوزي وكل ما يروى في معناه موضوع اي بحسب
اسناده ومبناه والا فلا شك في صحة معناه وقد قال
العراقي في تخريج احاديث الاحياء رواه ابن ابي الدنيا
في كتاب الصمت في قول الحسن البصري وكذا قال العسقلاني في
تخريج الكشاف **حديث** من رفع يديه في الصلوة فلا صلوة له
موضوع **حديث** من زارني وزار ابي ابراهيم في
عام واحد دخل الجنة قال ابن تيمية انه موضوع و
كذا قال النووي في آخر الحج من شرح المهذب انه موضوع
باطل لا اصل له وقال الذهبي طرقه كلها لينة يقوي
بعضها بعضا لكن ما في رواتها متهم بالكذب **حديث**
من زار العلماء فكانما زارني ومن صافح العلماء فكانما
صافحني ومن جالس العلماء فكانما جالسني في الدنيا
اجلس الي يوم القيمة قال في الذيل في اسناده حفص كذاب
حديث من زرع حصد ليس بحديث في المبنى
وهو صحيح في المعنى في الدنيا والعقبى وقد تقدم
الكلام على حديث الدنيا مزرعة الآخرة **حديث**
من سبق الى مباح فهو له هو معنى ما في ابي داود
من حديث اسمر بن مضرس بلفظ من سبق الى ما لم

دار قطنی اور نسائی اور دارمی اور ابو ذرعہ نے کہا ہے اور کہا ابن حبان
نے نہیں لاتی محدث ایسی حدیث مگر تعجب سے جیسا کہ موضوعات بطور تعجب کے
لاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ حالات کو بہتر جاننے والا ہے **حدیث** جسنے ظالم کے
لئے لمبی عمر کی دعا کی وسنے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو دوست رکھا یہ غزالی نے
احیا میں ذکر کیا ہے اور زمخشری نے تفسیر میں کہا سخاوی نے میں اسکو
مرفوع نہیں جانتا بلکہ ابو نعیم نے حلیہ میں سفیان ثوری کا قول
نقل کیا ہے کہا ابن جوزی نے جو حدیث ان معنوں میں مروی
ہے وہ موضوع ہے یعنی باعتبار اسناد اور بنا کی ورنہ اسکی صحت
معنے میں تو کچھ شک نہیں ہے حالانکہ عراقی نے تخریج احادیث الاحیا
میں لکھا ہے کہ اسکو ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت میں حسن بصری
سے ذکر کیا ہے اور ایسا ہی عسقلانی نے تخریج الکشاف میں کہا ہے **حدیث**
جسنے رفع یدین کیا تو اوسکی نماز نہیں ہوتی یہ موضوع ہے **حدیث**
جسنے میری اور میرے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ایک سن میں زیارت
کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ کہا ابن تیمیہ نے یہ موضوع ہے اور ایسا کہا
نووی نے آخر الحج میں شرح المہذب سے کہا ہے کہ یہ موضوع ہے باطل ہے
اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور کہا ذہبی نے اسکے سب طرق نرم ہیں بعض بعض
کو قوی کرتی ہیں لیکن ان راویوں میں ایک شخص متہم بالکذب ہے **حدیث**
جسنے عالموں کی زیارت کی تو اوسنے میری زیارت کی اور جسنے عالموں سے
مصافحہ کیا تو گویا اوسنے مجھسے مصافحہ کیا اور جو شخص عالموں کے پاس
بیٹھا تو گویا میرے پاس بیٹھا اور جو شخص میرے پاس دنیا میں بیٹھا تو
قیامت کے دن میرے پاس بیٹھے گا۔ کہا ذیل میں اسکی سند میں حفص
کذاب ہے **حدیث** جسنے زراعت کی اوسنے کاٹی۔ یہ حدیث نہیں اور اسکے
معنے دنیا اور آخرت کی صحیح ہیں اور سبب کلام اس حدیث کی پیچھے گذر چکی دنیا
آخرت کی کھیتی ہے **حدیث** جو شخص مباح چیز کی طرف سبقت کرے وہ چیز اوسکی ہے
معنے میں اس حدیث کے جو ابو داؤد میں اسمر بن مضرس سے ان لفظوں سے ہے جو شخص سبقت

يسبق اليه فهوله قال البغوى لا اعلم بهذا الاسناد
غير هذا الحديث وصححه الضياء فى المختارة ذكره
السخاوى قلت وفى الجامع الصغير من سبق الى مالم
يسبق اليه مسلم فهوله رواه ابو داود والضياء عن
ام جندب انتهى ويؤيده حديث منى مناخ من سبق
حديث من سر اخاه المؤمن فقد سر الله ذكر
فى الاحياء وقال العراقى روى ابن حبان والعقيلى فى الضعفاء
من حديث ابى بكر الصديق رضى الله عنه بلفظ من سر
مؤمنا فانما سر الله وقال العقيلى باطل لا اصل له وفى
الذيل حديث من سر مومنا فانما سر الله ومن عظم مومنا
فانما يعظم الله ومن اكرم مؤمنا فانما يكرم الله هو
كذب بين وقال ابن حبان سمعت جعفر بن ابى ابان
يملى حدثنا ابن رمح حدثنا الليث عن نافع عن
ابن عمر من سر المؤمن فقد سرنى ومن سرنى فقد سر
الله فقلت يا شيخ اتق الله ولا تكذب على رسول الله فقال
لست منى فى حل انتم تحسدوننى لاسنادى فخوفته
حتى حلف لا يحدث بمكة **حديث** من سمى فى وضوئه
لم يزل ملكاه يكتبان له الحسنات حتى يحدث من ذلك
الوضوء فى اسناده ابن علوان المشهور بالوضع **حديث**
من سمع المنادى بالصلوة فقال مرحبا بالقائلين
عدلا ومرحبا بالصلوة واهلا كتب الله له الفى الف
حسنة ومحا عنه الفى الف درجة لا اصل له **حديث**
من شكى ضرورته اوجب معونته هو من كلام بعض
السلف **حديث** من صبر على حر مكة ساعة
من نهار تباعدت منه جهنم مسيرة مائتى عام اخرجه

سبقت نہین کیگئی پس وہ اوسی کی ہی کہا بغوی نے مین اس اسناد سے
سوائے اس حدیث کی اور کوئی نہین جانتا سخاوی نے ذکر کیا ہی کہ ضیا نے
مختارہ مین اسکی تصحیح کی ہی مین کہتا ہون جامع صغیر مین اسطرح ہے جو شخص
سبقت کرے اوسکی طرف جسکی طرف کسی مسلمان نے سبقت نہین کی پس وہ
اوسکی ہی اسکو ابو داؤد اور ضیا نے ام جندب سے روایت کیا ہی انتہی اور حدیث
منی مناخ اسکی تائید کرتی ہی منی مناخ اسکا ہی جو اسکی طرف سبقت کرے **حدیث**
جسنے بھائی مومن کو خوش کیا اوسنے اللہ تعالی کو خوش کیا یہ حدیث احیا مین ہے
اور کہا عراقی نے ابن حبان اور عقیلی نے ضعفا مین ابی بکر صدیق سے
ان الفاظ سے روایت کیے ہین جسنے مومن کو خوش کیا تو اوسنے اللہ تعالی کو خوش
کیا جسنے مومن کی تعظیم کی اوسنے اللہ تعالی کی تعظیم کی جسنے مومن کا اکرام کیا
اوسنے اللہ تعالی کا اکرام کیا) جہوٹھی ہے اور کہا ابن حبان نے مینے جعفر بن
ابی ابان کو پڑہتے سنا ہی حدیث کی ہمکو ابن رمح نے کہا حدیث کی
ہمکو لیث نے نافع سے اوسنے ابن عمر سے جسنے مومن کو خوش کیا اوسنے
مجھکو خوش کیا اور جسنے مجھے خوش کیا تو اوسنے اللہ تعالی کو خوش کیا۔
مینے کہا اے شیخ اللہ سے ڈر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جہوٹہ مت بول
کہا اوسنے نہین تو مجھسے حلال تم میری سند کا حسد کرتی ہو پھر مینے
اسکو خوف دلایا تاکہ اوسنے قسم کی کہ مین مکہ مین حدیث نہ بیان کرونگا
حدیث جو شخص وضو کی لئے بسم اللہ پڑہے تو ہمیشہ دو فرشتے اوسکی لئے
نیکیان لکہتے رہتے ہین تاکہ اوسکا وضو ٹوٹ جاوے اسکی سند مین ابن علوان جو
وضاع مشہور ہی **حدیث** جو شخص نماز کیلئے اذان سنے اور کہنے والون کیلئے اور نماز کی
لئے اور نمازیون کے لئے مرحبا کہے تو اللہ تعالی وسکے لئے دو لاکھ نیکی کا ثواب لکہتا
ہے اور اس سے دو لاکھ برائی دور کرتا ہی اور اسکیلئے دو لاکھ درجہ بلند کرتا ہی
اسکا کچھ اصل نہین ہے **حدیث** جسنے اپنی ضرورت کا شکوہ کیا تو اوسکی مدد واجب
ہوئی یہ بعض سلف کے کلام ہی **حدیث** جو شخص مکہ کی گرمی پر ایک
گھڑی صبر کرے تو دو سو برس کے رستہ اس سے دوزخ دور ہوتا ہی

العقیلی فی الضعفاء عن ابن عباس رضی الله عنهما مرفوعا
بلفظ من صبر علی حر مکة ساعة باعد الله جهنم منه
سبعین خریفا وقال هذا باطل لا اصل له قلت قد
ذکره الامام النسفی فی تفسیر المدارك وهو امام جلیل
فلابد ان یکون للحدیث اصل اصیل غایته انه یکون
ضعیفا **حدیث** من صلی علی جنازة فی المسجد
فلا اجر له قال ابن عبد البر خطأ فاحش والصواب روایة
فلا شیء له قلت وهو محمول علی روایة فلا شیء علیه وقد
بینت المسئلة فی رسالة مستقلة **حدیث**
من صلی خلف تقی فکانما صلی خلف نبی لا اصل له
حدیث من صلی علی ولم یصل علی آلی فقد جفانی
لم یوجد **حدیث** من طاف هذا البیت اسبوعا
وصلی خلف المقام رکعتین وشرب من ماء زمزم غفرت
له ذنوبه بالغة ما بلغت قال السخاوی ولا یصح وقد ولع به
العامة کثیرا لاسیما بمکة بحیث کتب علی بعض جدرها
الملاصق لزمزم وتعلقوا فی ثبوته بمنام وشبهه مما
لا یثبت الاحادیث النبویة بمثله قلت وحیث اخرجه
الواحدی فی تفسیره والجندی فی فضائل مکة والدیلمی
فی مسنده بلفظ من طاف بالبیت اسبوعا ثم اتی مقام
ابراهیم فرکع عنده رکعتین ثم اتی زمزم فشرب من
مائها اخرجه الله من ذنوبه کیوم ولدته امه لا یقال
انه موضوع غایته انه ضعیف مع ان قول السخاوی
لا یصح لا ینافی الضعف والحسن الا ان یرید به انه لا
یثبت وکان المزنی فهم هذا المعنی حتی قال فی مختصره
انه باطل لا اصل له وقد اغرب بعض علمائنا فی

عقیلی نے ضعفا مین ابن عباس سے ان لفظون سے مرفوع روایت کی ہی جو
شخص مکہ کی گرمی پر ایک ساعت صبر کرے تو اللہ تعالی اوس سے دوزخ کو ستر خریف
دور کرتا ہی اور کہا یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین مین کہتا ہون اسکو امام نسفی
نے تفسیر مدارک مین ذکر کیا ہی حالانکہ وہ بڑا جلیل القدر امام ہی پس ضرور
ہے کہ حدیث کا کچھ اصل ہونا چاہئے غایۃ الامر یہ ہوگا کہ ضعیف ہوگی
حدیث جو شخص مسجد مین جنازہ پڑہے تو اوسکو اجر نہین ملیگا
کہا ابن عبد البر نے یہ خطا فاحش ہے صواب یہ ہی کہ روایت اسطرح
ہے فلا شئ علیہ مین کہتا ہون اسکے معنے یہ ہین کہ اسپر کچھ گناہ نہین اور مینے
یہ مسئلہ ایک رسالہ مستقل مین لکہا ہی **حدیث** جس نے متقی کے
پیچھے نماز پڑہی گویا اوس نے نبی کی پیچھے نماز پڑہی ۔ اسکا کچھہ اصل نہین
ہے **حدیث** جس نے مجھپر درود بھیجا اور میری آل پر نہ بھیجا تو اوس نے
ظلم کیا ۔ نہین ملے **حدیث** جس نے خانہ کعبہ کا ہفتہ بھر طواف کیا
اور پیچھے مقام کے دو رکعت نماز پڑہی اور پانی زمزم کا پیا تو اوسکے سب گناہ
بخشے جاتی ہین خواہ کسقدر ہون کہا سخاوی نے یہ صحیح نہین ہے اور عوام
الناس مین بہت مشہور ہی خصوصا مکہ مین بعض دیوارون پر جو زمزم
سے ملی ہوئی ہین لکھی ہوئی ہے اور اسکے ثبوت کے لئے ایسی چیزون سے تعلق
کیا ہی جن سے حدیث ثابت نہین ہوسکتی مثلا خواب ۔ مین کہتا ہون جب
اسکو واحدی نے تفسیر مین اور جندی نے فضائل مکہ مین اور دیلمی نے مسند
مین ان الفاظ سے روایت کی ہی (جسنے ایک ہفتہ طواف کیا پہر مقام ابراہیم
پر آکر دو رکعت نماز پڑہی پہر زمزم پر آکر اس سے پانی پیا تو اسکو اللہ
تعالی گناہون سے ایسا نکالتا ہی گویا اسکو اوسکی ماں نے آج جنا ہی)
تو موضوع نہ ہوگی غایۃ یہ کہ ضعیف ہوگی باوجودیکہ قول سخاوی کا
کہ یہ صحیح نہین ضعف اور حسن کے منافی نہین ہے مگر جبکہ اسکے
یہ معنی ہون کہ یہ ثابت نہین ہے اور مزنی نے یہی معنے سمجھ کر مختصر
مین کہا ہے کہ یہ باطل ہے اسکا کچھہ اصل نہین اور بعض ہمارے عالمون نے

استدلاله بهذا الحديث على تكفير الكبائر والصغائر مع ان كون الحج يكفر الكبائر خلاف الاجماع
كما صرح به التوربشتي والقاضي عياض والنووي
وغيرهم من الاكابر انه لا يكفر الكبائر الا التوبة حديث
من طاف سبوعا في المطر غفر له ما سلف من ذنوبه
لا اصل له في المرفوع لكنه فعل حسن حتى ان البدر ابن
جماعة طاف بالبيت سبعا حتى كلما حاذى الحجر غطس
لتقبيله وكذا اتفق لغيره من المكيين وغيرهم بل قال
مجاهد ان ابن الزبير طاف سبحا ذكره السخاوي و
في الحج ابن جماعة من حديث ابن عمر رضي الله عنهما
كتاب الحج من سننه حديثا بمعناه فالحديث له اصل
حديث من طاف حول البيت سبعا في يوم صائف
شديد حره وحسر عن رأسه وقارب بين خطاه
وقل التفاته وغض بصره وقل كلامه الا بذكر الله تعالى
واستلم الحجر في كل طواف من غير ان يؤذي احدا
كتب الله له بكل قدم يرفعها ويضعها سبعين الف
حسنة ومحا عنه سبعين الف سيئة ورفع له سبعين
الف درجة ويعتق الله عنه سبعين رقبة عن كل
رقبة عشرة آلاف درهم ويعطيه الله تعالى سبعين شفاعة
ان شاء في اهل بيته من المسلمين وان شاء في العامة
وان شاء عجلت له في الدنيا وان شاء اخرت له في
الاخرة اخرجه الجندي في تاريخ مكة عن ابن عباس رضي
الله تعالى عنهما مرفوعا وفي رسالة الحسن البصري و
مناسك ابن الحاج نحوه لكن آثار الوضع لائحة له
ولذا قال السخاوي انه باطل حديث من طاف

اس حدیث سے عجب دلیل پکڑی ہے کہ چھوٹی بڑی گناہ دور ہو جاتی ہین حالانکہ
حج سی کبیری گناہون کا دور ہونا خلاف اجماع کا ہی جیساکہ توربشتی اور
قاضی عیاض اور نووی وغیرہ نے اکابر ہے اسبات کی تصریح کی ہی کہ کبیرے
گناہ سوائے توبہ کی اور کسی چیز سے دور نہین ہوتی حدیث جو شخص بارش
مین سات مرتبہ طواف کری تو اوسکی پچھلی گناہ بخشی جاتی ہین۔ اسکا مرفوع
ہونا ثابت نہین لیکن یہ اچھا کام ہی تاکہ البدر بن جماعت نے بارش
مین خانہ کعبہ کا طواف کیا جب حجر کی مقابل آتا تو اوسکی چومنے کیلئے
جھکتا اور ایساہی مکی وغیرہ لوگون کیلئے اتفاق ہوا ہی بلکہ کہا مجاہد نے ابن
زبیر نے بارش مین طواف کیا ہی یہ سخاوی نے ذکر کیا ہی اور ابن جماعت
نے ابن عمر سے کتاب الحج مین اس معنی سے حدیث ذکر کی ہی۔ پس حدیث
کا کچھ اصل ہے حدیث جو شخص خانہ کعبہ کی گرد سات مرتبہ گرمی کے
دنون مین طواف کری اور اپنا سر ننگا رکھی اور قدم چھوٹی چھوٹے رکھے
اور غیر چیزون کی طرف التفات نہ کری اور آنکھین بند رکھی اور
کلام کم کری (مگر اللہ تعالی کے ذکر مین) اور حجر اسود کو ہر پھیری مین
چومے (سوا اسکی کہ کسی کو ایذا دی) تو اللہ تعالی اسکی لئے ہر قدم
کے اوٹھانی اور رکھنی پر ستر ہزار نیکی لکھتا ہی اور ستر ہزار برائی اس سے
دور کرتا ہی اور ستر ہزار درجہ اسکے لئے بلند کرتا ہی اور ستر غلام اوسکی طرف
سے آزاد کرتا ہے (ہر غلام دس ہزار کی قیمت کا) اور اللہ تعالی اوسکو ستر
لوگونکی شفاعت بخشتا ہی خواہ مسلمان گھر والون کیلئے کری خواہ عام لوگون
کیلئے اور اگر چاہے دنیا مین لے چاہے آخرت کیلئے رکھے
اس کو جندی تاریخ مکہ مین ابن عباس سے مرفوع
روایت کی ساتھ لایا ہے اور رسالہ حسن بصری
مین اور مناسک ابن حاج مین اسے طرح ہے لیکن
علامتین وضع کے اوسپر ظاہر ہین اسے واسطے
سخاوی نے کہاہے کہ یہ باطل ہے حدیث جو شخص

اسبوعا حافیا حاسرا کان له کعتق رقبة ومن طاف اسبوعا
فی المطر غفر له ما سلف من ذنبه ذکره الغزالی فی الاحیاء
قال العراقی لم اجده هکذا وعند الترمذی وابن ماجة من
حدیث ابن عمر رضی الله عنهما من طاف بالبیت اسبوعا فاحصاه
کان کعتق رقبة قلت وفی الجامع الصغیر من طاف
بالبیت سبعا وصلی رکعتین کان کعتق رقبة
حدیث من عبد الله بجهل کان ما یفسده اکثر مما
یصلح یروی من کلام ضرار بن الازور الصحابی وروی الدارمی
عن واثلة مرفوعا المتعبد بغیر فقه کالحمار فی الطاحون
ویؤیده حدیث لفقیه واحد اشد علی الشیطان من الف
عابد **حدیث** من عرف نفسه فقد عرف
ربه قال ابن تیمیة موضوع وقال السمعانی انه لا یعرف مرفوعا
وانما یحکی عن یحیی بن معاذ الرازی من قوله وقال النووی
انه لیس بثابت یعنی عن النبی صلی الله علیه وسلم والا فمعناه
ثابت فقد قیل من عرف نفسه بالجهل فقد عرف ربه بالعلم
ومن عرف نفسه بالفناء فقد عرف ربه بالبقاء ومن
عرف نفسه بالعجز والضعف فقد عرف ربه بالقدرة و
القوة وهو مستفاد من قوله تعالی (ومن یرغب عن ملة
ابراهیم الا من سفه نفسه) ای جهلها حیث لم یعرف
ربها **حدیث** من عرف نفسه استراح لیس فی المرفوع
بل یروی عن سفیان بن عیینة لیس یضر المدح من
عرف نفسه یعنی فاستراح من مدح الخلق وذمه
حدیث من عشق فعف فکتم فمات مات شهیدا
یروی من طریق سوید بن سعید عن علی بن مسهر عن
ابی یحیی القتات عن مجاهد عن ابن عباس رضی الله عنهما

من عرف نفسه فقد عرف ربه

سات مرتبہ ننگے پاؤن اور ننگے سر طواف کرے اوسکو غلام کے آزاد کرنیکے
برابر ثواب ملتا ہے۔ اور جو شخص بارش مین سات مرتبہ طواف کرے تو
اوسکے سب گناہ پچھلے بخشے جاتے ہین۔ اسکو غزالی نے احیا مین ذکر کیا ہے عراقی نے کہا
کہ مینے اسکو اسطرح نہین پایا اور ترمذی اور ابن ماجہ مین ابن عمر سے ہے
جو شخص خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کرے اور اوسکو شمار کرے تو اسکو غلام
آزاد کرنیکا ثواب ملتا ہے مین کہتا ہون جامع صغیر مین ہے جو شخص خانہ کعبہ
کے گرد سات مرتبہ پھرے اور دو رکعت نماز پڑہے اوسکو غلام آزاد کرنیکا ثواب
ملتا ہے **حدیث** جو شخص جہل سے اللہ تعالی کی عبادت کرے تو فساد اوسکا صلاح
سے زیادہ ہوتا ہے یہ ضرار بن الازور صحابی کا کلام ہے اور دارمی نے واثلہ سے
مرفوع روایت ذکر کی ہے عبادت کرنیوالا سوا فقاہت کے چکی کے گدہے کی طرح ہے
اور یہ حدیث اوسکی تایید کرتی ہے فقیہ ایک سخت ہے شیطان پر ہزار عابد سے **حدیث**
جسنے اپنے نفس کو معلوم کیا اوسنے اپنے رب کو معلوم کیا کہا ابن تیمیہ نے موضوع ہے
اور کہا سمعانی نے اسکا مرفوع ہونا ثابت نہین ہے لیکن یحیی بن معاذ رازی کا
قول ہے اور کہا نووی نے یہ آنحضرت سے ثابت نہین ہے لیکن معنے اسکے ثابت ہین
بعضون نے کہا ہے جسنے اپنے نفس کو جاہل سمجھا تو اوسنے ربکو عالم سمجھا جسنے
اپنے نفس کو فانی سمجھا تو اوسنے اپنے رب کو باقی سمجھا اور جسنے اپنے
نفس کو عاجز اور ضعیف سمجھا تو اوسنے اپنے رب کو قادر اور قوی سمجھا
یہ معنے اس آیت سے مستفاد ہوتے ہین (نہین لوٹتا ملت ابراہیم سے کوئی مگر
وہ شخص جو بیوقوف ہو) یعنے جسنے اپنے رب کو معلوم نہین کیا +
حدیث جسنے اپنے نفس کو پہچانا وہ آرام مین ہوا یہ روایت
مرفوع نہین بلکہ سفیان بن عیینہ کا قول ہے نہین ضرر دیتی مدح
اوسکو جسنے اپنے نفس کو پہچانا یعنے وہ خلقت کی مدح اور ذم سے
آرام مین ہوا **حدیث** جو شخص عاشق ہوا اور برائی سے بچا اور اسکو
چھپایا اور مرگیا تو شہید ہوا۔ یہ سوید بن سعید نے علی بن مسہر سے
اوسنے ابی یحیی القتات اوسنے مجاہد سے اوسنے ابن عباس سے

به مرفوعا بلفظ فهو شهيد وهو مما انكره ابن معين
وغيره على سويد حتى حكى الحاكم عن يحيى بن معين
لما ذكر له هذا الحديث قال لو كان لي فرس ورمح غزوت سويدا
قال السخاوي ولكن لم ينفرد به فقد رواه الزبير بن بكار
قال حدثنا عبد الملك بن عبد العزيز الماجشون عن
عبد العزيز بن ابي حاتم عن ابن ابي نجيح عن مجاهد
به مرفوعا وهو سند صحيح وقد ذكره ابن حزم في معرض
الاحتجاج فقال فان اهلكت هوى اهلك شهيدا و
ان تمتن بقيت قرير عين روى لنا هذا قوم ثقات
بالصدق عن كذب ومين وقال ابن الربيع تعفف اذا ما
خلى بالخل عالما يكون الهي ناظرا وشهيدا ففي خير المختار
من عشق كاتما هواه اذا مات مات شهيدا قال السيوطي اخرجه
الحاكم في تاريخ نيسابور والخطيب في تاريخ بغداد وابن
عساكر في تاريخ دمشق واخرج الخطيب ايضا من حديث
عائشة بلفظ من عشق فعف ثم مات مات شهيدا و
اورده الديلمي بلا اسناد العشق من غير ريبة كفارة
للذنوب **حديث** من عصى الله في غربة رده الله
خائبا اي كربته ترجمه السخاوي ولم يتكلم عليه قلت لا
اصل له فيما اعلمه **حديث** من علم اخاه آية من كتاب
الله فقد ملك رقبته قال ابن تيمية موضوع وفي الذيل
هو كما قال **حديث** من فضل بيني وبين آلي بعلى
فعليه كذا وكذا باطل لا اصل له وهو من مفتريات
الشيعة الشنيعة **حديث** من قال في دينا برأيه
فاقتلوه صنعه سحق الملطي كما في الوجيز **حديث**
من تقدم لاخيه بريقا يتوضأ به فكانما تقدم جوادا فاك

ان لفظوں سے مرفوع روایت ذکر کی ہی پس وہ شہید ہی اسکا ابن معین وغیرہ
نے سوید پر انکار کیا ہی حتی کہ حاکم نے یحیی بن معین سے حکایت کی ہی کہ جب اوسکے آگے
یہ حدیث ذکر کی گئی کہا اوس نے اگر میرے پاس گھوڑا اور نیزہ ہوتا تو مین
سوید سے جنگ کرتا۔ کہا سخاوی نے بھی اس سے منفرد نہین ہوا بلکہ زبیر بن بکار نے
بھی مرفوع روایت بیان کی ہی کہا اوس نے حدیث کی ہمسے عبد الملک بن عبد العزیز
الماجشون نے عبد العزیز بن ابی حاتم سے اوس نے ابن ابی نجیح سے اوسنے مجاہد سے
اور یہ سند صحیح ہی اور اس سے ابن حزم نے حجت بھی پکڑی ہی اسطرح کہ کہا اوسنے
اگر تو حالت عشق مین ہلاک ہوگا تو تو شہید ہو کر مریگا اور اگر تو احسان کیا
گیا تو تو ٹھنڈی آنکھ باقی رہیگا یہ حدیث ہم سے ثقہ لوگون نے روایت کی ہی جو کذب
اور شک سے بچے ہوے ہین اور کہا ابن ربیع نے جب تو اپنی محبوبہ سے خلوت مین ہو
تو عفت اختیار کر یہ جان کر کہ خدا تعالی حاضر ناظر ہے اور خیر المختار مین ہے جس نے
عشق کو چھپایا اور گناہ سے بچا جب مریگا تو شہید ہو کر مریگا۔ کہا سیوطی نے اسکو حاکم
نے تاریخ نیساپور مین اور خطیب نے تاریخ بغداد مین اور ابن عساکر نے تاریخ
دمشق مین روایت کی ہی اور خطیب نے عائشہ سے بھی ان الفاظ سے روایت کی
ہے جو شخص عاشق ہوا اور گناہ سے بچا پھر جب مریگا تو شہید ہو کر مریگا اور دیلمی
نے بلا اسناد ذکر کی ہی بلا شک عشق گناہون کا کفارہ ہی **حدیث**
جو شخص حالت غربت مین اللہ تعالی کی نافرمانی کرے اللہ تعالی اوسکو تکلیف
مین رکھتا ہی سخاوی نے اسکو ترجمہ مین لایا اور اسپر کچھ کلام نہین کیے مین کہتا ہون
کہ میرے نزدیک اسکا کچھ اصل نہین **حدیث** جو شخص اپنے بھائی کو ایک آیت
کتاب اللہ سے سکھلائے اوسکی گردن کا مالک ہو جاتا ہی کہا ابن تیمیہ نے یہ موضوع ہی اور
ذیل مین بھی ایسا ہی ہے **حدیث** جو شخص میرے اور میرے آل مین لفظ علی
سے فاصلہ لاوے تو اوسپر یہ ہے (مراد اس سے لعنت وغیرہ ہی) باطل ہے اسکا کچھ اصل
نہین یہ شیعون کا افترا ہی **حدیث** جسنے ہمارے دین مین اپنی رائے سے کچھ بات کہے
تو اوسکو قتل کرو اسے اسحاق ملطی نے وضع کیا ہی ایسا ہی وجیز مین ہے **حدیث**
جس نے اپنے بھائی کے آگے لوٹا وضو کرنیکو رکھا گویا اوس نے گھوڑا آگے کیا۔ کہا

ابن تیمیۃ هو موضوع وفی الذیل هو کما قال حدیث
من قرأ بالبقرة ولم یدع بالشیخ فقد ظلم قال السخاوی
لا اصل له قلت لعل اصله ان من کان من الصحابة
اذا قرأ الزهراوین کان جلیلا عندهم حدیث من
قرأ بالقرآن منکوسا القی فی النار منکوسا موضوع حدیث
من قرأ فی الفجر بالم نشرح والم ترکیف لم یرمد قال السخاوی لا اصل له
وکذا قراءة سورة انا انزلناه عقیب الوضوء لا اصل له وهو مفوت
سنته انتهی اراد انه لا اصل له فی المرفوع والا فقد ذکره
الفقیه ابو اللیث السمرقندی وهو امام جلیل واما قوله
وهو مفوت سنته ای سنة الوضوء لیس له سنة مستقلة
کما حققه الغزالی وانما یستحب ان یصلی بعد کل وضوء ولم یشترط
احد فوریتها بعده فلا ینافی قراءة سورة وغیرها عقیب
الوضوء قبل الصلوة نعم قیل الاولی ان یصلی قبل ان ینشف
اعضاء وضوئه والله اعلم حدیث من قصدنا وجب حقه
علینا قال السخاوی لم اقف علیه لکن فی معناه للسائل
حق وان جاء علی فرس وقد مضی قلت وکذا لکن فی
معناه اذا اتاکم کریم قوم فاکرموه ولا شك ان کل مؤمن
کریم عند الله بشهادة قوله تعالی ان اکرمکم عند الله
اتقاکم حدیث من قص اظفاره مخالفا لم یر فی
عینیه رمدا قال السخاوی لم اجده لکن نص الامام احمد
علی استحبابه وکان الشرف الدمیاطی یأثر ذلک عن بعض
مشایخه حدیث من قضی صلوة من الفرائض فی
آخر جمعة من شهر رمضان کان ذلک جابرا لکل صلوة
فائتة فی عمره الی سبعین سنة باطل قطعا لانه مناقض
للاجماع علی ان شیئا من العبادات لا یقوم مقام

فی فضیلۃ الصلوۃ بعد الوضوء

ابن تیمیہ نے موضوع کہا اور ذیل میں بھی ایسا ہی ہے حدیث جو شخص سورہ
بقرہ پڑھتا ہے اور اسکو شیخ کہکر نہیں پکارا جاتا تو وہ مظلوم ہے کہا
سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں میں کہتا ہوں شاید اصل اسکا یہ ہے جو شخص صحابہ
سے زہراوین یعنی سورہ بقر اور سورہ آل عمران پڑھتا تھا وہ انکی نزدیک بزرگ گنا
جاتا تھا حدیث جو شخص قرآن کو الٹا پڑھے تو وہ آگ میں الٹا کر کے ڈالا جائیگا
موضوع ہے حدیث جو شخص فجر میں الم نشرح اور الم ترکیف پڑھے تو اسکی آنکھیں
نہیں دکھتیں کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور انا انزلناہ وضو کی بعد پڑھنے اسکا
کچھ اصل نہیں بلکہ اس سے سنت فوت ہوتی ہے انتہی اسکا ارادہ یہ ہے کہ یہ مرفوع نہیں ورنہ
اسکو فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے ذکر کیا ہے حالانکہ وہ بڑا جلیل القدر امام ہے اور مراد
اس قول سے (سنت فوت ہوتی ہے) نفل وضو کی ہے ہمیں یہ شبہ ہے غزالی نے تحقیق
کیے ہے کہ وضو کی لئے کوئی سنت مستقل نہیں ہے بلکہ مستحب ہے کہ وضو کی بعد نماز پڑھی
جائے اور وضو کی بعد جلدی پڑھنا کسی نے شرط نہیں کیا تو وضو کی بعد نماز سے پہلے
سورۃ وغیرہ پڑھنی کچھ اسکی منافی نہیں ہاں بعضوں نے کہا ہے اولیٰ یہ ہے کہ وضو کے اعضا
کا پانی خشک نہ ہو ویسے پہلی نماز پڑھی جائے واللہ اعلم حدیث جس نے ہمارا قصد
کیا۔ اوسکا حق ہمپر واجب ہے کہا سخاوی نے میں اسپر واقف نہیں ہوا لیکن
اسکے معنی میں یہ روایت ہے سوالی کیلئے حق ہے اگرچہ گھوڑے پر آئے اسکا حال پیچھے گذر چکا
میں کہتا ہوں اسیطرح اسکے معنی میں ہے جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اوسکی تعظیم
کرو اور شک نہیں کہ ہر مومن اللہ کے نزدیک معزز ہے جیسا کہ اللہ تعالی شہادت دیتا
ہے (تحقیق عزت والا تمہارے اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم سے زیادہ متقی ہے) حدیث
جو شخص اپنے ناخن مخالف ترتیب سے تراشے تو اپنی آنکھوں میں بیماری نہیں دیکھتا کہا سخاوی
نے میں نے اسکو نہیں پایا لیکن امام احمد نے اسکے مستحب ہونے کی تصریح کی ہے اور
شرف دمیاطی بعض مشایخ سے بھی نقل کرتا تھا حدیث جو کوئی آخر
جمعہ رمضان میں نماز فرض قضا کرے تو ستر برس کی عمر تک اوسکی فوت
نماز کا بدلہ ہوجاتا ہے یہ قطعاً باطل ہے اس لئے کہ اجماع کے
مخالف ہے کہ کوئی شئے عبادات سے قائم مقام کسی فرض کی

أتة سنوات ثم لا عبرة بنقل النهاية ولا بقية
شراح الهداية فانهم ليسوا من المحدثين ولا اسندوا
الحديث الى احد من المخرجين **حديث** من قطع
رجاء من ارتجاه قطع الله منه رجاه يوم القيمة فلم يلج
الجنة ينسب لحيوة الحيوان الكبرى معرف الاحمد عن
ابي هريرة به مرفوعا وقال السخاوي وذلك مختلف
على احمد **حديث** من كتم سره ملك امره قال
السخاوي ليس في المرفوع **حديث** من كثرت صلوته
بالليل حسن وجهه بالنهار لا اصل له وهو موضوع
من غير قصد فقد اتفق ائمة الحديث على انه من قول
شريك قاله الثابت لما دخل عليه ذكره السخاوي
حديث من لبس نعلا صفراء قل همه يروي عن ابن عباس
مرفوعا بلفظ لم يزل في سرور ما دام لابسها بدل
قل همه وقال ابن ابي حاتم عن ابيه انه كذب موضوع
وعزاه الزمخشري في الكشاف لعلي بلفظ البني ترجمه
وكان المأخذ قوله تعالى (صفراء فاقع لونها تسر الناظرين)
حديث من لعب بالشطرنج فهو ملعون قال النووي
لا يصح بل هو كذب لم يثبت من المرفوع في هذا الباب
شئ ذكره السخاوي قلت وقد ورد ملعون من لعب
بالشطرنج والناظر اليها كالآكل لحم الخنزير رواه
ابن عبدان وابو موسى وابن حزم عن حبة بن مسلم
مرسلا كذا في الجامع الصغير للسيوطي وهو ملتزم
ان لا يذكر فيه موضوعا والمرسل حجة عند الجمهور
غاية الامر فيه ان سنده ضعيف يتقوى باحاديث
ثابتة وردت في ذم الشطرنج **حديث**

کی خوبی نماز و نیکی نہیں ہو سکتی صاحب نہایہ اور بقیہ شارحین ہدایہ کی نقل
کا کچھہ اعتبار نہیں اسلیئے کہ وہ محدثین سے نہیں ہیں اور نہ اونہوں نے کسی مصنف
کے طرف حدیث کو مسند کیا ہے **حدیث** جو شخص کسے کی امید قطع کرے تو
اللہ تعالےٰ اوسکی امید قیامت کے دن قطع کرتا ہے پس وہ جنت میں داخل نہو گا
یہ حیوۃ الحیوان کبری احمد میں ابی ہریرہ سے مرفوع روایت ذکر کی گئی ہے اور کہا سخاوی
نے یہ احمد پر مختلف ہے **حدیث** جس شخص نے اپنا بھید چھپایا وہ اپنے
امر کا مالک ہوا۔ کہا سخاوی نے یہ مرفوع نہیں ہے **حدیث** جو شخص رات
کے وقت بہت نماز پڑہے دن کے وقت اسکا منہ روشن ہوتا ہے اسکا کچھہ
اصل نہیں یہ قصداً بنائی نہیں گئی اسلیئے کہ اماما ن حدیث نے اتفاق کیا ہے کہ شریک
کا قول ہے اسکو ثابت کو کہا تھا جب وہ اسپر داخل ہوا یہ سخاوی نے ذکر کیا ہے **حدیث**
جو شخص زرد جوتا پہنے اسکو غم کم ہوتا ہے۔ ابن عباس سے اسطرح
مرفوع روایت ہے وہ ہمیشہ خوشی میں رہتا ہے جبتک اسکو پہنے رکھے
اور ابن ابی حاتم نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ یہ کذب ہے موضوع ہے اور
زمخشری نے کشاف میں علی کیطرف منسوب کیا ہے اور ماخذ اسکا قول اللہ تعالےٰ
کا ہے (زرد ہے بہت رنگ اسکا خوش کرتی ہے دیکھنے والوں کو) +
حدیث جو شخص شطرنج کی کھیلے وہ ملعون ہے کہا نووی
نے یہ صحیح نہیں بلکہ کذب ہے کوئی شئے مرفوع اسمیں ثابت
نہیں ہے یہ سخاوی نے ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں ابن عبدان اور
ابو موسی اور ابن حزم نے حبہ بن مسلم سے مرسل روایت ذکر کی ہے
کہ شطرنج کے کھیلنے والا ملعون ہے اور دیکھنے والا سور کا
گوشت کہانے والے کی مثل ہے ایسا ہے جامع صغیر سیوطی میں اور انہوں
نے علاوہ اسکے اس نے التزام کیا ہے کہ کتاب میں موضوع حدیث نہ
لاؤنگا اور مرسل جمہور کی نزدیک حجت ہے غایت یہ ہے کہ سند
اسکے ضعیف ہے اور صحیح حدیثیں ذم شطرنج میں جو
آئے ہیں اون سے یہ قوت پاتی ہے **حدیث**

لا عبرة بنقل النهاية

شراح الهداية ليسوا من المحدثين

من لبس نعلا صفراء قل همه

لعب شطرنج حرام

من لم يداوم على اربع قبل الظهر لم تنله شفاعتي ذكره السيوطي في اخر كتاب الموضوعات ان الحافظ ابن حجر يعني العسقلاني سئل عنه فاجاب بانه باطل لا اصل له **حديث** من لم يخف الله خف منه لم يثبت مبناه وصحيح معناه **حديث** من لم يصلحه الخير يصلحه الشر هو من كلام بعض السلف **حديث** من لم يكن عنده صدقة فليلعن اليهود لا يصح **حديث** من لانت كلمته وجبت محبته من كلام علي قاله الخطيب **حديث** من لم ينفعه علمه ضره جهله لا اعرفه **حديث** من نصح جاهلا عاداه جاء عن بعض السلف وليس في شئ من المسندات قال السخاوي ولا استحضره بل روى الخطيب عن معمر بن المثنى لا تردن على معجب خطا فيستفيد منك علما ويتخذك عدوا **حديث** من وسع على عياله في يوم عاشوراء وسع الله عليه السنة كلها وفي رواية سائر سنة قال الزركشي لا يثبت انما هو من كلام محمد بن المنتشر قال السيوطي كلا بل هو ثابت صحيح اخرجه البيهقي في الشعب من حديث ابي سعيد الخدري وابي هريرة وابن مسعود وجابر رضي الله عنهم وقال اسانيده كلها ضعيفة ولكن اذا ضم بعضها الى بعض افادت قوة وقال الحافظ ابو الفضل العراقي في اماليه حديث ابي هريرة هذا ورد من طرق صحح بعضها ابو الفضل بن ناصر واورده ابن الجوزي في الموضوعات من طريق سليمان بن ابي عبد الله عنه وقال سليمان مجهول ذكره ابن حبان في الثقات فالحديث حسن على رايه قال وله طرق عن جابر على شرط مسلم اخرجه

جو شخص چار رکعت پر قبل ظہر کے ہمیشگی نہ کرے اوسکو میری شفاعت نہ پہونچیگی سیوطی نے آخر کتاب موضوعات مین ذکر کیا ہے کہ عسقلانی سے اسکی بابت جو سوال ہوا اوس نے جواب دیا کہ یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین **حدیث** جو شخص اللہ تعالی سے نہ ڈرے تو اوس سے خوف کر۔ اسکی بنا صحیح نہین اور معنے صحیح ہین **حدیث** جسکی خیر صلاحیت نہ کرے تو شر اوسکی صلاحیت کرتا ہے یہ بعض سلف کی کلام ہے **حدیث** جسکی پاس صدقہ نہو وہ یہود پر لعنت کرے صحیح نہین **حدیث** جسکی کلام نرم ہوا وسکی محبت واجب ہے کہا خطیب نے یہ علی کی کلام ہے **حدیث** جس شخص کو اوسکا علم نفع نہ دے تو جہل اوسکو ضرر دیتا ہے۔ مین اسکو نہین جانتا **حدیث** جو شخص جاہل کو نصیحت کرے وہ اوسکو دشمن سمجھتا ہے یہ بعض سلف کا قول ہے اور کسی سند مین نہین ہے اور کہا سخاوی نے مین اسکو نہین جانتا اور خطیب نے معمر بن مثنی سے روایت کی ہے متکبر پر اسکا خطا ظاہر نہ کر اسلئے کہ تیری سے حاصل کریگا اور پہر تجہے دشمن اپنا سمجھیگا **حدیث** جو شخص اپنے عیال پر عاشورہ کی دن فراخی کریگا اللہ تعالی اوسپر تمام برس فراخی کریگا اور ایک روایت مین کل کیجگہ سائر کا لفظ آیا ہے معنے دونو کی ایک ہین کہا زرکشی نے یہ ثابت نہین بلکہ محمد بن منتشر کی کلام ہے کہا سیوطی نے اسطرح ہرگز نہین بلکہ یہ ثابت صحیح ہے بیہقی نے شعب مین ابی سعید خدری اور ابوہریرہ اور ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے اور کہا سندین سبکے ضعیف ہین لیکن جب بعض بعض کیطرف ملائی جائین تو قوی ہو جاتے ہین اور کہا حافظ ابو الفضل عراقی نے امالی مین حدیث ابوہریرہ کے بہت طرق سے آئی ہے بعضون کی ابو الفضل بن ناصر نے تصحیح کی ہے اور ابن جوزی نے اسکو طریق سلیمان بن ابی عبد اللہ سے موضوعات مین لایا ہے اور کہا سلیمان مجہول ہے ابن حبان نے اسکو ثقہ لکھا ہے کہا اوس نے پس یہ حدیث اسکی رای پر حسن ہے کہا اور اسکے لئے بہت طرق جابر سے شرط مسلم پر ہین

ابن عبد البر في الاستذكار من رواية ابي الزبير عنه
وهي اصح طرقه قال وقد ورد ايضا من حديث
ابن عمر واخرجه الدارقطني في الافراد موقوفا على ابن
عمر وقد اخرجه ابن عبد البر بسند جيد ورواه البيهقي
في الشعب عن محمد بن المنتشر قال كان يقال فذكره
وقد جمعت طرقه في جزء هذا كلام العراقي في اماليه
نقله السيوطي وقال قد لخصت الجزء الذي جمعه
في التعقبات على الموضوعات **حديث** من يخطب
الحسناء يعط مهرها ليس بحديث ولعل الحسناء
كناية عن الحسنة المعبر عنها في التنزيل بالحسنى و
مهرها كناية عن الاعمال الصالحة المستحسنة **حديث**
من تمام الحج ضرب الجمال هو من كلام الاعمش قاله ابن الربيع
قلت قد صح ضرب الصديق جماله في حجة الوداع بحضرة
النبي صلى الله عليه وسلم ولم ينكر عليه فدل على ان المراد
منه اضافة المصدر الى فاعله وقيل اضافته الى المفعول
وهو الاظهر ومعنى التمام اشهر والمعنى انه يحمل في سبيله
حتى يضر ويهان في الله المستعان **حديث** من حسن المرافقة
الموافقة ترجمه السخاوي ولم يتكلم عليه قلت ومعناه
ما في المثل لولا الوئام لهلك الانام **حديث**
من علامة الساعة التدافع عن الامامة ليس
بحديث ومعناه صحيح ذكره ابن الربيع وقد ورد عن
سلامة بنت الحر مرفوعا ان من اشراط الساعة
ان يتدافع اهل المسجد لا يجدون اماما يصلي بهم رواه
احمد وابو داود وابن ماجة **حديث** من
فتنة العالم ان يكون الكلام احب اليه من السكوت

اسکو ابن عبد البر نے استذکار میں ابی الزبیر سے روایت کی ہے اور یہ صحیح طریقہ
ہے کہا اوسنے یہ ابن عمر سے بھی مروی ہے، اور دارقطنی نے افراد
میں ابن عمر سے موقوف روایت کی ہے اور اسکو ابن عبد البر نے سند جید سے
لایا ہے اور بیہقی نے شعب میں محمد بن منتشر سے روایت کی ہے
کہا اوسنے یہ مشہور تھی اوسنے ذکر کر دیا اور میں نے اوسکے سب طرق ایک
رسالہ میں جمع کیے ہیں یہ کلام عراقی کے امالی میں ہے سیوطی نے اسکو
نقل کیا ہے اور کہا سیوطی نے میں نے اسکے رسالہ کا تعقبات علی الموضوعات میں
اختصار کیا ہے **حدیث** جو شخص حسین عورتوں سے خطبہ کرے تو اوسکو
مہر دے یہ حدیث نہیں شاید مراد حسنا سے وہ ہے جو قرآن میں الحسنے سے
تعبیر کیا گیا ہے اور مراد مہر سے اعمال صالح ہیں **حدیث**
اونٹوں کا مارنا حج کے تتمات سے ہے - کہا ابن ربیع نے یہ اعمش
کے کلام ہے میں کہتا ہوں حجۃ الوداع میں ابوبکر صدیق کا اونٹنی
کو مارنا آنحضرت کی روبرو ثابت ہے اور آپنے اوسپر انکار نہیں کیا
پس ثابت ہوا کہ مراد اس سے اضافت مصدر کی ہے فاعل کیطرف اور
بعضوں نے کہا ہے اضافت مصدر کے مفعول کیطرف ہے یہی ظاہر
ہے اور معنے لفظ تمام کی مشہور ہیں اور حدیث کے معنے یہ ہیں کہ اونٹ
پر راستہ میں بوجھ لادا جاوے تاکہ مارا جاوے اور خوار کیا جاوے اور اللہ تعالی مددگار ہے
حدیث موافقت بہتر دوستی ہے سخاوی نے اسکو ترجمہ میں لایا ہے اور اسپر
کلام نہیں کیے میں کہتا ہوں معنے یہ ہیں جو اس مثال کے ہیں اگر موافقت نہ ہوتے
تو خلقت ہلاک ہو جاتی **حدیث** قیامت کے علامتوں سے ہے امامت سے
ہٹنا، ابن ربیع نے ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث نہیں، اور معنے اسکے ثابت ہیں اور
سلامت بنت حر سے مرفوع روایت ہے قیامت کی علامتوں سے ہے کہ اہل مسجد
باہم تدافع کرینگے کوئی امام نہ پاوینگے جو انکو نماز پڑھاوے اسکو احمد اور
ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے **حدیث** عالم کے
فتنہ سے ہے کہ کلام اسکو سکوت سے پسند ہو ◆

ذكر الحديث بطوله في الاحياء وقال العراقي رواه ابو نعيم وابن الجوزي في الموضوعات وكذا ذكره في المختصر **حديث** من الذنوب ذنوب لا يكفرها الا الوقوف بعرفة في الاحياء وقال العراقي لم اجد له اصلا **حديث** موتوا قبل ان تموتوا قال العسقلاني انه غير ثابت **قلت** هو من كلام الصوفية والمعنى موتوا اختيارا قبل ان تموتوا اضطرارا والمراد بالموت الاختياري ترك الشهوات واللهوات وما يترتب عليها من الزلات والغفلات **حديث** الموت كفارة لكل مسلم ذكره ابن الجوزي في الموضوعات ولم يصب فيه كما ذكره العراقي في اماليه من انه ورد من طرق بلغ بها رتبة الحسن انتهى ورواه البيهقي في الشعب و القضاعي من حديث انس مرفوعا وصححه ابو بكر بن العراقي **حديث** المؤمن اذا قال صدق واذا قيل له صدق لا يعرف بهذا اللفظ وكانه مقتبس من قوله (والذي جاء بالصدق وصدق به اولئك هم المتقون) والمراد بالمؤمن هو الكامل واستأنس السخاوي بشقه الاول بمعنى حديث يطبع المؤمن على كل جبلة غير الخيانة والكذب و الثاني بحديث رأى عيسى بن مريم رجلا يسرق فقال له اسرقت فقال لا والذي لا اله الا هو فقال آمنت بالله وكذبت عيني بل روى ابن ماجه عن ابن عمر من حلف بالله فليصدق ومن حلف له بالله فليرض ومن لم يرض بالله فليس من الله **حديث** المؤمن سريع الغضب سريع الرجوع

یہ احیا میں لمبی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے اور کہا عراقی نے اسکو ابونعیم اور ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے اور ایسا ہی مختصر میں ہے **حدیث** گناہوں سے بعض ایسے گناہ ہیں کہ وقوف عرفہ کے ماسوا انکا کچھ کفارہ نہیں ہے۔ احیا میں ہے اور کہا عراقی نے نہیں اسکا اصل نہیں پایا **حدیث** مرو پہلے مرنے سے کہا عسقلانی نے یہ ثابت نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں یہ صوفیہ کی کلام ہے اور معنی اسکے یہ ہیں مرو تم اپنے اختیار سے پہلے اسکے کہ مرو تم اضطرار سے اور مراد موت اختیاری سے شہوات اور کھیلوں کا ترک کرنا ہے اور جو اس سے زلت اور غفلت مترتب ہوتی ہے **حدیث** موت ہر مسلمان کیلئے کفارہ ہے۔ ابن جوزی نے اسکو موضوعات میں ذکر کیا اور صواب کو نہیں پہونچا اسلئے کہ عراقی نے امالی میں ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث بہت طریق کی سبب سے حسن کے رتبہ کو پہونچ گئی ہے انتہی اور بیہقی نے شعب میں اور قضاعی نے انس سے مرفوع روایت کی ہے اور ابوبکر بن عراقی نے اسکے تصحیح کی ہے **حدیث** مومن جب کہے سچ کہتا ہے اور جب اسکو کہا جاوے تو اوسکی تصدیق کرتا ہے ان الفاظ سے معلوم نہیں ہوئے گویا اس آیت کا اقتباس ہے (وہ شخص کہ آیا ساتھ صدق کے اور اسکی تصدیق کی وہ لوگ متقی ہیں) اور مراد مومن سے کامل ہے سخاوی نے پہلے شق پر اس حدیث کی معنے سے دلیل پکڑی ہے مومن ہر خصلت پر پیدا کیا جاتا ہے سوا اپنی خیانت اور کذب کی اور دوسرے شق پر اس حدیث سے عیسی بن مریم علیہما السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا کہا کیا تو نے چوری کی ہے کہا اوس نے نہیں قسم مجھے اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے فرمایا عیسی علیہ السلام نے میں اللہ تعالی سے ایمان لایا اور میری آنکھوں نے جھوٹھ دیکھا بلکہ ابن ماجہ نے ابن عمر سے روایت کی ہے جو شخص اللہ تعالی کی قسم کھائے تو سچ کہا ہے اور جسکے لئے قسم کھائی تو چاہیے کہ وہ راضی ہو جائے اور جو شخص اللہ تعالی سے راضی نہ ہو پس وہ اللہ تعالی سے کسی شئے میں نہیں **حدیث** مومن جلد غصہ کرنیوالا

لكن اورده الغزالي في الاحياء وقال مخرجه انه لم يجده
هكذا قلت هو معنى حديث الحدة تعتري لخيار
امتي وقد جاء في حديث طويل ان المؤمن قد يكون
سريع الغضب سريع الفئ فتلك بتلك وقد يكون بطئ
الغضب سريع الفئ فهذا هو المؤمن الكامل و
الناقص من يكون حاله بالعكس **حديث**
المؤمن يسير المؤنة قال الصغاني موضوع **حديث**
المؤمن غر كريم والمنافق خب لئيم قال الصغاني موضوع من
احاديث المصابيح ولم يصب فقد رواه احمد عن ابي هريرة
به مرفوعا ولفظ الفاجر بدل المنافق والخب بالكسر و
الخداع ومعنى غر كريم انه ليس بذي مكر وهو ينخدع
لانقياده ولينه **حديث** المؤمن حلوي والكافر خمري
قال العسقلاني باطل لا اصل له قلت قد تقدم انه عليه السلام
كان يحب الحلواء والعسل وسبق ان قلب المؤمن يحب الحلواء
حديث المؤمن لا يحقد في الاحياء وقال العراقي لم
اقف له على اصل قلت ومعناه صحيح والمراد بالمؤمن
الكامل لقوله تعالى (ونزعنا ما في صدورهم من غل)
اي حسد وحقد **حديث** المؤمن ملقى والكافر
موقى ليس بحديث والمعنى ان المؤمن ملقى بالبلايا
تكفيرا لماله من الخطايا والكافر محفوظ عن البلايا
محفوف بالنعماء ليبقى عليه البقايا ولان الدنيا سجن المؤمن
وجنة الكافر **حديث** المؤمن مؤتمن على نفسه لا
اصل له مرفوعا وانما هو من قول مالك وغيره من
العلماء بلفظ الناس مؤتمنون على انسابهم **حديث**
المؤمن ينخدع من كلام سعيد بن جبير ذكره في

ایسا ہی غزالی احیا میں لایا ہے اور کہا مخرج نے یہ اس طرح نہیں پائی
گئی میں کہتا ہوں یہ معنی حدیث کی بعض میں تیزی قصد کرتی ہے بہتر
امت کے خیار لوگوں پر اور لمبی حدیث میں آیا ہے کہ مومن کو جلدی غصہ آتا ہے
اور جلدی دور ہوتا ہے پس یہ اوسکا بدلہ ہوگیا اور کسی مومن کو دیر سے غصہ
آتا ہے اور دیر سے دور ہوتا ہے پس یہ بھی ایک دوسرے کا بدلہ ہوگیا اور کسی مومن کو
دیر سے غصہ آتا ہے اور جلدی دور ہوتا ہے پس یہ مومن کامل ہے اور ناقص وہ ہے
جسکا حال اسکے برعکس ہو **حدیث** مومن تھوڑی تکلیف والا ہے کہا
صغانی نے موضوع ہے **حدیث** مومن فریب خوردہ کریم ہے اور منافق فریب دینے
والا بخیل ہے یہ حدیث مصابیح کی ہے کہا صغانی نے موضوع ہے اور یہ صواب کو نہ
پہونچا اسلیے کہ احمد نے ابی ہریرہ سے مرفوع روایت کی ہے اور اسمیں منافق کی جگہ فاجر
کا لفظ ہے اور خب بالکسر و بالفتح فریب کو کہتے ہیں اور معنی غر کریم کے یہ ہیں کہ مومن مکر
نہیں کرتا مکار نہیں بسبب فرمانبرداری اور نرمی کے فریب کیا جاتا ہے **حدیث** مومن حلوے
ہے (یعنی حلوے کو دوست رکھتا ہے) اور کافر شرابی ہے (یعنی شراب کو دوست رکھتا ہے)
کہا عسقلانی نے باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں میں کہتا ہوں پیچھے گذر چکا ہے کہ
آنحضرت حلوا اور شہد کو دوست رکھتے تھے اور گذر چکا ہے کہ مومن کا دل حلوا کو دوست
رکھتا ہے **حدیث** مومن حسد نہیں کرتا احیا میں ہے کہا عراقی نے میں اسکے اصل پر
واقف نہیں ہوا میں کہتا ہوں معنی اسکی صحیح ہیں مراد اس سے مومن کامل ہے جیسا کہ
اللہ تعالی نے فرمایا ہے (اور ہم نے انکے دلوں کا حسد کھینچ لیا) **حدیث** مومن ملنے
والا ہے اور کافر بچنے والا ہے یہ حدیث نہیں معنی یہ ہیں مومن مصیبتیں آتی ہیں اوسکے
گناہ دور کرنے کے لئے اور کافر مصیبتوں سے محفوظ رہتا ہے اور نعمتوں میں گھرا رہتا
ہے تاکہ وبال اوسکا ہمیشہ رہے اور اسلیے دنیا مومن کے لئے قیدخانہ ہے
اور کافر کیلیے جنت ہے **حدیث** مومن اپنی نسب کا امانت دار ہے یہ مرفوع
نہیں عالموں سے مالک وغیرہ کا قول اسطرح ہے آدمی اپنے نسبوں پر امانتدار
ہیں **حدیث** مومن فریب کھا جاتا ہے شعب
میں ہے کہ یہ سعید بن جبیر کے کلام سے ہے + +

الشفاء والمعنی ان المؤمن المحمود من طبعه العزة
وقلة الفطنة للشر وترك البحث عنه وليس ذلك منه
جهلا ولكن كرما وحسن خلق وحلما **حديث** المؤمن
يغبط والمنافق يحسد من كلام الفضل **حرف النون**
حديث الناس بزمانهم اشبه منهم بآبائهم قيل
انه من كلام عمر رضی الله عنه وقيل انه قول علي وهو الاشهر
الاظهر **حديث** الناس على دين ملوكهم او ملكهم
قال السخاوی لا اعرفه حديثا وهو قريب مما قبله
حديث الناس بالناس هو معنى الحديث الصحيح
امتی كالبنيان يشد بعضه بعضا الحديث **حديث**
الناس مجزيون باعمالهم عزاه السخاوی الى النحويين
تمامه ان خيرا فخير وان شرا فشر وقال العلامة السيوطی
في درره ذكره ابن جرير في تفسيره عن ابن عباس
موقوفا قلت وفي التنزيل هل تجزون الا ما كنتم تعملون
حديث الناس نيام فاذا ماتوا انتبهوا هو من قول
علي كرم الله وجهه **حديث** نبذ القمل يورث
النسيان يروى في حديث مرفوع شديد الضعف وفي
سنده الحكم بن عبد الله الايلي المتهم بالوضع والكذب
كما قاله ابن عدي في كامله **حديث** النبي لا يؤلف
تحت الارض اي لا يكمل الالف بعد موته بل يقوم
القيمة قبله وهو باطل لا اصل له وممن صرح ببطلانه
العز الديريني في الدرر الملتقطة وقال انه مما نقل عن
علماء اهل الكتاب ولا يصح بل كلما ورد فيه تحديد
الوقت يوم القيمة على التعيين فاما ان لا يكون له اصل
او لا يثبت اسناده قلت وقد ضعفه السيوطی في

معنے اسکی یہ ہین کہ مومن محمود کی طبیعت سے ہے شرارتون کو نہ سمجھنا
اور بحث نکرنا اسلیے کرم اور حسن خلق کا موجب ہے نہ جہل کا **حديث**
مومن غبطہ کرتا ہے اور منافق حسد کرتا ہے یہ کلام فضل کے ہے **حرف**
نون ۔ **حديث** آدمی جسقدر مشابہت اپنی باپون سے
رکھتے ہین اس سے زیادہ مشابہت زمانہ سے رکھتے ہین ۔ بعضون نے کہا
ہے قول علی کا ہے اور یہی مشہور ہے **حديث** آدمی بادشاہون
کے دین پر ہین ۔ کہا سخاوی نے مین اسکو حدیث نہین جانتا یہ معنے مین
پہلے حدیث کی قریب ہے **حديث** آدمی ساتھ آدمیون کے ہین
یہ صحیح حدیث کی معنے ہین امت میری بنیاد کی مثل ہے بعض بعض نے
تقویت رکھتے ہے **حديث** آدمی موافق عملون کے بدلہ دیئے
جائینگے سخاوی نے اسکو نحویون کیطرف منسوب کیا ہے اور آگے اسکے یہ ہے
خیر کا بدلہ خیر اور شر کا بدلہ شر کہا جلال الدین سیوطی نے درر مین ابن جریر نے
تفسیر مین ابن عباس کا قول نقل کیا ہے مین کہتا ہون قرآن مین ہے
(نہ بدلہ دیئے جاؤ گے مگر جو تم کرتے ہو) **حديث** آدمی سوئے ہوئے ہین جب
مرتے ہین بیدار ہوجاتے ہین ۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے **حديث** قمل کا
گرانا نسیان پیدا کرتا ہے ۔ اسکی سند بہت سخت ضعیف ہے اور اسکے سند
مین حکم عبد اللہ الایلی ہے جو وضع اور کذب سے متہم ہے جیسا کہ ابن عدی نے
کامل مین لکھا ہے **حديث** نبی زمین کی نیچے ہزار برس نہین
گذارتا یعنے نبی اپنے موت کی بعد ہزار سال پورے نہین کرتا کہ قیامت
اسسے پہلی قائم ہوجاتی ہے یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین ہے
اور اسکے بطلان پر العز الدیرینی نے درر الملتقط مین تصریح
کے ہے اور لکھا اوسنے یہ علماء اہل کتاب سے
منقول ہے اور صحیح نہین بلکہ جس مین قیامت کے
دن کی حد آئے یا تو اس کا کچھ اصل ہے نہین
یا سند اس کی ثابت نہین مین کہتا ہون سیوطی نے

رسالته الکشف عن مجاوزة هذه الامة الالف
وقد تحقق قوله سیجاوزون عن الالف ببضعة عشرة
سنة **حديث** النساء تنتصر بعضهن من بعض انما هو
قول عکرمة وقد ادرج فی حدیث صحیح البخاری **حدیث**
النسیان طبع الانسان قال السخاوی لا اعرفه بهذا
اللفظ بل فی الطبرانی عن ابن عباس مرفوعا المومن نسّاء
ان ذکر ذکر قلت وفی التنزیل (واذکر ربك اذا نسیت
فلا تنسی الا ما شاء الله • وعهدنا الی آدم من قبل
فنسی) ویروی الانسان مشتق من النسیان وفی تحقیقه
کلام عریض لبیان قیل اول الناس اول الناسی **حدیث**
نصرة الله للعبد خیر من نصرته لنفسه من کلام وهیب
بن الورد قال یقول الله ابن آدم اذا ظلمت فاصبر وارض
بنصرتی فان نصرتی لك خیر من نصرتك لنفسك وعن
الامام احمد قال بلغنی انه مکتوب فی التورية فذکره
قاله السخاوی وقال السیوطی اخرجه عبد الله بن احمد فی
روایة الزهد عنه قال بلغنی **حدیث** النظر الی الوجه
الجمیل عبادة قال ابن القیم سئل عنه شیخنا یعنی ابن
تیمیة فقال هذا کذب باطل علی رسول الله علیه السلام
لم یروه احد باسناد صحیح بل هو من الموضوعات
قلت وقد ورد النظر الی الوجه الحسن یجلو البصر والنظر
الی الوجه القبیح یورث الکلح وهو بفتحتین صفرة
تعلو الانسان وسیجیء کهما رواه ابو نعیم فی الحلیة
من جابر کل شطر منه بسند ولکن کلاهما ضعیف و
الثانی اشد ضعفا ویقوی الاول **حدیث** النظر الی المرأة
الحسنة والخضرة یزیدان فی البصر رواه ابو نعیم فی الحلیة

رسالہ الکشف عن مجاوزۃ ہذہ الامۃ الالف مین اسکو صحیح لکھاہی
اور ثابت ہوچکاہی کہ ایک ہزار دس سے چند برس اوپر گذرے جسکی مین **حدیث**
عورتین بعض بعض کو مدد کرتی ہین یہ قول عکرمہ کاہی حدیث صحیح بخاری
مین درج ہی **حدیث** بہولنا آدمی کا طبیعت سی ہے۔ کہا سخاوی نے
مین اسکو ان لفظون سے نہین جانتا بلکہ طبرانی مین ابن عباس سے مرفوع
روایت ہی۔ مومن بہولنے والا ہی اگر یاد دلایا جاوے یاد کرتاہی۔ مین کہتا
ہون قرآن مین ہی (پس تو نہین بہولتا مگر جو اللہ چاہی) اور ہمنے پہلے
آدم سے عہد کیا پس بہول گیا) اور کہا گیاہی کہ انسان نسیان سے
مشتق ہی اور اسکی تحقیق مین بڑی کلام ہی اور کہا گیاہی پہلا آدمی جسنے
کہ پہلا بہولنے والاہی **حدیث** اللہ تعالی کی مدد آدمی کیلیے بہتر ہے
اسکی مدد سے اپنی نفس کے لئی۔ یہ وہیب الورد کی کلام ہی کہا اوسنے اللہ تعالی
فرماتاہی اے بیٹے آدم کی جب تو ظلم کیا جاوے تو صبر کر اور میری نصرت سے راضی ہو
اسلیے کہ میری مدد تیری لئی بہتر ہے تیری مدد سے اپنے نفس کے لئی کہا امام
احمد نی مجھے پہونچاہی کہ یہ توراۃ مین لکھاہی پس وسنے ذکر کیا ہے
اسکو سخاوی نی ذکر کیاہے اور کہا سیوطی نی یہ عبد اللہ بن احمد نے
الزہد مین وس سے لایاہی کہا اوسنے مجھے پہونچاہی **حدیث** منہ حسین کے
طرف دیکہنا عبادت ہی۔ کہا ابن قیم نی شیخ ابن تیمیہ سے اسکی بابت
سوال ہوا تو اوسنے کہا یہ رسول اللہ علیہ وسلم پر کذب ہی باطل ہی کسی نے
اسکو صحیح سند سے روایت نہین کیا بلکہ یہ موضوعات سے ہے مین کہتاہون
ثابت ہواہی کہ حسین منہ کو دیکہنا نظر کو روشن کرتاہی اور قبیح منہ کی طرف
قلح پیدا کرتاہی قلح بفتحتین زردی کو کہتے ہین جو آدمی پر آجاتی ہی اور دیکھنے
جو اوس سے ملتی ہے ابو نعیم نے ہر ایک جز سند ضعیف سے حلیہ مین جابر
سے روایت کی ہی اور دوسرے سند زیادہ تر ضعیف ہی اور پہلی حدیث
کو یہ حدیث قوت دیتی ہے عورت حسین اور زرد کیطرف دیکھنا
نظر زیادہ کرتاہے اسکو ابو نعیم نے حلیہ مین جابر سے روایت کیاہی

عن جابر کما رواه فی الجامع الصغیر فهو ضعیف لیس بموضوع **حدیث** نظرة الی وجه العالم احب الی الله من عبادة ستین سنة صیاما وقیاما فی نسخة سمعان وغیره عن انس رضی الله عنه مرفوعا وبمعناه ولا یصح قاله السخاوی وقد ورد النظر علی وجه عبادة رواه الطبرانی والحاکم عن ابن مسعود وعمران بن الحصین **حدیث** نعم الصهر القبر قال الزرکشی لم یوجد فی مسند الفردوس من حدیث ابن عباس مرفوعا نعم الکفو القبر للجاریة و بیض له فی المسند قال السیوطی وفی الطیوریات بسنده عن علی بن عبد الله قال نعم الاختان القبور **حدیث** نعم العبد صهیب لو لم یخف الله لم یعصه اشتهر فی کلام الاصولیین واصحاب المعانی واهل العربیة فبعضهم یرویه عن عمر وبعضهم یرفعه قال السخاوی ورأیت بخط شیخنا یعنی العسقلانی انه ظفر به فی مشکل الحدیث لابن قتیبة لم یذکر له ابن قتیبة سندا وقال اراد ان صهیبا انما یطیع الله حبا لا مخافة عقابه انتهی وقال السبکی فی شرح التلخیص لم ار هذا الکلام فی شیء من کتب الحدیث لا مرفوعا ولا موقوفا ولا عن النبی علیه السلام ولا عن عمر مع شدة التفحص عنه وقال التمیمی فی حاشیة المغنی عن والده انه رأی بخطه ما صورته رأیت الحافظ ابا بکر بن العربی نسبه الی عمر بن الخطاب الا انه لم یذکر له اسنادا وقال العراقی لا اصل لهذا الحدیث ولم اقف له علی اسناد قط فی شیء من کتب الحدیث وبعض النحاة ینسبونه الی عمر بن الخطاب من قوله ولم ار اسنادا الی عمر وقال الدمیری فی حاشیته علی المغنی وقفت فی الحلیة لابی نعیم علی حدیث فی ترجمة سالم مولی ابن حذیفة من طریق عمر

جیسا کہ جامع صغیر مین ہے لیکن یہ ضعیف ہی موضوع نہین **حدیث** منہ عالم کیطرف دیکھنا اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہی ساٹھ برس کے عبادت قیام اور صیام کی سے کہا سخاوی نے یہ نسخہ سمعان وغیرہ مین انس سے مرفوع روایت ہی اور صحیح نہین و طبرانی اور حاکم نی ابن مسعود اور عمران بن حصین سے روایت کی ہی کہ علی کی منہ کی طرف دیکھنا عبادت ہی **حدیث** بہتر سسرال قبر ہے کہا زرکشی نے یہ نہین پائی گئی اور مسند فردوس مین ابن عباس سے مرفوع روایت ہے بہتر کفو عورت کے لئی قبر ہے اور مسند مین اسکیلئے سفیدی چھوڑی گئی ہے۔ کہا سیوطی نے طیوریات مین یہ علی بن عبد اللہ سے ہی بہتر ہمنشین قبرین ہین **حدیث** بہتر غلام صہیب ہے اگر فرضا اللہ سے نہ ڈرتا تب بھی اسکی بیفرمانی نہ کرتا اصولیون اور اصحاب معانی اور اہل عربیہ کی کلام مین مشہور ہی۔ بعضے عمر سے روایت کرتے ہین اور بعضے مرفوع کہا سخاوی نے مینی شیخ عسقلانی کا خط دیکھا ہے کہ اوسنے اسکو حدیث کی مشکل پہ ابن قتیبہ مین دیکھا ہی اور ابن قتیبہ نی اسکی لیئے کوئی سند ذکر نہین کیے اور کہا مراد یہ ہی کہ صہیب اللہ تعالی کی عبادت اسکی محبت سے کرتا تہا نہ اسکے عذاب کے خوف سے انتہی اور کہا سبکی نی شرح تلخیص مین مینی اسکو کسی کتاب حدیث مین نہین دیکھا نہ مرفوع نہ موقوف نہ آنحضرت سے نہ عمر سے باوجودیکہ مینی اسکی بہت تلاش کی ہی اور کہا تمیمی نے حاشیہ مغنی مین اپنی والد سے کہ مینے اسکا خط اس صورت سے دیکھا ہی مینی حافظ ابا بکر بن العربی کو دیکھا کہ اوسنے اسکو عمر بن خطاب کیطرف منسوب کیا ہے مگر اوسنے اسکی سند بیان نہین کیے اور کہا عراقی نے اس حدیث کا کچھ اصل نہین ہے اور مینے اسکی سند کسی کتاب حدیث مین نہین دیکھی اور بعض نحوی حضرت عمر کا قول کہتے ہین اور مینی کوئی سند عمر تک نہین دیکھی اور کہا دمیری نے حاشیہ مغنی مین کہ مینے یہ حدیث ابی نعیم کی حلیہ مین سالم مولی ابن حذیفہ کی مناقب مین طرق عمر سے دیکھی ہے

نظرة الی وجه العالم احب الی الله من عبادة ستین سنة

قال سمعت رسول الله علیه السلام یقول ان سالما
شدید الحب لله عز وجل لو کان لا یخاف الله ما عصاه
انتهی ذکره ابن ابی شریف فی حاشیة شرح جمع الجوامع قال
وفی سنده ابن لهیعة انتهی وقال الزرکشی لا اصل لهذا
الحدیث لکن فی الحلیة من حدیث ابن عمر مرفوعا ان سالما
شدید الحب لله لو لم یخف الله ما عصاه وقال الحافظ
السیوطی فی شرح نظم التلخیص کثر سؤال الناس عن حدیث
نعم العبد صهیب لو لم یخف الله لم یعصه ونسبه بعضهم
الی النبی علیه السلام ونسبه ابن مالک فی شرح الکافیة
وغیره الی عمر قال الشیخ بهاء الدین السبکی لم ار هذا
الکلام فی شیء من کتب الحدیث لا مرفوعا ولا موقوفا لا عن
عمر ولا عن غیره مع شدة التفحص عنه انتهی نعم قد ورد
فی سالم لا صهیب عن عمر مرفوعا ان معاذ بن جبل امام العلماء
یوم القیمة لا یحجبه من الله الا المرسلون وان سالما
مولی ابی حذیفة شدید الحب فی الله لو لم یخف الله ما عصاه
اخرجه الدیلمی **حدیث** نقطة من دوات عالم
احب الی الله من عرق مائة ثواب شهید موضوع کما
فی الذیل **حدیث** نوم المؤمن سبات ای نوم خفیف
وسمعه خبات ای ضعیف ذکره فی النهایة بلا اسناد
وذکره الکورانی بلفظ نوم المؤمن سبات وصوته خبات
حدیث نوم العالم عبادة لا اصل له فی المرفوع
هکذا بل ورد نوم الصائم عبادة وصمته تسبیح
وعمله مضاعف ودعاؤه مستجاب وذنبه مغفور
رواه البیهقی بسند ضعیف عن عبد الله بن ابی اوفی
لکن روی ابو نعیم فی الحلیة عن سلمان نوم علی علم

کہا اوسنے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے سالم اللہ تعالی سے بہت محبت
رکھتا ہے اگر فرضا اللہ تعالی کا خوف نہ کرتا تو تب بھی اسکی بے فرمانی نہ کرتا
انتہی اسکو ابن ابی شریف نے حاشیہ شرح جمع الجوامع مین ذکر کیا ہے اور کہا
کہ اسکی سند مین ابن لہیعہ ہے انتہی اور کہا زرکشی نے اس حدیث کا کچھ اصل
نہین ہے لیکن حلیہ مین ابن عمر سے مرفوع روایت ہے کہ سالم اللہ تعالی
سے بہت محبت رکھتا ہے اگر فرضا اللہ تعالی کا خوف نہ کرتا تو تب بھی اسکی
نافرمانی نہ کرتا اور کہا حافظ سیوطی نے شرح نظم التلخیص مین اس حدیث کی بابت لوگون
نے بہت سوال کیا ہے بہتر غلام صہیب ہے اگر فرضا اللہ تعالی کا خوف نہ کرتا تو
بھی اوسکی نافرمانی نہ کرتا بعضون نے آنحضرت کیطرف منسوب کیا ہے اور ابن مالک نے
شرح کافیہ وغیرہ مین عمر کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا شیخ بہاء الدین سبکی نے مینے اس
کلام کو کسی حدیث مین نہین دیکھا نہ مرفوع نہ موقوف نہ عمر سے نہ کسی غیر سے
باوجودیکہ مینے اسکی بہت تلاش کی ہے انتہی ہان سالم کی حق مین کہ معاذ بن جبل
عالمون کا امام ہے قیامت کے دن اوسکا اللہ تعالی سے کوئی حاجب نہوگا مگر رسول
اور سالم مولے ابی حذیفہ کا اللہ تعالی سے سخت محبت رکھتا ہے اگر فرضا اللہ
تعالی سے نہ خوف کرتا تو تب بھی اوسکی نافرمانی نہ کرتا اسکو دیلمی نے
روایت کیا ہے **حدیث** اللہ تعالی کو نقطہ دوات عالم کا زیادہ پسند ہے
سو شہید کے ثواب کی پسینے سے موضوع ہے ایسا ہے ذیل مین ہے
حدیث مومن کی نیند خفیف ہے اور کان اوسکی ضعیف ہین یہ
نہایہ مین بلا اسناد مذکور ہے اور کورانی نے ان الفاظ سے ذکر کیا
ہے مومن کی نیند خفیف ہے اور آواز اوسکا ضعیف ہے **حدیث**
عالم کا سونا عبادت ہے اسطرح مرفوع نہین بلکہ اسطرح آئی ہے روزہ
دار کا سونا عبادت ہے اور چپ کرنا اوسکا تسبیح ہے اور عمل اسکا
دوگنا ہے اور دعا اوسکی مستجاب ہے اور گناہ اوسکی بخشے جاتی ہین
بیہقی نے سند ضعیف سے عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت کیا ہے لیکن
ابو نعیم نے حلیہ مین سلمان سے یون روایت کی ہے عالم کا سونا

خیر من صلوة علی جهل ففی الجملة من کان عالما فنومه عبادة لانه ینوی به النشاط علی الطاعة ومن هنا قیل نوم الظالم عبادة لانه فی تلک النسبة عبادة بالنسبة الیه فی ترک ظلمه **حدیث** نیة المؤمن خیر من عمله قال ابن دحیة لایصح وقال البیهقی اسناده ضعیف ورواه العسکری فی الامثال عن انس مرفوعا وسنده ضعیف عن النواس بن سمعان کما ذکره الزرکشی وفی الجامع الصغیر نیة المؤمن خیر من عمله وعمل المنافق خیر من نیته وکل یعمل علی نیته فاذا عمل المؤمن عملا نار فی قلبه نور رواه الطبرانی عن سهل بن سعد وانما کانت نیة المؤمن خیرا من عمله لانها بانفرادها نصیر عبادة یترتب علیها الثواب بخلاف اعمال الجوارح فانها انما تکون عبادة اذا صاحبت النیة لخبر من هم بحسنة فلم یعملها کتبها الله عنده حسنة کاملة ولان مکانها مکان المعرفة یعنی قلب المومن قال سهل ما خلق الله تعالی مکانا اعز واشرف عنده من قلب عبده المؤمن وما اعطی کرامة للخلق اعز عنده من معرفة الحق فجعل الاعز فی الاعز فانشاء من اعز الامکنة یکون اعز مما نشاء من غیره قال سهل فقس علیه اشغل المکان الذی هو اعز الامکنة عنده تعالی بغیره سبحانه وفی انا عند المنکسرة قلوبهم المندرسة قبورهم وما وسعنی ارضی ولا سمائی ولکن وسعنی قلب عبدی المؤمن اشعار بذلک ولانها تبقی بخلاف العمر ولذا قیل الخلود فی الجنة والنار جزاء النیة ولانها تسلم عن ریاء بخلاف العمل **حدیث** ناکح الید ملعون لا اصل له کما صرح به

بہتر ہے جاہل کے نماز پڑھنے سے الحاصل عالم کی نیند عبادت ہے اسلئے کہ اسکی اس سے عبادت کے لئے نشاط حاصل کرنی ہے اور اسی واسطے کہا گیا ہے کہ ظالم کی نیند عبادت ہے اسلئے کہ یہ نسبت اوسکی ترک کرنا ظلم کا اسکے لئے عبادت ہے **حدیث** نیت مومن کی اسکی عمل سے بہتر ہے کہا ابن دحیہ نے یہ صحیح نہیں ہے اور کہا بیہقی نے سند اسکی ضعیف ہے اور عسکری نے امثال مین انس سے مرفوع روایت کی ہے اور سند اسکی ضعیف ہے اور زرکشی نے ذکر کیا ہے کہ نواس بن سمعان سے ضعیف طریق سے آئی ہے اور جامع صغیر مین ہے نیت مومن کی بہتر ہے اسکی عمل سے اور عمل منافق کا بہتر ہے اوسکے نیت سے اور ہر ایک اپنی نیت کی موافق عمل کرتا ہے پس جب مومن کوئی کام کرتا ہے تو اوسکی دل مین نور روشن ہوتا ہے یہ طبرانی نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے اور نیت مومن کی اسکے عمل سے اسلئے بہتر ہے کہ صرف اوسکی نیت ہی عبادت ہو سکتی ہے اور اسکو اوسپر ثواب ملتا ہے بخلاف اعمال کے وہ تب عبادت ہوتی ہین جب اونکی ساتھ نیت ملے جیسا کہ حدیث مین ہے جو شخص نیکی کا قصد کرے اور اوسپر عمل نہ کرے تو اللہ تعالی اوسکے لئے ایک نیکی کامل کا ثواب لکھ لیتا ہے اور اسلئے کہ مکان اسکا دل مومن کا ہے کہا سہل نے کوئی شرف اور عزت والا اللہ تعالی نے اپنے نزدیک سوا دل مومن کے پیدا نہین کیا اور کوئی کرامت خلقت کو معرفت حق سے بہتر نہین دی ہے پس اللہ تعالی نے اشرف کو اشرف مین رکھا ہے پس جو چیز اشرف مکان سے پیدا ہو وہ بہتر ہے اون چیزون سے جو پست مکان سے پیدا ہوئی ہین کہا سہل نے قیاس کر او سکو جو اشرف مکان کے ساتھ مشغول ہوا اور اوسکو جو غیر اشرف سے مشغول ہو اور حدیث مین ہے کہ مین اونکے ساتھ ہون جنکے دل ٹوٹے ہوئے ہین اور قبرین انکی پرانی ہو گئی ہین اور میری آسمان اور زمین گنجایش نہین رکھتی لیکن مومن کا دل میری گنجایش رکھتا ہے اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے اور اسلئے کہ نیت باقی رہتی ہے بخلاف اعمال کے اور اسی واسطے کہا ہے ہمیشگی جنت اور آگ کی نیت کا بدلہ ہے اور اسلئے کہ نیت ریا سے سالم رہتی ہے بخلاف اعمال کے **حدیث** مشت زنی کرنیوالا ملعون ہے اسکا کچھ اصل نہین جیسا کہ

الرهاوی فی حاشیته علی المنار **حرف الواو**

حدیث وصیی وموضع سری وخلیفتی فی اهلی و
خیر من اخلف بعدی علی بن ابی طالب موضوع علی
ما قاله الصغانی فی الدر الملتقط قلت وهو من مفتریات
الشیعة الشنیعة قاتلهم الله انی یؤفکون وکیف
یافکون **حدیث** الورد الابیض خلق من عرقی
والاحمر من عرق جبرئیل والاصفر من عرق براق من کور
فی مسند الفردوس وغیره فقال النووی لا یصح وقال
الآخرون انه موضوع قلت وکذا ذکره ابن عدی فی
ترجمة الحسن بن علی بن ذکریا بن صالح العدوی البصری
الملقب بالذئب عن علی ان النبی علیه السلام قال لیلة
اسری بی الی السماء سقط الی الارض من عرقی فنبت منه
الورد فمن اراد ان یشم رایحتی فلیشم الورد موضوع
حدیث الوضوء علی الوضوء نور علی نور فی الاحیاء
وقال مخرجه لم اقف علیه وسبقه لذلک المنذری
واما الحافظ العسقلانی فقال انه حدیث ضعیف رواه
رزین فی مسنده **حدیث** ولا راد لما قضیت فی حدیث
الذکر بعد الصلوة فی مسند عبد بن حمید واخرجه
الطبرانی بسند صحیح قال السخاوی ومن انکره فهو مقصر
حدیث الولد سر ابیه قال السخاوی لا اصل له وقد سبقه
الزرکشی بذلک **حدیث** ولد الزنا لا یدخل الجنة
یدور علی الالسنة ولم یثبت بالسنة بل قال القاضی مجد الدین
الشیرازی فی سفر السعادة هو باطل **حدیث** ولدت فی
زمن الملک العادل قال السخاوی لا اصل له وقال الزرکشی
کذب باطل وقال السیوطی قال البیهقی فی شعب الایمان

رہاوی نے حاشیہ منار میں اسکی تصریح کی ہی **حرف واو**۔
حدیث میرا وصی اور میرے بھید کی جگہ اور اہل میں میرا خلیفہ اور
بہتر اوس سے جسکو میں خلیفہ اپنے پیچھے بناؤن علی بن ابی طالب ہے
موضوع ہے جیسا کہ صغانی نے درالملتقط میں کہا ہی میں کہتا ہون یہ شیعون
کا افترا ہے اللہ تعالی انکو قتل کرے کسطرف لوٹے جاتے ہین اور کسطرح لوٹتے
ہین **حدیث** سفید پھول میرے پسینے سے پیدا ہوا ہی اور سرخ جبرئیل
علیہ السلام کی پسینے سے اور زرد براق کی پسینے سے یہ مسند فردوس
وغیرہ میں مذکور ہی کہا نووی نے یہ صحیح نہیں ہی اور کہا اوروں نے یہ موضوع
ہے۔ مین کہتا ہون ایسا ہی ابن عدی نے ترجمہ حسن بن علی بن ذکریا بن صالح
العدوی بصری میں جسکا لقب ذئب ہی ابن علی سے ذکر کیا ہی کہ آنحضرت نے
فرمایا جس رات مین مجھے آسمان کیطرف سیر کرایا گیا تو زمین کیطرف میرا پسینہ
گرا تو اوس سے گلاب پیدا ہوا پس جو شخص میری خوشبو لینی چاہی تو گلاب کو
سونگھے موضوع ہے **حدیث** وضو پر وضو کرنا نور علی نور
ہے۔ احیاء میں ہی۔ اور کہا مخرج نے مین اسپر واقف نہیں ہوا اور
اسمین منذری اوس سے سبقت لی گیا ہے لیکن حافظ عسقلانی نے
کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہی اسکو رزین نے مسند میں روایت کیا
ہے **حدیث** نہیں کوئی رد کرنیوالا جو مین فیصلہ کرون یہ حدیث
مسند عبد بن حمید میں ذکر بعد نماز کی بیان میں ہے اور طبرانی نے اسکو
سند صحیح سے لایا ہی کہا سخاوی نے جسنے اسکا انکار کیا وہ قاصر ہے **حدیث**
حرام زادہ جنت مین داخل نہ ہوگا۔ یہ زبانون پر پھیرتی ہے اور ثابت
نہیں بلکہ قاضی مجد الدین شیرازی نے سفر السعادت
مین کہا ہے کہ یہ باطل ہے **حدیث** مین بادشاہ
عادل کے زمانہ مین پیدا ہوا ہون۔ کہا سخاوی نے
اس کا کچھ اصل نہیں اور کہا زرکشی نے یہ کذب باطل
ہے۔ کہا سیوطی نے کہا بیہقی نے شعب الایمان مین

تکلم شیخنا ابو عبد الله الحافظ بطلان ما یرویه
بعض الجهلاء عن نبینا صلی الله علیه وسلم ولدت فی
زمن الملك العادل یعنی نوشروان **حدیث**
ویل للتاجر من بلی والله وویل للصانع من غد وبعد غد
قال العراقی لم اقف له علی اصل وذکره صاحب مسند الفردوس
من حدیث انس بغیر اسناد ونحوه **حدیث** ویه اسم شیطان
یروی من قول عمر رضی الله عنه وابراهیم النخعی وهو من
تابعی الکوفة فعلی هذا یکره التسمیة بنحو سیبویه و
نفطویه **حرف الهاء - حدیث** الهدیة
لمن حضر وکذا الهدایا بینترك لا اصل لهما هکذا لکن
ورد بسند ضعیف من اهدی له هدیة فجلساؤه شرکاؤه
فیها کما تقدم والله اعلم **حدیث** هلاك امتی عالم فاجر
وعابد جاهل لم یوجد کذا فی المختصر **حرف اللام**
الف - حدیث لا ادری نصف العلم قول الشعبی
کما رواه الدارمی فی مسنده والبیهقی فی مدخله لکن فی
سنن سعید بن منصور عن ابن مسعود لکن فی سنن سعید
بن منصور عن ابن مسعود لا ادری ثلث العلم ذکر السیوطی
وقال السخاوی بل فی صحیح البخاری عن ابن مسعود من
قوله من علم فلیقل ومن لم یعلم فلیقل الله اعلم فان
من العلم ان تقول لما لا تعلم الله اعلم قلت وقد ثبت
انه علیه السلام قال لا ادری عزیر انبی ام لا وفی التنزیل
(لا ادری ما یفعل بی ولا بکم) الایة **حدیث**
لا باس ببول الحمار وکل ما اکل لحمه موضوع کما فی اللآلی
حدیث لا بارك لذواق عند المشتری لا اصل له
حدیث لا تتوضؤا فی الکنیف الذی تبولون فیه

الهدیة لمن حضر

لا تتوضؤا فی الکنیف

کہ شیخ ابو عبد اللہ حافظ نے اس روایت کی بطلان میں کلام کی ہے
جسکو بعض جاہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میں
زمانے بادشاہ عادل یعنی نوشیروان میں پیدا ہوا ہوں **حدیث**
ہلاکت ہے سوداگر کے لئے اس قول کے سبب سے ہاں قسم اللہ کی اور ہلاکت
ہے پیشہ والے کے لئے اس قول سے کل اور پرسوں کل کی - کہا عراقی نے
میں اسکی اصل پر واقف نہیں ہوا اور صاحب مسند فردوس نے انس سے
بغیر اسناد کی روایت کی ہے **حدیث** ویہ شیطان کا نام ہے حضرت عمر اور ابراہیم
نخعی کا (جو تابعی کوفہ کا ہے) قول ہے پس بنا پر اس کے سیبویہ اور نفطویہ اور
انکی مثل نام رکھنے مکروہ ہیں **حرف ہا - حدیث** تحفہ اسکے
لئے ہے جو حاضر ہو - اور ایسا ہی تحائف مشترک ہیں - ان دونوں کا
اصل اس طرح نہیں لیکن سند ضعیف سے اس طرح آیا ہے جسکے تحفہ بھیجا
جائے تو ہمنشین اسکے اوسمیں شریک ہیں جیسا کہ گذر چکا ہے واللہ اعلم **حدیث**
ہلاک کرنیوالا میری امت کا عالم فاجر اور عابد جاہل ہے نہیں ملی ایسا ہی مختصر
میں ہے **حرف لام الف - حدیث** میں نہیں جانتا نصف
علم ہے - دارمی نے مسند میں اور بیہقی نے مدخل میں روایت کی ہے کہ یہ قول
شعبی کا ہے سیوطی نے ذکر کیا ہے کہ سنن سعید بن منصور میں ابن مسعود سے
ہے کہ میں نہیں جانتا تہائی علم کی ہے اور کہا سخاوی نے بلکہ صحیح بخاری میں
ابن مسعود کا قول ہے جو شخص جانتا ہو تو کہدے اور جو شخص نہیں جانتا
تو کہے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اسلئے کہ یہ بھی ایک علم ہے کہ تو کہے جس چیز کو نہیں جانتا
کہ اللہ تعالی بہتر جانتا ہے - میں کہتا ہوں ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے میں
نہیں جانتا عزیر نبی ہے یا نہیں اور قرآن میں ہے (میں نہیں جانتا
میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا) **حدیث** گدھے کے بول سے اور اسکے
بول سے جس چیز کا گوشت کھایا جاتا ہے کچھ خوف نہیں - موضوع ہے
ایسا ہی لآلی میں ہے **حدیث** مشتری کی پاس چکھنے میں کچھ
خوف نہیں اسکا کچھ اصل نہیں **حدیث** جن پاخانوں میں تم بول کرتے ہو وضو نہ کرو

فان وضوء المؤمن يوزن مع حسناته وضعه يحيى
بن عبسه **حديث** لا تسيدوني في الصلوة قال
السخاوي لا اصل له **حديث** لا تكرهوا الفتنة في آخر
الزمان فانها تبير اي تهلك المنافقين رواه الديلمي عن
علي به مرفوعا كذا قاله الزركشي وقال السيوطي انكره
الحافظ بن حجر في شرحه للبخاري ونقله عن ابن
وهب انه سئل عنه فقال انه باطل وقال السخاوي
وكذا اخرجه ابو نعيم وفي سنده ضعف ومجهول
سئل عنه ابن وهب فقال انه باطل وقيل لابن وهب
ان فلانا حدث عنك عن النبي عليه السلام لا تكرهوا
الفتن فان فيها حصاد المنافقين فقال ابن وهب
اعماه الله ان كان كاذبا فعمي الرجل **حديث** لا تعد
من لا يعودك قول ابن وهب ويقويه ما روي من
حديث جابر مرفوعا من عاد مرضانا عدنا مرضاه و سنده
ضعيف وقد قال عبد الله بن احمد لابيه يا ابت جارنا
مرض فما نعوده فقال له يا بني ما عادنا فنعوده قلت
ولعله محمول على التاديب فحديث ضعيف رواه
الديلمي عن انصاري يقال له قيس قال اخبرت عن النبي
عليه السلام انه قال عد من لا يعودك ولعل الاول
محمول على العدل وهذا على الفضل **حديث**
لا تعظموني في المسجد لا يعرف له اصل **حديث**
لا تلد الحية الا الحية من امثال العرب **حديث**
لا تمارضوا فتمرضوا ولا تحفروا قبوركم فتموتوا ذكره
ابن ابي حاتم في العلل عن ابن عباس رضي الله عنهما
وقال عن ابيه انه منكر واسنده الديلمي الى وهب بن

اسلیے کہ مومن کا وضو قیامت کے دن نیکیوں کے ساتھ وزن کیا جائے گا -
اسکو یحییٰ بن عبسہ نے بنایا ہے **حدیث** مجھ نماز مین سردار مت بناؤ -
کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہین **حدیث** آخر زمانہ مین فتنوں کو کروہ
نہ جانو کیونکہ وہ منافقون کو ہلاک کرینگے - دیلمی نے علی سے مرفوع روایت
کی ہے ایسا ہی زرکشی نے کہا ہے اور کہا سیوطی نے حافظ ابن حجر نے
شرح بخاری مین اسکا انکار کیا ہے اور ابن وہب سے اوسنے نقل کیا ہے کہ اسکے
بابت اس سے سوال ہوا کہا یہ باطل ہے اور کہا سخاوی نے ایسا ہی ابو نعیم نے
ذکر کیا اور اسکی سند مین ضعف اور مجہول ہے اور اس سے ابن وہب کو
سوال ہوا تو کہا اوس نے یہ باطل ہے اور ابن وہب سے کہا گیا کہ فلان نے تیرے
سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کرتا ہے فتنوں کو کروہ جانو اسلیے
کہ یہ منافقون کو کاٹینگے کہا ابن وہب نے اللہ تعالیٰ اسکو اندھا کرے کہ
جھوٹھا ہے - پھر وہ آدمی اندھا ہو گیا **حدیث** نہ عیادت کر اوسکی جو تیری
عیادت نہین کرتا - یہ قول ابن وہب کا ہے اور یہ حدیث جو جابر سے مروی
ہے اسکی تقویت کرتی ہے جو شخص ہمارے مریضون کی عیادت کریگا ہم اسکے
مریضونکی عیادت کرینگے اور سند اسکی ضعیف ہے اور عبداللہ بن احمد نے
اپنے باپ سے کہا ہے اے باپ ہمارا ہمسایہ بیمار ہے آپ اوسکی عیادت نہین کرتے
کہا اے بیٹے اوسنے ہماری عیادت نہین کی ہم اوسکی نہین کرینگے مین کہتا ہون شاید
یہ تادیب پر محمول ہو گی اسلیے کہ دیلمی نے ایک انصاری سے جسکا نام قیس ہے ضعیف سند
سے روایت کی ہے کہا اوسنے مجھے آنحضرت سے خبر ملی ہے عیادت کر اوسکی جو تیری
عیادت نہین کرتا شاید پہلی حدیث عدل پر محمول ہے اور پچھلی فضیلت پر
حدیث نہ تعظیم کرو میری مسجد مین - اسکا اصل معلوم نہین ہوا **حدیث**
سانپ سانپ کو جنتا ہے - عرب کی مثل ہے **حدیث** جان بوجھ
کر بیمار نہ ہو پس بیمار ہو جاؤ گے اور اپنی قبرین نہ کھودو پس مر جاؤ گے
اسکو ابن ابی حاتم نے علل مین ابن عباس سے ذکر کیا ہے اور کہا اوس
نے اپنے باپ سے یہ منکر ہے اور دیلمی نے وہب بن +

قتيبة مرفوعا وعلى كل حال فلا يصح واما ما يزيده العوام من قولهم فموتوا فقد دخلوا النار فلا اصل له

حديث لا تنظر الى من قال وانظر الى ما قال قاله علي كرم الله وجهه كما رواه ابن السمعاني في تاريخه عنه ذكره السيوطي

حديث لا سلام على آكل لا اصل له في مبناه وهو صحيح في معناه

حديث لا عذر لمن اقر قال العسقلاني لا اصل له وليس معناه على اطلاقه صحيحا

حديث لا غيبة لفاسق قال احمد منكر وقال الدارقطني والخطيب والحاكم باطل لكن قال الزركشي له طرق كثيرة وقد رواه البيهقي في سننه من حديث انس رضي الله عنه بلفظ من القى جلباب الحياء فلا غيبة له وقال في اسناده ضعف وقال الهروي في ذم الكلام هو حديث حسن وساقه عن طرق عن بهز بلفظ ليس لفاسق غيبة

حديث لا فتى الا علي لا سيف الا ذو الفقار لا اصل له مما يعتمد عليه نعم يروى في اثر رواه عنه الحسن بن عرفة العبدي من حديث ابي جعفر محمد بن علي الباقر قال نادى ملك من السماء يوم بدر يقال له رضوان لا سيف الا ذو الفقار لا فتى الا علي وذكره وكذا في رياض النضرة وقال ذو الفقار اسم سيف النبي عليه السلام وسمي بذلك لانه كانت فيه حفر صغار القول ومما يدل على بطلانه انه لو نودي بهذا من السماء في بدر لسمعه الصحابة الكرام ولنقل عنهم الائمة الفخام وهذا شبيه ما ينقل من ضرب النقارة حوالي بدر وينسبونه الى الملائكة على وجه الاستمرار من زمنه عليه السلام الى يومنا هذا وهو باطل عقلا ونقلا وان كان ذكره ابن المرزوق وتبعه القسطلاني في مواهبه وكذا من مفتريات الشيعة الشنيعة

لا تنظر الى من قال وانظر الى ما قال

قتیبہ تک مرفوع روایت کی ہی ہر حال یہ صحیح نہیں لیکن یہ لفظ جسکو عوام زیادہ کرتی ہین (پس مرو تو آگ مین داخل ہو گئے) اسکا کچھ اصل نہیں

حدیث نہ دیکھ اوسکی طرف جسنے کہا ہی اور دیکھ جو کچھ اسنے کہا ہی۔ یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہی۔ سیوطی نی ذکر کیا ہی کہ اسکو ابن سمعانی نے تاریخ مین روایت کی ہی

حدیث نہیں سلامتی کھانی والی پر اسکا کچھ اصل نہیں اور اسکے معنے مین یہ حدیث ہے

نہیں عذر اسکے لیے جو اقرار کری کہا عسقلانی نے اسکا کچھ اصل نہیں ونہ معنے اسکے مطلقاً صحیح ہین

حدیث فاسق کی غیبت نہیں کہا احمد نے یہ منکر ہے اور کہا دارقطنی اور خطیب اور حاکم نی باطل ہے لیکن کہا زرکشی نے اسکی بہت طرق ہین اور بیہقی نے سنن مین انس سے ان الفاظ سے روایت کی ہی جسنے حیا در حیا کی اوتار دی تو پھر اوسکی غیبت نہیں ہے اور کہا اسکی سند مین ضعف ہی اور کہا ہروی نے ذم الکلام مین یہ حدیث حسن ہے اور بہت طرق بہز سے ان الفاظ سے لایا ہے نہیں فاسق کیلیے غیبت

حدیث نہیں کوئی جوان مگر علی و نہیں تلوار مگر ذو الفقار۔ اسکا کچھ اصل نہیں جسپر اعتماد کیا جاوے ہان کچھ اصل ہے حسن بن عرفہ عبدی کے پاس ہے اور ابی جعفر محمد بن علی الباقر سے ہی کہا اونے ایک فرشتے نے آسمان سے بدر کی دن آواز دیا جسکا نام رضوان تھا نہیں تلوار مگر ذو الفقار اور نہیں جوان مگر علی اور ایسا ہی ریاض النظرہ مین ہے اور کہا اونے ذو الفقار نام تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اسلئے اسکا نام ہوا کہ اسمین چھوٹے چھوٹی جوہر تھی مین کہتا ہون بات اسکی بطلان پر دلالت کرتی ہی اگر یہ بدر کی دن آسمان سے آوازہ آتا تو بہت صحابہ کرام اسکو سنتی اور پھر اونسی آجتک امام نقل کرتی چلی آتی۔ یہ بات ایسی ہے جیسا کہ لوگ نقل کرتے ہین کہ بدر کی دن فرشتون نے نقارہ بجایا تھا۔ یہ عقلاً اور نقلاً باطل ہے اگرچہ ابن المرزوق نے اسکو ذکر کیا ہے اور قسطلانی نے مواہب مین اسکا تابع ہوا ہے بلکہ یہ شیعون بدبختون کا افترا ہے + + + + +

حدیث ناد علیا مظهر العجائب تجده عونا لك
في النوائب بنبوتك يا محمد بولايتك يا علي **حدیث**
لا مهر اقل من عشرة دراهم قال السخاوي رواه الدارقطني
عن جابر مرفوعا في حديث ولكن سنده واه لان فيه بشر بن
عبيد وهو كذاب وقد كان الامام احمد يقول سمعت سفيان
ابن عيينة يقول لم اجد لهذا اصلا يعني العشرة في
المهر ويعارضه حديث سهل بن سعد في الواهبة نفسها
التمس ولو خاتما من حديد قلت المعارضة تندفع بحمل
الاول على المسمى من المهر آجلا وعاجلا والثاني على
المعجل عرفا ويؤيد الاول ما رواه البيهقي في السنن الكبرى
من طرق ضعيفة لكنها يقوي بعضها بعضا عن جابر
فيرتقي الى مرتبة الحسن وهو كاف في الحجة على ما بينته
في شرح مختصر الوقاية والله ولي الهداية **حدیث**
لا هم الا هم الدين ولا وجع الا وجع العين قال الزركشي قال
احمد لا اصل له اخرجه البيهقي في الشعب من حديث جابر
رفعه به وقال انه منكر وقال السيوطي هو في معجم الطبراني
الصغير من حديث جابر وذكر الزركشي عن ابن المديني
قال سمعت ابي يقول خمسة احاديث نرويها وليس
لها اصل وذكر منها هذا الحديث بلفظ لا غم الا غم الدين
حدیث لا يأبى الكرامة الا حمار وهو من قول علي لما
يقال ذكره الديلمي قال السخاوي وهو كذلك في سنن سعيد
بن منصور ان عليا القيت له وسادة فجلس عليها وقال ذلك
وقد اخرجه الديلمي عن ابن عمر مرفوعا قال السيوطي اخرجه
البيهقي في الشعب عن علي موقوفا **حدیث** لا يحل للمسلم جهل
الفرائض والسنن ويحل له جهل ما سوى ذلك موضوع

حدیث پکار علی کو جس سے عجائبات ظاہر ہوتی ہیں مصیبتوں میں تیرا
مددگار ہوگا اے محمد تیری نبوت کی ساتھ اے علی تیری ولایت کے ساتھ مدد چاہتا ہوں
حدیث دس درہم سے کم مہر نہیں ہے سخاوی نے کہا دارقطنی نے جابر سے
مرفوع روایت نقل کی ہے لیکن سند اسکی واہی ہے اسلیئے کہ اسکی سند میں
بشر بن عبید ہے اور وہ کذاب ہے امام احمد فرماتے تھے کہ مینے سفیان بن عیینہ سے
سنا ہے کہتے مینے اسکا اصل نہیں پایا یعنے دس درہم سے کم نہ ہو اور حدیث
سہل بن سعد کے جسمین ذکر ہے کہ عورت نے آنحضرت کو اپنا نفس
بخشدیا تہا بعد چند دفعہ کے آنحضرت نے فرمایا تلاش کر اگرچہ انگوٹھی لوہے
کے اسکے معارض ہے میں کہتا ہوں معارضہ اسطرح دفع ہوسکتا ہے کہ پہلی حدیث
کو مہر موجل پر محمول کیا جائے اور دوسرے کو معجل پر اور پہلی حدیث کی یہ روایت
تقویت کرتی ہے جو سنن کبری میں جابر سے بہت طرق ضعیفہ سے ہے لیکن بعض
کو بعض سے تقویت ہو جاتی ہے اور مرتبہ حسن تک پہونچ جاتی ہے اور صحت
کیلیئے کافی ہے جیسا کہ مینے شرح مختصر وقایہ میں ذکر کیا ہے اللہ تعالی ہدایت کا
والی ہے **حدیث** نہیں کوئی غم مگر غم دین کا اور نہیں کوئی درد مگر درد آنکھوں
کا۔ کہا زرکشی نے احمد سے اسکا کچھ اصل نہیں اور بیہقی نے شعب میں جابر سے مرفوع
روایت لایا ہے اور کہا کہ منکر ہے اور کہا سیوطی نے یہ معجم الطبرانی الصغیر میں جابر سے ہے
اور زرکشی نے ابن المدینی سے ذکر کیا ہے کہ کہا اوس نے سنا مینے اپنے باپ سے کہ
وہ کہتا تہا پانچ حدیثیں ہم اونکو روایت کرتے ہیں حالانکہ انکا کچھ اصل
نہیں ہے اور یہ حدیث ان لفظوں سے انہیں سے ہے نہیں کوئی غم مگر غم دین
حدیث نہیں انکار کرتا کرامت کا مگر گدہا۔ دیلمی نے ذکر کیا ہے کہ مشہور ہے
کہ یہ قول علی کا ہے کہا سخاوی نے یہ سنن سعید بن منصور میں اسطرح ہے کہ انکے لیئے
ایک بچھونا ڈالا گیا پس اوسپر بیٹھ گئے اور یہ فرمایا اور دیلمی نے ابن عمر
سے مرفوع روایت کی ہے کہا سیوطی نے بیہقی نے شعب میں علی سے موقوف
روایت کی ہے **حدیث** مسلمان کے لیئے فرضوں اور سنتوں کا
بہلانا حلال نہیں ہے اور سوا انکے حلال ہے موضوع ہے

كما في الذيل حديث لا يدخل الجنة ولد زنية
زعم ابن طاهر وابن الجوزي ان هذا الحديث موضوع لكن
رواه ابو نعيم في الحلية عن مجاهد عن ابي هريرة به
مرفوعا واعله الدارقطني بان مجاهدا لم يسمعه عن
ابي هريرة كما حديث لا يستحي الشيخ ان يتعلم العلم
كما لا يستحي ان ياكل الخبز غير معروف حديث لا يتعلم
العلم مستحي ولا متكبر قول لمجاهد كما في صحيح البخاري عنه
تعليقا حديث لا يستدير الرغيف ويوضع بين يديك
حتى يعمل فيه ثلثمائة وستون صانعا اولهم ميكائيل قال العراقي
لم اجد له اصلا حديث لا يعذب الله بمسئلة اختلف فيها
قال السخاوي ظنه من كلام بعض السلف قلت وسمعت بعض
مشايخي يقول من تبع عالما لقي الله سالما ويقويه
قوله تعالى (فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون) وحديث
(اصحابي كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم) وقد
تقدم زيادة كلام على هذا في حديث اختلاف امتي
رحمة حديث لا الا الاولك يا الله انه سميع عليم
محيط به علمك كعسهلون وبالحق انزلناه وبالحق نزل
قال السخاوي هذه الالفاظ اشتهرت في كثير من البلاد
بانها حفظة رمضان يحفظ من الغرق والسرق والحرق
وسائر الآفات ويكتب في آخر جمعة منه والخطيب يخطب
على المنبر وهي بدعة لا اصل لها وكان العسقلاني
ينكرها وهو قائم على المنبر حتى في اثناء الخطبة حين
يرى من يكتبها قلت وكلمة كعسهلون مجهولة لا يدرى
معناها فيحرم كتابتها ويحتمل ان يكون كلمة كفر
يكفر بها متكلمها حرف الياء آخر الحروف

جیسا کہ ذیل میں ہے حدیث ولد الزنا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ کہا ابن
طاہر اور ابن جوزی نے یہ حدیث موضوع ہے لیکن ابو نعیم نے حلیہ میں مجاہد
سے اوس نے ابو ہریرہ سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور دارقطنی نے یہ
علت ذکر کی ہے کہ مجاہد نے یہ حدیث ابو ہریرہ سے نہیں سنی حدیث چاہیے
کہ شیخ علم سیکھنے سے حیا نہ کرے جیسا کہ روٹی کھانے سے حیا نہیں کرتا۔
غیر معروف ہے حدیث حیا کرنیوالا اور متکبر علم نہیں پڑھتا
قول مجاہد کا ہے جیسا کہ صحیح بخاری کے تعلیقات میں ہے حدیث روٹی
کے گول ہونے سے لیکر کھانے والے کے پاس آنے تک اوسمیں تین سو ساٹھ
فرشتے عمل کرتے ہیں پہلا اونمیں میکائیل ہے کہا عراقی نے مینے اسکا اصل
نہیں پایا حدیث مسئلہ مختلف فیہ میں اللہ تعالی عذاب نہیں کرتا
کہا سخاوی نے میں ظن کرتا ہوں کہ یہ بعض سلف کے کلام ہے میں کہتا ہوں
مینے بعض مشایخ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے جو شخص کسی عالم کی تابعداری
کریگا وہ اللہ تعالی کو سلامت ملیگا اور یہ آیت اوسکی تقویت کرتی ہے
(پس سوال کرو اہل ذکر کو اگر تم نہیں جانتے ہو) اور یہ حدیث میری اصحاب ستارون
کے مثل ہیں جسکی اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے) اور اسپر بہت کلام اس حدیث
کے نیچے گذر چکی ہے میری امت کا اختلاف رحمت ہے حدیث لا الا الاوک یا اللہ
سمیع علیم محیط بہ علمک کعسہلون وبالحق انزلناہ وبالحق نزل کہا سخاوی
نے یہ الفاظ بہت شہروں میں اسطرح مشہور ہیں کہ رمضان کے حافظ ہیں
غرق اور چوری اور جلنے اور تمام آفات سے نگاہ رکھتے ہیں اور آخر جمعہ میں لکھے
جاتے ہیں اور خطیب منبر پر پڑھتا ہے یہ بدعت ہیں انکا کچھ اصل نہیں اور
عسقلانی بھی منبر پر اثنا خطبہ میں جب اوسنے کسی کو لکھتے دیکھا انکار
کیا میں کہتا ہوں کلمہ کعسہلون مجہول ہے اسکے معنے
معلوم نہیں پس اسکا لکھنا حرام ہوا یا احتمال ہے
کہ کلمہ کفر کا ہو تو کہنے والا اس سے کافر ہوگا +
حرف یا آخر الحروف +

حدیث یا ابا هریرة اذا توضأت فقل بسم الله
والحمد لله فان حفظتك لا يستريح يكتب لك الحسنات
حتى تحدث من ذلك الوضوء منكر حديث يا احمد
بطوله موضوع كما صرح به الصغاني حديث
يا حميراء قال المزي كل حديث يا حميراء فهو موضوع
حديث يا خيل الله اركبي رواه العسكري في
الامثال عن انس رضي الله عنه ان حارثة ابن النعمان
قال يا نبي الله ادع الله لي بالشهادة فدعا له فانه
فنودي يوما يا خيل الله اركبي فكان اول فارس ركب واول
فارس استشهد ذكره الزركشي وقال السخاوي رواه ابن عائذ
في المغازي عن الوليد بن مسلم عن سعيد بن بشير عن قتادة
قال بعث رسول الله عليه السلام يومئذ يعني يوم بني
قريظة بعد يوم الاحزاب منادياً ينادي يا خيل الله اركبي
وعن السهيلي في روضه في غزوة حنين هذه اللفظة
لصحيح مسلم فينظر حديث يا شيخ ان اردت السلام
فالتمس السلام في غيرك منك يروى عن الشيخ ابي اسحق الشيرازي
قال رأيت النبي عليه السلام في المنام فسألته عن حديث
اسمعه منه وارويه عنه فقال لي يا شيخ وذكره وكان
يفرح بذلك ويقول سماني رسول الله عليه السلام شيخنا
كذا ذكره السخاوي وقال النووي لا انكار في رواية مثل
هذا عنه عليه السلام في المنام ولا في العمل به فانه
ليس حكما ياتي فيه الخلاف الذي ذكره اصحابنا في
الخصائص وقال النووي في شرح مسلم ان ما تقرر في الشرع
لا يتغير في سبب ما يراه النائم ثم قال وهذا في منام يتعلق
باثبات حكم على خلاف حكم به الولاة اما اذا رآه

حدیث ای اباہریرہ جب تو وضو کرے تو کہہ شروع کرتا ہون
ساتھ نام اللہ کی اور سب حمد اللہ کیلیے ہے۔ اسلیئے کہ فرشتے لکھنے والے تیرے
نیکیان لکھنے سے تیری وضو کی تک آرام نہ پاوینگے۔ منکر ہے حدیث
ای احمد بطولہ موضوع ہے جیسا کہ صغانی نی تصریح کی ہی حدیث
ای حمیرا کہا مزی نے جس حدیث مین ای حمیرا ہے وہ موضوع ہے حدیث
ای اللہ کی دوست تو سوار ہو۔ عسکری نی امثال مین انس سے روایت
کی ہے کہ حارثہ بن نعمان نے کہا ای نبی اللہ کی میرے لیئے شہادت کی دعا کر
تو آنحضرت نی دعا کی کہا ایک دن اسکو آواز ہوا ای دوست اللہ کی تو
سوار ہو پس وہ سب سے پہلی سوار ہوا اور سب سے پہلے شہید ہوا۔ یہ زرکشی
نے ذکر کیا ہے اور کہا سخاوی نے ابن عائذ نی مغازی مین ولید بن
مسلم سے اوس نے سعید بن بشیر سے اوس نے قتادہ سے روایت کی ہے
کہا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس دن یعنی بنی قریظہ کے
دن بعد احزاب کی ایک شخص کو پکارنے کیلیئے بہیجا کہ پکارے ای دوست
اللہ کی تو سوار ہو اور سہیلی سے روضہ مین غزوہ حنین مین یہ الفاظ صحیح مسلم کیطرف
منسوب ہین پس دیکھا چاہیے حدیث ای شیخ اگر تو سلامتی چاہتا ہے
تو اسکو غیر کی سلامتی مین طلب کر شیخ ابی اسحق شیرازی سے روایت ہے کہا اوس
نے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا مینے یہ حدیث جو ان سے
سنی تھی اور روایت کرتا تہا پوچھی آنحضرت نی مجھ کو یا شیخ کہکر اس حدیث کو ذکر
کیا پہر وہ اس سے خوش ہوتا تہا اور کہتا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
میرا نام شیخ رکہا ہے ایسا ہی سخاوی نے ذکر کیا ہی اور کہا نووی نے ایسی روایت کا
خواب مین آنحضرت سے سننا اور اوس پر عمل کرنے مین کچھ انکار نہین اسلیئے کہ یہ
ایسا حکم نہین جو خلاف ہمارے اصحابون کے ہو اور کہا نووی نے شرح مسلم مین جو
شرع مین ثابت ہوچکا ہے وہ خوابون سے متغیر نہین ہوتا
پہر کہا اوس نے یہ حکم ایسے خواب سے متعلق ہے جس سے
خلاف شرع کے حکم ثابت نہ ہو لیکن جب ایسی خواب دیکھے

یأمره بما هو مندوب او ینهاه عن منهی عنه او ارشده
الی فعل مصلحة فلا خلاف فی استحباب العمل علی وفقه لان
ذلک لیس حکما بالمنام بل بما تقرر من اصل ذلک الشئ
حدیث یا صفراء یا بیضاء غری غیری قاله علی کرم الله وجهه
اذا جاءه ابن النباح فقال یا امیر المؤمنین امتلأ بیت
المال من صفراء وبیضاء فقال الله اکبر وقام متوکئا علی
ابن النباح حتی قام علی بیت المال ونودی فی الناس
فاعطاهم جمیع ما فی بیت مال المسلمین وهو یقول
یا صفراء یا بیضاء غری غیری ها وها حتی ما بقی منه
درهم ولا دینار ثم امر بنضحه ای برشه وصلی فیه
رکعتین ذکره غیر واحد من الائمة **حدیث** یا علی اذا
تزودت فلا تنس البصل قال السخاوی هو کذب بحت
وکذا ما اورده الدیلمی عن عبد الله بن الحارث الانصاری
اخی جریر به مرفوعا علیکم بالبصل فانه یطیب النطفة
ویصح الولد **حدیث** یا علی اتخذ لک نعلین من
حدید وافنهما فی طلب العلم قال ابن تیمیة موضوع و
فی الذیل هو کما قال **حدیث** یا علی جئ بصحیفة و
دوات فاملی رسول الله صلی الله علیه وسلم
وکتب علی وشهد جبرئیل ثم طویت الصحیفة قال
الراوی فمن حدثکم انه یعلم ما فی الصحیفة الا الذی املاها
وکتبها وشهدها فلا تصدقوه وهذا فی المرض الذی
توفی فیه قال الصغانی فی الدر الملتقط انه موضوع انتهی
وقد قال بعض الحفاظ ان وصایا یا علی المصدرة بیاء
الندا کلها موضوعة غیر قوله علیه السلام یا علی انت منی
بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی **حدیث**

جسمین آنحضرت کسی مستحب امر کا حکم کرتی ہون یا بری شے سے منع کرتی ہون
یا کسی فعل مصلحت کیطرف ہدایت کرتی ہون تو آنحضرت کی قول کے
موافق عمل کرنیمین کسی کا خلاف نہین اسلیئے کہ یہ حکم متعلق خواب سے
نہین بلکہ یہ قواعد اصول دین سے ہے **حدیث** ای سرخ ای سپید
میرے غیر کو عزت دی۔ یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہاہی جب اونکے پاس ابن
النباح آیا اور کہنے لگا ای امیر المؤمنین بیت المال سونے چاندی سے پر
ہوگیا ہے تب کہا حضرت علی نے اللہ بہت بڑا ہی اور ابن النباح پر ٹیکا
لگا کر بیت المال کے پاس کہڑے ہو گئے اور لوگون مین آوازہ دیا گیا پہر لوگون
کو تمام ان بیت المال بانٹ دیا گیا اور اوسوقت کہتے تھے ای سرخ ای سفید میرے غیر کو
عزت دے تا کہ اس سے ایک درم اور دینار باقی نہ رہا پہر اوسجگہ پانی چہڑکنے کا
حکم دیا اور اوسجگہ دو رکعت نماز پڑہی۔ یہ بہت اماموں نے ذکر کیا
ہے **حدیث** ای علی جب تو توشہ لی تو پیاز نہ بھول۔ کہا سخاوی
نے یہ محض کذب ہی اور ایسا ہی جو دیلمی نے عبد اللہ بن حارث انصاری سے
جریر سے مرفوع روایت کی ہی لازم پکڑو پیاز کو اسلیئے کہ یہ نطفہ کو پاکیزہ
کرتا ہی اور اولاد کو درست کرتا ہی **حدیث** ای علی جوتیان لوہے کی بنا اور
اونکو علم کی طلب مین فنا کر۔ کہا ابن تیمیہ نے یہ موضوع ہی اور ذیل مین
بھی ایسا ہی ہے **حدیث** ای علی کاغذ اور دوات لا پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہوایا اور علی نے لکہا اور جبرائیل شاہد ہوئے پہر صحیفہ
لپیٹ دیا گیا کہا راوی نے جو شخص سوای کاتب اور لکہانیوالے اور شاہد کے
بیان کرے کہ مین بھی جو صحیفہ مین ہے جانتا ہون تو اوسکی تصدیق نہ
کرو یہ مرض الموت کا قصہ ہی۔ کہا صغانی نے در
الملتقط مین کہ یہ موضوع ہے انتہی اور کہا بعض محققین نے
وصیتیں علی کی جو ندا کے ساتھ ہین وہ سب موضوع ہین
سوا اس قول آنحضرت کی ای علی تو مجھ سے منزلہ ہارون کے
ہے موسی سے مگر یہ کہ میری بعد کوئی نبی نہین **حدیث**

یادیج من نال الغنی بعد فاقۃ کلام بعض الکرام ولیس
علی اطلاقہ فی المرام حدیث یؤجر المرء علی رغم انفہ هو
معنی حدیث عجب ربنا من قوم تقادون للجنۃ بالسلاسل
وهم لہ کارهون وفسر السلاسل بالقیود للاساری
وفی معناه الفقر والمرض وسائر البلایا حدیث
یؤم القوم احسنهم وجها موضوع کما فی اللآلی
مع انہ لیس علی اطلاقہ حدیث ید عدوک اذا لم تقدر
علی قطعها فقبلها ذکر فی المجالسۃ عن المنصور اذا
مد الیک عدوک یده فان قدرت علی قطعها
فاقطعها والا فقبلها قلت هو نقرب من حدیث
تبرقص للقرد فی دولتہ وتقدم اسجد لہ فی صولتہ حدیث
یس لما قرأت لہ قال السخاوی لا اصل لهذا اللفظ وهو
بین جماعۃ الشیخ اسمعیل الجبرتی بالیمین قطعی بالتجربۃ
قلت وقد بلغنی ان شیعیا قرأ القرآت السبع علی شیخ من اهل
السنۃ وسافر الی بلاده فقیل لہ ما احسنک الا عیبۃ فیہ
ان شیخک سنی فقال ما یضرنی انما الحسنت لعسل وترکت
الظرف فوصل کلامہ الی الشیخ فنادی اصحابہ من القرآء قد
یس الی رد عسلهم الیهم فلما اتموها سلب القراءۃ عنہ
وقلب الشیعی فرجع الی الشیخ وتاب من بدعتہ وخلص من
غفلاتہ وافاض اللہ علیہ من رحمتہ حدیث یصوم اهل
فیها هذا یقال حین یری الهلال بمکان دون مکان اذا
اختلفت المطالع قال السخاوی وهو شئ ما علمتہ یعنی
فی الحدیث والا ففی الفقہ معروف وبالاختلاف موصوف
حدیث یساق الی مصر کافر قصیر العمر اخرجہ ابو نعیم
والطبرانی فی الکبیر وابن شاهین وابن السکن فی الصحابۃ

افسوس جسنی ہو کہہ کی بعد غنا حاصل کیا یہ بعض کرام کی کلام ہے
اور یہ بلا قید اپنی مقصود پر دلالت نہین کرتی حدیث کبھی آدمی
کو خلاف مرضی پر اجر ملتا ہے یہ اس حدیث کی معنے ہین ہمارا رب متعجب ہوتا
ہے اوس قوم سے جو زنجیرون مین جکڑکر جنت کیطرف لائی جاتی ہی حالانکہ
وہ اس سے کراہت کرتی ہین اور سلاسل کے معنے زنجیر کے ہین جو قیدیون
کیلئے ہوتا ہی اور اسی معنے مین ہی فقیری اور مرض اور باقی مصیبتیں
حدیث قوم کی امامت وہ کرائی جو سب سے خوب شکل ہو موضوع
ہے جیسا کہ لآلی مین ہی یہ مطلقا درست نہین حدیث جب تو دشمن کے
ہاتھہ کو قطع کرنے پر قادر نہو سکے تو اوسکو بوسہ دے منصور سے مجالست مین مذکور
ہے جب تیرا دشمن تیری طرف ہاتھہ لمبا کرے اگر تو اوسکو قطع کرنے پر قادر ہو تو
قطع کر ورنہ اوسے بوسہ دے مین کہتا ہون یہ اس حدیث کی قریب ہے بندر کے
لئے اسکی حکومت مین رقص کر اور آگے ہو اور دبدبہ مین اسکیلیے سجدہ کر حدیث
یٰس جس کام کیلئے پڑھی جائے کافی ہے کہا سخاوی نے ان الفاظ سے اسکا
کچھ اصل نہین ہے شیخ اسمعیل جبرتی کی جماعت مین قطعی مجرب ہے مین کہتا ہون مجھے
خبر پہونچی ہے کہ ایک شیعی نے سات قرائتین ایک شیخ سنی سے پڑھین اور اپنی شہر کو
چلا گیا کسی نے اسکو کہا تو کیا اچھا ہے مگر ایک عیب تیرے مین ہی کہ شیخ تیرا سنی ہے
کہا اوسنے مجھے کچھ ضرر نہین مینے شہد چاٹ لیا اور برتن چھوڑ دیا جب کلام شیخ کو
پہونچی اوسنے اپنے شاگردون قاریون کو بلایا تو شہد لوٹانے کیلئے اونہون نے
یٰس سے جب انہون نے ختم کیا تو شیخ نے قرات کو شیعہ کے دل سے کھینچ لیا پھر
شیخ کیطرف آیا اور اپنی بدعت سے توبہ کی اور اپنی غفلت سے خلاص ہوا اور اللہ تعالی نے
اوسپر اپنی رحمت بہائی حدیث ایک جگہ لوگ روزہ رکھتے ہین یہ کلام اوس وقت
بولتے ہین جب ایک جگہ چاند دیکھا جائے کہا سخاوی نے مین اسکو کسی حدیث مین
نہین جانتا اور فقہ مین مشہور ہی اور اختلاف سے موصوف ہی حدیث
ہر شخص تھوڑی عمر والا مصر کیطرف چلایا جائیگا ابو نعیم اور طبرانی
نے کبیر مین اور ابن شاہین اور ابن السکن نے صحابہ مین +

وابن یونس وغیرهم کلهم من طریق موسی بن
علی بن رباح عن ابیه عن جده رباح رفعه ان مصر
سیفتح بعدی فانتجعوا خیرها ای اطلبوا نفعها ولا
تتخذوها دارا فانه یساق الیها اقل الناس اعمارا هذا
لفظ الاولین والباقین بمعناه قال ابن یونس انه منکر
جدا وقال اعاذ الله موسی ان یحدث بمثل هذا
فانه کان اتقی لله من ذلك وتبعه ابن الجوزی فاورده
فی الموضوعات وقال البخاری انه لا یصح حدیث یقی الحر
الذی یقی البرد معناه صحیح ولیس بحدیث ذکره ابن الربیع
قلت وهو مستفاد من قوله تعالی (وسرابیل تقیکم الحر) ای
والبرد فهو من باب الاکتفاء بذکر احد الضدین عن
الاخر فتأمل وتدبر **حدیث** الیقین الایمان کله موضوع
علی ما ذکره الصغانی **حدیث** یوم الاربعاء یوم نحس
مستمر اخرجه الطبرانی فی الاوسط عن جابر رضی الله عنه
قال السخاوی لا اصل له وفی فضیلة والتفسیر منه
احادیث کلها واهیة قلت وعلی تقدیر صحة هذا
الحدیث اربعة فهو تفسیر لقوله تعالی (یوم نحس مستمر)
بانه یوم الاربعاء وقد کان نحسا وشوما علی الاعداء وکان
سعدا ومبارکا علی الاحیاء قال وکذا ما یروی فی ایام
الاسبوع مرفوعا یوم السبت یوم مکر وخدیعة ویوم
الاحد یوم غرس وبناء والاثنین یوم سفر وطلب
رزق والثلاثاء یوم حدید وبأس والاربعاء یوم لا
اخذ ولا عطاء والخمیس یوم طلب الحوائج والجمعة
یوم خطبة النکاح اخرجه ابو یعلی من حدیث ابن
عباس فهو ضعیف ایضا لکن یروی عن عائشة

اور ابن یونس وغیرہم نے طریق موسی بن علی بن رباح سے انہوں نے
باپ سے اونہوں دادا رباح سے مرفوع روایت ذکر کی ہے کہ مصر جلدی تیرے بعد فتح
ہوگا تو اس سے نفع طلب کرو اور اسکو گھر نہ بناؤ اسلئے کہ اسکی طرف کم
عمر والے آدمی چلائے جاوینگے یہ الفاظ پہلیوں کے ہیں اور باقی اسکے معنی میں
ہیں ۔ کہا ابن یونس نے یہ منکر ہے اور کہا اوس نے پناہ دیوے اللہ تعالی
موسے کو اس بات سے کہ ایسی حدیث بیان کرے اسلئے کہ وہ اللہ تعالی سے بہت
ڈرتا تہا اور ابن جوزی اسکا تابع ہوا ہے اور موضوعات میں لایا ہے اور کہا
بخاری نے یہ صحیح نہیں **حدیث** جو چیز گرمی سے بچاتی ہے وہی سردی
سے بچاتی ہے معنے اسکے صحیح ہیں ابن ربیع نے ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث نہیں
میں کہتا ہوں یہ اس آیت سے مستفاد ہے (اور لباس تمکو گرمی سے نگاہ
رکہتا ہے) اور سردی سے ۔ یہ بات اکتفا سے ہے یعنے ایک ضد کو ذکر کیا اور
دوسرے کو نہ کیا ۔ فکر کر اور سمجھ **حدیث** یقین ایمان ہے تمام صغانی نے ذکر
کیا ہے کہ یہ موضوع ہے **حدیث** بدہ کا دن ہمیشہ نحس ہے یہ طبرانی اوسط
میں جابر سے لایا ہے کہا سخاوی نے اسکا کچھہ اصل نہیں اور فضیلت اور
تفسیر میں جو حدیثیں ہیں وہ سب ردی ہیں میں کہتا ہوں اگر اس
حدیث کو صحیح مانا جاوے تو اربعہ صفت یوم نحس مستمر کی ہے اس
طرح سے کہ بدہ کا دن دشمنوں پر شوم اور نحس تہا اور دوستوں پر مبارک
اور سعد ہو گیا ۔ کہا اوس نے ایسے ہی ہے وہ روایت جو
ہفتہ کے دنوں میں بیان کی گئی ہے شنبہ کا دن مکر اور فریب
کا ہے اور آیت کا دن شادی کا ہے اور پیر کا دن سفر اور
طلب رزق کا ہے اور منگل کا دن خوف اور خطرہ کا ہے اور
بدہ کا دن نہ لینے اور نہ دینے کا ہے اور جمعرات کا دن حاجات
طلب کرنے کا ہے اور جمعہ کا دن خطبہ نکاح کا ہے یہ حدیث
ابو یعلی ابن عباس سے لایا ہے اور ضعیف ہی لیکن
عائشہ سے مروی ہے کہ

انها قالت ان احب الايام التي يخرج فيه مسافري
وانكح فيه واختن فيه صبي يوم الاربعاء انتهى كلام
السخاوي وتقدم بعض الكلام على حديث ما بدئ شيئ
يوم الاربعاء الا وتم والله سبحانه اعلم حديث
يوم صومكم يوم نحركم لا اصل له كما قال احمد وغيره
ذكره السخاوي و ذكره الزركشي بلفظ نحركم يوم صومكم
قال احمد بن حنبل لا اصل له قلت ولو صح يحمل على انه
او على سنة وروده وهو عام حجة الوداع او غيره
والله اعلم **فصل** حديث قال الشيخ مشايخنا
الحافظ شمس الدين السخاوي في خاتمة المقاصد
الحسنة في بيان الاحاديث المشتهرة على الالسنة و اذا
انتهى ما اوردناه مما استحضرناه فلنلحق بذلك ما اشتهر من
لقاء بعض الائمة ونحوهم لبعض و كذا التصانيف لبعض
الناس وقبور الاقوام ذوي جلالة مع بطلان ذلك كله
الناس يذكرون بين كثير من العوام بالعلم اما مطلقا
او في خصوص علم معين و ربما تساهل في ذلك من لا معرفة
له بذلك تقليدا واستصحب ما كان متصفا به ثم زال
بالنزك او تشاغل بما انسلخ به عن الوصف الاول
هو في جميع هذا كثير لا ينحصر فمن الاول قول ابن تيمية
ما اشتهر من ان الشافعي واحمد اجتمعا بشيبان
الراعي وسالاه فباطل باتفاق اهل المعرفة لانهما لم
يدركاه قال وكذلك ما ذكروه من ان الشافعي اجتمع
بابي يوسف عند الرشيد باطل فلم يجتمع الشافعي
بالرشيد الا بعد موت ابي يوسف وقال الحافظ ابن
حجر وكذا الرحلة المنسوبة للشافعي الى الرشيد و ان محمد

کہا اور نے پسندیدہ دن میری نزدیک جسمین میرے مسافر نکلے اور جس
مین نکاح کرون اور جسمین لڑکے کا خفنہ کرون بدھ کا دن ہے
کلام سخاوی کی تمام ہوئی اور اس حدیث پر کلام پیچھے گذر چکی ہے
جو چیز بدھ کی دن ظاہر ہو وہ تمام ہو جاتی ہے اور اللہ تعالی بہتر جانتا ہے
ہے حدیث دن تمہارے روزے کا نحر کا دن ہے سخاوی نے ذکر کیا ہے
کہ امام احمد وغیرہ نے کہا ہے کہ اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور زرکشی نے ان
لفظوں سے بیان کیا ہے نحر روزے تمہارے کا دن ہے پھر کہا امام احمد بن حنبل
نے اسکا کچھ اصل نہیں اگر صحیح ہو تو غالب وقت پر محمول ہوگی یا اس سال
حجۃ الوداع پر یا کسی غیر پر واللہ اعلم **فصل** حدیث شیخ حافظ
شمس الدین سخاوی نے مقاصد الحسنہ کی خاتمہ مین احادیث مشہورہ کا
حال اسطرح بیان کیا ہے جس چیز کو مستحضر کیا تھا جب وہ تمام ہو چکی تو
اوسکے ساتھ حال لقاء بعض اماموں کا بعض سے اور حال تصانیف کا جو بعض
آدمیوں کے طرف منسوب ہین اور حال بزرگوں کی قبروں کا بوجہ سب کے
بطلان کے اور حال ان لوگوں کا جو عوام الناس مین سب علموں یا
بعض مین مشہور ہین ملحق کرتی ہین اور اکثر اوقات جاہل آدمی اپنے
بسبب تقلید کی آرام پاتا ہے اور اس سے صحبت کرتا ہے جو اسسے
متصف ہو پھر چھوٹنے سے دور ہو جاتا ہے یا شغل پکڑتا ہے وصف اول
سے جو اس سے خالی ہو اور ان سہاروں کا حصر نہیں ہو سکتا پس پہلی
اول قسم کا یہ ہے ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ یہ جو مشہور ہے کہ شافعی اور احمد نے
شیبان راعی سے ملاقات کی ہے اور پوچھا ہے باتفاق اہل معرفت باطل
ہے اسلیئے کہ اونہوں نے اسکو نہیں دیکھا کہا ایسا ہی ہے یہ قصہ جو لوگ
ذکر کرتے ہین کہ شافعی نے امام ابی یوسف کی ساتھ رشید کے پاس ملاقات
کی ہے یہ باطل ہے شافعی نے رشید سے نہیں ملاقات کی مگر ابو یوسف کی
موت کی بعد اور کہا حافظ ابن حجر نے ایسا ہے یہ قصہ کہ
شافعی نے رشید کی طرف رحلت کی اور محمد +

ابن الحسن حرضه على قتله وان اخرجها البيهقي في
مناقب الشافعي وغيره فهو موضوعة مكذوبة وفي
من الثاني قول الميمون سمعت احمد بن حنبل يقول
ثلاثة كتب ليس لها اصول المغازي والملاحم والتفسير قال
الخطيب في جامعه وهذا محمول على كتب مخصوصة
في هذه المعاني الثلاثة غير معتمد عليها لعدم عدالة
ناقليها وزيادة القصاص فيها واما الكتب الملاحم فجميعها
بهذه الصفة وليس يصح في ذكر الملاحم المرتقبة و
الفتن المنتظرة غير احاديث يسيرة واما كتب
التفسير فمن اشهرها كتابا الكلبي ومقاتل بن سليمان
وقد قال احمد في تفسير الكلبي من اوله الى آخره كذب قيل له
فيحل النظر فيه قال لا قلت وقد قال الزركشي وكتاب
مقاتل قريب منه قال السيوطي ومنه كتب صحيحة ونسخ
معتبرة بينت حالها في آخر كتاب الاتقان في علوم
القرآن وسطرتها كلها في تفسير المسند انتهى واما
المغازي فمن اشهرها كتاب محمد بن اسحاق وكان
يأخذ من اهل الكتاب وقد قال الشافعي كتب الواقدي
كذب وليس في المغازي صحيح من مغازي موسى بن
عقبة انتهى ومن القبور يذكر بجبل لبنان من البقاع
انه قبر نوح عليه السلام وانما حدث في اثناء المائة السابعة
والمشهد الذي ينسب لابي بن كعب بالجانب الشرقي من
دمشق مع اتفاق العلماء انه لم يقدمها فضلا عن دفنه
فيها والمكان المنسوب لابن عمر من الجبل الذي بالمعلاة لا
يصح من جهة ان اتفقوا على انه توفي بمكة والمكان الذي ينسب
لعقبة بن عامر من قرافة مصر انما هو منام رآه بعضهم

بن حسن نے رشید کو اوسکے قتل پر آمادہ کیا اگرچہ بیہقی مناقب شافعی وغیرہ
مین لایاہی موضوع اور کذب ہی اور دوسری قسم سی کہا میمون نے مینے
امام احمد بن حنبل سی سنا ہی کہتے تھے تین کتابون کا کچھ اصل نہین
ہے مغازی اور ملاحم اور تفسیر کہا خطیب نے جامع مین اس سے
کتب مخصوصہ مراد ہین جو معتمد علیہ بسبب عدم عدالت ناقلون
کے اور زیادہ قصون کے نہین ہین ۔ لیکن کتب ملاحم کی تو سب اسی
صفت سی ہین ملاحم اور فتنون کی باب مین سوائی چند احادیث
کے کوئی صحیح نہین اور کتب تفسیر کی تو مشہور تر انسے تفسیر کلبی
اور مقاتل بن سلیمان کی ہے کہا امام احمد نے تفسیر کلبی
کے اول سی آخر تک کذب ہی امام احمد سی سوال ہوا کیا
اسمین نظر کرنی حلال ہی جواب دیا نہین ۔ مین کہتا ہون کہا
زرکشی نے کتاب مقاتل کی اسکی قریب ہی اور کہا سیوطی نے
بعض کتابین اوسمے صحیح ہین جنکا احوال اتقان کے
آخر مین بیان کیا ہی اور تفسیر مسند مین اچھی طرح سے لکھا ہے
انتہی اور کتابین مغازی یعنے لڑائی کی انسے کتاب محمد بن
اسحاق کی زیادہ مشہور ہی وہ اہل کتاب سی پکڑتا تہا اور کہا شافعی نے
کتابین واقدی کی کذب ہین اور مغازی مین موسی بن عقبہ کی کتاب
سے کوئی زیادہ صحیح نہین انتہی اور قبرون کا حال جبل لبنان کی کسی میدان
مین قبر نوح علیہ السلام کی ہے اور ساتوین صدی کی وسط مین ظاہر
ہوئی ہے ۔ اور مشہد ابی بن کعب کا دمشق کی جانب شرقی مین
مشہور ہے حالانکہ عالمون کا اتفاق ہے کہ وہ اسجگہ نہین آئی چہ جائی
کہ اسجگہ دفن ہوئی ہون اور وہ مکان جو ابن عمر کی طرف منسوب ہے
معلات کی پہاڑ مین کسی وجہ سے صحیح نہین اگرچہ لوگون نے اتفاق کیا
ہے کہ وہ مکہ مین دفن کیے گئے ہین اور وہ مکان جو عقبہ بن عامر کیطرف منسوب ہے
مصر کی اطراف مین وہ بہت مدت کی بعد کسی نے خواب مین دیکھا ہی

بعد مدة متطاولة والمكان المنسوب لابي هريرة
بعسقلان انما هو قبر حيدرة بن خيثنة كما
جزم به بعض الحفاظ الشاميين ولكن قد
جزم ابن حبان وتبعه شيخنا بالاول. والمكان المعروف
بالمشهد الحسيني من القاهرة ليس الحسين مدفون
به بالاتفاق وانما فيه راسه فيما ذكره بعض
المصريين ونفاه بعضهم قاله شيخنا يعني
العسقلاني واما التقي بن تيمية فقد رايت له
جوابا بالغ في انكار ذلك واطال فيه والمكان
المعروف بالسيدة نفيسة ابنة الحسن بن زيد
بن الحسن بن علي بن ابيطالب فقد ذكره بعض
اهل المعرفة ان خصوص هذا المحل الذي يزار
ليس هو قبرها ولكنها في تلك البقعة بالا
واستيفاء ذلك مع ما بعده بطول وهو جدير
بايراده في تأليف انتهى **فصل** اقول ومما
يلحق به ما قاله العلامة الشيخ محمد بن الجزري
لا يصح تعيين قبر نبي غير نبينا عليه السلام
في تلك القرية لا بخصوص تلك البقعة انتهى
وكانه فيه اشارة الى ان لا وجود لنور القمر و
الكواكب بعد ظهور ضياء الشمس وايماء الى نسخ
سائر الاديان في جميع الاماكن والازمان و
يشاركه احد في زيارته لتعظمه الشان كما ان
من الحكمة في دفنه عليه السلام بالمدينة لئلا
ينقص رتبته لو دفن بمكة في جنب بيت الله الحرام
ودفن بمكة كثير من الصحابة الكرام اما مقا

قبر سیدنا ابراهیم علیه السلام

اور وہ مکان جو ابی ہریرہ کی طرف عسقلان میں منسوب ہے
اوسمین حیدرہ بن خیثنہ کی قبر ہے جیسا کہ بعض حفاظ شامیوں
نے جزم کیا ہے لیکن ابن حبان نے پہلی بات پر جزم کیا ہے اور
ہمارا شیخ اسی کا تابع ہوا ہے اور وہ مکان جو مشہد حسینی
کا قاہرہ سے معروف ہی بالاتفاق حسین اس جگہ مدفون
نہیں ہے ہان اسمین انکا سر مبارک ہی بعض مصریوں نے اسکا
اثبات کیا ہے اور بعضوں نے نفی کی ہے لیکن شیخ ابن تیمیہ کا
ایک جواب لکھا ہے اوس نے اسکے انکار میں بڑا مبالغہ کیا ہے
اور وہ مکان جو سیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن
علی بن ابیطالب سے معروف ہی بعض اہل معرفت نے ذکر کیا ہے
خصوصًا وہ محل جسکی زیارت کی جاتی ہے وہ اوسکی قبر نہیں ہے
ہان اوس تمام میدان میں ہے اسکا تمام احوال ذکر کرنا
بہت بڑا ہے اسلئے بہتر ہے کہ علیحدہ کتاب میں ذکر کیا جائے
انتہے **فصل** میں کہتا ہوں اسکے ساتھ یہ بھی ملانا
مناسب ہے جو علامہ شیخ محمد بن الجزری نے کہا ہے کہ
مقرر کرنا کسی نبی کی قبر کا سوائے قبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحیح نہیں - ہان ہمارے سردار ابراہیم علیہ السلام اس گاؤں
میں ہیں نہ خاصکر اس میدان میں انتہے گویا یہ اسبات کیطرف
اشارہ ہی کہ بعد ظہور روشنی آفتاب کی ستارہ اور چاند کا نور باقی
نہیں رہتا اور تمام دینوں کا سب شہروں اور زمانوں میں نسخ
ہو گیا ہے اور تاکہ کوئی آنحضرت کا زیارت کی باب میں شریک
نہو جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ آن حضرت کا مدینہ میں دفن
ہونا حکمت ہی اگر مکہ میں بیت الحرام کی کسی جانب دفن
ہوتے تو اوس کا رتبہ ناقص ہو جاتا اور مکہ میں بہت
صحابی مدفون ہوئے ہیں لیکن قبریں اونکے

فغیر معروفة کما ذکره الاعلام حتی قبر خدیجة
انما بنی علی ما وقع لبعضهم من المنام ثم اختلفوا
فی مکان مولده علیه السلام والاشهر عند اهل
مکة بالموضع المعروف عند الانام اما ما احدثوا
من موالید ابی بکر وعمر وعلی رضی الله عنهم مع
عدم ثبوتها فلا یظهر وجه التبرک بارضها الا
باعتبار مآل امرهم وعلو قدرهم فی اواخرهم
والا فحین ولادتهم لم یکن لهم شیء من ولایتهم نعم
ظهر فی الاحوال اللاحقة انهم سبقت لهم الحسنی
فی الازل السابقة ومن جملة مفتریات الشیعة
الشنیعة جعل صورة قبر آدم ونوح علیهما السلام
بجنب قبر علی رضی الله عنه مع ان قبره ایضا لیس
بثابت وانما بنی علی امر المنام ونحوه من الکلام و
لعل الباعث علی ما فعلوه انهم لما راوا مقام الشیخین من
الصحابة الکرام فی صریحه علیه السلام قصدوا
بالتزویر جبر علی رضی الله عنه عن تفرده فی ذلك
المقام وکذا ما ینسبون من ابراء الاعمی والاشل والمقعد
ونحوهم فی مقبرة الامام علی بن موسی الرضا علیه
علی ابائه التحیة والثناء فانه زور وبهتان وکذا ما
ادعاه جهلة اهل الحرمین برؤیة النور عند قبره
علیه السلام بخصوص لیلة المعراج فانه کذب من عمل
اهل البطلان والزور واما نوره علیه السلام فهو
فی غایة من الظهور شرقا وغربا واول ما خلق الله
نوره وسماه فی کتابه نورا وفی دعائه علیه
السلام اللهم اجعلنی نورا وفی التنزیل (یریدون

معروف نہین ہین جیسا کہ عالمون نے ذکر کیا ہے حتی کہ قبر خدیجہ علیہا
السلام کی وہ بھی بعض لوگون کے خواب کی دیکھنے سے بنا ہوئے
پھر لوگون نے آنحضرت کی ولادت گاہ مین اختلاف کیا ہے اگرچہ مکہ والون
مین ایک جگہہ معروف ہی۔ لیکن ولادت گاہ ابو بکر اور عمر اور علی کے
مقرر کرنی باوجودیکہ اسکا ثبوت کچھہ نہین۔ اسکے تبرک کی کوئی
وجہ معلوم نہین ہوتی مگر باعتبار انکے مآل امر کی اور انکی علو قدر کی
آخر مین نہ وقت ولادت انکی کے انکو کوئی شئے ولایت سے
حاصل نہ تھے ہان انکے احوال لاحقہ سی معلوم ہوا کہ انکو ازل
مین نیکی حاصل تھے اور شیعون کے افترا سے ہی کہ قبر آدم
اور نوح علیہما السلام کی علی کی قبر کے جانب بنائی ہی باوجودیکہ قبر علی
کی ثابت نہین ہے ہان بعض کے خواب وغیرہ کے موافق بنائی
گئے ہی شاید سبب انکے اسطرح کرنیکا یہ ہوا ہے کہ جب انہون نے
مقام شیخین کا صحابہ سے آنحضرت کی قبر کی جانب دیکھا تو
قریب سی علی کی اکیلا ہونیکا جبر نقصان اسطرح کیا۔ اور
یہ جو لوگ کہتے ہین کہ قبر امام علی بن موسے الرضا
پر اندھا اور لنگڑا اور بیٹھنے والا وغیرہ تندرست ہو
جاتے ہین۔ کذب اور بہتان ہے اور ایسا ہے جو جاہل
لوگ حرمین شریفین کے دعوی کرتے ہین کہ حضرت
کے قبر کے پاس نور دکھلائی دیتا ہے خصوصًا معراج
کے رات مین یہ اہل کذب کا مقولہ ہے لیکن نور آنحضرت
حضرت کا وہ مشرق اور مغرب مین بہت ظاہر ہے
اللہ تعالے نے سب سی پہلے انکا نور پیدا کیا اور قرآن
مین انکا نام نور رکھا اور آن حضرت کی دعا مین ہے
یا اللہ مجھے نور کر دے اور قرآن شریف
مین ہے (ارادہ کرتے ہین ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢

ان يطفؤا نور الله بافواههم ويابى الله الا ان يتم نوره)
وقال تعالى (الله نور السموات والارض مثل نوره) فى قلب
محمد وقال عز وجل (ومن لم يجعل الله له نورا فما له من
نور) لكن هذا النور ليس له الظهور اما فى عين اهل
البصيرة فانها لا تعمى الابصار ولكن تعمى القلوب التى فى
الصدور وفى الخلاصة قال الشيخ قد صنف فى كتب
الحديث وجميع ما احتوت عليه موضوع كموضوعات القضاعى
ومنها الاربعون الودعانية ومنها وصايا على كلها
موضوعة سوى الحديث الاول وهو يا على انت منى بمنزلة
هرون من موسى غير انه لا نبى بعدى قال الصغانى ومنها
وصايا على كلها التى اولها يا على لفلان ثلث علامات
وفى آخرها النهى عن المجامعة فى اوقات مخصوصة كلها
موضوعة وآخر هذه الوصايا يا على اعطيتك فى هذه
الوصية علم الاولين والآخرين وضعها حماد بن عمرو
النصيبى وقال السيوطى فى اللآلى وكذا وصايا على موضوعة
واتهم به حماد بن عمرو وكذا وصايا النبى وضعها عبد الله
بن زياد بن سمعان او شيخه قال الصغانى واول هذه
الودعانيات كان الموت فيها على غيرنا كتب وقد ذكرناه
مع غيره من موضوعات الشباب وآخرها ما من بيت الا
وملك يقف على بابه خمس مرات فاذا وجد الانسان
قد نفد اكله وانقطع اجله القى عليه غم الموت فغشيته
كرباته وغمرته سكراته قال السيوطى فى الذيل ان الاربعين
الودعانية لا يصح فيها حديث مرفوع على هذا النسق
بهذه الاسانيد وانما يصح منها الفاظ يسيرة وان كان
كلامها حسنا وموعظة فليس كل ما هو حق حديثا

کہ اسکی نور کو اپنے منہ سے گل کردین اور انکار کرتا ہے اللہ مگر کہ تمام کرے
اپنے نور کو) اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے (اللہ تعالی آسمانون اور زمین کا نور ہے
مثال اسکے نور کی) محمد کے دل میں ہے اور فرمایا ہے اللہ تعالی نے (اور جسکے لیئے
اللہ تعالی نور نہ کرے تو اوسکے لیئے کچھ نور نہیں ہے) البتہ اوس نور کیلیئے ظہور
نہیں ہے لیکن اہل بصیرت کی آنکھوں مین تو آنکھیں اندھی نہیں ہوتی ہین بلکہ دل
جو سینون مین ہین وہ اندھے ہوتے ہین - اور شیخ نے خلاصہ مین لکھا ہے
کہ حدیثین جو کتابیں تصنیف کی گئی ہین جو ان مسائل پر شامل ہین وہ
موضوع ہین موضوعات قضاعی کے طرح اور اسی قسم سے ہے اربعون
ودعانی اور وصایا علی کے سب سب موضوع ہین سواے اول حدیث کی اور وہ
یہ ہے اے علی تو میرے نسبت بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے سواے اسکے کہ میرے بعد نبی نہیں ہے
کہا صغانی نے اسی قسم سے ہین وصایا علی کی جنکے اول مین اے علی فلانے
کے لئے تین علامتیں ہین) ہے اور آخر مین مجامعت سے اوقات مخصوص مین
نہی) ہے یہ سب موضوع ہین اور آخر ان وصیتوں کے یہ ہے اے علی دیئے اس وصیت
مین تجھے علم پہلون اور پچھلون کا دیدیا ہے یہ حماد بن عمرو نصیبی نے بنائی ہے
اور کہا سیوطی نے لآلی مین وصیتین علی کی موضوع ہین اور حماد بن عمرو
اس سے متہم ہے اور ایسا ہی وہ وصیتین جنکو عبد اللہ بن زیاد بن سمعان
نے یا اوسکے شیخ نے بنایا ہے - کہا صغانی نے ودعانیات کی پہلی
حدیث یہ ہے موت ہمارے غیر پر لکھی گئے تھی اور ہمنے اسکو ساتھ غیر کے موضوعات
شباب سے ذکر کردیا ہے اور انکے آخر کی یہ ہے کوئی ایسا گھر نہیں جسکے دروازے
پر پانچ مرتبہ فرشتہ کھڑا نہو جب دیکھتا ہے کہ کھانا آدمی کا تمام ہوا
ہے اور اجل اسکے قطع ہوگئی ہے تو اوسپر موت کا غم ڈالتا ہے تو اوسکو اون
کے سختی اور مصیبت ڈھانک لیتی ہے کہا سیوطی نے ذیل مین کہ اربعین ودعانیہ
مین کوئی حدیث مرفوع اسطرح پر ان سندون سے صحیح نہیں ہے تھوڑے الفاظ
صحیح ہین اگرچہ کلام اس کے عمدہ اور نصیحت آمیز ہے اور یہ
بات نہیں ہے کہ جو حق ہو وہ حدیث بھی ہے + + +

بل عکسه وهي مسروقة سرقها ابن ودعان من
واضعها زيد بن رفاعة وقيل انه الذي وضع رسائل
اخوان الصفا وكان من اجهل خلق الله في الحديث
واقلهم حياء واجرؤهم على الكذب قال الصغاني ومنها
كتاب فضل العلماء للمحدث شرف البلخي واوله
من تعلم مسئلة من الفقه فله كذا ومن الاحاديث
الموضوعة باسناد واحد احاديث الشيخ المعروف
بابن ابي الدنيا وهو الذي يزعمون انه ادرك عليا
وعمر طويلا واخذ بركابه فركب واصابه ركابه فشجه
فقال مد الله في عمرك مدا واحاديث ابن نسطور الرومي
واحاديث بشر ونعيم بن سالم وخراش عن انس واحاديث
دينار عنه واحاديث ابي هدبة ابراهيم بن هدبة
القيسي ومنها كتاب يكنى بمسند انس البصري مقدار
ثلثمائة يرويه سمعان بن المهدي عن انس واوله امتي
في سائر الامم كالقمر في النجوم وفي الذيل سمعان
بن المهدي عن انس لا يكاد يعرف الصقت به نسخة
مكذوبة قطع الله من وضعها وفي لسان الميزان هي
من رواية محمد بن مقاتل الرازي عن جعفر بن
هارون عن سمعان فذكر النسخة وهي اكثر من
ثلاث مائة حديث اكثر متونها موضوعة قال الصغاني
ومنها الاحاديث التي تروى في تسميتها باحمد لا
يثبت شيء منها ومنها خطبة الوداع عن ابي الدرداء
رفعه واوله لا يركب احدكم البحر عند ارتجاجه قلت و
منها مسائل عبد الله بن سلام في امتحان النبي عليه
السلام وهي قدر كراستين من مهملات الكلام وفي

بلکہ اسکا عکس ہے یہ ابن ودعان نے زید بن رفاعہ سے چوری کی ہے
اور کہا گیا ہے کہ اسی نے رسائل اخوان الصفا بنایا ہے حالانکہ سب خلق اللہ سے
مجہول ہے اور کمتر ہے حیا میں اور جھوٹھ پر بڑا دلیر ہے ۔ کہا صغانی نے
اسی قسم کی ہے کتاب فضل العلما جو محدث شرف البلخی کی ہے ۔ اول اسکا
یہ ہے جو شخص فقہ سے ایک مسئلہ سیکھے تو اسکے لئے اتنا اجر ہے ۔ اور شیخ
ابن ابی الدنیا نے ایک سند سے کئی حدیثیں بنائی ہیں اور یہ وہ شخص ہے
کہ جسکے حق میں لوگ کہتے ہیں کہ اس نے حضرت علی اور عمر کے بہت
مدت تک صحبت کی ہے اور اس نے اونکے رکاب کو پکڑا اور سوار ہوا
تو اوسکو رکاب لگی اور زخمی ہوا پھر اوس نے دعا دی کہ اللہ تعالے تیرے
حیاتی دراز کرے اور حدیثیں ابن نسطور رومی اور حدیثیں بشر اور نعیم
بن سالم اور خراش کے انس سے اور حدیثیں دینار کی اوس سے
اور حدیثیں ابی ہدبہ ابراہیم ابن ہدبہ القیسی کی ایسی ہی ہیں اور
اسی قسم سے ہے مسند انس البصری کی جسمیں مقدار تین سو روایت کے
ہے اسکو سمعان بن المہدی انس سے روایت کرتا ہے اول حدیث
اسکے یہ ہے میری امت تمام امتوں میں مثل چاند کی ہے ستاروں میں
اور ذیل میں ہے کہ سمعان بن المہدی نے انس سے کچھ نہیں لیا اسکو
ایک نسخہ جھوٹھا کہیں سے ملا اللہ تعالے اوسکی بنانی والی کو قطع کرے
اور لسان المیزان میں ہے یہ روایت محمد بن مقاتل رازی کی ہے اوسی جعفر
ابن ہارون سے اوس نے سمعان سے اور نسخہ کا ذکر کیا اوسمیں تین سو روایت
سے زیادہ ہے اکثر متون اوسکی موضوع ہیں لفتنے کہا صغانی نے جو
حدیثیں اسم احمد کی ہیں اونسے کوئی شئے ثابت نہیں ہے اور اسی قسم سے
ابو الدردا سے وداع کا خطبہ جو مرفوع ہے ابتدا اسکا یہ ہے دریا کی جوش
کے وقت کوئی تم سے سوار نہ ہو ۔ میں کہتا ہوں اسی قسم سے ہیں مسائل عبد اللہ
بن سلام کے جو اوس نے امتحان کے لئے آنحضرت سے پوچھے تھے اور وہ
مہمل کلام سے قدر بیاض کے ہوگئے ۔ اور +

اللآلی الخطبة الاخیرة عن ابی هریرة وابن عباس
بطولها موضوع اتهم به میسرة بن عبد ربه لا بورك
فیه عند ربه وفی الوجیز قال ابن عدی کتبت
جملة عن محمد بن الاشعث عن موسی بن اسمعیل
ابن موسی بن جعفر عن ابائه الی علی رفعها اذا
خرج الینا نسخة قریبا من الف حدیث عن موسی
المذکور من ابائه بخط طری عامتها مناکیر قال
الدارقطنی انه من ایات الله وضع ذلك الکتاب
یعنی العلویات قال العسقلانی وسماه السنن وکله
بسند واحد لا خیل ابقی من الادهم ولا مرأة کابنة
العم وعبد الله ابن احمد عن ابیه عن علی الرضا عن
ابائه یروی نسخة موضوعة باطلة ماینفك عن
وضعها وعن وضع ابیه کذا ذکره بعضهم ونسبة الوضع
الی الرضاء وابیه غیر مرضیة کذا نسبته الی عبد الله
بن احمد غیر صحیحة ان کان المراد به الامام احمد
بن حنبل فتامل فانه محل زلل ثم اسحق الملطی له
اباطیل منها لا یحل لامرءة تومن بالله ان تضع الفرج
علی السرج ومن منع الماعون لزمه طرف البخل
قلت فی الثانی مستفاد من قوله تعالی (ویمنعون الماعون)
ومنها لعن الله الناظر والمنظور الیه ومنها لا تقولوا
مسیجد ولا مصیحف ونهی عن تصغیر الاسماء
المعظمة وان یسمی حمدون وعلوان ویموس و
غیر عاد وروی عن ابن جریج عن عطا عن ابی سعید
الوصیة لعلی فی الجماع وکیف یجامع فانظر الی هذا
الدجال ما اجراه قلت راد بالدجال الراوی عن ابن

لآلی میں ہے کہ خطبہ اخیرہ ابی ہریرہ اور ابن عباس سے تمامہ موضوع ہے
میسرہ بن عبد ربہ اوس سے متہم ہے اللہ تعالی اسکو برکت نہ دے۔ اور وجیز
میں ہے کہا ابن عدی نے میں نے چند جملہ محمد بن اشعث سے اوسنے موسی بن
اسمعیل سے اور ابن موسی بن جعفر سے اوسنے اپنے باپ سے
علی تک اوسنے انکو مرفوع کیا تھا لکھی تھے کہ کسی شخص نے ہمارے
پاس ایک نسخہ جسمیں تخمینا ہزار حدیث کی ہوگی موسے مذکور سے
اوسنے باپ سے تازہ خط سے لکھا ہوا پیش کیا اکثر اوسمیں منکر حدیثیں
تہیں کہا دارقطنی نے یہ اللہ تعالی کے نشانیوں سے ہے اس کتاب کو
علویوں نے بنایا ہے کہا عسقلانی نے اوسنے اسکا نام سنن کہا وہ تمام
کتاب ایک سند سے ہے نہیں کوئے گھوڑا اچھا ادہم سے کسے قسم
کوئی گھوڑا باقی اور نہ کوئی عورت مثل بیٹی چچا کے۔ عبد اللہ ابن احمد
باپ سے وہ علی رضا سے وہ اپنے باپ سے ایک نسخہ موضوعہ باطلہ روایت کرتا ہے
وضع یا اوسکے باپ کے وضع سے خالی نہیں ہے ایسا ہی بعضوں نے ذکر کیا ہے
اور نسبت وضع کی رضا کیطرف یا اوسکے باپ کے طرف کرنی پسندیدہ نہیں ہے
اور ایسا ہی نسبت عبد اللہ بن احمد کیطرف صحیح نہیں اگر مراد اس سے امام احمد
بن حنبل ہوں۔ فکر کر اسلئے کہ محل لغزش کا ہے۔ پھر ملطی ہی اسکے
بہت جہوٹہ باتیں ہیں بعض انسے جو عورت اللہ تعالی سے ایمان لائی ہے
اسکو حلال نہیں کہ کاٹھی پر فرج رکھے۔ اور جسنے کسو کو برتنوں سے منع کیا
بخل اوسکو لازم ہوا۔ میں کہتا ہوں دوسری شق اس آیت سے مستفاد ہوئی
منع کرتی ہیں برتنوں سے) اور بعض انسے اللہ تعالی ناظر اور منظور الیہ پر لعنت کرے
اور بعض انسے مسیجد اور مصیحف تصغیر سے کہو اور معظم ناموں کے تصغیر سے
منع کیا اور حمدون یا علوان یا یموس وغیرہ نام رکھنے سے منع کیا اور ابن
جریج نے عطا سے اوسنے ابی سعید سے علی کو وصیت جماع کے
باب میں اور کس طرح جماع کرے روایت کی ہے۔ اس دجال کو دیکھنا چاہیے
کہ کیسی اوسنے دلیری کی ہے۔ میں کہتا ہوں مراد اسکے دجال سے وہ ہے جسنے

جريج والا فهو امام جليل وقال الديلمي اسانيد كتاب
العروس لابي الفضل جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد بن
علي بن الحسين واهية لا يعتمد عليها واحاديثه منكرة
قلت ومن القواعد الكلية ان نقل الاحاديث النبوية
والمسائل الفقهية والتفاسير القرآنية لا يجوز الا من
الكتب المتداولة لعدم الاعتماد على غيرها من
وضع الزنادقة والحاق الملاحدة بخلاف الكتب المحفوظة
فان نسخها يكون صحيحة متعددة وقد حكى السيوطي
عن ابن الجوزي ان من وقع في حديثه الموضوع والكذب
والقلب انواع منهم من غلب عليه الزهد فغفل عن
الحفظ او ضاعت كتبه فحدث من حفظه فغلط في نقله
ومنهم قوم ثقات لكن اختلط عقولهم في اواخر اعمارهم
ومنهم من روى الخطأ سهوا فلما رأى الصواب
وايقن لم يرجع انفة ان ينسبوه الى الغلط ومنهم زنادقة
وضعوا قصدا الى افساد الشريعة وايقاع الشك
والتلاعب بالدين وقد كان بعض الزنادقة يتغفل
الشيخ فيدس في كتابه ما ليس من حديثه ومنهم
من يضع لنصرة مذهبه ومنهم من يضع حسبة
ترغيبا وترهيبا ومنهم من جاز وضع الاسانيد لكلام
حسن ومنهم من قصد التقرب الى السلطان ومنهم القصاص
لانهم يريدون احاديث ترقق وتنفق انتهى وروي
عن مالك قال دخلت على المهدي والمجلس غاص
باهله فاذا بين الخليفة والوزير فرجة فجلست
بينهما فحدثته مرفوعا اذ ضاق المجلس على
كل [illegible] مجلس عالم في الذيل [illegible] ومالك

جریج سے روایت کی ہے ورنہ یہ تو امام جلیل القدر ہے اور کہا دیلمی نے کتاب
العروس کے ابی الفضل جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین کے
سندیں واہیات ہیں اونپر کچھ اعتماد نہیں ہے اور حدیثیں اونکی منکر ہیں
میں کہتا ہوں قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ بیان کرنا کسی حدیث کا یا مسئلے فقہی
کا یا تفسیر قرآن کا سوائے کتب متداولہ کی جائز نہیں اسلئے کہ بسبب وضع
زنادیق کے اور الحاق ملاحدہ کی سوائے انکی کسی پر اعتماد نہیں ہے بخلاف
کتب محفوظہ کی اسلئے کہ انکے نسخے صحیح اور بہت موجود ہیں اور سیوطی نے
ابن جوزی سے حکایت کی ہے کہ جنکے حدیث میں وضع اور کذب اور
قلب واقع ہوا ہے کئی قسمیں ہیں بعض وہ زاہد ہیں جنپر زہد غالب ہوا
تو حفظ سے غافل ہو گئے یا کتابیں جاتی رہیں تو یاد سے حدیثیں بیان
کرنے لگے تو نقل میں غلطی کی اور بعض ثقہ لوگ ہیں لیکن آخر
عمر میں انکے عقل مختلط ہو گئی اور بعض جگہ سہو سے خطا ہوا
پھر جب اونسے صواب معلوم کیا بسبب حمیت کی نہ لوٹ سکا تاکہ
لوگ اسکو غلطی کیطرف منسوب کریں اور بعض ایسے زندیق ہیں جنہوں
نے شریعت میں فساد ڈالنے کیلئے اور دین میں شک اور کھیل کرنیکے لئے
قصداً حدیثیں بنائیں۔ اور بعض زندیقوں نے شیخ کو بہلانے کیلئے ایسی حدیثیں
بیان کیں جو کتاب میں نہ تھیں اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے اپنے دین
کی نصرت کی لئے حدیثیں بنائیں۔ اور بعضوں نے حسین کلام کرنیکے لئے
سندیں وضع کیں اور بعضوں نے بادشاہ کا تقرب کرنی کے لئے بنائیں۔ اور بعض
قصہ خوانوں نے ایسی حدیثیں جنمیں نرمی اور خرچ کا ذکر تھا وضع کیں
اور مالک سے روایت ہے کہ کہا اوس نے میں مامون پر داخل
ہوا اور مجلس اوس وقت خاص اپنے اہلوں سے تھی ناگاہ خلیفہ
اور وزیر کے درمیان کچھ جگہ خالی تھی میں انکے درمیان بیٹھا
اور میں نے اونسے مرفوع حدیث بیان کی کہ جب مجلس میں تنگی
ہو تو دوسرا اور [illegible] درمیان عالم کی جگہ ہے ذیل میں [illegible] کہ یہ منکر ہے مالک

لم يبق الا زمن الماسون وفى الذيل اخرج الحرث بن اسامة فى مسنده عن داؤد بن المحبر بضعا و ثلاثين حديثا قال العسقلانى كلها موضوعة منها ان الاحمق يصيب بحمقه اعظم من فجور الفاجر وانما يرتفع العباد غدا فى الدرجات وينالون الزلفى من ربهم على قدر عقولهم ومنها افضل الناس اعقل الناس ومنها قيل يا رسول الله ما اعقل هذا النصرانى فزجره فقال مه ان العاقل من يعمل بطاعة الله ووضع سليمان بن عيسى بضعا وعشرين حديثا منها قيل لعلقمة ما اعقل النصارى فقال فان ابن مسعود كان ينهانا ان نسمى الكافر عاقلا ومنها ركعتان من العاقل افضل من سبعين ركعة من الجاهل ولو قلت سبعمائة ركعة لكان كذلك ومنها ان عدى بن ابى حاتم الطائى اطرى اباه وذكر من سودده وشرفه وعقله فقال عليه السلام ان الشرف والسودد والعقل فى الدنيا والاخرة للعامل بطاعة الله فقال يا رسول الله انه كان يقرى الضيف ويطعم الطعام ويصل الارحام ويعين النوائب ويفعل ويفعل فهل ينفع ذلك شيئا قال لا ان اباك لم يقل قط رب اغفر لى خطيئتى يوم الدين وفى الذيل ايضا ان قصة رحيل بلال ثم رجوعه الى المدينة بعد رؤيته عليه السلام فى المنام واذانه بها وارتجاج اهل المدينة لا اصل له وهى بينة الوضع انتهى وكان ابن حجر المكى ما اطلع عليه وذكره فى كتابه [illegible] الزيادة وفى الذيل ايضا انه عليه السلام

ماسون کے زمانہ تک جیتا نہین رہا - اور ذیل مین ہے کہ حارث بن اسامہ نے مسند مین داؤد بن المحبر سے تیس پر چند حدیثین روایت کی ہین کہا عسقلانی نے کہ سب موضوع ہین بعض انمین سے یہ ہین کہ احمق اپنے حمق کے سبب فاجر سے بڑھکر گناہ کرتا ہے قیامت کے دن آدمی بلند درجے اپنے رب سے اپنی اپنی عقل کے موافق حاصل کرینگے - بعض ان سے افضل آدمیون کا وہ ہے جو سب سے زیادہ عاقل ہو اور بعض انمین سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ نصرانیون سے کون زیادہ عاقل ہے فرمایا ٹہہر عاقل وہ ہے جو اللہ تعالی کی اطاعت کی موافق عمل کرے - اور سلیمان بن عیسے نے بیس سے زیادہ حدیثین بنائی ہین بعض انمین یہ ہے علقمہ سے پوچہا گیا نصاری سے کون زیادہ عقلمند ہے کہا اوسنے چپ رہ اسلئے کہ ابن مسعود ہمکو منع کرتا تہا کہ کافر کو عقلمند کہین اور بعض انمین سے دو رکعت عاقل کے بہتر ہین جاہل کے ستر رکعت سے اگر مین سات سو رکعت کہون البتہ ایسا ہی ہے - اور بعض انمین سے عدی بن حاتم نے اپنے باپ کی صفت کی اور اوسکی سرداری و شرافت اور عقل کا بیان کیا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شرافت اور سرداری اور عقل دنیا اور آخرت مین اسکے لئے ہے جو اللہ تعالی کی اطاعت کرے پہر کہا اوسنے یا رسول اللہ وہ مہمانون کی ضیافت کرتا تہا اور صلہ رحم کرتا تہا اور سختی مین لوگون کی اعانت کرتا تہا اور ایسے ایسے اور کام کرتا تہا کیا اسکو اس سے کچہ نفع ہوگا فرمایا نہین اسلئے کہ تیری باپ نے کبہی یہ کلمہ نہ کہا تہا یا اللہ میرے گناہ بخش دے اور بہی ذیل مین ہے بلال کی روانگی کا قصہ پہر اسکا مدینہ کیطرف لوٹنا بعد دیکہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب مین اور مدینہ مین اسکا اذان دینا اور مدینہ والونکا کانپنا - اس کا کچہ اصل نہین اور اسکا موضوع ہونا ظاہر ہے انتہے اور ابن حجر مکی اسپر واقف نہین ہوا اور اسنے اسکو کتاب الموضوع مین ذکر کیا ہے - اور بہی ذیل مین ہے کہ آنحضرت

لما ارد ان یبنی مسجد المدینة اتاه جبرائیا علیه
السلام فقال ابنه سبعة اذرع طولا فی السماء غیر
مزخرفة ولا منقشة لم یوجد وفیه ایضا انه علیه السلام
اذا کان یصلی ظن الظان انه جسد لا روح فیه وفی المختصر
رجلان من امتی لیقومان الی الصلوة ورکوعهما
وسجودهما واحد وانما بین صلوتیهما کما بین السماء
الارض موضوع وفیه ایضا کان علیه السلام لا یجلس الیه
احد یصلی الا خفف صلوته واقبل علیه فقال الک حاجة
فاذا فرغ من حاجته عاد الی صلوته لم یوجد وفیه ایضا
لا یصح فی صلوة الاسبوع شیء وفی لیلة الجمعة اثنی
عشرة رکعة بالاخلاص عشر مرات باطل لا اصل له
وکذا رکعتان باذا زلزلت خمسة عشرة مرة وفی
روایة خمسین مرة والکل منکر باطل ویوم الجمعة
رکعتان والاربع والاثنا عشر لا اصل له وقبل الجمعة اربع
رکعات بالاخلاص خمسین مرة لا اصل له وکذا
صلوة عاشوراء وصلوة الرغائب موضوع بالاتفاق
کذا بقیة صلوات لیالی رجب ولیلة السابع والعشرین
من رجب ولیلة النصف من شعبان مائة رکعة فی کل رکعة
عشر مرات بالاخلاص ولا تغتر بذکرها فی قوت
القلوب واحیاء العلوم ولا بذکر الثعلبی فی تفسیره
کذا فی شرح الاوراد ثم فی المواهب ما یذکره القصاص
من ان القمر دخل فی جیب النبی علیه السلام وخرج
من کمه فلیس له اصل کما حکاه الشیخ بدر الدین الزرکشی
عن شیخه العماد بن کثیر وفی حیوة الحیوان للدمیری
قال القرطبی یقال للصرد الصوام ودوینا فی معجم

صلوٰۃ الرغائب وغیرها

جب مسجد مدینہ کی بنائی شروع کی تو انکے پاس جبرئیل علیہ السلام
آئے کہا اسکو بناؤ سات گز لمبی جگہ آسمان میں ہو جو منقش نہیں ہے
نہیں پائی گئی اور اسمیں ہے کہ جب آنحضرت نماز پڑھتے تھے تو دیکھنے
والا گمان کرتا کہ بدن بلا روح ہے - اور مختصر میں ہے کہ دو آدمی میری
امت سے ایسے ہیں جب نماز کیطرف کھڑے ہوتے ہیں تو رکوع اور سجود
انکا یکساں معلوم ہوتا ہے حالانکہ دونوں کی نماز میں آسمان زمین کا
فاصلہ ہے - اور یہ بھی اسمیں ہے کہ جب آنحضرت نماز پڑھتے اور کوئی
آدمی دوسرا انکے پاس جا بیٹھتا تو نماز میں تخفیف کرتے اور اوسکی طرف
متوجہ ہوتے اور پوچھتے کیا تجھ کو کچھ حاجت ہے جب اوسکی حاجت سے
فارغ ہوتے تو نماز کیطرف عود کرتے - نہیں پائی گئی اور یہ بھی اسمیں
ہے کہ کوئی حدیث ان ایام کی نماز میں صحیح نہیں ہوا اور جمعہ کی رات
میں بارہ رکعت میں ہر ایک رکعت میں دس مرتبہ سورت اخلاص پڑھنی باطل
ہے اسکا کچھ اصل نہیں اور ایسا ہی دو رکعت ہر ایک میں پندرہ مرتبہ اذا زلزلت
پڑھنا اور ایک روایت میں پچاس مرتبہ منکر باطل ہے - اور جمعہ دن دو رکعت
اور چار اور بارہ انکا کچھ اصل نہیں اور پہلے جمعہ کی چار رکعت ہر ایک میں
پچاس مرتبہ سورت اخلاص پڑھنی - اسکا کچھ اصل نہیں اور ایسا ہی عاشورہ کی نماز اور
رغائب کی نماز بالاتفاق موضوع ہے اور ایسا ہی باقی نمازیں رجب کی ستائیسویں
رجب اور شعبان کی نصف میں سو رکعات ہر رکعت میں دس مرتبہ سورۂ اخلاص
پڑھنی اور انکا ذکر قوت القلوب اور احیاء العلوم میں اور ثعلبی کے
تفسیر میں دیکھ کر فریفتہ نہ ہونا چاہیے اور ایسا ہی جو شرح
اوراد اور مواہب میں قصہ خوان ذکر کرتے ہیں کہ چاند حضرت
کے جیب میں داخل ہو کر آستین سے خارج ہوا - اس کا
کچھ اصل نہیں ہے - جیسا کہ شیخ بدر الدین زرکشی نے شیخ
عماد بن کثیر سے حکایت کی ہے اور حیات الحیوان دمیری میں
ہے کہا قرطبی نے چڑیوں کے لئے روزہ دار نام رکھا جاتا ہے - اور معجم

عبد الباقی ابن قانع عن ابی غلیط امیۃ بن خلف
الجمحی قال رآنی رسول الله علیه السلام وعلی یدی
صرد فقال هذا اول طائر صام یوم عاشوراء و
الحدیث مثل اسمه غلیط فقد قال الحاکم هو من
الاحادیث التی وضعها قتلة الحسین رضی الله عنه
وهو حدیث باطل ورواته مجهولون انتهی والتشهیر قد
بین العلماء ان زمان الرؤیا فی ایام الوحی کان ستة
اشهر فقد صرح التوربشتی بانه لیس له اصل ووافقه
النووی فی شرح مسلم واما ما اخرجه الدولابی
عن الحسین بن علی قال کان رأس رسول الله علیه
السلام فی حجر علی وهو یوحی الیه فلما سری عنه قال یا
علی صلیت العصر قال لا قال اللهم انك تعلم انه
کان فی حاجتك وحاجة رسولك فرد علیه الشمس
فردها علیه فصلی وغابت الشمس فقد قال العلماء انه
حدیث موضوع ولم ترد الشمس لاحد وانما حبست لیوشع
بن نون کذا فی ریاض النضرة فی مناقب العشرة الا
انه ذکره فی الشفاء من روایة الطحاوی وبینت وجهه
فی شرحه وکذا فی الیسیر علی وجه الاستیفاء وقال
الشیخ الجوزی فی شرح المصابیح واما ما یزاد بعد
قوله اللهم انت السلام ومنك السلام من نحو
الیك یرجع السلام فحینا ربنا بالسلام وادخلنا
دارك دار السلام فلا اصل له بل هو مختلق بعض
القصاص وحکی الشیخ العلامة الزین العراقی انه اشتهر
بین العوام ان من قطع صلوة الضحی یترکها احیانا
یعمی فصار کثیر منهم یترکها اصلا لذلك ولیس

عبد الباقی بن قانع مین ابی غلیط امیہ بن خلف جمحی سے ہی کہا
اوس نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا اور میرے ہاتہہ پر چڑیا
تھی فرمایا یہ پہلا جانور ہے جس نے عاشورا کی دن روزہ رکھا تھا یہ اوسکے
نام کیطرح غلط ہے۔ کہا حاکم نے یہ ان حدیثون سے ہے جو امام حسین کے قاتلون
نے بنائی ہین یہ حدیث باطل ہے اور راوی اسکے مجہول ہین اور عالمون
مین مشہور ہے کہ زمانہ خوابکا وحی کے وقت مین چہہ مہینہ تک تہا تو ربشتی
نے تصریح کی ہے کہ اسکا کچہہ اصل نہین ہے اور نووی
شرح مسلم مین اسی کا تابع ہوا ہے لیکن جو دولابی نے حسین بن
علی سے روایت کی ہے کہ سر مبارک آنحضرت کا علی کی گود مین تہا اور
آنحضرت کی طرف اوسوقت وحی ہو رہا تہا جب آنحضرت سے وحی کہل
گیا فرمایا ای علی کیا تو نے نماز عصر کی پڑہی ہے کہا نہین اوسوقت آن
حضرت نے دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے کہ یہ شخص تیری حاجت اور تیرے
رسول کے حاجت مین تہا اللہ تعالی نے سورج لوٹا یا پہر نماز پڑہی اور
سورج غروب ہوا کہا عالمون نے یہ حدیث موضوع ہے اور سورج
کیلئے نہین لوٹایا گیا مگر یوشع بن نون کے لئے بند رکہا گیا تہا ایسا ہی
الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ مین ہے مگر شفا مین روایت طحاوی سے
مذکور ہے اور وجہ اسکے بینی شرح مین بیان کی ہے۔ اور پورے حدیث کتب
سیر مین ہے اور کہا شیخ جوزی نے شرح مصابیح مین لیکن وہ زیادتی
کہ بعد اس قول کی ہے (یا اللہ تو سلام ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے)
اس طرح سے اور تیری طرف سلامتی رجوع کرتی ہے پس زندہ رکہ
ہمکو اے ہمارے رب ساتہہ سلام کے اور ہمکو دار السلام مین
داخل کر اس کا کچہ اصل نہین ہے بلکہ یہ بعض قصہ خوانون
کے بناوٹ ہے۔ اور شیخ علامہ زین عراقی نے حکایت
کی ہے کہ عوام الناس مین مشہور ہے کہ جو شخص نماز چاشت
کو جان بوجہکر توڑی تو اندہا ہوگا اسلئے بہت لوگ اسکو ہرگز پڑہتے ہی نہین

لما قالوه اصل بل الظاهر انه مما القاه الشيطن على
السنتهم ليحرمهم الخير الكثير قلت ومن هنا ترك
النساء صلوة الضحى ونحوها بحدوث الحيض فيهن
وقد تقدم بطلان حديث تارك الورد ملعون و
قال ابن امير الحاج وفي ذي الحليفة آبار يسميها
العوام آبار علي وانه قاتل الجن في بعض تلك الآبار
وهو كذب من قائله **فصل** وقد سئل ابن قيم
الجوزية هل يمكن معرفة الحديث الموضوع بضابط
من غير ان ينظر في سنده فقال هذا سؤال عظيم
القدر وانما يعرف ذلك من تطلع في معرفة سنن
الصحيحة وخلطت بلحمه ودمه وصار له فيها
ملكة واختصاص شديد بمعرفة السنن والآثار
ومعرفة سيرة رسول الله عليه السلام وهديه فيما يامر
به وينهى عنه ويخبر عنه ويدعو اليه ويحبه ويكرهه و
يشرعه للامة بحيث كانه مخالط له عليه السلام
بين اصحابه الكرام فمثل هذا يعرف من احواله وهديه
وكلامه واقواله وافعاله وما يجوز ان يخبر به وما
لا يجوز ما لا يعرفه غيره وهذا شان كل متبوع مع
تابعه فان للاخص به الحريص على تتبع اقواله وافعاله
من العلم بها والتمييز بين ما يصح ان ينسب اليه وما لا
يصح ليس لمن لا يكون كذلك وهذا شان المقلدين
مع ائمتهم يعرفون من اقوالهم ونصوصهم و
مذاهبهم واساليبهم ومشاربهم ما لا يعرفه غيرهم
فمن ذلك ما روى جعفر بن حسن عن ابيه عن ثابت
عن انس يرفعه من قال سبحان الله وبحمده غرس الله

اسکا کچھ اصل نہیں بلکہ ظاہر یہی ہے کہ یہ بات شیطان نے انکی زبانوں پر ڈالدی
تھی تاکہ خیر کثیر سے محروم رہیں میں کہتا ہوں اسی لئے عورتوں نے
نماز چاشت وغیرہ کو بسبب حیض کے چھوڑ دی ہے اور حدیث
تارک ورد کا ملعون ہے کا بطلان گذر چکا ہے اور کہا امیر ابن الحاج
نے ذی الحلیفہ میں کوئیں ہیں جنہیں عوام الناس علی رض کی کوئیں
مشہور کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اونہوں نے جنوں سے ان کنوؤں پر مقابلہ
کیا ہے یہ کذب ہے اسکے قائل کا **فصل** ابن قیم جوزی سے سوال ہوا
کہ معرفت حدیث موضوع کی کسی ایسی قاعدہ سے معلوم ہو سکتی ہے جسمیں
اسکے سند دیکھنے نہ پڑے جواب دیا کہ یہ بڑا عظیم القدر سوال ہے اس سے
وہ شخص اطلاع پا سکتا ہے جو معرفت سنن صحیحہ میں مہارت کامل
رکھے اور وہ سنن صحیحہ اوسکے گوشت م اور اسکو انہیں ملکہ اور خصوصیت
(م اور لہو سے مل جاویں)
معرفت سنن اور آثار اور معرفت آن حضرت کی سیر اور امر اور نہی کا
اور دعوت اور محبت اور کراہت آنحضرت کا اور مشروعیت آنحضرت کے
امت کی لئے وغیرہ چیزوں کا کامل طور سے ہو جاوے اسطرح سے گویا
آن حضرت کی اصحابوں میں ملجاوے ایسا شخص آنحضرت کی احوال اور
ہدایت اور کلام اور اقوال اور افعال اور وہ امر جنکی خبر دینی جائز ہے
اور جنکی نہیں معلوم کرسکتا ہے اسکا غیر نہیں کرسکتا ایسا ہی حال ہے
ہر متبوع کا اپنے تابع سے اسلئے کہ اسکو اپنے پیشوا کی اقوال
اور افعال کے تتبع کی حرص ہے اور اسکو پیشوا کی اقوال صحیحہ میں
ایسے تمیز ہوتی ہے جو غیر کو نہیں ہوتی یہی حال مقلدین کا اپنے
اماموں سے ہے انکے اقوال اور نصوص اور مذہب اور مشارب اور
اسالیب اور مشارب ایسا پہچانتے ہیں جو غیر نہیں پہچان سکتے پس
بعض اس طریقہ سے یہ ہے جو جعفر بن حسن نے اپنے
باپ سے اونہوں نے ثابت سے اونہوں نے انس سے مرفوعاً روایت
کے ساتھ بیان کیا ہے جنہے کہا سبحان اللہ تعالی کی پاکی اور حمد کرتا ہوں اللہ تعالی اوسکے لئے

الف الف نخلة في الجنة اصلها ذهب فجعفر هذا
هو جعفر بن حسن بن فرقد ابو سليمان القصاب البصري
قال ابن عدي احاديثه منكرة وقال الازدي يتكلمون فيه
واما ابوه فقال يحيى بن معين لا شئ ولا يكتب حديثه
قال النسائي والدارقطني ضعيف وقال ابن حبان
خرج من حد العدالة وقال ابن عدي عامة ما يرويه
غير محفوظة ومن ذلك ما رواه ابن منده وغيره
من حديث احمد بن عبد الله الجويباري الكذاب
عن شقيق عن ابراهيم بن ادهم عن يزيد عن
اويس القرني عن عمر وعلي عن النبي عليه السلام من
دعا بهذه الاسماء اللهم انت حي لا تموت وغالب لا
تغلب وبصير لا ترتاب وسميع لا تشك وصادق لا
تكذب وصمد لا تطعم وعالم لا تعلم الى ان قال
فوالذي بعثني بالحق لو دعي بهذه الدعوات على
صفايح الحديد لذابت وعلى ماء جار لسكن ومن دعا
عند منامه بها بعث بكل حرف منها سبعمائة الف
ملك يسبحون له ويستغفرون له وتابعه كذاب
آخر سليمان بن عيسى عن الثوري عن ابراهيم بن
ادهم وهذا وامثاله مما لا يرتاب من له ادنى
معرفة بالنبي عليه السلام وكلامه انه موضوع
مختلق وافك مفترى عليه ومن ذلك ما رواه
عباس بن الضحاك البلخي كذاب بشر عن عمر بن
الضحاك مجهول لا يعرف عن ابن معاوية عن ابي
صالح عن ابي هريرة عن النبي عليه السلام من كتب
بسم الله الرحمن الرحيم لم يقم الهاء التي في الله

دس لاکھ کھجور کا اصل جنت مین ہو جیسا کہ سونی ہی شخص جعفر بن حسن بن
فرقد ابو سلیمان القصاب البصری ہے کہا ابن عدی نے اسکی حدیثین منکر ہین
کہا ازدی نے لوگ اسمین کلام کرتے ہین لیکن باپ اسکا کہا یحیی بن
معین نے کچھ شے نہین اور اسکے حدیث نہ لکھی جاوے کہا نسائی
اور دارقطنی نے یہ ضعیف ہے اور کہا ابن حبان نے یہ حد عدالت سے
نکل گیا ہے اور کہا ابن عدی نے حدیثین اسکی محفوظ نہین ہین اور
اسے قسم سے ہے جو ابن منده وغیرہ نے احمد بن عبد اللہ الجویباری
کذاب سے اور اسنے شقیق سے اوسنے ابراہیم بن ادہم سے اوس نے
یزید سے اوسنے اویس قرنی سے اوسنے عمر اور علی سے اونہون نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جو شخص ان اسموں سے دعا
کریگا الٰہی اللہ تو زندہ ہے نہین مرتا اور غالب ہے مغلوب نہین ہوتا اور بصیر
سمیع تو شک نہین کرتا اور صادق ہے کہ کذب نہین ہوتا اور بے نیاز تو کو
کہاتا نہین اور عالم ہو وغیرہ وغیرہ یہانتک کہی قسم ہے مجھے اوس ذات کی
جسنے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر کوئی ان کلموں سے لوہے کی تختون
پر دعا کرے تو پگھل جاوینگے اور اگر پانی جاری پر کرے تو ٹھیر جاوے اور جو سوتے وقت پڑھے تو ہر ایک حرف
کے ساتھ سات لاکھ فرشتے سے اوٹھایا جاویگا جو اسکے لئے تسبیح کرینگے
اور بخشش مانگینگے - اسے کا ایک اور کذاب یعنے سلیمان
بن عیسی ثوری سے وہ ابراہیم ادہم سے تابع ہوا ہے یہ
حدیث اور جو اوسکے مثل ہو جسکو آنحضرت سے ادنی علاقہ بھی ہو
معلوم کریگا کہ یہ موضوع ہے اور آنحضرت پر افترا ہے اور اسے قسم سے
ہے جو عباس بن ضحاک بلخی کذاب نے بشر سے عمر بن ضحاک مجہول
سے اوسنے ابن معاویہ سے اوس نے اعمش سے اوس
نے ابی صالح سے اوس نے ابی ہریرہ سے اوس نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو شخص بسم اللہ
الرحمن الرحیم لکھے اللہ اوس کی لئے ہا کے لکھنے سے بغیر

الا کتب الله له الف الف حسنة ومحا عنه الف
الف سيئة ورفع له الف الف درجة ومن ذلك
ما رواه ابو العلاء عن نافع عن ابن عمر يرفعه من
كفن ميتا فان له بكل شعرة يصيب كفنه عشر
حسنات وابو العلاء هذا يروي عن نافع ما ليس في
حديثه ولا يجوز الاحتجاج به وهذا الحديث
قد رواه الحسن بن سفيان حدثنا ابو الربيع الزهراني
حدثنا الصلت بن الحجاج حدثنا ابو العلاء
قال الدارقطني يقال ان ابا العلاء هو الخفاف
الكوفي واسمه خالد بن طهمان انتهى وقال يحيى بن
معين هو ضعيف خلط قبل موته بعشر سنين و
كان قبل ذلك ثقة وكان في تخليطه كل ما جاء
به يقرؤه ومن ذلك حديث يرويه محمد بن عبد الرحمن
بن البيلماني عن ابن عمر عن النبي عليه السلام
من صام يوم صبيحة يوم الفطر فكانما صام الدهر
وهذا حديث باطل موضوع على رسول الله عليه السلام
وابن البيلماني يروي المناكير قال البخاري وابو حاتم
الرازي والنسائي هو منكر الحديث وقال يحيى بن
معين ليس بشئ وقال الدارقطني والحميدي ضعيف
قال ابن حبان حدث عن ابيه بنسخة شبيهًا بمائتين
حديثا كلها موضوعة لا يجوز الاحتجاج به ولا
ذكره الا على وجه التعجب ومن ذلك حديث من صام
يوم عاشوراء كتب الله له عبادة ستين سنة هذا
باطل يرويه حبيب بن ابي حبيب عن ابراهيم الصائغ
عن ميمون بن مهران عن ابن عباس وحبيب هذا

ہزار نیکی لکھتا ہے اور لاکھہ برائی اوس سے دور کرتا ہے اور لاکھہ درجہ
اوسکے لئے بلند کرتا ہے اور اسی قسم سے ہے جو ابو العلا نے نافع سے اور نے
ابن عمر سے مرفوعًا روایت کی ہے جو شخص میت کو کفن دیوے تو جو بال
اوس شخص کا میت کی کفن سے لگے اوسکے بدلے اسکو دس دس نیکیاں
ملینگی یہ ابو العلا نافع سے ایسی روایتیں ذکر کرتا ہے جو اوس سے مروی نہیں
ہیں اور اوس سے حجت پکڑنی جائز نہیں ہے اور یہ حدیث حسن بن سفیان نے
روایت کی ہے کہا اوس نے حدیث کی ہم سے ابو الربیع زہرانی نے کہا حدیث
کی ہم سے صلت بن حجاج نے کہا اوس نے حدیث کی ہم سے ابو العلانے کہا
دار قطنی نے یہ ابو العلا خفاف کوفی ہے اور نام اسکا خالد بن طہمان ہے
انتہے اور کہا یحیی بن معین نے یہ ضعیف ہے دس برس موت سے پہلے
اسکو غلط کیا گیا تہا اور پہلے اس سے ثقہ تہا اور غلط کی وقت جو چیز
اوسکی پاس آتی پڑھ لیتا اس قسم کی یہ حدیث ہے جو محمد بن عبد الرحمن بن
بیلمانی نے ابن عمر سے اونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے
جس نے عید فطر کی صبح کو روزہ رکہا گویا وہ صائم الدہر ہوا یہ
حدیث باطل موضوع ہے اور ابن البیلمانی حدیثیں منکرہ روایت
کرتا ہے کہا بخاری اور ابو حاتم رازی اور نسائی نے یہ منکر ہے اور
کہا یحیی بن معین نے یہ کچہ شے نہیں ہے اور کہا دارقطنی اور حمیدی
نے ضعیف ہے اور کہا ابن حبان نے اوس نے اپنے باپ سے ایک نسخہ
ظاہر کیا ہے جس میں اسی حدیثیں ہیں تمام سب موضوع
ہیں ان سے حجت پکڑنی اور انکا ذکر کرنا جائز نہیں مگر وجہ تعجب سے
اور اوسی نسخہ سے یہ حدیث ہے جو شخص عاشورہ کے دن روزہ رکہے
اللہ اوسکے لئے ساٹھ برس کی عبادت لکھتا ہے یہ
باطل ہے اسکو حبیب بن ابی حبیب نے ابراہیم سے اونے
میمون بن مہران سے اوس نے ابن عباس سے
روایت کی ہے یہ حبیب وہ + + + + + - +

حبیب کان یضع الاحادیث ومن ذلک بہ حدیث
یرویہ ذکریا بن ذویل الکندی الکذاب الاشر عن
حمید الطویل عن انس عن النبی علیہ السلام من
داوم علی صلوۃ الضحی ولم یقطعہا الا من علۃ
کنت انا وہو فی الجنۃ فی زورق من نور فی بحر
من نور حتی نزور رب العالمین ومن ذلک حدیث
یرویہ عن ابن راشد عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ علیہ السلام من
صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم بینہن بشی
عدلن لہ عبادۃ اثنی عشر سنۃ وعمر ھذا قال فیہ الامام
احمد ویحیی بن معین والدارقطنی ضعیف وقال احمد
ایضا لیس حدیثہ شیئا وقال البخاری ھذا
الحدیث منکر وضعفہ جدا وقال ابن حبان لا یجوز ذکرہ
الا علی سبیل القدح فانہ یضع الحدیث علی مالک و
ابن ابی ذئب وغیرہما من الثقات ومن ذلک حدیث
من صلی یوم الاحد اربع رکعات بتسلیمۃ واحدۃ
یقرء فی کل رکعۃ الحمد وآمن الرسول الی آخرہا کتب
لہ الف حجۃ والف عمرۃ والف غزوۃ وبکل رکعۃ الف
الف صلوۃ وجعل بینہ وبین النار الف خندق
فقبح اللہ واضعہ ما اجرأہ علی اللہ ورسولہ ومن ذلک
حدیث من صلی لیلۃ الاحد اربع رکعات یقرأ فی
کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب مرۃ وقل ھو اللہ احد خمس
عشرۃ مرۃ اعطاہ اللہ یوم القیمۃ ثواب من قرأ القرآن
عشر مرات وعمل بما فی القرآن ویخرج یوم القیمۃ من قبرہ
ووجہہ مثل القمر لیلۃ البدر ویعطیہ اللہ بکل رکعۃ

حبیب نہیں جو حدیثیں بنایا کرتا تھا یہ حدیث بھی اوسی سے ذکریا بن ذویل
کندی کذاب شریر نے حمید طویل سے اوس نے انس سے اوس نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی جو شخص نماز ضحے پر ہمیشگی کرے اور
اوسکو سوا کسی علت کی قطع نکرے تو مین اور وہ دونو کشتی مین بیٹھکر
نور کے دریا مین اللہ تعالے کی زیارت کرینگے اور اسی سے یہ حدیث عمر
بن راشد نے یحیی بن ابی کثیر سے اوس نے ابی سلمہ سے اوس نے ابی
ہریرہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
بعد مغرب کے چہ رکعات پڑہے اور انمین کلام نکرے تو دوبارہ سال
کی عبادت کی برابر ہونگے۔ اس عمر کے حق مین امام احمد اور یحیے بن
معین اور دارقطنی نے کہا ہے کہ ضعیف ہی اور یہی کہا امام احمد نے
اسکی حدیث کسی شے کی برابر نہیں ہے اور کہا بخاری نے یہ حدیث
منکر ہے اور وہ بہت ضعیف ہی اور کہا ابن حبان نے اسکا ذکر کسی
وجہ سے جائز نہیں مگر بطور قدح کے اسلئے کہ یہ شخص مالک و
ابن ابی ذئب وغیرہ ثقات کے ذمہ حدیثیں بنا کر لگاتا تھا اور
اسی سے یہ حدیث جو شخص یکشنبہ کے دن چار رکعات
پڑہے اور ہر ایک رکعت مین الحمد اور آمن الرسول آخر تک پڑھے
اوسکے لئے ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار لڑائی کا ثواب لکھا
جاتا ہے اور ہر رکعت کی بدلے لاکھہ نماز اور اوسکے اور آگ کی
درمیان ہزار خندق کی جاتی ہے اللہ تعالی اوس واضع کو خوار
کری اوس نے اللہ تعالے اور اوسکے رسول پر کیسی دلیری کی ہے اور
اسی سے ہی یہ حدیث جو شخص یکشنبہ کے دن چار رکعات
پڑہے ہر رکعت مین ایکمرتبہ الحمد اور پندرہ مرتبہ قل ہو اللہ احد
پڑہے اللہ تعالے اوسکو قیامت کے دن اوس شخص کے برابر ثواب دیگا جسنے
دس مرتبہ قرآن ختم کیا ہوا اور اوسپر عمل کیا ہوا اور قیامت کی دن اوسکی قبر
اور منہ چاند کی مثل روشن نکلیگا اور اللہ تعالی اوسکو ہر رکعت کی بدلہ

الف مدينة من لؤلؤ في كل مدينة الف قصر من
زبرجد في كل قصر الف دار من الياقوت في كل دار الف بيت
من المسك في كل بيت الف سرير واستمر هذا الكذاب
الاثر على الالف ومن ذلك + حديث من صلى ليلة
الاثنين ست ركعات يقرأ في كل ركعة فاتحة الكتاب
مرة وعشرين مرة قل هو الله احد ويستغفر الله بعد ذلك
عشر مرات اعطاه الله يوم القيمة ثواب الف صديق
والف عابد والف زاهد فقبحه الله واضعه ومختلقه
على رسول الله عليه السلام وهو من عمل الجويباري
الخبيث ومن ذلك :: حديث من صلى ليلة الاثنين
اربع ركعات يقرء في كل ركعة فاتحة الكتاب مرة
وآية الكرسي مرة وقل هو الله احد مرة وقل اعوذ
برب الفلق مرة وقل اعوذ برب الناس مرة كفرت
ذنوبه كلها واعطاه الله قصرا في الجنة من درة بيضاء
في جوف القصر سبعة ابيات طول كل بيت ثلاثة
آلاف ذراع وعرضه مثل ذلك واستمر هذا الكذاب
الخبيث على حديث طويل فيه من هذه المجازفات و
هو من عمل الحسين بن ابراهيم كذاب دجال
يروي عن محمد بن طاهر وقد وضع من هذا الضرب
احاديث صلوة يوم الاحد وليلة الاحد ويوم الاثنين
وليلة الاثنين ويوم الثلاثا وليلة الثلاثا و
هكذا في سائر ايام الاسبوع ولياليه وهذا باب
واسع جدا وانما ذكرنا منه جزء يسيرا لتعرف ان
هذه الاحاديث وامثالها مما فيه هذه المجازفات
القبيحة الباردة كلها كذب على رسول الله

ہزار شہر موتیوں سے دیگا ہر شہر مین ہزار محل زبرجد سے ہر محل مین
ہزار گھر یاقوت سے ہر گھر مین ہزار کوٹھری کستوری سے ہر کوٹھری
مین ہزار تخت ہوگا اس کذاب نی اسکے آگی بہے کچھ بڑہکر لکہا ہے
اور اسی سے ہی یہ حدیث جو شخص دوشنبہ کی دن چہ رکعت
پڑہے ہر رکعت مین ایک مرتبہ الحمد اور بیس مرتبہ قل ہو اللہ احد اور
بعد اوسکے دس مرتبہ اللہ تعالی سے بخشش مانگے تو اللہ تعالی
قیامت کی دن ہزار صدیق اور ہزار عابد اور ہزار زاہد کا ثواب
اوسکو دیگا اللہ تعالی اوسکے واضع کو خوار کرے یہ کام جویباری
خبیث کا ہے اور اسی سے ہی یہ حدیث جو شخص دوشنبہ کے
رات مین چار رکعات پڑہے ہر رکعت مین ایک مرتبہ الحمد اور
ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور ایک مرتبہ قل ہو اللہ احد اور ایک مرتبہ
قل اعوذ برب الفلق اور ایک مرتبہ قل اعوذ برب الناس اسکے سب
گناہ بخشے جاتی ہین اور اللہ تعالی اوسکو ایک محل جنت مین سفید
موتی سے دیتا ہے اور ہر محل مین سات گھر ہین طول و عرض ہر
گھر کا تین ہزار گز ہے اس کذاب نی بہت لمبی حدیث بیان کی ہے
اور اسمین اسیطرح کے واہیات باتین بیان کین ہین یہ کام حسین
بن ابراہیم کذاب دجال کا ہے محمد بن طاہر سے روایت کرتا ہے
اس قسم کی اوسنے بہت حدیثین بنائی ہین یکشنبہ کے دن اور
رات مین اور دوشنبہ کے دن اور رات مین اسی طرح
اس نے ساتون دنون اور ساتون راتون مین نمازین
بنائی ہین۔ یہ باب بہت فراخ ہے ہمنے تھوڑی
سے بیان کردین تاکہ ایسے حدیثون کا حال جنمین یہ
واہیات بیہودہ باتین ہین معلوم ہوجائے یہ سب
آنحضرت پر کذب ہے

صلی اللہ علیہ وسلم فقد اعتنی بها کثیر من الجهال
بالحدیث من المنتسبین الی الزهد والفقر وکثیر من
المنتسبین الی الفقه والاحادیث الموضوعة علیها
ظلمة ورکاکة ومجازفات باردة تنادی علی وضعها
واختلاقها مثل حدیث من صلی الضحی کذا وکذا
رکعة اعطی ثواب سبعین نبیا وکان هذا
الکذاب الخبیث لم یعلم ان غیر النبی لو صلی عمر
نوح لم یعط ثواب نبی واحد وکقوله من اغتسل
یوم الجمعة بنیة وخشیة کتب الله بکل شعرة نورا
یوم القیمة ورفع الله له بکل قطرة درجة فی الجنة
من الدر والیاقوت والزبرجد بین کل درجتین مسیرة
مائة عام وهو فی حدیث طویل قبح الله واضعه
هو من عمل عمر بن صبیح الکذاب الخبیث والله اعلم

فصل ونحن ننبه علی امور کلیة یعرف بها ان
کون الحدیث موضوعا فمنها اشتماله علی امثال هذه
المجازفات التی لا یقول مثلها رسول الله علیه الصلوة
والسلام وهی کثیرة کقوله فی الحدیث المکذوب
من قال لا اله الا الله خلق الله من تلک الکلمة
طائرا له سبعون الف لسان لکل لسان سبعون الف
لغة یستغفرون الله له ومن فعل کذا وکذا اعطی
فی الجنة سبعین الف مدینة فی کل مدینة سبعون الف
قصر فی کل قصر سبعین الف حوراء وامثال هذه
التی لا یخلو حال واضعها من احد امرین اما ان
یکون فی غایة من الجهل والحمق واما ان یکون
زندیقا قصد التنقیص برسول الله علیه السلام

بہت لوگون نے جو حدیث سے جاہل ہین اور زہد اور فقر اور
فقہ کیطرف منسوب ہین ایسے حدیثون سے تمسک کیا ہے - اور
حدیثین موضوعہ پر اندہیر اور رکاکت باردہ چہائی ہوئی ہے
جو اونکے اختلاف اور موضوع ہونے پر آوازہ کرتی ہے مثل اسکے
حدیث جو شخص ضحی کی آٹھ رکعتین پڑہے ستر نبیون کے
برابر ثواب دیا جاتا ہے اس کذاب نے یہ معلوم نہین کیا کہ اگر غیر
نبی کا حضرت نوح علیہ السلام کی عمر تک نماز پڑہتا رہے تو بہی
اوسکو ایک نبی کی برابر ثواب نہ ہوگا - اور مثل اس قول کی جو
شخص جمعہ کی دن اللہ کی خوف اور نیت سے غسل کرے اللہ تعالی
اوسکے لئے قیامت کی دن ہر بال کی بدلے نور لکہتا ہے اور قطرہ کی بدلے
جنت مین ایک درجہ موتیون اور یاقوت اور زبرجد سے بلند کرتا ہے ہر
درجہ مین سو برس کا رستہ ہے بہت لمبی حدیث بیان کی
اللہ تعالی اوسکے بنانے والے کو خوار کرے - یہ کام عمر بن صبیح کذاب خبیث
کا ہے واللہ اعلم **فصل** ہم ایسے امور کلیہ پر تنبیہ کرتے ہین جن سے حدیث
کا موضوع ہونا معلوم ہو جائے ایک امر یہ ہے کہ حدیث ایسی اٹکلی باتون پر
شامل ہو جنکی مثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بولنا معلوم ہوا نہ ہو اور بہت
ہین جیسا کہ یہ قول ہے جو شخص لا الہ الا اللہ کہے اللہ تعالی اس کلمہ
سے ایک ایسا جانور پیدا کرتا ہے جسکے ستر ہزار زبان ہو ہر زبان سے
ستر ہزار کلام کرے یعنے اوسکے لئے اللہ تعالی سے بخشش مانگے اور
جس نے یہ کیا جنت مین ستر ہزار شہر دیا جایگا ہر شہر مین ستر ہزار
محل ہر محل مین ستر ہزار حورین ہونگی جو شخص ایسے خبر
بناتا ہے اوس کا حال دو امرون سے خالی نہین
یا تو پلی درجے کا بے وقوف ہوگا یا زندیق ہوگا
ایسے باتین بنا کر آن حضرت کے +
+ + + + + + + + + + + + + + +

باصنافة مثل هذه الكلمات اليه ومنها تكذيب
الحس له كحديث الباذنجان لما اكل له وحديث
الباذنجان شفاء من كل داء قبح الله واضعهما فانه
لو قاله بعض جهلة الاطباء يسخر الناس منه ولو اكل
الباذنجان للحمى والسوداء الغالبة وكثير من الامراض
لم يزدها الا شدة ولو اكله فقير ليستغني لم يفده
الغنى او جاهل ليتعلم لم يفده العلم وكذلك
حديث اذا عطس الرجل عند الحديث فهو صدق
هذا وان صحح بعض الناس سنده فالحس يشهد بوضعه
لانا نشاهد العطاس والكذب يعمل عمله ولو عطس
مائة الف رجل عند حديث يروى عن النبي عليه السلام
لم يحكم بصحته بالعطاس ولو عطسوا عند شهادة
رجل لم يحكم بصدقه قلت وقد روى ابو نعيم عن
ابي هريرة رضي الله عنه بلفظ العطاس عند الدعاء شاهد
صدق كذا في الجامع الصغير ولا يخفى انه اذا ثبت
شيء في العقل فلا عبرة بمخالفة الحس من العقل
وكذلك حديث عليكم بالعدس فانه مبارك يرق
القلب ويكثر الدمعة قدس فيه سبعون نبيا و
سئل عبد الله بن مبارك عن هذا الحديث وقيل له
انه يروى عنك فقال دعني ما رفع شيئا في
العدس انه شهوة اليهود ولو قدس فيه نبي
واحد لكان شفاء من الادواء فكيف بسبعين نبيا
وقد سماه الله تعالى ادنى ونعى على من اختاره من
المن والسلوى وجعله قرين الثوم والبصل افترى
انبياء بني اسرائيل قدسوا فيه لهذه العلة والمضار

شان میں نقصان کرنا چاہتا ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ حس اوسکی
کے تکذیب کرتی ہے مثل اس حدیث کی بینگن جس چیز کے لئے
کہایا جائے اوسکے لئے کافی ہے اور یہ حدیث بینگن میں ہر
درد سے شفا ہے اللہ تعالی انکے واضع کو خوار کرے اسلئے کہ اگر بعض
جاہل طبیب بھی ایسا کہیں تو بھی آدمی اونکو استہزا کرتے ہیں کیونکہ
بینگن اگر تپ اور سودا اور باقی مرضوں کیلئے کہایا جائے تو اونکو
زیادہ کرتا ہے اگر فقیر غنا کے لئے کہائے تو اوسکو غنا حاصل نہیں ہوتا
اگر جاہل علم پڑھنے کیلئے کہائے تو اوسکو علم کا فائدہ نہیں دیتا اور
ایسے ہی یہ حدیث ہے اگر کوئی حدیث کے چھینک مارے تو وہ حدیث صادق
ہے اگرچہ اس حدیث کی سند کو بعض لوگوں نے صحیح کہا ہے لیکن
حس اسکے وضع پر شہادت دیتی ہے اسلئے کہ ہم چھینک مارنے والے
اور کاذب کو ایسا عمل کرتے دیکھتے ہیں اگر لاکھ آدمی حدیث کے وقت
جو ان حضرت سے بیان کیجاتی ہے چھینک ماریں تو اوسپر حکم صحت کا
نہیں ہوسکتا اگر اتنے آدمی کسی آدمی کی شہادت پر چھینک ماریں
تو اوسپر حکم صدق کا بھی نہیں ہوسکتا۔ اور ابو نعیم نے ابی ہریرہ
سے اسطرح روایت کی ہے دعا کے وقت چھینک گواہ صادق ہے ایسا ہی
جامع صغیر میں ہے۔ پوشیدہ نہیں کہ جب کوئی شی عقل میں ثابت ہو جائے پھر
اگر حس عقل کے مخالف ہو تو اسکا کچھ اعتبار نہیں ایسے ہی یہ حدیث
لازم پکڑو مسور کو اسلئے کہ یہ دلکو نرم کرتے ہیں اور آنسوؤں بہت بہاتی ہیں ستر
نبیوں نے انکو پاک کیا ہے کسی نے یہ حدیث عبد اللہ بن مبارک سے پوچھی اور کہا
کہ یہ آپ سے مروی ہے فرمایا مجھے چھوڑ دے کہ مسور کے باب میں کوئی حدیث مرفوع
یاد نہیں کہتا یہ یہود کی شہوت ہے اگر ایک نبی بھی انکو پاک کی طرف منسوب کرتا
تو ہر درد سے شفا ہو جاتی پھر جائے کہ جب ستر نبی انکو پاک کہیں حالانکہ اللہ تعالی نے انکا
نام ادنی کہا ہے اور ان لوگوں کی مذمت کی ہے جنہوں نے من سلوی کو چھوڑ کر اونکی خواہش کی
اور انکو لہسن اور پیاز کا ہمنشین کیا ہے کیا تو دیکھتا ہے کہ بنی اسرائیل کے نبیوں نے اسلئے

التی فیہ من تهییج السوداء والنفخ والریاح الغلیظة
وضیق النفس والدم الفاسد وغیر ذلک من المضار الفاسدة
ویشبہ ان یکون هذا الحدیث من وضع الذین اختاروا علی
المن والسلوی واشباههم قلت وقد تقدم ما یقوی کلامہ
وکذلک حدیث ان اللہ خلق السموات والارض یوم عاشوراء
وکذلک حدیث اشربوا علی الطعام تشبعوا فان الشرب علی
الطعام یفسده ویمنع من استقراره فی المعدة ومن کمال
نضجه وکذلک حدیث اکذب الناس الصباغون و
الصواغون فالحس یرد هذا الحدیث فان الکذب فی غیرهم
اضعاف فیهم کالرافضة فانهم اکذب خلق اللہ والکهان
والطرقیة والمنجمون وقد تاوله بعضهم علی ان المراد
بالصباغ الذی یزید فی الحدیث الفاظا تزینه والصواغ
الذی یصوغ الحدیث لیس له اصل وهذا تکلف بارد
الحدیث باطل قلت وهذا غریب منه فان الحدیث بعینه
رواه احمد وابن ماجة عن ابی هریرة کما فی الجامع الصغیر

فصل ومنها سماجة الحدیث وکونه مما یسخر منه کحدیث
لو کان الارز رجلا لکان حلیما ما اکله جائع الا اشبعه فهذا
من السمج البارد الذی یصان عنه الفضلاء فضلا عن
سید الانبیاء وحدیث الجوز دواء والجبن داء فاذا دخل
فی الجوف صار شفاء فلعن اللہ واضعه علی رسول اللہ
علیه السلام وحدیث لو یعلم الناس ما فی الحلبة
لاشتروها بوزنها ذهبا وحدیث اخضروا موائدکم
بالبقل فانه مطرد للشیاطین وحدیث ما
من ورقة الهندباء الا علیها قطرة من ماء الجنة وحدیث
بئست البقلة الجرجیر من اکل منها لیلا بات ونفسه

سودا اور نفخ اور ریح غلیظ اور ضیق النفس اور خون فاسد
وغیرہ ضرر پیدا کرتا ہے شاید یہ حدیث ان لوگون نے
بنائی ہوگی جنہون نے انکو من سلوی پر اختیار کیا ہے یا انکے
دوستون نے مین کہتا ہون جو چیز اس کلام کو تقویت دیتی
ہے پہلے گذر چکی ہی اور ایسے ہی یہ حدیث اللہ تعالی نے آسمان کو عاشورا
کے دن پیدا کیا ہی اور ایسی ہی یہ حدیث طعام کہا کر پیٹ بہر کے
لئے پانی پیو اسلئے کہ پانی طعام کو خراب کرتا ہی اور معدہ مین ٹہرنے
نہین دیتا اور کمال طرح سے نضج نہین ہونے دیتا اور ایسے ہی یہ حدیث
سنیاری اور رنگریز سب سے جہوٹے ہین حس اس حدیث کو رد کرتی
ہے اسلئے کہ کذب اورون مین انسے دگنا ہی جیسے رافضی اور کاہن اور
نجومی یہ سب خلق اللہ سے جہوٹے ہین اور بعضون نے اس حدیث کی اس
طرح تاویل کی ہی کہ مراد صباغ سے وہ ہی جو حدیث مین ایسے الفاظ
زیادہ کرے جن سے اسکی زینت ہو اور مراد صواغ سے یہ ہے کہ جو بے اصل
حدیثون کو گہڑے اگرچہ یہ تکلف بہی باطل حدیث کیلئے واہی ہے مین کہتا
ہون اس سے غریب بات ہی اسلئے کہ یہ حدیث بعینہ احمد اور ابن ماجہ
نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہی جیسا کہ جامع صغیر مین ہے **فصل** بعض
ان امرون سے یہ ہے کہ حدیث قبیح ہو اور لوگ دیکھکر اسکو استہزا کرین
جیسے یہ حدیثین ہین حدیث اگر چاول مرد ہوتا تو نرم دل ہوتا جو بھوکا
انکو کہاتا ہی اسکا پیٹ بہر جاتا ہی یہ ایسی قبیح بات ہی جس سے فاضل لوگ
پرہیز کرتی ہین چہ جائی کہ سید الانبیاء حدیث اکہروٹ دوا ہی اور پنیر درد
ہے لیکن جب پیٹ مین داخل ہو جاتی تو شفا ہی اللہ تعالی اسکے واضع
پر لعنت کرے حدیث اگر جانتے آدمی جو حلبہ مین ہی تو خریدتے اسکو
اسکو برابر سونا دیکر حدیث اپنے دسترخوان کو ساگ سے کہو اسلئے کہ یہ
شیطانون کو ہانکتا ہی حدیث ایسا کوئی کاسنی کا پتا نہین جسپر جنت کے
پانی کا قطرہ نہو حدیث برا ساگ جرجیر کا ہی جو شخص رات کو اسکو

فصل ان الشرب علی الطعام یفسده

تنازعه ويضرب عرق الجذام من انفه فكلوها
نهارا وكفوا عنها ليلا وحديث فضل دهن البنفسج على
الادهان كفضل اهل البيت على سائر الخلق وحديث
فضل الكراث على سائر البقول كفضل البر على الحبوب
وحديث الكمأة والكرفس طعام الياس و
اليسع وحديث ما من رمان الا ويلقح بحبة من رمان
الجنة وحديث ربيع امتى العنب والبطيخ وحديث عليكم
بمداومة اكل العنب مع الخبز وحديث عليكم بالملح
فان فيه شفاء من سبعين داء وحديث من اكل فولة
بقشرها اخرج الله منه من الداء مثلها لعن الله
واضعها قلت ورده ابن حبان في الضعفاء من حديث
عائشة مرفوعا وحديث لا تسبوا الديك فانه صديقي
ولو يعلم بنو آدم ما في صوته لاشتروا ريشه ولحمه بالذهب
قلت لكن صدر الحديث ثابت فقد رواه ابو داود مرفوعا
بسند حسن عن زيد بن خالد بلفظ لا تسبوا الديك فانه
يوقظ للصلوة وروى ابن قانع عن ايوب بن عتبة
بسند ضعيف الديك الابيض صديقي زاد ابو بكر البرقي
عن ابي زيد الانصاري وصديق صديقي وعدو
عدو الله وفي رواية الحارث عن عائشة وانس
بلفظ وعدو عدوي وزاد الحارث عن ابي زيد
الانصاري يحرس دار صاحبه وتسع دور حولها
ورواه البغوي عن خالد بن معدان فقال سبع ادؤر
جمع دار وفي رواية العقيلي وابي الشيخ في العظمة
عن انس ولفظه الديك الابيض الافرق حبيبي
وحبيب حبيبي جبريل يحرس بيته وستة عشر بيتا من جيرانه

اس سے منازعت کرتا رہتا ہے اور اگ جذام کی اسکی ناک
سے نکلتی ہے چاہئے کہ دن کو کھاؤ اور رات میں نہ کھاؤ حدیث
روغن بنفشہ کا تمام روغنوں پر فضیلت رکھتا ہے جیسے فضل اہل بیت کا
تمام خلقت پر ہے حدیث گندنے کو تمام ساگوں پر ایسی فضیلت ہے
جیسے فضیلت گیہوں کی ہے تمام غلوں پر حدیث کھنبی اور کرفس
الیاس اور الیسع کا طعام ہے حدیث کوئی ایسا انار نہیں جسکا ہر دانہ جنت
کے انار سے جفتی نہ ہوا ہو حدیث میری امت کا ربیع انگور اور تربوز ہے
حدیث ہمیشہ لازم پکڑو کھانا انگور کا روٹی کے ساتھ حدیث لازم
پکڑو نمک کو اسلئے کہ اسمیں ستر دردوں کی شفا ہے حدیث جو
جیتے باقلا کو انکے چھیلوں کے کھائے اللہ اس سے [illegible] مثل اس کی پیدا
کرتا ہے - اللہ تعالی اسکے بنانے والے پر لعنت کرے میں کہتا ہوں ابن
حبان نے ضعفا میں عائشہ سے مرفوع روایت کی ہے حدیث مرغ
کو گالی نہ دو اسلئے کہ وہ میرا دوست ہے اگر بنی آدم جانتے جو اسکی آواز
میں ہے تو اسکے پر اور گوشت کو سونے سے خریدتے میں کہتا ہوں ابتدا
اس حدیث کا ثابت ہے ابو داود نے مرفوع سند زید بن خالد سے
اسطرح روایت کی ہے مرغ کو گالی نہ دو اسلئے کہ وہ نماز کیلئے اوٹھاتا
ہے اور ابن قانع نے ایوب بن عتبہ سے سند ضعیف سے روایت کی ہے
سفید مرغ میرا دوست ہے - ابو بکر برقی نے ابی زید انصاری سے یہ زیادہ
کی ہے میرے دوست کا دوست اور اسکے دشمن کا دشمن ہے اور حارث نے
روایت عائشہ اور انس سے ان لفظوں سے کی ہے میرے دشمن کا دشمن ہے
حارث نے ابی زید انصاری سے یہ زیادتی روایت کی ہے کہ اپنے صاحب کا گھر
اور اسکے گرد کے نو گھروں کی پاسبانی کرتا ہے اور بغوی نے خالد بن معدان سے
اسطرح روایت کی ہے کہ سات گھروں کی - اور روایت عقیلی و ابی الشیخ کی عظمت
میں انس سے ان لفظوں سے ہے بہت سفید مرغ میرا دوست ہے اور میرے دوست
کا دوست ہے جبرئیل علیہ السلام کا اپنے گھر کی اور اپنے ہمسایوں [illegible]

اربعة عن اليمين واربعة عن الشمال واربعة
من قدام واربعة من خلف الكل في الجامع الصغير
ومع وجود هذه الروايات ولو كانت ضعيفة ر
يتقوى بكثرة الطرق لم يحسن الحكم عليه بالوضع
الا باعتبار آخر ما ذكره في الحديث **وحديث**
من اشترى ديكا ابيض لم يقربه الشيطان ولا
سحر قلت رواه البيهقي عن ابن عمر بلفظ الديك
يؤذن بالصلوة من اتخذ ديكا ابيض حفظ من
ثلثة من شر كل شيطان وساحر وكاهن وحديث ان لله
ديكا عنقه مطوية تحت العرش ورجلاه في
التخوم وبالجملة كل احاديث الديك كذب الا حديث
اذا سمعتم صياح الديكة فاسئلوا الله من فضله
فانها رأت ملكا **فصل** ومنها مناقضة الحديث
لما جاءت به السنة الصريحة مناقضة بينة فكل
حديث يشتمل على فساد او ظلم او عبث او مدح باطل
او ذم حق او نحو ذلك فرسول الله صلى الله عليه وسلم
منه بريء ومن هذا الباب احاديث من اسمه محمد
او احمد ان كل من يسمى بهذا الاسم لم يدخل النار
فهذا يناقض ما هو معلوم من دينه ان النار لا يجار منها
بالاسماء والالقاب انما النجاة منها بالايمان و
الاعمال الصالحة ومن هذا الباب احاديث كثيرة
علقت النجاة من النار بها وانها لا تمس من فعل
ذلك وغايتها ان يكون من صغار الحسنات والمعلوم من
دينه عليه السلام خلاف ذلك وانه انما ضمن ذلك لمن
حقق التوحيد **فصل** ومنها ما يدعى على النبي عليه

چار داہنے سے اور چار بائیں سے اور چار آگے سے اور چار پیچھے سے یہ
تمام روایت جامع صغیر میں ہے اور وقت ہونے ان روایتوں کے اگرچہ
ضعیف ہیں ایک دوسری سے متقوی ہیں انپر حکم وضع کا کرنا بہتر نہیں
مگر دوسرے اعتبار سے جو حدیث میں مذکور ہے **حدیث** جو شخص سفید
مرغ خریدے شیطان و سحر اوسکے نزدیک نہیں ہوتا میں کہتا
ہوں بیہقی نے ابن عمر سے ان الفاظ سے روایت کی ہے مرغ نماز
کیلئے آواز کرتا ہے جو شخص سفید مرغ رکھے تین چیزوں سے بچ رہتا
ہے شر شیطان و سحر و کاہن سے **حدیث** تحقیق اللہ تعالے
کیلیے ایک مرغ ہے گردن اوسکی عرش کے نیچے لٹکی ہوئی ہے اور دونوں
پاؤں اوسکے زمین کے نیچے ہیں - الحاصل مرغ کی تمام حدیثیں
میں کذب ہے مگر یہ حدیث جب تم مرغ کا آوازہ سنو تو اللہ تعالے کے
فضل سے سوال کرو اسلیے کہ اسنے فرشتہ دیکھا ہے **فصل**
بعض ان امروں سے یہ ہے کہ حدیث سنت صریحہ کے متناقض ہو پس جس
حدیث میں فساد اور ظلم اور عبث اور باطل کی مدح اور حق کی مذمت
اور مانند اسکی مثل ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس سے
بری ہیں اور اسی باب سے یہ حدیثیں ہیں کہ جسکا نام محمد
اور احمد ہو اور جو شخص ان ناموں سے کوئی نام رکھے گا
آگ میں داخل نہ ہوگا پس یہ حدیث آنحضرت کے دین کے
مناقض ہے اسلیے کہ آگ سے فقط نام اللہ تعالی کے
رکھنے سے کوئی نہیں بچ سکتا نجات کا باعث ایمان اور اعمال
صالحہ ہیں اور وہ آگ نہیں مس کرتی جو یہ کام کرے نہایت
یہ ہے کہ یہ کام چھوٹی چھوٹی نیکیاں ہونگی اور آنحضرت کے
دین سے اس کا خلاف معلوم ہوتا ہے اور جو شخص توحید
کی تحقیق کرے اوسکے آگے یہ امر ظاہر ہے
فصل بعض ان امروں سے یہ ہے کہ آنحضرت نے

انه فعل امرا ظاهرا بمحضر من الصحابة كلهم وانهم اتفقوا على كتمانه ولم يفعلوه كما زعمه الكذب الطوائف انه عليه السلام اخذ بيد علی بمحضر الصحابة كلهم وهم راجعون من حجة الوداع فاقامه بينهم حتى عرفه الجميع ثم قال هذا وصيی واخی والخليفة من بعدی فاسمعوا له واطيعوا له ثم اتفق الكل على كتمان ذلك وتغييره ومخالفته فلعنة الله على الكاذبين كذلك روايتهم ان الشمس ردت له بعد العصر والناس يشاهدونها ولا يشتهر هذا اعظم اشتهارا ولا يعرفه الا ام سلمة **فصل** ومنها ان يكون الحديث باطلا فی نفسه فيدل بطلانه على انه ليس من كلامه عليه السلام كحديث المجرة التی فی السماء من عرق الافعاء التی تحت العرش **وحديث** اذا غضب الرب انزل الوحی بالفارسية واذا رضی انزله بالعربية **وحديث** ست خصال تورث النسيان سؤر الفار والقاء القمل فی النار والبول فی الماء الراكد ومضغ العلك واكل التفاح الحامض **وحديث** الحجامة على القفا تورث النسيان وحديث يا حميراء لا تغتسلی بالماء المشمس فانه يورث البرص وكل حديث فيه يا حميراء او ذكر الحميراء فهو كذب مختلق وكذا يا حميراء لا تاكلی الطين فانه يورث كذا وكذا **وحديث** خذوا شطر دينكم عن الحميراء قلت وقد تعقبه الشيخ جلال الدين السيوطی بانه جاء فی حديث صحيح يا حميراء وهو ما رواه الحاكم ثنا عبد الجبار بن الورد

ایک کام سب صحابہ کی روبرو کیا اور انہون نے اوس کام کو پوشیدہ رکھنے پر اتفاق کیا جیسا کہ جہوٹہا گروہ یہ بات کہتا ہو کہ آنحضرت نے سب صحابہ کی روبرو حضرت علی کا ہاتھ پکڑا اور سب کے درمیان کہڑا کیا حتی کہ سب نے اونکو دیکھ لیا پہر فرمایا یہ میرا وصی اور بہائی ہی اور میرے بعد خلیفہ ہی اسکی بات سنو اور اسکا حکم مانو پہر سب نے اس بات کی چہپانے اور اوسکی مخالفت کرنے پر اتفاق کیا لعنت ہو اسکی کاذبوں پر - اور ایسے ہی ہے یہ روایت انکی کہ سورج بعد عصر کے حضرت علی کے لئے رد کیا گیا حالانکہ لوگ دیکھ رہے تھے اور یہ بڑا اشتہار ظاہر نہ ہوا مگر ام سلمہ سے **فصل** بعض ان امروں سے یہ ہے کہ حدیث فی نفسہ باطل ہو اسکا بطلان ہی دلالت کیا کرے کہ یہ آنحضرت کی کلام نہین ہے مثل ان احادیث کی **حدیث** وہ دریا کہ آسمان مین ہے ان سانپون کا پسینہ ہے جو عرش کے نیچے ہین - **حدیث** جب اللہ تعالی غصے ہوتا ہے فارسی مین وحی کرتا ہے اور جب راضی ہوتا ہے تو عربی مین نازل کرتا ہے - **حدیث** چہ خصلتین ہین جو نسیان پیدا کرتی ہین - چوہے کا جوٹہا اور جووں کا آگ مین ڈالنا اور کہڑے پانی مین پیشاب کرنا اور گوند کا چبانا اور ترش سیب کا کہانا اور گردن پر پچہنی لگانا نسیان پیدا کرتی ہے **حدیث** ای حمیرا جو دہوپ سے پانی گرم ہو اوس سے نہ نہاؤ اسلئے کہ برص پیدا کرتا ہے - اور جس حدیث مین یا حمیرا کا لفظ یا حمیرا کا ذکر ہو وہ کذب ہے اور ایسے ہی ہے یہ حدیث ای حمیرا مٹی نہ کہا اسلئے کہ یہ ایسی ایسی چیزین پیدا کرتی ہے **حدیث** نصف دین حمیرا سے پکڑو مین کہتا ہون جلال الدین السیوطی نے اسکا اسطرح پیچہا کیا ہی کہ صحیح حدیث مین حمیرا کا لفظ آیا ہے جو حاکم نے روایت کی ہے

عن عمار الذهبي عن سالم بن ابي الجعد عن ام سلمة
قالت ذكر النبي عليه السلام خروج بعض امهات
المؤمنين فضحكت عائشة رضي الله عنها فقال
انظري يا حميراء ان لا تكوني انت ثم التفت الى علي
فقال ان وليت من امرها شيئا فارفق بها قلت في
المستدرك صحيح على شرط البخاري ومسلم قال الذهبي
عبد الجبار لم يخرج له وحديث من لم يكن له مال
يتصدق به فليلعن اليهود والنصارى فان اللعنة لا
تقوم مقام الصدقة ابدا وحديث يمينا آليت على نفسي
ان لا ادخل النار من كان اسمه احمد ومحمد او
حديث من ولد له مولود فسماه محمدا تبركا كان هو
والده في الجنة وحديث ما من مسلم دنا من زوجته وهو
ينوي ان حملت منه ان يسميه محمدا الا رزقه الله ولدا
ذكرا وفي ذلك جزء كله كذب قلت في رواية الطبراني
وابن عدي عن ابن عباس رضي الله عنهما من ولد له
ثلاثة اولاد فلم يسم احدهم محمدا فقد جهل كذا
في الجامع الصغير **فصل** ومنها ان يكون الحديث
لا يشبه كلام الانبياء بل لا يشبه كلام الصحابة كحديث
ثلثة تزيد في البصر النظر الى الخضرة والماء الجاري
والوجه الحسن وهذا الكلام مما يجل عنه ابو هريرة وابن
عباس بل سعيد بن المسيب والحسن بل احمد ومالك
قلت قد سبق انه ضعيف لا موضوع وحديث النظر
الى الوجه الحسن يجلي البصر وهذا ونحوه من وضع
الزنادقة قلت في الجامع الصغير النظرة الى المرءة
الحسناء والخضرة يزيدان في البصر رواه ابو نعيم

عمار ذہبی سے اوسنے سالم بن ابی الجعد سے اوسنے ام سلمہ سے
کہا اوسنے کہ آنحضرت نے بعض امہات المؤمنین کے نکلنے کا ذکر
کیا اور عائشہ ہنس پڑیں فرمایا دیکھیو حمیرا شاید تو ہی ہو پھر آپ نے
حضرت علی کیطرف دیکھا اور کہا اگر تو اسکے کسی امر کا والی ہو
تو اوس سے نرمی کریو کہا مستدرک میں یہ بخاری مسلم کی شرط
پر ہے۔ کہا ذہبی نے عبد الجبار نے اس سے کوئی حدیث
نہیں لی **حدیث** جسکے پاس مال صدقہ کے لئے نہو تو وہ یہود اور
نصاری پر لعنت کرے۔ اسلئے کہ لعنت قائم مقام صدقے
کے نہیں ہوتی **حدیث** مینے اپنے نفس پر قسم کی ہے کہ جسکا نام
احمد یا محمد ہوگا اوسکو آگ میں داخل نہ کرونگا **حدیث**
جسکے ہاں بیٹا ہوا اور وہ اوسکا نام تبرک کیلئے محمد رکھے وہ اور باپ
اوسکا جنت میں ہونگے **حدیث** جو شخص مسلمان اپنی عورت سے
اس نیت سے جماع کرے کہ اگر اوس سے لڑکا پیدا ہو تو نام اوسکا محمد
رکھونگا تو اوسکو اللہ تعالی لڑکا دیتا ہے اسمیں ایک جزو ہے سب کے
سب جھوٹ ہے اور طبرانی اور ابن عدی کی روایت میں ابن عباس سے
ہے جسکے ہاں تین ولد پیدا ہوئے اور انمیں سے کسیکا نام محمد نہ رکھا وہ جاہل
ہے ایسا ہی جامع صغیر میں ہے **فصل** بعض ان امور میں سے یہ ہے کہ حدیث
ایسی ہو جو کلام انبیاء کی بلکہ صحابہ کی اوسکے مشابہ نہو مثل ان
حدیثوں کی **حدیث** تین چیزیں بینائی زیادہ کرتی ہیں سبزی
اور پانی جاری اور حسین منہ کیطرف دیکھنا۔ اور اسکلام سے
ابو ہریرہ اور ابن عباس بلکہ سعید بن المسیب اور حسن بلکہ احمد اور مالک
انکار کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں گذر چکا ہے کہ یہ کلام ضعیف ہے
موضوع نہیں اور حسین منہ کیطرف دیکھنا بصارت کو روشن کرتا
ہے یہ حدیث اور اسکی مثل زندیقوں کی بناوٹ ہے میں کہتا ہوں جامع صغیر میں ہے
سبزہ اور حسین عورت کیطرف دیکھنے سے بصارت زیادہ ہوتی ہے ابو نعیم نے

فی الحلیة عن جابر وحدیث علیکم بالوجوه الملاح و
الحدق السود فان الله یستحی ان یعذب ملیحا
بالنار فلعنة الله علی واضعه الخبیث وحدیث
النظر الی الوجه الجمیل عبادة قلت وقد تقدم انه
ضعیف لا موضوع وحدیث ان الله طهر
قوما من الذنوب بالصلعة فی رؤسهم وان علیا
لاولهم وحدیث نبات الشعر فی الانف امان من
الجذام فقد سئل عنه الامام احمد فقال لیس ذا
شیء قلت رواه ابویعلی والطبرانی فی الاوسط بسند ضعیف
عن عائشة رضی الله عنها کما فی الجامع الصغیر و
حدیث من اتاه الله وجها حسنا واسما حسنا وجعله
فی موضع غیر شائن فهو من صفوة الله فی خلقه وکذا
حدیث فیه مدح حسان الوجوه والثناء علیهم او الامر بالنظر
الیهم او التماس الحوائج منهم او ان النار لا تمسهم فکذب
مختلق وافک مفتری فی هذا الباب احادیث کثیرة
فاقرب شیء فی الباب حدیث اذا بعثتم الی بریدا فابعثوه
حسن الوجه والاسم وفیه عمر بن زاید قال ابن حبان
کان یضع الحدیث وذکر ابوالفرج هذا الحدیث فی الموضوعات
قلت واما حدیث اطلبوا الخیر عند حسان الوجوه فرواه
البخاری فی تاریخه وابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج
وابویعلی والطبرانی عن عائشة والطبرانی والبیهقی
عن ابن عباس وابن عدی وابن عساکر عن انس و
الطبرانی فی الاوسط عن جابر وتمام والخطیب رواه
مالک عن ابی هریرة وتمام عن ابی بکرة ورواه
الدارقطنی فی الافراد عن ابی هریرة بلفظ ابتغوا

علیہ میں جابر سے روایت ہے حدیث لازم پکڑو ملیح منہ ون
اور سیاہ آنکھوں کو اسلیے کہ اللہ تعالیٰ ملیح کو آگ میں عذاب دینے سے
شرم کرتا ہے۔ لعنت ہو اللہ کی ایسی خبیث واضع پر حدیث
حسین منہ کیطرف دیکھنا عبادت ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ذکر ہو چکا ہے
کہ یہ حدیث ضعیف ہے موضوع نہیں ہے حدیث اللہ تعالیٰ نے ایک
قوم کو گناہوں سے بسبب سر کی گنج کی صفائی کی پاک کیا ہے
علی پہلا اونسے ہے حدیث ناک میں بال اوگنا جذام سے امان ہے
امام احمد سے اسکی بابت سوال ہوا اونہوں نے جواب دیا کہ یہ کچھ نہیں ہے
میں کہتا ہوں ابویعلی و طبرانی نے اوسط میں ضعیف سند سے عائشہ
سے روایت کی ہے جیسا کہ جامع صغیر میں ہے حدیث جسکو اللہ
تعالیٰ حسین منہ اور نیک نام دے اور مکان عمدہ نصیب کرے
یہ ایک صفت اللہ تعالیٰ کی ہے اپنی خلقت میں جس حدیث میں
خوبصورت شکل چہروں کی مدح اور ثنا یا اونکی طرف دیکھنے کا امر یا
اونسے حاجات طلب کرنیکا حکم یا اونکو آگ نہ لگنے کا ذکر
ہے وہ کذب ہے، اور آنحضرت پر افترا ہے غرض اس باب میں بہت حدیثیں
ہیں اور سب سے قریب اس باب میں حدیث ہے جب تم میری طرف کوئی قاصد بھیجو
تو خوبصورت شکل اور اچھے نام والا بھیجو اسمیں ایک عمر بن زاید ہے کہا ابن حبان
نے یہ حدیثیں بنایا کرتا تھا اور ابوالفرج نے یہ حدیث موضوعات میں ذکر کی ہے
میں کہتا ہوں لیکن اس حدیث کا طلب کرو خیر کو خوبصورت شکلوں کے قریب سے
بخاری نے تاریخ میں اور ابن ابی الدنیا نے قضاء الحوائج میں اور ابویعلی
اور طبرانی نے عائشہ سے اور طبرانی و بیہقی نے ابن عباس سے اور ابن
عدی اور ابن عساکر نے انس سے اور طبرانی نے اوسط میں جابر
سے اور تمام اور خطیب اور مالک نے ابی ہریرہ سے
اور تمام نے ابی بکرہ سے روایت کی ہے اور دارقطنی نے افراد میں
ابی ہریرہ سے ان الفاظ سے روایت کی ہے طلب کرو

الخیر عند حسان الوجوه کما ذکره السیوطی فی جامعه
الصغیر فالحدیث اقل مراتبه ان یکون حسنا او
ضعیفا واما کونه موضوعا فلا وکلا **فصل**
ومنها ان یکون فی الحدیث تاریخ کذا وکذا مثل
قوله اذا کان سنة کذا وکذا وقع کیت وکیت و
اذا کان شهر کذا وکذا وقع کیت وکیت کقول
الکذاب الاشر اذا انکسف القمر فی المحرم کان الغلاء و
القتال وشغل السلطان واذا انکسف فی صفر کان
کذا وکذا واستمر الکذاب فی الشهور کلها واحادیث
هذا کلها کذب مفتری **فصل** ومنها ان یکون
الحدیث بوصف الاطباء والطرقیة اشبه والیق کحدیث
الهریسة تشد الظهر وحدیث اکل السمک یذهب
الجسد وحدیث الذی شکی الی النبی علیه السلام قلة
الولد فامره ان یاکل البیض والبصل **وحدیث**
اتانی جبرائیل بهریسة من الجنة فاکلتها فاعطیت
قوة اربعین رجلا فی الجماع **وحدیث** المؤمن حلو
یحب الحلاوة ورواه الکذاب الاشر بلفظ المؤمن
حلوی والکافر خمری قلت وقد تقدم الکلام علیهما
وحدیث کلوا التمر علی الریق فانه یقتل
الدیدان قلت اخرجه ابو بکر فی الغیلانیات والدیلمی
فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی الله عنهما علی
ما فی الجامع الصغیر وحدیث اطعموا نسائکم فی
نفاسهن التمر قلت هذا لا یصح فقد اخرجه ابو یعلی
وابن ابی حاتم وابن السنی وابو نعیم معا فی الطب
النبوی والعقیلی وابن عدی وابن مردویه وابن عساکر

خیر خوب شکل ہوتی ہے۔ جیسا کہ سیوطی نے جامع صغیر میں ذکر
کیا ہے پس کم سے کم یہ حدیث حسن ہوگی یا ضعیف لیکن موضوع
ہرگز نہیں ہے **فصل** بعض ان امروں سے یہ ہے کہ حدیث میں
ایسی ایسی تاریخ مذکور ہو مثلا جب فلان سال ہوگا تو ایسی بات
ہوگی جب فلان مہینہ ہوگا تو وسمیں یہ ہوگا۔ جیسا کہ کسی
کاذب شریر کا قول ہے کہ جب محرم میں چاند کو گہن لگیگا تو جنگ اور
بادشاہوں کا شغل اور غلہ گران ہوگا اور جب صفر میں گہن لگیگا تو ایسا
ایسا ہوگا اسطرح ہر مہینہ میں اس کاذب نے کہا ہے یہ سب حدیثیں کذب
اور آنحضرت پر افترا ہے **فصل** بعض ان امروں سے یہ ہے
کہ حدیث طبیبوں کے وصف پر ہو جیسے یہ حدیثیں ہیں۔
حدیث ہریسہ پیٹھ کو قوت دیتا ہے **حدیث**
مچھلی کا کھانا تیزی دور کرتا ہے **حدیث** جسنے آنحضرت کے
طرف کمی اولاد کا شکوہ کیا آپنے اسکو انڈے اور پیاز کھانیکا امر
کیا ہے **حدیث** میرے پاس جبرائیل علیہ السلام جنت سے
ہریسہ لیکر آئے جسکو میںنے کھایا اوسی وقت سے قوت جماع
کی چالیس آدمیوں کی دیا گیا ہوں **حدیث** مومن میٹھا ہے
مٹھاس کو دوست رکھتا ہے اور کاذب شریر نے ان الفاظ سے
روایت کیا ہے مومن حلوی ہے اور کافر شرابی ہے میں کہتا
ہوں تحقیق کلام اسپر گذر چکی ہے **حدیث** تھوک پر کھجوریں
کھاؤ اسلئے کہ یہ کیڑوں کو قتل کرتی ہیں میں کہتا ہوں اسکو ابو بکر
نے غیلانیات میں اور دیلمی نے فردوس میں ابن عباس سے ذکر کیا
ہے جیسا کہ جامع صغیر میں ہے **حدیث** اپنی عورتوں کو نفاس کے وقت
کھجوریں کھلاؤ میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں۔ ابو یعلی اور ابن
ابی حاتم اور ابن السنی اور ابو نعیم نے طب نبوی میں
اور عقیلی اور ابن عدی اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے

عن علي قال قال رسول الله عليه السلام اطعموا
نساءكم الولد الرطب فان لم يكن رطب فتمر فليس من
الشجر شجرة اكرم على الله من شجرة نزلت تحتها مريم
بنت عمران واخرج ابن عساكر عن سلمة بن قيس مرفوعا
اطعموا نساءكم في نفاسهن التمر فانه من كان طعامها
في نفاسها التمر خرج ولدها ولدا حليما فانه كان
طعام مريم حين ولدت عيسى ولو علم الله طعاما
هو خير لها من التمر لاطعمها اياه واخرج عبد بن
حميد عن شقيق قال لو علم الله ان شيئا
للنفساء خير من الرطب لامر مريم به واخرج عن
عمرو بن ميمون قال ليس للنفساء شيء خير من الرطب
والتمر وقرأ الآية (وهزي اليك بجذع النخلة
تساقط عليك رطبا جنيا) كذا في الدر المنثور
حديث من لقم اخاه لقمة حلوة صرف الله عنه مرارة
الموقف وحديث من اخذ لقمة من مجرى الغائط او
البول فغسلها ثم اكلها غفر له وحديث النفخ
في الطعام يذهب البركة قلت رواه احمد بسند حسن
عن ابن عباس انه عليه السلام نهى عن النفخ في الطعام
والشراب وحديث اذا طنت اذن احدكم فليصل
علي وليقل ذكر الله من ذكرني بخير فكل حديث في طنين
الاذن كذب قلت رواه الحكيم وابن السني و
الطبراني والعقيلي وابن عدي عن ابي رافع كذا في
الجامع الصغير للسيوطي والتزم ان لا يكون فيه موضوع
وذكره الجزري ايضا في الحصن والتزم ان لا
يكون فيه الا صحيحا **فصل** ومنها احاديث العقل

علی سے روایت کی ہے کہا اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جننے والی عورتونکو تم کھجوریں کھلاؤ اگر تر نہوں تو
خشک اسلیئے کہ کسی درخت کی عزت اللہ تعالی کے نزدیک اس
درخت کی نہیں جسکے نیچے حضرت مریم بنت عمران اتریں اور ابن عساکر
نے سلمہ بن قیس سے مرفوع روایت کی ہے اپنی عورتونکو نفاس میں کھجور
کھلاؤ اسلیئے کہ جس عورت کا طعام نفاس کے وقت کھجوریں ہونگی
تو اوسکی اولاد حلیم پیدا ہوگی یہی طعام مریم کا تھا جب انہون نے حضرت
عیسی کو جنا اگر اللہ اسکے سوا کوئی اور طعام اوسکے لیئے بہتر جانتا تو
وہی اوسکو کھلاتا اور عبد بن حمید نے شقیق سے روایت کی ہے اگر اللہ تعالی
نفاس والیونکے لیئے تر کھجوروں سے کوئی اور طعام بہتر جانتا تو مریم
کو اوسی کا حکم ہوتا اور عمرو بن میمون نے روایت کی ہے نفاس
والیونکو لیئے سوائے تر کھجوریں یا خشک کے اور کوئی شی بہتر نہیں
اور انہون نے یہ آیت پڑہی یا اپنی طرف شاخ کھجور کی ہلا تجھپر تر کھجوریں
گرینگی ایسا ہی در المنثور میں ہے **حدیث** جو کوئی اپنے بہائی کو
میٹھا لقمہ کھلائیگا اللہ تعالی اوس سے کسی وقت کی تلخی دور کریگا
حدیث جو کوئی پاخانہ یا پیشاب کی جگہ سے لقمہ اٹھا لیوے اور دہو کر کہا
لے اللہ تعالی اوسکو بخشدیتا ہے حدیث طعام میں پھونکنا برکت دور
کرتا ہے میں کہتا ہوں احمد نے سند حسن سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے پینے میں پھونکنے سے منع کیا ہے حدیث
جب کسی کا کان آواز دے تو مجھپر درود بھیجے اور کہے اللہ تعالی ذکر کرتا ہے اوسکا
جو مجھے نیکی سے ذکر کرے جس حدیث میں کانونکی آواز کا ذکر ہے جھوٹ
ہے میں کہتا ہوں حکیم اور ابن السنی اور طبرانی اور عقیلی اور ابن
عدی نے ابی رافع سے روایت کی ہے ایسا ہی سیوطی کی جامع صغیر میں
ہے اور اوسنے التزام کیا ہے کہ اسمیں موضوع ذکر نہ کرونگا اور اسکو جزری
نے حصن میں ذکر کیا ہے حالانکہ اوسنے التزام کیا ہے کہ بجز صحیح حدیث کے سوا اور

كلها كذب كقوله لما خلق الله العقل قال له اقبل
فاقبل ثم قال له ادبر فادبر فقال ما خلقت خلقا
اكرم على منك بك آخذ وبك اعطي قلت قد سبق
عن العراقي انه اخرجه الطبراني في الكبير والاوسط
وابو نعيم باسنادين ضعيفين انتهى ورواه عبد الله
بن الامام احمد في زوائد الزهد عن الحسن مرفوعا
بسند جيد كما ذكره بعض المتاخرين قال حديث
لكل شيء معدن ومعدن التقوى قلوب العارفين
قلت رواه الطبراني عن ابن عمر والبيهقي عن عمر على ما
في الجامع الصغير وحديث ان الرجل ليكون من
اهل الصلوة والجهاد وما يجزى الا على قدر
عقله قلت رواه الترمذي الحكيم في النوادر ما
يروى ومعناه من حديث انس اثنى قوم على رجل عند النبي
عليه السلام حتى بالغوا في الثناء فقال كيف
عقل الرجل ثم ذكر ابن القيم عن الخطيب حدثنا
التنوري قال سمعت الحافظ عبد الغني يقول اخبرنا
الدارقطني بان كتاب العقل وضعه اربعة اولهم
ميسرة بن عبد ربه ثم سرق منه داود بن المحبر
وركبه باسناد وسرقه سليمان بن عيسى السجزي
باسانيد من آخر قلت يريد كتاب العقل للاودي
المختلق الكذاب وهو سفر وقال ابو الفتح الازدي
لا يصح في العقل حديث قاله ابو جعفر العقيلي وابو حاتم
بن حبان انتهى وابن المحبر كما قال السخاوي ليس بكذاب
ولا يلزم من عدم الصحة وجود الوضع كما لا يخفى

فصل ومنها الاحاديث التي يذكر فيها الخضر و

تمام جھوٹھی ہین جیسے یہ ہی جب اللہ تعالی نی عقل کو پیدا کیا
فرمایا آگے ہو تو آگے ہتو پہر فرمایا پینے کو ہی خلقت سوا تیری بہتر
پیدا نہیں کے تیری سبب سے مواخذہ ہی اور تیری سبب سے بخشش ہے میں
کہتا ہون تحقیق عراقی سے گذر چکا ہی اسکو طبرانی نے کبیر اور وسط مین
اور ابو نعیم نے دو سند ون ضعیفون سے روایت کی ہی انتہی اور عبد اللہ بن احمد نے زوا
الزہد مین حسن سے جید سند مرفوع روایت کے ہی جیسا کہ بعض متاخرین نے ذکر کیا
ہے کہا اوسنے ہر حدیث کے کہان ہے تقوی کے عارفون کا دل ہے مین کہتا
ہون یہ طبرانی نے ابن عمر سے اور بیہقی نے عمر سے روایت کے
ہے جیسا کہ جامع صغیر مین ہے حدیث بعض آدمی ایسے ہین جو نماز
اور جہاد مین ہی مشغول ہین حالانکہ نہین بدلہ ملتا مگر قدر عقل انکی
کے مین کہتا ہون ترمذی حکیم نے نوادر مین اسطرح انس سے روایت
کی ہی ایک قوم نے ایک شخص کے آنحضرت کی روبرو بہت مبالغہ سے صفت
کی فرمایا آنحضرت نے عقل اسکا کیسا ہی پہر ابن قیم نے خطیب سے
ذکر کیا ہے کہا اوسنے حدیث کی ہمسے صوری نے کہا سنا مینے
حافظ عبد الغنی سے کہ کہتے ہمکو دارقطنی نے اسطرح خبر دی ہے کہ عقل
کی کتاب کو چار آدمیون نے بنایا ہے پہلا اوسنے میسرہ بن عبد ربہ
پہر اوس سے داؤد بن المحبر نے چوری کی ہی اور اسکو کئی سندون سے بیان
کیا اور سلیمان بن عیسے سجزی نے کئی سندون سے چرایا مین کہتا ہون
کتاب العقل اودی کذاب کی ایک مستقل رسالہ ہے اور کہا
ابو الفتح ازدی نے عقل کے باب مین کوئی حدیث
صحیح نہین ہے۔ یہ ابو جعفر عقیلی اور ابو حاتم ابن
حبان نے کہا ہے انتہے اور ابن المحبر کہا سخاوی نے
کاذب نہین ہے اور عدم صحت سے وجود وضع کا لازم
نہین آتا جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے **فصل**
بعض ان سے یہ حدیثین ہین جنمین خضر اور + +

وحياته كلها كذب ولا يصح في حيوته حديث واحد كحديث ان رسول الله عليه السلام كان في المسجد فسمع كلاما من ورائه فذهبوا ينظرون فاذا هو الخضر وحديث يلتقي الخضر والالياس كل عام وحديث يجتمع بعرفة جبريل وميكائيل والخضر الحديث المفترى الطويل قلت اما الحديث الثاني فقد سبق انه اخرجه العقيلي والدارقطني في الافراد وابن عساكر عن ابن عباس مرفوعا واما الحديث الثالث فكذا له اصل ذكرته في رسالتي المسماة بكشف الحذر عن امر الخضر مع الرد على ما ذكر هنا من الادلة النقلية على عدم بقائه **فصل** ومنها ان يكون الحديث مما تقوم الشواهد الصحيحة على بطلانه كحديث عوج بن عنق الطويل الذي قصد واضعه الطعن في اخبار الانبياء فان في هذا الحديث ان طوله كان ثلاثة الف ذراع وثلثمائة وثلث وثلثين وان نوحا لما خوفه الغرق قال احملني في قصعتك هذه وان الطوفان لم يصل الى كعبه وانه خاض البحر فوصل الى حجزته وانه كان يأخذ الحوت من قرار البحر فيشويه في عين الشمس وانه قلع صخرة عظيمة على قدر عسكر موسى واراد ان يرضخهم بها فقورها الله على عنقه مثل الطوق وليس العجب من جرأة مثل هذا الكذاب على الله انما العجب ممن يدخل هذا الحديث في كتب العلم من التفسير وغيره ولا يبين امره وهذا عنده ليس من ذرية نوح وقد قال الله تعالى (وجعلنا ذريته هم الباقين) فاخبر ان كل من بقي على وجه الارض فهو من ذرية نوح فلو كان

اوسکی حیاتی کا ذکر ہے سب جھوٹی ہین انکی حیاتی مین کوئی حدیث صحیح نہین پائی گئی مثل ان حدیثون کے **حدیث** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے اور پیچھے سے کلام سنی اور لوگ دیکھنے لگے تو وہ خضر تھا **حدیث** خضر و الیاس ہر سال ایک مرتبہ ملتے ہین **حدیث** جبرئیل و میکائیل و خضر عرفہ مین جمع ہوتے ہین یہ حدیث لمبی ہے اور افترا ہے مین کہتا ہون لیکن دوسری حدیث کا حال پیچھے گذر چکا ہے کہ اسکو عقیلی اور دارقطنی نے افراد مین اور ابن عساکر نے ابن عباس سے مرفوع روایت کی ہے اور تیسری حدیث اسکا کچھ اصل نہین ہے اپنی یہ حدیث رسالہ کشف الحذر عن امر الخضر مین ذکر کی ہے معہ رد ان دلائل عقلی و نقلی کے خضر کے مرنے پر ہین **فصل** بعض ان مین سے یہ بھی کہ حدیث ایسی ہو جو شواہد اوسکے بطلان پر قائم ہون مثل حدیث عوج بن عنق کی جسکے واضع نے اخبار انبیا مین طعن کا قصد کیا ہے اس حدیث مین اسکے طول کا یہ ذکر ہے کہ قد اوسکا تین ہزار تین سو تینتیس گز تھا اور جب کہ نوح علیہ السلام نے اسکو ڈرایا تو کہا مجھی اس پیالہ مین اوٹھا لے اور طوفان اوسکی گھٹنون تک پہونچا اور جب وہ دریا مین داخل ہوا تو پانی اوسکے ٹخنون تک آیا اور وہ دریا کے نیچے سے مچھلی پکڑتا تھا اور اوسکو سورج سے بھونتا تھا اور اوسنے ایک بڑا پتھر حضرت موسی کے لشکر کے اندازے پر اوٹھایا اور ارادہ کیا کہ انکو اوسکے نیچے ذرہ ذرہ کر ڈالے اللہ تعالی اوس پتھر کو اسکی گردن مین طوق کے طرح بنا دیا اس کاذب کے دلیری سے تعجب نہین آتا لیکن تعجب ان شخصون سے ہے جو ایسی حدیث کتب تفسیر وغیرہ مین داخل کرتے ہین اور اسکا حال بیان نہین کرتے اور یہ شخص اسکے نزدیک نوح علیہ السلام کی اولاد سے نہین ہے اور اللہ تعالی فرمایا ہے (اور ہمنے اسکی اولاد کو باقی رکھا) اللہ تعالی نے خبر دی ہے کہ جو شخص روئے زمین پر باقی رہا ہے وہ حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد سے تھا اگر + + + +

لعوج وجود لم يبق بعد نوح وايضا فان النبي عليه
السلام قال خلق الله ادم وطوله في السماء ستون
ذراعا فلم يزل الخلق ينقص حتى الآن وايضا فان ما
بين السماء والارض خمسمائة عام وسمكها كذالك
واذا كانت الشمس في السماء الرابعة فبيننا وبين هذه
المسافة العظيمة فكيف يصل اليها طوله ثلثة الاف
ذراع حتى يشوى في عينها الحوت فلا ريب ان هذا
وامثاله من وضع زنادقة اهل الكتاب الذين قصدوا
السخرية والاستهزاء بالرسل واتباعهم قلت وفي
تفسير المعالم للبغوي ان اصح الاقاويل باتفاق
العلماء ان عوج بن عنق قتله موسى عليه السلام
ولم يزد على هذا الكلام فدل على ان لوجوده اصلا
في الجملة عند العلماء الاعلام غاية ان الكذابين
زادوا ونقصوا لترويج الغرضهم الفاسد عند العوام
من الانام ثم نقل عن ابن عباس في قوله تعالى (واذ
قلنا ادخلوا هذه القرية) هي اريحا وهي قرية الجبارين
كان فيها قوم من بقية عاد يقال لهم العمالقة
ورأسهم عوج بن عنق وفي الدر المنثور في تفسير الماثور
للسيوطي اخرج ابن جرير وابن المنذر عن قتادة في
قوله تعالى (ان فيها قوما جبارين) قال ذكر لنا انهم
كانت لهم اجسام وخلق ليست لغيرهم واخرج
عبد الرزاق وعبد بن حميد عنه قال هم اطول منا
اجساما واشد قوة واخرج ابن عبد الحكم في
فتوح مصر عن ابن حجيرة قال استظل سبعون رجلا
من قوم موسى في قحف عظم راس رجل من العماليق

عوج کا اوسوقت وجود تہا تو بعد نوح کے باقی نہین رہا۔ اور
بھی آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالی نے آدم کو آسمان پہ پیدا کیا طول
انکا ساٹھ گز تہا تاکہ خلقت اب تک گھٹتی گھٹتی چلی آئی ہے اور ایک
دلیل یہہ ہی کہ آسمان اور زمین کے درمیان پانچسو برس کا رستہ ہی
اور موٹائی اوسکی بھی اسی قدر ہی اور جب برج چوتھی آسمان پر ہوا تو بیچ
زمین سے سورج تک کسقدر مسافت ہوگئی پس کسطرح تین ہزار گز کا طول
اوسجگہہ تک پہونچ سکتا ہی تاکہ اوس سے مچھلی بہونی جاوے اور اسمین کچھ شک
نہین کہ یہ حدیث اور اوسکی امثال اہل کتاب کے زندیقون کے بنائی ہوئی
ہی جو پیغمبرون اور اونکی متبعین سے استہزا کرنے کا قصد کرتی تہے
مین کہتا ہون تفسیر بغوی مین ہے کہ صحیح بات جو باتفاق علما ثابت
ہے یہ ہی کہ عوج بن عنق کو موسے علیہ السلام نے قتل کیا ہے اس سے زیادہ
کلام اوس نے نہین کیا اس سے معلوم ہوا کہ کچھ قدر عالمون کے نزدیک اسکا
اصل ہے غایت یہ کہ کاذبون نے اپنی غرض فاسد ترویج کیلئے اسمین زیادتی
نقصان کیا ہی اور ابن عباس سے اس آیت کے تفسیر مین منقول ہے
(اور جب ہمنے کہا کہ اس گاون مین داخل ہو جاو) اس گاون
کا نام اریحا ہے اسمین ایک قوم سرکش عاد کی نسل سے رہتی
تہے اوسکو عمالقہ کہا جاتا تہا اور سردار اونکا عوج بن عنق تہا
اور سیوطی نے درالمنثور فی تفسیر الماثور مین اسطرح ذکر کیا ہے
کہ ابن جریر و ابن منذر نے قتادہ سے اس آیت کی تفسیر بیان کئے
ہیں بتحقیق اوسمین ایک قوم سرکش ہی کہا اوس نے ہماری یاد
ذکر کیا گیا ہے کہ اونکی ایسے جسم قوی تھی کہ غیر کے ایسے نہ تھی اور عبد الرزاق
اور عبد بن حمید نے اوس سے یہ نقل کیا ہے کہ وہ ہمسے جسم مین بہت لمبی اور
قوت مین بہت سخت تھی اور ابن عبد الحکم نے فتوح مصر مین ابن
حجیرہ سے روایت کیا ہے کہ ستر آدمی موسے علیہ السلام
کی قوم کی ایک مرد کی کھوپری کے سایہ مین جو عمالیق کی قوم تہا بیٹھ گئی

واخرج البیہقی فی شعب الایمان عن زید بن اسلم قال
بلغنی انه رؤیت ضبع واولادها رابضة فی حجاج
عین رجل من العمالقة واخرج ابن ابی حاتم عن
انس بن مالك انه اخذ عصا فذرع فیها شیئا
ثم قاس فی الارض خمسین او خمسا وخمسین ثم قال
هکذا طول العمالیق واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم
عن ابن عباس قال امر موسی ان یدخل مدینة
الجبارین فسار بمن معه حتی نزل قریبا من المدینة
وهی اریحا فبعث الیهم اثنی عشر عینا من کل سبط منهم
عین لیاتوه بخبر القوم فدخلوا المدینة فراوا
امرا عظیما من هیئتهم وجسمهم وعظمهم فدخلوا
حائطا لبعضهم فجاء صاحب الحائط لیجتنی الثمار من
حائطه فجعل یجتنی الثمار فینظر الی آثارهم فتتبعهم
فکلما اصاب واحدا منهم اخذه فجعله فی کمه مع
الفاکهة حتی التقط الاثنی عشر کلهم فجعلهم فی کمه
مع الفاکهة وذهب الی ملکهم فنثرهم بین یدیه الحدیث
قال ومن هذا حدث ان قاف جبل من زمردة خضراء
محیطة بالدنیا کاحاطة الحائط بالبستان والسماء
واضعة اکنافها علیه فزرقتها منه قلت قد ذکره
البغوی فی معالمه عن عکرمة والضحاك وفی الدر
المنثور اخرج عبد الرزاق عن مجاهد قال قاف
جبل محیط بالارض واخرج ابن المنذر وابو الشیخ
فی العظمة والحاکم وابن مردویه عن عبد الله بن بریدة
فی قوله تعالی (ق) جبل من زمرد محیط بالدنیا
علیه کنفا السماء قال ومن هذا حدث ان الارض

اور بیہقی نے شعب الایمان میں زید بن اسلم سے نقل کیا ہے کہ ہمکو خبر پہونچی
ہے کہ ایک بجو مع اپنی اولاد کی انمیں سے ایک مرد کی آنکھوں کے کوئی
مین بیٹہا ہوا تہا اور ابن ابی حاتم نے انس بن مالک سے روایت کی
ہے کہ اونہوں نے ایک عصا پکڑا اور اوسکو کسی شی سے ناپا پہر
اوس سے زمین کو پچاس یا پچپن مرتبہ اندازہ کیا پہر کہا کہ اس قدر
عمالیق کا طول تہا - اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس
سے روایت کی ہے کہ کہا اونہوں نے موسی علیہ السلام کو سرکشوں کے
شہر میں داخل ہونیکا حکم ہوا اونہوں نے اپنی قوم کو ساتھ لیکر سیر
کیا اور اریحا کے قریب اترے اور اونکیطرف بارہ آدمی ہر ایک گروہ سے
ایک ایک اونکی خبر کے جاسوسی کیلئے روانہ کئے جب وہ شہر میں داخل
ہوئے تو اونہوں نے بڑی بڑی کام جو اونکی ہیئت اور جسم پر دلالت
کرتے تھے دیکھے اور ایک باغ میں داخل ہوگئے بعد اوسکے مالک باغ کا
میوہ چننے کے لئے اپنے باغ میں آیا اور میوہ چننے لگا جب اوسنے اونکے
پاؤں کے آثار دیکھے تو اونکے پیچھے لگا اور ہر ایک کو پکڑ کر مع میوہ کے جہولی میں ڈالتا
جاتا جب اوسنے بارہ آدمیونکو مع میوہ کی جہولی میں ڈال لیا تو بادشاہ
کے پاس لے آیا اور اوسکے روبرو اونکو چہوڑ دیا الخ اور اسی قسم سے یہ حدیث
ہے کہ قاف سبز زمرد سے ایک پہاڑ ہے اوسنے سب دنیا کو گہیر لیا ہے جیسے
دیوار باغ کو گہیرتی ہے اور آسمان نے اپنی اطراف اوسپر رکہی ہوئی
ہیں اور اسی لئے سیاہ ہے - میں کہتا ہوں یہ بغوی نے معالم میں
عکرمہ اور ضحاک سے ذکر کیا ہے اور در منثور میں ہے کہ عبد الرزاق
نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا اونہوں نے قاف ایک پہاڑ ہے جسنے تمام
زمین کو گہیر لیا ہے اور ابن منذر اور ابو الشیخ نے عظمت میں
اور حاکم اور ابن مردویہ نے عبد اللہ بن بریدہ سے اس آیت کی
تفسیر کی ہے (ق) ایک پہاڑ ہے جسنے دنیا کو گہیر لیا ہے
اوسپر آسمان کے کنارے ہیں - کہا اسی قسم سے یہ حدیث ہے کہ زمین

علی صخرة والصخرة علی قرن ثور فاذا حرك الثور قرنه تحركت الصخرة قلت خرج ابو الدنیا وابو الشیخ عن ابن عباس رضی الله عنهما قال خلق الله جبلا یقال له قاف محیط بالعالم وعروقه الی الصخرة التی علیها الارض فاذا اراد الله ان یزلزل قریة امر ذلك الجبل فحرك العرق الذی یلی تلك القریة فیزلزلها ویحركها فمن ثم تحرك القریة دون القریة

قال ومن هذا حدیث كان جنبة تأتی النبی علیه السلام فابطأت علیه فقال لها ما ابطأك قالت مات لی میت بالهند فذهبت فی تعزیته فرأیت فی طریقی ابلیس یصلی علی صخرة فقلت ما حملك علی ان اضللت آدم قال دعی عنك هذا قلت تصلی وانت انت قال یا فارعة انی لارجو من ربی اذا بر قسمه ان یغفر لی فما رأیت رسول الله علیه السلام ضحك مثل ذلك الیوم قال ابن عدی فی الكامل حدثنا عبد المؤمن بن احمد حدثنا ابن لهیعة عن ابیه عن ابی الزبیر عن جابر فذكره الله اعلم مما دس فی كتب ابن لهیعة والا فهو اعلم بالحدیث من ان یروج علیه مثل هذا ومن هذا حدیث هامة بن الهیم بن لاقیس بن ابلیس الحدیث الطویل ونحوه وحدیث زرنب بن بعر تملا قال ابن الجوزی حدیث زرنب باطل

فصل ومنها مخالفة الحدیث لصریح القرآن كحدیث مقدار الدنیا وانها سبعة الاف سنة ونحن فی الالف السابعة وهذا من ابین الكذب لانه لو كان صحیحا لكان كل احد علم انه قد بقی للقیامة

زمین ایک پتھر پر ہے اور پتھر بیل کے سینگوں پر جب بیل اپنے سینگ کو ہلاتا ہے تو وہ پتھر ہل جاتا ہے۔ مین کہتا ہوں ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہا اوس نے اللہ تعالی نے ایک پہاڑ پیدا کیا ہی جسکو قاف بولتی ہین اوسنے تمام جہان کو گہیر رکہا ہے اور رگین اوسکی اوس پتھر تک ہین جسپر زمین رکہی ہوئی ہے جب اللہ تعالی کسی گاوں مین زلزلہ ڈالنا چاہتا ہے تو اوس پہاڑ کو حکم کرتا ہے اس پہاڑ کی وہ رگ جو اس گاوں سے ملی ہوئی ہے ملتی ہی پہر وہ گاوں کانپتا ہی اور حرکت مین آتا ہی یہی سبب ہے کہ ایک گاوں دوسرے گاوں کے سوا ہلتا ہے۔ کہا اسی قسم سی یہ حدیث ہی ایک جنی تہی ہر روز نبی علیہ السلام کے پاس آتی تہی ایک روز اوسنے دیر لگائی پوچہا آنحضرت نے کس لئے تو نے دیر لگائی ہے کہا اوس نے میرا ایک آدمی ہند مین گیا تہا اوسکی تعزیت کے لئے گئی تہی رستہ مین شیطان پتہر پر نماز پڑہتا دیکہا مینے اوسکو کہا کس چیز نے تجہے برانگیختہ کیا کہ تو نے آدم کو بہکایا کہا یہ قصہ چہوڑ دے پہر مینے کہا تو نماز پڑہتا ہے اور ایسا ایسا ہی جواب دیا اے فارغہ مین اپنے رب سے امید رکہتا ہون کہ جب وہ قسم پوری کرے مجہے بخش دے۔ مینے اوس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے نہین دیکہا۔ کہا ابن عدی نے کامل مین عبد المومن نے ہمسے حدیث کہی کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے اپنے باپ سے اوس نے ابی الزبیر سے اور ذکر کیا اللہ بہتر جانتا ہی جو ابن لہیعہ کی کتابون مین پوشیدہ کئے گئے ہین ورنہ وہ حدیث کو اچہا جانتا ہی اس سے کہ ایسی حدیث ترویج کی جاوے۔ اور اسی قسم سے حدیث ہامہ بن الہیم بن لاقیس بن ابلیس کی ہے اور اسی قسم سے حدیث زرنب بن بعر تملا کے کہا ابن جوزی نے حدیث زرنب کے باطل ہے

فصل بعض ان امرون سے یہی ہے کہ حدیث صریح نص قرآن کی مخالف ہو مثل اس حدیث کی مقدار دنیا کا سات ہزار برس ہی اور ہم ساتوین ہزار مین ہین۔ یہ صریح کذب ہے اس لئے کہ اگر صحیح ہوتا تو ہر ایک جانتا ++

ف حدیث مقدار الدنیا الی آخره وهذا من ابین الكذب الی آخره

من وقتها هذا مائتان واحد وخمسون سنة والله تعالى
يقول (يسئلونك عن الساعة ايان مرسيها) الآية قلت
تحقيق هذا الحديث قد تصدى الجلال السيوطي في رسالة
سماها الكشف عن مجاوزة هذه الامة الالف وحاصل
انه يستفاد من الحديث اثبات قرب القيامة ومن الآيات
نفي تعيين تلك الساعة فلا منافاة وزبدتها انه لا
يتجاوز عن الخمسمائة بعد الالف قال وقد جاهر
بالكذب بعض من يدعي في زماننا العلم وهو متشبع
بما لم يعط ان رسول الله كان يعلم متى تقوم الساعة
قيل له فقد قال في حديث جبريل ما المسئول عنها باعلم من
السائل فحرفه عن موضعه وقال معناه انا وانت نعلمها
وهذا من اعظم الجهل واقبح التحريف والنبي اعلم بالله
من ان يقول لمن كان يظنه اعرابيا انا وانت نعلم
الساعة الا ان يقول هذا الجاهل انه كان يعرف انه
جبريل فرسول الله عليه السلام هو الصادق في قوله
والذي نفسي بيده ما جاءني في صورة الا عرفته غير
هذه الصورة وفي اللفظ الآخر ما شبه علي غير هذه
المرة وفي اللفظ الآخر ردوا علي الاعرابي فذهبوا
فالتمسوا فلم يجدوا شيئا وانما علم النبي صلى الله عليه و
سلم انه جبريل بعد مدة كما قال عمر فلبثت مليا فقال
عليه السلام يا عمر اتدري من السائل والمحرف يقول علم
وقت السؤال انه جبريل ولم يخبر الصحابة بذلك
الا بعد مدة ثم قوله في الحديث ما المسئول عنها
باعلم من السائل يعم كل سائل ومسئول عن الساعة
هذا شانهما ولكن هؤلاء الغلاة عندهم ان

اس وقت سے قیامت تک دو سو اکاون برس رہ گئے ہیں۔ اور
اللہ تعالی فرماتا ہے (تجھ سے قیامت کو پوچھتے ہیں اسکا کیا وقت ہے) الآیۃ میں کہتا
ہوں تحقیق اس حدیث کی جلال الدین السیوطی نے رسالہ الکشف عن
مجاوزۃ ہذہ الامۃ الالف میں لکھی ہے حاصل اسکا یہ ہے حدیث سے معلوم
ہوتا ہے کہ قیامت قریب ہے اور آیات نفی تعیین کی ثابت ہوتی ہیں
ان دونوں میں کچھ منافات نہیں ہے۔ اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ قیامت
ایک ہزار پانچ سو سے تجاوز نہ کریگی ایک شخص نے ہمارے زمانہ
میں جو علم کا مدعی ہے حالانکہ اسکو علم سے کچھ بہرہ حاصل
نہیں ہے دعوی کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت
کے قائم ہونے کا علم تھا اُس سے کسی نے کہا حدیث جبرائیل میں ہے
مسئول عنہا سائل سے زیادہ نہیں جانتا تو اوسنے اوسکی تحریف کر دی
اور کہا معنی یہ ہیں کہ میں اور تو ہم دونوں جانتے ہیں اور یہ بڑی جہالت اور قبیح تحریف ہے اور نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے ممکن نہیں ہے کہ ایک شخص کو اعرابی جانکر کہدیں کہ
میں اور تو قیامت کو جانتے ہیں شاید وہ جاہل یہ کہدے کہ پہلے جانتے تھے کہ یہ جبرائیل
ہے تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس قول میں
صادق ہیں قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے جس صورت
میں میرے پاس آیا میں نے اسکو پہچان لیا سوائے اس صورت کے۔ اور دوسری
روایت میں ہے کہ مجھکو اوسکی صورت پر کبھی متشابہ نہیں ہوا سوائے اس مرتبہ
کے۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ اس اعرابی کو میرے پاس لے آؤ لوگ گئے اور ڈھونڈا
تو نہ ملا اور آنحضرت نے بعد مدت کے معلوم کیا کہ یہ جبرائیل تھا جیسا کہ عمر نے کہا ہے میں دیر
تک ٹھہرا رہا پھر فرمایا آنحضرت نے اے عمر تو جانتا ہے کہ یہ سائل کون تھا۔ اور تحریف
کرنیوالا کہتا ہے کہ آنحضرت سوال کے وقت جانتے تھے کہ یہ جبرائیل ہے اور اصحاب
کو خبر نہ دی مگر بعد مدت کے پھر یہ قول کہ مسئول عنہا سائل سے اعلم نہیں ہے
ہر سائل و مسئول کو شامل ہے یعنی ہر سائل و مسئول قیامت سے ہوگا یہی انکا
حال ہے لیکن ان غالیوں کے نزدیک + + + + +

علم رسول الله منطبق على علم الله سواء بسواء فكل ما يعلمه الله يعلم رسوله والله تعالى يقول (و ممن حولكم من الاعراب منافقون ومن اهل المدينه مردوا على النفاق لا تعلمهم) وهذا في براءة وهي من اواخر ما نزل من القرآن هذا و المنافقون جيرانه في المدينة انتهى ومن اعتقد تسوية علم الله ورسوله يكفر اجماعا كما لا يخفى قال ومن هذا حديث عقد عائشة لما ارسل في طلبه فاثاروا الجمل اي ومما يؤيده ما تقدم ويبطل قول القائل حديث عائشة فقد ذكر العماد بن كثير في تفسيره وهو من اكابر المحدثين قال البخاري حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله عليه السلام في بعض اسفاره حتى اذا كنا بالبيداء او بذات الجيش انقطع عقد لي فاقام رسول الله عليه السلام على التماسه واقام الناس معه وليسوا على ماء وليس معهم ماء فاتى الناس الى ابي بكر فقالوا الا ترى ما صنعت عائشة اقامت برسول الله وبالناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء فجاء ابو بكر ورسول الله واضع رأسه على فخذي قد نام فقال حبست رسول الله والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء قالت فعاتبني ابو بكر وقال ما شاء الله ان يقول وجعل يطعن بيده في خاصرتي ولا يمنعني من التحرك الا مكان رسول الله على فخذي فقام عليه السلام حين اصبح على غير ماء فانزل الله آية التيمم فقال

علم الله تعالى اور رسول کا برابر ہے یعنے جس چیز کو الله تعالى جانتا ہے اوسکو رسول الله صلی الله علیہ وسلم بھی جانتے ہین حال آنکہ الله تعالى فرماتا ہے (اور بعض انمین سے جو گرد تمہارے ہین منافقون سے ہے اور اہل مدینہ سے سرکش ہین اوپر نفاق کے نہین جانتا تو اون کو) یہ آیت سورہ برات مین ہے اور سب سے آخر نازل ہوئی ہے اور مدینہ مین منافق آنحضرت کے ہمسایہ تھے انتہی اور جو شخص الله تعالى اور رسول کے علم برابری کا اعتقاد کرے وہ بالاجماع کافر ہے جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے کہا اسی سے ہے عائشہ کے ہار کی حدیث جب حضرت نے اسکی تلاش کی لئے بھیجا پس ٹہرایا انہون نے اونٹ کو یعنے جو پہلے گذر چکا ہے تائید ہے اور عائشہ کی حدیث کرتی ہے قول اس قائل کے قول کو باطل کرتی ہے عماد بن کثیر نے جو اکابر محدثین سے ہین ذکر کیا ہے کہا بخاری نے حدیث کی ہمسے عبد الله بن یوسف نے کہا خبر دی ہمسے مالک نے عبد الرحمن بن قاسم سے اور اس نے اپنے باپ سے اور انہوں نے عائشہ سے کہا اوس نے ہم رسول الله صلی الله علیہ وسلم کیساتھ کسی سفر مین نکلے جب ہم بیدا یا ذات الجیش مین پہونچے میرے گلی کا ہار ٹوٹ گیا پھر رسول الله صلی الله علیہ وسلم اوسکے ڈہونڈنے کیلئے ٹہرے اور لوگ بھی آپکے ساتھ ٹہرے رہے نہ وہ پانی پر اترے اور نہ اونکے پاس پانی تھا پھر لوگ ابی بکر کے پاس آئے اور کہا کیا تو نہین دیکھتا کہ جو عائشہ نے کیا ہے اوس نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم کو اور لوگون کو ٹہرا رکھا ہے نہ وہ پانی پر ہین اور نہ اونکے پاس ہے پھر ابوبکر میری طرف آئے اور رسول الله اوسوقت اپنا سر میرے زانو پر رکھکر سوتے تھے اور کہا تو نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم اور لوگون کو ایسی حالت مین بند کیا ہے کہ نہ وہ پانی پر اترے ہین اور نہ کچھ اور پانی اونکے پاس ہے ۔ کہا عائشہ نے مجھے ابوبکر نے ڈانٹا اور جو کچھ منہ مین آیا کہا اور میری پسلیون مین انگلی چبھونے لگا اور مجھے ہلنے سے یہ بات منع کرتی تھی کہ رسول الله کا سر میرے زانو پر تھا (غرض) رسول الله صلی الله علیہ وسلم صبح کو اٹھے اور پانی نہ تھا

اور وقت ایسا اتفاق نہ ہوا تھا کہ سب

اسعد بن الحضیر ما ھی باول برکتکم یا آل ابی
بکر قالت فبعثنا البعیر الذی کنت علیه فوجدنا
العقد تحته قال و من ھذا ای و من ھذا القبیل
حدیث تلقیح التمر و قال ما اری لو ترکتموه لا یضره
شیئا فترکوه فجاء شیصا فقال انتم اعلم بدنیاکم
رواه مسلم عن عائشة و قد قال تعالی (قل لا اقول
لکم عندی خزائن الله و لا اعلم الغیب **فقال**
و لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر) و لما
جری لام المؤمنین عائشة ما جری و رماھا اھل الافک
لم یکن یعلم حقیقة الامر حتی جاءه الوحی من الله
ببرائتها و عند ھؤلاء الغلاة انه علیه السلام کان
یعلم الحال و انه غیرها بلا ریب و استشار الناس فی
فراقها و دعا ریحانة فسألها فهو یعلم الحال و
قال لها ان کنت الممت بذنب فاستغفری الله و هو
یعلم علما یقینا انها لم تلم بذنب و لا ریب ان الحال
ھؤلاء علی ھذا لغلو اعتقادھم انه یکفر عنهم
سیئاتهم و یدخل الجنة و کلما غلوا کانوا اقرب الیه
و اخص به فهم اعصی الناس لامره و اشدهم مخالفة
لسنته و ھؤلاء فیهم شبه ظاهر من النصاری غلوا
علی المسیح اعظم الغلو و خالفوا شرعه و دینه اعظم
المخالفة و المقصود ان ھؤلاء یصدقون بالاحادیث
المکذوبة الصریحة و یحرفون الاحادیث الصحیحة
و الله ولی دینه فیقیم من یقوم له بحق النصیحة

فصل و یشبه ھذا ما وقع فیه الغلط من
حدیث ابی ھریرة خلق الله التربة یوم السبت

اسعد بن الحضیر نے کہا ای آل ابی بکر کی یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے
کہا عائشہ نے ہم نے اس اونٹ کو اوٹھایا جسپر میں تھی تو ہار اوسکے نیچے سے
نکلا کہا اور اسی قبیل سے ہے یہ حدیث کھجوروں کی جفتی کرانیکے فرمایا آنحضرت
نے میں نہیں جانتا اگر تم اسکو چھوڑ دو تو کچھ ضرر ہو پھر لوگوں نے چھوڑ دیا
اور رہا ل اتر ہوا فرمایا تم دنیا کی کاموں کو مجھسے زیادہ جانتے ہو مسلم
نے عائشہ سے روایت کی ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے (کہہ میں تمہارے
لیے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کی خزانے ہیں اور میں غیب نہیں جانتا)
اور فرمایا (اگر میں غیب جانتا تو میں خیر بہت جمع کرتا) اور جب ام المومنین
عائشہ سے واردات گذری اور اہل افک نے انکی حق میں طعن تشنیع کیا آن
حضرت حقیقت امر کی نہ جانتے تھے تاکہ وحی اوسکی برات کا اللہ تعالی
نازل ہوا اور ان غالیوں کے نزدیک آنحضرت ﷺ حال جانتے تھے اور اسکو
تغیر کر دیا اور آدمیوں سے اوسکے فراق کی بابت مشورہ لیا اور اونکی
(لونڈی) ریحانہ کو بلا کر پوچھا حالانکہ خود جانتے تھے اور کہا اگر تونے
گناہ کیا ہے تو اللہ تعالی سے بخشش طلب کر اور خود یقینا جانتے تھے
کہ اسنے گناہ نہیں کیا اور شک نہیں ہے کہ ان لوگوں کا اعتقاد
باوجود اس غلو کے یہی ہے کہ ہماری برائیاں دور ہوتی ہیں اور جنت
میں داخل ہونگے اور جسقدر ہم غلو کرینگے اسیقدر قریب اور
مخصوص ہونگے حالانکہ وہ اس امر میں سب آدمیوں سے زیادہ نافرمان
ہیں اور سنت کی بہت مخالف ہیں اور ان میں نصاری کا شبہ ظاہر ہے
اسلیے کہ انہوں نے عیسی علیہ السلام پر بہت غلو کیا ہے اور اوسکی شریعت اور
دین کے بہت مخالف ہوگئے مقصود یہ ہے کہ یہ لوگ واہی تباہی حدیثوں کے تصدیق
کر لیتے ہیں اور احادیث صحیحہ کی تحریف کرتے ہیں اللہ ہی دین کا والی
ہے قائم رکھے اوسکو جو حق نصیحت کرنیکے لیے کھڑا ہوا ہے **فصل**
اس سے مشابہ ہے وہ جس میں غلطی واقع ہوئی ہے جیسے حدیث
ابوہریرہ کہ اللہ تعالی نے شنبہ کی دن خاک کو پیدا کیا ہے

الحديث وهو في صحيح مسلم ولكن وقع فيه الغلط
في رفعه وانما هو من قول كعب الاحبار كذلك قاله
امام هذا الحديث محمد بن اسمعيل البخاري في تاريخه
الكبير وقاله غيره من علماء المسلمين ايضا وهو
كما قالوا لان الله اخبر ان خلق السموت والارض
وما بينهما في ستة ايام وهذا الحديث يتضمن ان
مدة التخليق سبعة ايام ومن ذلك الحديث الذي
يروى في الصخرة انها عرش الله الادنى تعالى الله
عن كذب المفترين ولما سمع عروة بن الزبير هذا
قال سبحان الله تعالى (الذي وسع كرسيه السموت
والارض) وتكون الصخرة عرشه الادنى وكل حديث
في الصخرة فهو كذب مفترى والقدم الذي فيها
كذب موضوع مما عملته ايدي المزورين وارفع شيء
في الصخرة انها كانت قبلة اليهود وهي في المكان
كيوم السبت في الزمان ابدل الله بها الامة الاسلامية
الكعبة البيت الحرام ولما اراد امير المؤمنين عمر بن
الخطاب رضي الله عنه ان يبني المسجد الاقصى
استشار الناس هل يجعله امام الصخرة او خلفها
فقال له كعب يا امير المؤمنين ابنه خلف الصخرة
فقال يا ابن اليهودية خالطتك يهودية بل ابنيه
امام الصخرة حتى لا يستقبلها المصلون فبناه
حيث هو اليوم وقد اكثر الكذابون من الوضع
في فضائلها وفضائل بيت المقدس والذي صح
في فضله قوله عليه السلام لا تشد الرحال الا الى
ثلاثة مساجد المسجد الحرام والمسجد الاقصى

یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے لیکن غلطی اسمیں بسبب مرفوع ہونے
کے واقع ہوئی ہے یہ قول کعب الاحبار کا ہے ایسا ہی امام المحدثین
محمد بن اسمعیل بخاری نے تاریخ کبیر میں لکھا ہے اور اسیطرح
سے جسطرح انہوں نے کہا ہے اسلیئے کہ اللہ تعالی نے آسمانوں
اور زمین اور بیچ کی اشیا کو چھ دن میں پیدا کیا ہے اور
اس حدیث سے نکلتا ہے کہ مدت پیدایش کے سات دن
ہیں اسیطرح یہ حدیث ہے کہ پتھر اللہ تعالی کا چھوٹا عرش ہے
اللہ تعالی ایسے افتراؤں سے بلند ہے جب عروہ بن زبیر نے یہ حدیث
سنی کہا پاک ہے اللہ (جسکی کرسی آسمانوں اور زمین کو فراخ ہے)
اسسے کہ اونی پتھر اوسکا عرش ہو اور جو حدیث پتھر کے باب میں
آئی ہے وہ کذب ہے اور قدم کا اسپر ہونا یہ بھی جھوٹوں
لوگوں کی بناوٹ ہے اور مرفوع تر روایت پتھر کے باب میں
یہی ہے کہ یہ پہلی قبلہ یہود کا تھا پھر جیسا کہ اور تعالے نے شنبہ
کی جگہہ جمعہ کو بدل دیا ایسا ہے اسکی جگہہ کعبہ کو بدل ڈالا
اور جب امیر المنین عمر بن خطاب نے مسجد اقصے کے
بنانے کا ارادہ کیا تو لوگوں سے مشورہ کیا کہ کیا اسکو
آگے پتھر کے بنایا جاوے یا پیچھے - کعب نے کہا امیر
المومنین اسکو پتھر کے پیچھے بناؤ فرمایا ای یہودیہ
کے بیٹے تجہہ سے یہودیت خلط ہوگئی بلکہ میں اسکو
آگے پتھر کے بناتا ہون تاکہ نمازی اسکا استقبال نکریں
پہر اوسجگہہ بنایا جسجگہ وہ آج ہے - اور کذابوں نے
اسکی فضیلت میں اور بیت المقدس کی فضیلت میں
بہت حدیثیں بنائی ہیں اور جو اوسکی فضیلت میں صحیح
روایتیں ہیں وہ یہ ہیں فرمایا نبی علیہ السلام نے کوچ نہ
کیا جاے مگر تین مسجدوں کیطرف ایک مسجد حرام دوسرے اقصی

ومسجد هذا وهو في الصحيحين وفي قوله من حديث
ابي ذر وقد سأله اي مسجد وضع في الارض اول
فقال المسجد الحرام قال ثم اي قال المسجد الاقصى
الحديث وهو متفق عليه وفي حديث عبد الله بن عمرو لما
بنى سليمان البيت سأل ربه ثلاثا سأله حكما
يصادف حكمه فاعطاه اياه وسأله ملكا لا ينبغي
لاحد من بعده فاعطاه اياه وسأله ان لا يؤم احد
هذا البيت لا يريد الا الصلوة فيه الا رجع من خطيئته
كيوم ولدته امه وانا ارجو ان يكون قد اعطاه الله ذلك
وهو في مسند احمد وصحيح الحاكم وفي الباب حديث
رابع دون هذه الاحاديث رواه ابن ماجه في سننه
وهو حديث مضطرب ان الصلوة فيه بخمسين
الف صلوة وهذا محال لان مسجد رسول الله
افضل منه والصلوة فيه يفضل على غيره بالف صلوة
وقد روي في مسجد بيت المقدس التفضيل بخمسمائة
وهو اشبه وصح انه عليه السلام اسري به اليه وانه
صلى فيه وام المرسلين في تلك الصلوة وربط البراق
بحلقة الباب وعرج منه وصح عنه ان المؤمنين يتحصنون
به من ياجوج وماجوج فهذا المجموع ما يصح فيه
من الاحاديث قلت وكذا ثبت ان المهدي مع المؤمنين
يتحصنون به من الدجال وان عيسى عليه السلام
ينزل من منارة مسجد الشام فيأتي فيقتل الدجال و
يدخل المسجد وقد اقيم الصلوة فيقول المهدي
تقدم يا روح الله فيقول انما هذه الصلوة اقيمت لك
فيتقدم المهدي ويقتدي به عيسى عليه السلام ثم انا

تیسری یہ تیسری مسجد ہے یہ صحیحین مین ہے اور قول آنحضرت کا
جو ابوذر نے روایت کیا ہے ابوذر نے پوچھا کون سے
مسجد پہلے زمین مین بنائی گئی ہے فرمایا مسجد حرام کہا
پھر کونسی فرمایا مسجد اقصیٰ الخ یہ متفق علیہ ہے اور حدیث
عبد اللہ بن عمرو کی جب سلیمان علیہ السلام نے وہ گھر بنایا تو اللہ تعالیٰ
سے تین سوال کئے ایک یہ حکم جو تیری حکم کے موافق ہو اللہ تعالیٰ
نے اسکو دیدیا دوسرا ایسا ملک کہ کسی کو تیرے پیچھے نہ ملے تو اللہ تعالیٰ
نے اسکو دیدیا تیسرا یہ کہ جو شخص قصد نماز سے اس گھر مین امامت کرائی
گناہوں سے ایسا ہو جاوے گویا آج ہی اسکو اسکی ماں نے جنا ہے اور مین
ظن کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی اسکو دیدیا ہے یہ حدیث مسند
امام احمد اور صحیح حاکم مین بھی ہے اور اس باب مین سوا انکے ایک اور
چوتھی حدیث ہے جو ابن ماجہ نے سنن مین روایت کی ہے اور مضطرب ہے ایک
نماز اسمین پچاس ہزار درجہ زیادہ اور جگہ نماز پڑھنے سے فضیلت رکھتی
ہے اور یہ محال ہے اسلئے کہ مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی افضل ہے
اور اسمین ایک نماز ہزار درجہ باقی مسجد پر فضیلت رکھتی ہے اور مسجد
بیت المقدس کے فضیلت پانچ سو نماز کی برابر مروی ہے اور یہ روایت اشبہ
ہے اور صحیح ہو چکا ہے کہ آنحضرت نے معراج کی رات مین سیر اس طرف کیا
ہے اور اوسجگہ نماز پڑھی اور سب رسولون کے امامت کرائی اور براق کو دروازہ
کے حلقہ سے باندھا اور اوسجگہ سے آسمان کو تشریف لی گئی اور صحیح ہوا
ہے کہ مومن اسجگہ یاجوج ماجوج سے پناہ پکڑینگے یہ مجموعہ ہے اون صحیح حدیثون
کا جو اسکی فضیلت مین مروی ہوئی ہین مین کہتا ہون اسی طرح یہ بھی ثابت ہوا
ہے کہ امام مہدی بمعہ مومنون کے دجال سے اسجگہ پناہ پکڑینگے اور عیسیٰ
علیہ السلام شام کی مسجد کے منارہ سے اترینگے اور دجال کو قتل کرکے مسجد مین
داخل ہونگے اور جب نماز کا وقت ہوگا تو مہدی کہینگے اے روح اللہ امامت
کرائیے تو کہینگے یہ نماز آپکے لئے ہے تکبیر کہی گئی ہے تب مہدی امام اور

بانه من جملة الائمة ثم يصلي عيسى عليه السلام في
سائر الايام **فصل** ومنها احاديث صلوات
الايام والليالي كصلوة يوم الاحد وليلة الاحد
ويوم الاثنين وليلة الاثنين الى اخر الاسبوع كل
احاديثها كذب وقد تقدم بعض ذلك كذلك
احاديث صلوة الرغائب اول جمعة من رجب كلها
كذب امثلها ما رواه عبد الرحمن بن مندة
وهو صدوق عن ابن جهضم وهو واضع الحديث
حدثنا علي بن محمد بن سعيد البصري حدثنا ابي
حدثنا خلف بن عبد الله الصنعاني عن حميد بن
انس يرفعه رجب شهر الله وشعبان شهري ورمضان
شهر امتي الحديث ولا تغفلوا عن اول جمعة من
رجب فانها ليلة تسميها الملائكة الرغائب و
ذكر الحديث المكذوب بطوله قال ابن الجوزي
اتهموا به ابن جهضم ونسبوه الى الكذب قال
عبد الوهاب الحافظ يقول رجاله مجهولون فتشت
عليهم جميع الكتب فما وجدتهم قال بعض
الحفاظ بل لعلهم لم يخلقوا قلت اما صدر الحديث
وهو قوله رجب شهر الله وشعبان شهري و
رمضان شهر امتي فقد ذكره ابو الفتح بن ابي
الفوارس في اماليه عن الحسن مرسلا كما ذكره
السيوطي في جامع الصغير واما قوله وكل حديث
في ذكر صوم رجب وصلوة بعض الليالي فيه فهو
كذب مفترى ففيه بحث اذ قد ورد في صيام
رجب احاديث متعددة ولو كانت ضعيفة

اسمین اشارہ ہے کہ یہ خاصیت امت کا ہی بعد کہ عیسے علیہ السلام باقی
دنوں مین امامت کرینگے **فصل** بعض دنون کی نمازین اور رات
اور دن کے ہین مثل یکشنبہ کی دن و رات کی نماز اور دو شنبہ
کے دن و رات کی نماز تا آخر ہفتہ تک - یہ سب حدیثین کذب
ہین اور کچھہ حال انکا پیچھے گذر چکا ہے اور اسیطرح رغائب کے
نماز کی حدیثین جو اول جمعہ رجب مین پڑھتے ہین یہ سب کذب
ہین اور اونکی مثل یہ روایت ہی جو عبد الرحمن بن مندہ نے
(اور یہ صادق ہی) ابن جہضم سے (یہ حدیثونکا بنانی والا ہی)
روایت کی ہی کہا اوسنے حدیث کی ہمسے علی بن محمد بن سعید
بصری نے کہا حدیث کی ہمسے خلف بن عبد اللہ صنعانی نے حمید بن انس
سے اوسنے مرفوع کیا ہی رجب اللہ تعالے کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ
اور رمضان میری امت کا مہینہ ہی الحدیث (اور) رجب کے اول جمعہ
مین غافل نہو جاؤ اسلیئے کہ وہ ایسی رات ہی جسکو فرشتے رغائب کی رات کہتے
ہین اور پوری حدیث کو اوسنے لمبی حدیث مین بیان کیا ہی کہا ابن
جوزی نے اس حدیث کی تہمت ابن جہضم کو لگاتی ہین اور کذب کیطرف
اوسکو منسوب کرتی ہین کہا اوسنے مینے حافظ عبد الوہاب سے سنا ہی کہ وہ کہتا تھا
راوی اسکے مجہول ہین مینے بہت کتابین انکی تلاش مین دیکھی ہین
لیکن انکو کہین نہ پایا کہا بعض حفاظ نے شاید انکا خلقت ہی مین نہین
مین کہتا ہون لیکن ابتدا اس حدیث کا کہ رجب اللہ تعالے کا مہینہ ہے
اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے اسکو ابو الفتح اور ابن
ابی الفوارس نے امالی مین حسن سے مرسل روایت کیا ہی جیسا کہ سیوطی نے
نے جامع صغیر مین ذکر کیا ہے لیکن اسکے اس قول مین کہ رجب کے
روزے کہنے مین اور بعض راتون کی نمازین کوئی روایت صحیح نہین
ہے اسمین بحث ہی اسلیئے کہ رجب کے روزی مین بہت حدیثون سے ثابت
ہین اگرچہ ضعیف ہین + + + + + +

لکنها یتقوی بعضها ببعض وقد وردت نبذا
منها فی رسالة الادب فی رجب فی القوام الصوام
ایضا نعم بعض ما ورد فیه موضوع کما بینه بقوله
کحدیث من صلی بعد المغرب اول لیلة من رجب
عشرین رکعة جاز علی الصراط بلا حساب وحدیث
من صام یوما من رجب وصلی رکعتین یقرأ فی کل
رکعة مائة مرة آیة الکرسی وفی الثانیة مائة مرة
قل هو الله احد لم یمت حتی یری مقعده من الجنة
قالوا واقرب ما جاء فیه ما رواه ابن ماجة فی سننه
ان رسول الله علیه السلام نهی عن صیام رجب قلت
وهو محمول علی اعتقاد وجوبه کما کان فی الجاهلیة
والا فلم یقل احد من العلماء بکراهة صومه +
فصل ومن ذلک احادیث صلوة لیلة النصف من
شعبان کحدیث یا علی من صلی لیلة النصف من
شعبان مائة رکعة بالف قل هو الله احد قضی الله
له کل حاجة طلبها تلک اللیلة وساق خرافات
کثیرة واعطی سبعین الف حوراء لکل حوراء سبعون
الف غلام وسبعون الف ولدان الی ان قال و
یشفع والداه کل واحد منهما فی سبعین الفا و
العجب ممن شم رائحة العلم بالسنة ان یغتر بمثل
هذا الهذیان ویصلیها وهذه الصلوة وضعت فی
الاسلام بعد الاربع مائة ونشات من بیت المقدس
فوضع لها عدة احادیث منها من قرأ لیلة
النصف الف مرة قل هو الله احد الحدیث بطوله
وفیه یبعث الله الیه مائة الف ملک یبشرونه

لیکن بعض کو بعض سے تقویت ہو جاتی ہی اور تھوڑی کچھہ اسکا بیان رسالہ
الادب فی رجب مین اور قوام الصوام مین کیا ہی ہان بعض حدیثین
موضوع ہین جیسا کہ اوسنے بیان کیا ہی مثل اس حدیث کی جو شخص
بعد مغرب کے رجب کی اول رات مین بیس رکعت پڑھے پل صراط سے
بلا حساب گذریگا **حدیث** جو شخص ایک دن رجب کا روزہ
رکھے اور دو رکعت نماز پڑھے ہر ایک مین سو مرتبہ آیۃ الکرسی
اور دوسری مین سو مرتبہ قل ہو اللہ احد نہین مرتا جبتک اپنی
جگہہ جنت مین دیکھہ نہ لے کہا اسکے قریب یہ روایت ہی کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب کے روزون سے منع کیا ہی مین کہتا ہون
یہ اسکے لئے حکم ہے جو اعتقاد وجوب کا رکھتا ہو جیسا کہ جاہلیت مین تھا
ورنہ کسی عالم نے ان روزون کو مکروہ نہین کہا **فصل** اسی قسم
سے یہ حدیثین ہین **حدیث** شعبان کی نصف
رات مین نماز پڑھنی **حدیث** اے علی جو کوئی شعبان
کی رات مین سو رکعت پڑھے ہر رکعت مین ہزار مرتبہ قل ہو
اللہ احد اللہ تعالی اوسکی حاجت کو جو اوس سے مانگے پوری کرتا
ہے تا کہ اوسنے بہت خرافات ذکر کیں اور اوسے ستر ہزار حورین
ساتھہ ستر ہزار غلام اور لڑکے دیئے حتی کہ کہا اوسکے ماں باپ
اوسکے ستر ہزار کی شفاعت کرینگے اور تعجب ہے اس
شخص سے جو کچھہ علم کی بو رکھتا ہو پھر ایسے ہذیان باتون پر
فریفتہ ہو اور ایسی نمازین پڑھے - یہ نماز اسلام مین
چار سو برس کے بعد بنائی گئی ہے اور پہلے
بیت المقدس میں پیدا ہوئی ہی اسکے فضیلت مین
بہت حدیثین مروی ہین بعض انمین سے ہی جو شخص نصف رات مین
ہزار مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے الخ اسمین ہے اوسکی طرف
اللہ تعالی ہزار فرشتہ خوشخبری کیلئے بھیجتا ہے +

وحدیث من صلی لیلة النصف من شعبان ثلث عشر رکعة یقرأ فی کل رکعة ثلاثین مرة قل هو الله احد شفع فی عشرة قد استوجبوا النار وغیر ذلک من الاحادیث التی لا یصح منها شیٔ

فصل و منها رکاکة الفاظ الحدیث و سماجتها بحیث یمجها السمع ویدفعها الطبع + کحدیث اربع لا یشبع من اربع انثی من ذکر وارض من مطر وعین من نظر واذن من خبر قلت رواه ابو نعیم فی الحلیة عن ابی هریرة وابن عدی والطبرانی عن عائشة رضی الله عنها کما فی الجامع الصغیر الا انه قال وعالم من علم بدل واذن من خبر فالحدیث ضعیف لا موضوع وحدیث ارحموا عزیز قوم ذل وغنی قوم افتقر وعالم یلاعب به الصبیان قلت وحدیث الحاکة والاساکفة والصواغین او صنعة من الصنایع المباحة فکذب علی رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ لم یذم الله ورسوله الصنایع المباحة قلت قد یذم لما فیهما من الامور المکروهة والمحرمة لیجتنب عنها کما بینته فی شرح عین العلم من مراتب المکاسب قال ومن ذلک + حدیث من فارق الدنیا وهو سکران دخل القبر سکران وبعث سکران وامر به الی النار سکران الی جبل اوهو یقال له سکران وحدیث ان لله ملکا اسمه عمارة علی فرس من یاقوت طوله مد بصره تدور فی البلدان ویقف فی الاسواق ینادی لیغلوا کذا وکذا ولیرخص کذا وکذا وحدیث ان الله ملکا یقال له عمارة ینزل علی حمار

بعض انسی یہ ہی جو شخص نصف شعبان کی رات مین تیرہ رکعت پڑہے ہر ایک رکعت مین تیس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑہے دس ایسے آدمیون کیے شفاعت کریگا جو آگ کی لائق ہونگی اور اس باب مین اور حدیثین بہی ہین صحیح انمین کوئی نہین **فصل** بعض اونمین یہ ہی کہ حدیث کی الفاظ ایسے رکیک ہون جو آدمی کی طبیعت اور کان اونکو برا جانین مثل ان حدیثون کے **حدیث** چار چیزون کا چار چیزون سے پیٹ نہین بہرتا عورت کا مرد سے زمین کا بارش سے آنکہہ کا نظر سے کان کا خبر سے مین کہتا ہون اسکو ابو نعیم نے حلیہ مین ابی ہریرہؓ سے اور ابن عدی و طبرانی نے عائشہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ جامع صغیر مین ہے مگر اسنے بدلی کان خبر سے یہ کہا ہی کہ عالم علم سے پس حدیث ضعیف ہی موضوع نہین ہے **حدیث** رحمت کرو عزیز قوم پر جو ذلیل ہو جائی اور غنی قوم پر جو محتاج ہو جائی اور عالم پر جسکے ساتہہ لڑکے کہیلین ـ مین کہتا ہون حدیث جولاہے اور موچی اور سنیار اور کسی مباح صنعت کی سب آنحضرت پر کذب ہی اسلئے کہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مباح صنعت کی مذمت نہین کرتے مین کہتا ہون کبہی مذمت کی جاتی ہی اسلئے کہ اسمین امور محرمہ اور مکروہہ ہوتے ہین تاکہ اُنسے پرہیز کیجائی جیسا کہ مینے شرح عین العلم مین بیان کیا ہے ـ کہا اوسی قسم سے ہی یہ **حدیث** جو شخص دنیا کو حالت مستی مین چہوڑے قبر مین اسی حالت سے داخل ہوگا اور مستی کی حالت مین اوٹہایا جائیگا اور اوسی حالت مین اسکیلئے آگ کا حکم ہوگا پہاڑ کیطرف کیا جائیگا جسکا نام سکران ہی **حدیث** اللہ تعالی کا ایک فرشتہ ہی نام اوسکا عمارہ ہے یاقوت کی گہوڑے پر سوار ہو کر جسکا طول اوس کی نظر کے برابر ہی شہرون مین پہرتا ہی و بازارون مین کہڑے ہوکر آواز کرتا ہی فلانی فلانی شئی مہنگے کرو اور فلانے فلانی ارزان

من حجارة كل يوم فيسعر **فصل** و منها احاديث
ذم الحبشة والسودان كلها كذب كحديث دعوني
من السودان انما الاسود لبطنه و فرجه وحديث
الزنجي اذا شبع زنى و اذا جاع سرق قلت رواه
ابن عدي بسند ضعيف عن عائشة و زاد فيه
ان فيهم لسماحة و نجدة كما في الجامع الصغير و
حديث اياكم و الزنجي فانه خلق مشوه و حديث ان
طعاما فقال لمن هذا قال العباس للحبشة
اطعمهم قال لا تفعل ان جاعوا سرقوا و ان شبعوا
زنوا **فصل** و منها احاديث ذم الترك و احاديث
ذم الخصيان و احاديث ذم المماليك كحديث
لو علم الله في الخصيان خيرا لاخرج من اصلابهم
ذرية يعبدون الله قلت و قد تقدم و حديث
شر المال في اخر الزمان المماليك قلت رواه ابو يعلى
بسند لا باس به عن ابن عمر كما في الجامع الصغير و
اما حديث تركوا الحبشة ما تركوكم فانه لا يستخرج
كنز الكعبة الا ذو السويقتين من الحبشة فرواه
ابو داود و الحاكم في مستدركه عن ابن عمرو كذا
حديث اتركوا الترك ما تركوكم فان اول من يسلب
امتي ملكهم و ما خولهم الله بنو قنطورا رواه الطبراني
عن ابن مسعود كذا في الجامع الصغير و قنطورا
جارية ابراهيم الخليل ولدت له اولادا منهم
الترك و الصين كذا في النهاية **فصل** و منها
ما يقترن بالحديث من القرائن التي يعلم بها
انه باطل مثل حديث وضع الجزية عن اهل خيبر

اور بہاؤ بناتا ہے **فصل** بعض اونسی حدیثین مذمت حبشہ اور سودان کی میں سب کذب ہین **حدیث** میرے آگے سودان کا ذکر نہ کرو اسلئے کہ سیاہی پیٹ اور فرج کے لئے ہوتی ہے **حدیث** زنگی کا جب پیٹ بہر جائے زنا کرتا ہے اور جب بہوکہا ہو چوری کرتا ہے میں کہتا ہون ابن عدی نے سند ضعیف عائشہ سے روایت کی ہے اور یہ زیادتی بیان کی ہے کہ انمین جوانمردی اور دلیری ہے جیسا کہ جامع صغیر مین ہے **حدیث** بچو تم زنگیون سے اسلئے کہ انکی پیدایش قبیح ہے **حدیث** آنحضرت نے طعام دیکہا فرمایا کسکا کہانا ہے عباس نے کہا مین حبشیونکو دیتا ہون فرمایا نہ دے جب بہوکے ہوتے ہین چوری کرتی ہین اور جب سیر ہوتے ہین زنا کرتی ہین **فصل** بعض انمین ترک اور خصیون اور غلامون کے حدیثین **حدیث** اگر اللہ تعالی خصیون مین نیکی جانتا تو انکی پیٹہون سے اولاد پیدا کرتا جو اسکی عبادت کرتے مین کہتا ہون اسکا حال پیچہے گذر چکا ہے **حدیث** برا مال آخر زمانہ مین غلام ہین مین کہتا ہون ابو یعلی نے سند لا باس سے ابن عمر سے روایت کی ہے جیسا کہ جامع صغیر مین ہے لیکن یہ حدیث چہوڑو حبشہ کو جبتک وہ تمکو چہوڑین اسلئے کہ کعبہ کا خزانہ کوئی نہین نکالیگا مگر حبشیون سے ذو سویقتین اسکو ابو داؤد اور حاکم نے مستدرک مین ابن عمر سے روایت کیا ہے اور اسیطرح ہے یہ حدیث ترک کرو ترکون کو جبتک تمکو ترک کرین اسلئے کہ انکا بادشاہ پہلے میری امت کو دور کریگا اور اللہ تعالی نے بنو قنطورا کا مالک نہین کیا یہ طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے ایسا ہی جامع صغیر مین ہے اور قنطورا ابراہیم خلیل اللہ کی لونڈی کا نام ہے اس سے اولاد پیدا ہوئی جو ترک اور چین مین بستی ہین **فصل** بعض انمین حدیث کی ساتھ ایسی قرینے ملجائین جنسے معلوم ہوجائے کہ یہ باطل ہے مثل اس حدیث کی اہل خیبر سے جزیہ اتارا گیا + +

فهذا كذب من عدة وجوه احدها ان فيه
شهادة سعد بن معاذ وسعد قد توفي قبل
ذلك في غزوة الخندق ثانيها ان فيه وكتب
معاوية بن ابي سفيان هكذا ومعاوية انما
اسلم زمن الفتح وكان من الطلقاء وثالثها
ان الجزية لم تكن نزلت حينئذ ولا يعرفها
الصحابة ولا العرب وانما انزلت بعد عام تبوك
وحينئذ وضعها النبي عليه السلام على نصارى
نجران ويهود اليمن ولم يؤخذ من يهود المدينة
لانهم وادعوه قبل نزولها ثم قتل من قتل
منهم واجلى بقيتهم الى خيبر والى الشام وصالح
عليه السلام اهل خيبر قبل فرض الجزية فلما
نزلت آية الجزية استقر الامر على ما كان عليه و
ابتدأ ضربها على من لم يتقدم له معه عليه
السلام صلح فمن ههنا وقعت الشبهة في اهل
خيبر ورابعها ان فيه انه وضع عنهم الكلف و
السخر ولم يكن في زمانه عليه السلام لا كلف ولا
سخر ولا مكوس خامسها انه لم يجعل لهم عهدا
لازما بل قال نقركم ما شئنا فكيف يضع عنهم
الجزية التي يصير لاهل الذمة بها عهد لازم
مؤبد ثم لا يثبت لهم امانا لازما مؤبدا سادسها
ان مثل هذا مما يتوفر الهمم والدواعي على نقله
فكيف يكون قد وقع ولا يكون علمه عند حملة
السنة من الصحابة والتابعين وائمة الحديث و
ينفرد بعلمه ونقله اليهود سابعها ان اهل خيبر

یہ کاذب ہے کئی وجہ سے ایک انمیں یہ ہے اسمین شہادت سعد بن معاذ
کی ہے اور سعد پہلے اسکے جنگ خندق مین فوت ہوگئے دوسری یہ
اسمین ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نی اسطرح لکھا۔ حالانکہ معاویہ بعد زمانہ
فتح مکہ کی اسلام لایا ہے اور طلقا سے تھا تیسری یہ ہے کہ جزیہ اسوقت
اترا ہی نہیں تھا اسکو صحابہ اور عرب نہیں جانتے تھے یہ بعد سال
تبوک کی نازل ہوا ہے اور اوسوقت آنحضرت نے نصاری
نجران اور یہود یمن پر مقرر کیا اور مدینے کے یہودیون سے
نہ لیا اسلیے کہ انہون نے پہلے نزول کے اسکو چھوڑ دیا تھا
پھر مقتول ہوا جو ہوا اور باقیون کو خیبر اور شام کیطرف جلاوطن
کر دیا اور آنحضرت نی اہل خیبر سے قبل فرض ہونی جزیہ کے
صلح کی پھر جب آیت جزیہ کی نازل ہوئی ٹھہر گیا امر جیسا اب
ہے اور پہلے جزیہ اسپر لگایا گیا جو آنحضرت کی پاس صلح
کے لئے نہ آیا اسی جگہہ سے اہل خیبر کے حق مین شبہہ
واقع ہوا ہے چوتھی وجہ یہ ہے اسمین ہے کہ ان سے
تکلیف اور فرمانبرداری رکھی گئی تھی اور آنحضرت کے
زمانہ مین تکلیف اور فرمانبرداری اور نگمون ساری نہ تھے
پانچوین وجہ یہ ہے کہ انکے ساتھ کوئی اقرار لازم نہ کیا گیا
تھا بلکہ یہ تھا جبتک چاہین ہم تمکو رکھین پس کسطرح
اونسے موقوف جزیہ جو ہوسکتا ہے جس سے اہل جزیہ کی ساتھ
ہمیشہ کا عہد ہوجاتا ہے چھٹی وجہ یہ ہی ایسی خبر کے بہت
ناقل ہوتے ہین کس طرح ممکن ہے کہ یہ خبر واقع
ہوئی ہو اور کوئی صحابہ اور تابعین اور اماماں
حدیث سے نہ جانتا ہو اسکی ناقل اور عالم فقط یہود
ہے نکلین۔ ساتوین وجہ یہ ہے کہ اہل خیبر نے

+ + + + + + + + + + + + + +

لم يتقدم لهم من الاحسان ما يوجب وضع الجزية
فانهم حاربوا الله ورسوله وقاتلوه وقتلوا
اصحابه وسلوا السيوف في وجوههم وسموا النبي عليه
السلام وآووا اعداءه المحاربين له المحرضين
على قتاله فمن اين يقع هذا الاعتناء بهم اسقاط
هذا الفرض جعله الله عقوبة لمن لم يدن منهم
بدين الاسلام ثامنها ان النبي عليه السلام لم
يسقطها عن الابعدين عنه مع عدم معاداتهم
له كاهل اليمن واهل نجران فكيف يضع عن
الخيبريين الاذين مع شدة معاداتهم له وكفرهم
وعنادهم ومن المعلوم انه كلما اشتد كفر
الطائفة وتغلظت عداوتهم كانوا احق بالعقوبة
لا باسقاط الجزية تاسعها انه عليه السلام لو
اسقط عنهم الجزية كما ذكروا لكانوا من احسن الكفار
حالا ولم يحسن بعد ذلك ان يشترطهم اخراجهم
من ارضهم وبلادهم متى شاء فانه اهل الذمة
الذين يقرون بالجزية لا يجوز اخراجهم من
ارضهم وديارهم ما داموا ملتزمين لاحكام
الذمة فكيف اذا روعي جانبهم باسقاط الجزية
واعفوا من الصغار الذي يلحقهم باداتها
فاي صغار بعد ذلك اعظم من نفيهم من
بلادهم وتشتتهم في ارض الغربة فكيف يجتمع
هذا وهذا عاشرها ان هذا لو كان حقا
لما اجتمع الصحابة والتابعون والفقهاء كلهم
على خلافهم وليس في الصحابة رجل واحد

کوئی ایسا احسان آنحضرت سے نہین کیا کہ جس سے جزیہ کی
مستحق ہو جائین بلکہ انہون نے اللہ اور رسول سے جنگ کیا اور
آنحضرت اور اونکی صحابہ سے مقاتلہ کیا اور تلوارین کھینچین اور آنحضرت
کو زہر دیا اور آنحضرت کے دشمنون کو جو لوگون کو جنگ پر برانگیختہ کرتے تھے
جگہہ دی پس کسطرح اونکی ساتھ یہ بی پرواہی ہوسکتی ہے اور
فرض اونسے ساقط ہوسکتا ہے اللہ تعالی نے انپر یہ عذاب ڈالا
ہے کہ انسے کوئی مسلمان نہین ہوا آٹھوین وجہ یہ ہے کہ آنحضرت نے
جزیہ دور کے رہنے والون سے ساقط نہین کیا باوجودیکہ ان سے دشمنی
تھی مثل اہل یمن اور اہل نجران کی تو خیبر والون سے باوجودیکہ خیبری
ہین اور دشمنی اور کفر اور عداوت مین زیادہ ہین کیونکر ساقط
ہوگا اور ظاہر ہے کہ جس گروہ مین کفر اور عداوت زیادہ ہوتے
ہے وہ سخت عذاب کے لائق ہوتا ہے نہ لائق جزیہ کی ساقط کرنے
کی - ناوین وجہ یہ ہے اگر آنحضرت انسے جزیہ ساقط کرتے جیساکہ یہ لوگ
ذکر کرتے ہین تو اور کافرون سے اچھا حال ہوتا اور اونسے یہ شرط کرنی
لائق نہ تھی کہ جب ہم چاہینگے تم کو زمین اور شہرون سے نکالدینگے
اسلئے کہ وہ ذمی ہوگئے جب اقرار جزیہ کا کرلیا پس جبتک احکام
ذمہ کو مانتے رہینگے انکا گھرون اور زمین سے خارج کرنا جائز نہین ہوگا
چہ جائیکہ جب انکی جزیہ ترک کرنے سے رعایت کی گئی اور ذلت سے جو
وقت ادا ر جزیہ کی لائق ہوتی ہے معاف کی گئی - پس کون سے
ذلت اس سے زیادہ ہے جب انکو گھرون سے باہر کردیا اور غیر زمین
مین پراگندہ کئے گئے پھر کیونکر ایسی ایسی باتین جمع ہونگی
دسوین وجہ یہ ہے اگر یہ حق ہوتا تو صحابہ اور تابعی
اور فقہا سبکے سب اسکی خلاف پر کیون جمع ہوتے
حال آنکہ کوئی آدمی صحابیون مین ایسا نہین

+ + + + + + + + + + + + + +

قال لا يجب الجزية على الخيابرة ولا في التابعين ولا في الفقهاء بل قالوا اهل خيبر وغيرهم في الجزية سواء وقد صرحوا بان هذا الكتاب كذب مكذوب كالشيخ ابي حامد والقاضي ابي الطيب والقاضي ابي يعلى وغيرهم وذكر الخطيب البغدادي هذا الكتاب وبين انه كذب من عدة وجوه (**فصل**) وذكر جوامع وضوابط كلية في هذا الباب فمنها احاديث الحمام بالتخفيف لا يصح منها شئ كحديث كان يعجبه النظر الى الحمام وحديث كان يحب النظر الى الخضرة والاترج والحمام الاحمر قلت اخرج الطبراني وابن السني وابو نعيم عن علي وابو نعيم عن عائشة انه عليه السلام كان يعجبه النظر الى الاترج وكان يعجبه النظر الى الحمام الاحمر وروى ابن السني وابو نعيم عن ابن عباس كان يعجبه النظر الى الخضرة والماء الجاري كذا في الجامع الصغير وحديث شكى رجل الى رسول الله الوحدة فقال له لو اتخذت زوجا من حمام فانسك واصبت عن فراخه وحديث اتخذوا الحمام المقاصيص فانها تلهي الجن عن صبيانكم قلت رواه الشيرازي في الالقاب والخطيب والديلمي عن ابن عباس وابن عدي عن انس بلفظ اتخذوا هذه الحمام المقاصيص في بيوتكم فانها تلهي الجن عن صبيانكم كذا في الجامع الصغير وقال زكريا ابن يحيى الساجي بلغني ان ابا البختري دخل على الرشيد وهو يطير الحمام فقال هل تحفظ في هذا شيئا فقال حدثني هشام عن ابيه عن عائشة ان النبي عليه السلام كان

عدة

جسنے خیبریون پر جزیہ کی وجوب کا انکار کیا ہو اور نہ کوئی تابعیون اور فقیہون مین ہے بلکہ سب نے کہا ہی کہ اہل خیبر غیرہ جزیہ مین برابر مین - اور لوگون نے تصریح کی ہے کہ یہہ کتاب کاذب ہی مثل شیخ ابے حامد اور ابی الطیب اور قاضی ابی یعلی وغیرہ اور خطیب بغدادی نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہہ کئی وجہون سے کاذب ہے (**فصل**) اس باب کے قواعد کلیہ کی بیان مین بعض اون سے یہہ ہی کہ کبوتر کے باب مین کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی مثل اس حدیث کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبوتر کا دیکھنا بہت پسند آتا تہا آنحضرت سبزی اور ترنج اور کبوتر سرخ کا دیکھنا دوست رکھتے تہے مین کہتا ہون طبرانے اور ابن السنی اور ابونعیم طب مین ابی کبشہ سے اور ابن السنی اور ابونعیم نے علی سے اور ابونعیم نے عائیشہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت کو ترنج کا اور کبوتر سرخ کا دیکھنا بہت پسند آتا تہا - اور ابن السنی اور ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت سبزی اور پانی جاریکا دیکھنا بہت پسند کرتے تہے ایسا جامع الصغیر مین ہی حدیث ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکوہ کیا کہ مین اکیلا ہون فرمایا ایک جوڑا کبوتر ونکا لیو جب وہ الفت کرینگے انسے بچے پیدا ہو جائینگے حدیث کبوترونکو رکھو اسلیئے کہ یہہ تمہارے لڑکونسے جنونکو کہیل مین ڈالتے ہین مین کہتا ہون یہہ شیرازی نے القاب مین اور خطیب اور دیلمی نے ابن عباس سے اور ابن عدی نے انس سے ان الفاظ سے روایت کی ہی ان کبوترونکو گہرون مین رکھو اسلیئے کہ یہہ جنونکو تمہارے لڑکون سے کہیل مین ڈالتے ہین ایسا ہی جامع الصغیر مین ہی اور کہا زکریا بن یحیی الساجی نے مجھے پونچا ہی کہ ابا البختری رشید کے پاس داخل ہوا اور وہ کبوتر اڑا رہا تہا کہا گیا تو اسمین کوئی حدیث یاد رکھتا ہی کہا میرے پاس ہشام نے اپنے باپ سے اوس نے عائشہ سے حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

يطير الحمام فقال الرشيد اخرج عنى ثم قال لولا
انه من قريش لعزلته يعنى من القضاء قلت
هذا عذر بارد فانه اذا ثبت عنده كذبه لاسيما
على رسول الله عليه السلام سقط عدالة واستحق العزل
قال وهو الذى حضر المهدى فوجده يلعب بالحمام
فروى له حديث لا سبق الا فى خف او فصل او حافر
او جناح فلما خرج قال اشهد ان قفاك قفا كذاب
ثم امر بذبح الحمام وقال السبب كذب هذا على رسول
الله عليه السلام قال وارفع شئ جاء فيها حديث انه
رأى رجلا يتبع حمامة فقال شيطان يتبع شيطانة
قلت هذا ليس بموضوع كما قال الحافظ العسقلانى
بل يرتقى الى الحسن وله شواهد (**فصل**)
ومنها احاديث اتخاذ الدجاج ليس فيها حديث
صحيح كحديث الدجاج غنم فقراء امتى و
حديث امر الفقراء باتخاذ الدجاج والاغنياء
باتخاذ الغنم قلت روى ابن ماجة من حديث
ابى هريرة ان النبى عليه السلام امر الاغنياء
باتخاذ الغنم وامر الفقراء باتخاذ الدجاج وقال
عند اتخاذ الاغنياء الدجاج يأذن الله بهلاك
القرى قال الدميرى وفى اسناده على بن
عروة الدمشقى قال ابن حبان كان يضع
الحديث اقول والظاهر ان الحديث ضعيف
لا موضوع وقد شرحت معناه فى بهجة
الانسان فى مهجة الحيوان (**فصل**) ومنها
احاديث ذم الاولاد كلها كذب من اولها

کبوتر اڑاتے تھے کہا رشید نے اسجگہہ سے نکلجا پھر کہا اگر یہہ قریش
سے نہ ہوتا تو مین اسکو قضا سے معزول کردیتا مین کہتا ہون یہہ عذر
بارد ہے اسلیئے کہ جب کذب اسکا ثابت ہوگیا خصوصًا آنحضرت
پر عدالت اسکی ساقط ہوگئی اور معزولی کا مستحق ہوگیا کہا یہہ وہ
ہی جو مہدی پر داخل ہوا اور وہ کبوترون سے کھیل رہا تھا
اسکو یہہ حدیث سنائی نہین جائز مسابقت مگر اونٹ اور تیر اور
گھوڑے اور چوپائی مین جب وہ نکلا کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تیرا
پیچھا کذاب کا ہی پھر کبوترون کی ذبح کا حکم دیا اور کہا اسی سبب نے آنحضرت
پر کذب بولا ہی اور مرفوع تر حدیث اس باب مین یہہ مروی ہی کہ آنحضرت
نے ایک آدمی کو کبوتر کے پیچھے جاتی دیکھا فرمایا شیطان کے پیچھے شیطان
لگا ہوا ہی مین کہتا ہون یہہ موضوع نہین ہے جیسا کہ حافظ عسقلانی نے
کہا ہے بلکہ حسن کے مرتبہ کو پہنچتی ہے اور اسکی شواہد ہین (**فصل**)
بعض اونسے مرغی رکہنے کے حدیثین ہین انمین کوئی حدیث صحیح نہین
جیسا حدیث مرغیان میری امت کے فقیرون کی بکریان ہین اور حدیث مین فقیرون کو
مرغیون کے رکہنے کا حکم دیتا ہون اور غنیونکو بکریون کے رکہنے کا مین کہتا
ہون ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہی کہ نبی علیہ السلام نے غنیونکو
بکریون کے رکہنے کا حکم دیا ہی اور فقیرون کو مرغیونکی رکہنے کا اور
فرمایا غنیونکی بکریان رکہنے سے اللہ تعالی گائون کے ہلاک کرنیکا
حکم دیتا ہی۔ کہا دمیری نے اوس کے سند مین علی بن عروہ
دمشقی ہے کہا ابن حبان نے یہہ حدیثین بنایا کرتا تھا
مین کہتا ہون ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حدیث ضعیف ہی
موضوع نہین اور مین نے اوس کے معنے بہجۃ الانسان
نے فی مہجۃ الحیوان مین بیان کیئے ہین (**فصل**)
بعض اون سے اولاد کے مذمت کے حدیثین
اول سے آخر تک سب کی سب کذب ہین

الی اخرها الحدیث لو یربی احدکم بعد الستین
ومائة جرو کلب خیر له من ان یربی ولدا و
حدیث اذا کان الولد غیظا والمطر قیظا و
حدیث لا یولد بعد ستمائة مولود ولله فیه
حاجة (**فصل**) ومنها احادیث التواریخ
المستقبلة وقد تقدمت الاشارة الیها وهو
کل حدیث فیه اذا کانت سنة کذا وکذا احل
کذا وکذا الحدیث یکون فی رمضان هدة
توقظ النائم وتقعد القائم وتخرج العواتق
من خدورها وفی شوال مهمهة وفی ذی القعدة
تمیز القبائل بعضها من بعض وفی ذی الحجة
تراق الدماء وحدیث یکون صوت فی رمضان
اذا کانت لیلة النصف منه لیلة الجمعة یصعق
له سبعون الفا ویضم سبعون الفا قلت رواه
ابو نعیم عن شهر بن حوشب مرسلا انه
علیه السلام قال یکون فی رمضان صوت
وفی شوال ثم مهمة وذی القعدة تحارب
القبائل وفی ذی الحجة ینتهب الحاج وفی المحرم
ینادی مناد من السماء الا ان صفوة الله من
خلقه فلان یعنی المهدی فاسمعوا له واطیعوا و
رواه الحاکم وغیره عن عمرو بن شعیب عن
ابیه عن جده مرفوعا وفی ذی القعدة تجاذب
القبائل وعامئذ ینهب الحاج فیکون ملحمة
حتی یهرب صاحبهم فیبایع بین الرکن والمقام
وهو کاره یبایعه مثل عدة اهل بدر یرضی عنه

حدیث ایکسو ساٹھہ سال کے بعد تم مین سی ہر ایک کے لئے اولاد
پالنے سے کتی کا بچہ پالنا بہتر ہے **حدیث** جب اولاد غصہ والی ہو
اور بارش سے ناامید ہے **حدیث** چھہ سو برس کے بعد کوئی لڑکا
پیدا نہین ہوگا جو اللہ تعالے کو اوس کے حاجت ہو (**فصل**)
بعض اون سے وہ حدیثین ہین جنہین تاریخ آئندہ کا ذکر ہو
کچھہ حال اونکا پیچھے گذر چکا ہے وہ ایسی حدیث ہی جسمین ذکر ہو
کہ جب فلان سال ہوگا تو اسمین یہہ اتریگا **حدیث** رمضان
مین ایک آواز ہوتا ہے سوئی ہوئی کو جگاتا ہے اور کھڑی
ہوئی کو بٹھلاتا ہے اور کوارینکو پردے سے نکالتا ہے اور شوال
مین جنگل اور ذیقعدہ مین قبیلہ ایک دوسرے سے متمیز ہو جاتی
ہین اور ذی حجہ مین خون ہوتے ہین **حدیث** جب رمضان کے
نصف مین جمعہ کی رات ہو تو اوسمین آواز ہوتا ہے ستر ہزار ادمین
بیہوش ہو جائینگے اور ستر ہزار آپسمین ملجائینگے مین کہتا ہون
ابو نعیم نے شہر بن حوشب سے مرسل روایت کی ہے کہ آنحضرت
نے فرمایا ہے رمضان مین آواز ہوگا اور شوال مین جنگل اور
ذیقعدہ مین قبیلہ آپسمین جنگ کرینگے اور ذی حجہ مین حاجی لوٹے
جائینگے اور محرم مین آوازہ دینے والا آوازہ دیگا
خبردار برگزیدہ آدمی اللہ تعالے کے نزدیک فلان ہے یعنی
مہدی اوس کے بات سنو اور اوس کے اطاعت
کرو۔ یہہ حاکم وغیرہ نے عمرو بن شعیب سے اور انہے
باپ سے اوس دادا سے مرفوع روایت کی ہے اور
ذیقعدہ مین قبیلے کہینچے جائینگے اور اسے سال
حاجی لوٹے جائینگے اور جنگ ہوگا تاکہ مالک انکا
بہاگ جائیگا پہر بیعت اوس کے رکن اور مقام کے درمیان
ہوگی حالانکہ وہ بیعت کو مکروہ جانیگا مثل تعداد اہل بدر کی راضی ہونگے اسی یعنی مہدی سے

سالن السماء وساکن الارض یعنی المھدی وحدیث
عند راس مائة یبعث الله ریحا باردة یقبض الله
فیھا روح کل مؤمن وحدیث اذا کانت سنة
ثلاثین ومائة کان الغرباء قرآن فی جوف ظالم
ومصحف فی بیت قوم لا یقرؤن فیہ ورجل
صالح بین قوم سوء وحدیث اذا کانت سنة
خمس وثلاثین ومائة خرجت شیاطین
حبسھم سلیمان بن داؤد فی جزائر البحر فذھب
منھم تسعة اعشارھم الی العراق یجادلونھم
بالقرآن وعشر بالشام وحدیث اذا کانت
سنة خمسین ومائة فخیر اولادکم البنات وحدیث
اذا کانت سنة ستین ومائة کان کذا وکذا
وحدیث اصحابی اھل ایمان وعمل الی الاربعین
واھل بر وتقوی الی الثمانین واھل تواصل و
تراحم الی العشرین ومائة واھل تدابر وتقاطع
الی الستین ومائة ثم الھرج الھرج وحدیث الآیات
بعد المائتین وحدیث اذا اتت علی امتی ثلاثمائة
وستون سنة فقد حلت لھم العزبة والترھب
علی رؤس الجبال (**فصل**) ومنھا الاکتحال
یوم عاشوراء والتزین والتوسعة والصلوة فیہ
وغیر ذلک من فضائلہ لا یصح منھا شیٔ ولا
حدیث واحد غیر احادیث صیامہ وما عداھا
فباطل وامثل ما فیھا حدیث من وسع علی
عیالہ یوم عاشوراء وسع الله علیہ سائر سنتہ
قال الامام احمد لا یصح ھذا الحدیث فات لا یلزم

اسمان اور زمین کے رہنے والے **حدیث** سو سال کے
سر پر الله تعالی سرد ہوا بھیجیگا اسمین ہر مومن کا روح قبض کر لیگا
حدیث جب ایکسو تیس سال گذرینگے تو غریب قرآن کے مانند
پیٹ ظالم مین ہونگی اور قرآن کیطرح اوس قوم کی گہر مین جو اسکو نہین
پڑہتے اور مرد صالح کی طرح جو برے قوم مین ہو **حدیث** جب سن
ایک سو پنتیس ہوگا تو وہ شیطان نکلین گے جنکو سلیمان بن داؤد
علیہ السلام نے جزائر بحر مین قید کیا ہے تو نو حصہ عراق کیطرف
جا کر قرآن کے ساتہہ اون سے جنگ کرین گے اور ایک حصہ
شام کی طرف جائیگا **حدیث** جب سن ایک سو پچاس
ہوگا تو بہتر اولاد تمہاری اسوقت لڑکیاں ہین **حدیث**
جب سن ایک سو ساٹہہ ہوگا تو یہ یہ ہوگا **حدیث** میرے
اصحاب چالیس سن تک ایمان والے اور عمل والے ہین اور
اسی سن تک صاحب بر اور تقوی کے ہین اور ایک سو بیس
تک صاحب تواصل اور تراحم کی ہین (یعنے آپسمین واصل
اور رحم کرین گے) اور ایک سو ساٹہہ تک صاحب تدابر اور
تقاطع کے ہین (یعنے آپسمین قطع کرینگی) بعد اس کے جنگ
ہے **حدیث** آفات دو سو برس کے بعد ہین **حدیث** جب میرے
امت تین سو ساٹہہ سال گذرینگے تو اونکو مسافری اور پہاڑ دن
پر اکیلی رہنا حلال ہوگا (**فصل**) انسی عاشورا کے دن
سرمہ لگانا اور زینت کرنے اور فراخی کرنے اور اسمین
نماز پڑہنے وغیرہ اونسی کوئی شئے صحیح نہین ہے اور کوئی
حدیث صحیح نہین سواے روزے کی حدیثونکی اور ما سواے
ان کے سب باطل ہین اور اچھی تر اون سے یہہ روایت
ہے جو شخص دسوین محرم کو اپنے عیال پر فراخی کریگا اوسپر الله تعالی تمام برس
فراخی کریگا۔ کہا امام حمبلی نے یہہ حدیث صحیح نہین ہے مین کہتا ہون عدم صحت سے ثبوت نفی

من علامة صحته ثبوت وضعه وغاية انه
ضعيف فقد رواه الطبراني في الاوسط و
البيهقي عن ابي سعيد كما في الجامع الصغير
وفيه ايضا من اكتحل بالاثمد يوم عاشوراء
لم ترمد ابدا رواه البيهقي عن ابن عباس
انتهى قال واما احاديث الاكتحال والادهان
والطيب فمن وضع الكذابين وقابلهم آخرون
فاتخذوه يوم تألم وحزن والطائفتان مبتدعان
خارجتان عن السنة واهل السنة يفعلون
ما امر به النبي عليه السلام في الصوم ويجتنبون
ما امر به الشيطان من البدع قلت فينبغي لمن يكتحل
في يوم عاشوراء ان يكون تبعا للحديث لا اظهار
الفرح والحزن كما هو طريق الخوارج المضادة
للروافض وقد اشتهر عن الروافضة في بلاد
العجم من خراسان وعراق بل في بلاد ما وراء
النهر منكرات عظيمة من لبس السواد والقاء
في البلاد وجرح رؤسهم وابدانهم ما بلغوا
من الجراحة ويدعون انهم محبوا اهل البيت
وهم بريئون منهم (**فصل**) ومنها ذكر
فضائل السور وثواب من قرأ سورة كذا فله اجر
كذا من اول القرآن الى آخره كما يذكره الثعلبي
والواحدي في اول كل سورة والزمخشري في آخرها
وكذا اتبعه البيضاوي وابو السعود المفتي قال
عبد الله بن المبارك اظن الزنادقة وضعوها
انتهى قد اعترف بوضعها وقال قصدت ان اشغل

غایت یہہ ہی کہ ضعیف ہوگی طبرانی نے اوسط مین اور
بیہقی نے ابو سعید سے روایت کی ہے جیسا کہ جامع صغیر مین
ہے - اور یہی اوسے مین ہے جو شخص عاشورہ کے دن سرمہ لگاوے
تو اوس کے آنکھین ہمیشہ بیمار نہین ہوتین - یہہ بیہقی نے
ابن عباس سے روایت کی ہے انتہی کہا اوس نے حدیثین
سرمہ اور تیل اور خوشبوئی کے کذابون کے بناوٹ ہین
اور دوسرون نے اسکا مقابلہ کرکے اوسکو غم اور حزن کا دن
مقرر کر لیا یہہ دونون گروہ بدعتی مین سنت سے خارج
ہین اہل سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو روزے کی بات بتائے
بجا لاتے ہین - اور بدعتون سے جو شیطان کا حکم ہے بچتے
ہین مین کہتا ہون اوس شخص کو جو عاشورہ کی دن سرمہ لگاتا ہے
حدیث تابع ہو نہ چاہیے ظاہر کرنا خوشی اور غم کا جیسا کہ طریق خوارج
اور روافض کا ہے جو ایک دوسرے کی ضد ہین اور خراسان
اور عراق بلکہ ماوراء النہر کے شہرون مین ہے رافضیون کے
بہت برے کام مشہور ہین جیسے کپڑے اور دیوارین کو سیاہ کرنا
اور سر او بدن پر قسم قسم کے زخم لگانے اور دعوے کرتے ہین
کہ ہم اہل بیت کی محب ہین حالانکہ وہ اسے بڑے ہین -
(**فصل**) بعض اون سے سورتون کے فضیلت کا
ذکر اور بیان ثواب اس شخص کا جو فلانے فلانی سورت پڑہے
اول قرآن سے لیکر آخر تک جیسا کہ ثعلبی اور واحدی ہر سورت
کے اول مین بیان کرتے ہین اور زمخشری آخر مین
اور ایسا ہی بیضاوی اور مفتی ابو السعود اس کا تابع ہوئے
ہین - کہا عبد اللہ بن مبارک نے مین ظن کرتا ہون شاید یہہ
زندیقون کے بناوٹ ہی انتہی اور اونکی وضع کا یقین کر لیا ہی اور کہا
میرا قصد یہہ ہی کہ آدمی قرآن کا شغل رکہین

الناس بالقرآن عن غيره وقال بعض
جهلاء الوضاعين فى هذا النوع نحن نكذب
لرسول الله عليه السلام ولا نكذب عليه ولم
يعلم هذا الجاهل انه من قال عليه ما لم يقل
فقد كذب عليه واستحق الوعيد الشديد

(فصل) ومما وضعه جهلة المنتسبين
الى السنة فى فضل الصديق حديث ان الله
يتجلى للناس عامة يوم القيمه ولابى بكر خاصة
وحديث ما صب الله فى صدرى شيئا الا صببته
فى صدر ابى بكر وحديث كان اذا اشتاق الى الجنة
قبل شيبة ابى بكر وحديث انا وابى بكر كفرسى
رهان وحديث ان الله لما اختار الارواح
اختار روح ابى بكر وحديث عمر كان رسول الله
عليه السلام وابى بكر يتحدثان وكنت كالزنجى
بينهما وحديث لو حدثتكم بفضائل عمر
عمر نوح فى قومه ما فنيت وان عمر حسنة
من حسنات ابى بكر وحديث ما سبقكم ابو بكر
بكثرة صوم ولا صلوة وانما سبقكم بشئ وقر فى
صدره وهذا من كلام ابى بكر بن عياش فانه
وقد سبق بلفظ ما فضلكم والكلام عليه
قال واما وضعه الرافضة فى فضائل على فاكثر
من ان يعد قال الحافظ ابو يعلى قال الخليلى
فى كتاب الارشاد وضعت الرافضة فى فضائل
على واهل البيت نحو ثلاثمائة الف حديث ولا
يستبعد هذا فانك لو تتبعت ما عندهم

اور بعض جہال وضاعون نے کہا ہے۔ ہم حضرت کی نفع کے لئے جہوٹھ بولتے ہین نہ ضرر کے لئے۔ اور اس جاہل نے یہہ نہین معلوم کیا کہ جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جہوٹھ بولے خواہ کسی غرض سے بولی وہ مستحق سخت عذاب کا ہوتا ہی

(فصل) بعض اون سے جاہلون نے (جو سنت کی طرف منسوب ہین) حضرت ابوبکر صدیق کی فضیلت مین حدیثین بنائی ہین **حدیث** اللہ تعالے آدمیون کی لئے عموماً ظاہر ہوگا اور ابوبکر کے لئے خصوصاً **حدیث** جو شئے اللہ تعالی نے میرے دلمین ڈالی ہے مین نے وہ ابوبکر کے دلمین ڈالدئی ہے **حدیث** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنت کی مشتاق ہوتی ابوبکر کے داڑہی پر بوسہ دیتے **حدیث** میری اور ابوبکر کے مثال دو گہوڑے مرہان کی ہے **حدیث** اللہ تعالی نے جب روحون کو پسند کیا تو ابوبکر کا روح پسند کیا **حدیث** حضرت عمر کا قول ہی جب رسول اللہ اور ابوبکر آپسمین باتین کرتی تہی مین زنگی کی طرح ان دونون بین ہوتا تہا **حدیث** اگر مین عمر کی فضیلیں نوح عم کی عمر کی برابر بیان کرتا ہون تو تمام نہ ہونگی اور عمر ابوبکر کی نیکیون سے ایک نیکی ہے **حدیث** ابوبکر تمپر بہت نماز روزو نسے سبقت نہین لیگیا لیکن اوس شئے سی جو اوس کے دلمین ثابت ہوئی ہی۔ یہہ کلام ابوبکر بن عیاش کے ہی مین کہتا ہون کلام اوپر (ما فضلکم) مین گذر چکی ہے کہا اوس نے لیکن علی کے فضایل جو رافضیون نے بنائی ہین شمار سے اکثر ہین کہا حافظ ابو یعلی نے کہا خلیلی نے کتاب الارشاد مین رافضیون نے علی اور اہل بیت کی فضیلت مین تین لاکہ حدیث بنائے ہے۔ اور یہہ بعید نہین ہے اگر تو اون کے کتابون کے تتبع کرے۔ ٠|٠ + + + ٠|٠

من ذلك وجدت الامر كما قال ومن ذلك ما وضعه
بعض جهلة اهل السنة في فضائل معاوية قال
اسحق بن راهويه لا يصح في فضل معاوية بن
ابي سفيان عن النبي عليه السلام شيء ومن
ذلك ما وضعه الكذابون في مناقب ابي حنيفة
والشافعي على التنصيص على اسميهما وكذا
ما وضعه الكذابون ايضا في ذمهما ومن ذلك
الاحاديث في ذم معاوية وذم عمرو بن العاص
وذم بني امية ومدح المنصور والسفاح وكذا
ذم يزيد والوليد ومروان بن الحكم وكذا كل
حديث في بغداد وذمها والبصرة والكوفة
ومرو وقزوين وعسقلان والاسكندرية
ونصيبين وانطاكية فهو كذب وكذا كل حديث
في تحريم ولد العباس على النار وكل حديث في
ذكر الخلافة في ولد العباس وكذا كل حديث في
مدح اهل خراسان الخارجين مع عبد الله بن
علي وولد العباس وكذا احاديث عدد الخلفاء
من اولاد العباس وكذا حديث ان مدينة كذا
وكذا من مدن الجنة او من مدن النار وحديث
ذم ابي موسى من اقبح الكذب وحديث نظر رسول
الله عليه السلام الى معاوية وعمرو بن العاص
وقال اركسهما في الفتنة ركسا ودعهما الى النار
دعا كذب وكذا كل حديث فيه ان الايمان لا يزيد
ولا ينقص فكذب قابل من وضعها طائفة
اخرى فوضعوا احاديث الايمان يزيد وينقص

تو معلوم کریگا کہ امر ایسا ہی ہے جیسا کہ اوسنے کہا ہے - اور اسی
قسم سے ہین جو اہل سنت سے بعض جاہلون نے معاویہ کی فضیلت
مین بنائی ہین - کہا اسحق بن راہویہ نے معاویہ کی فضیلت مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت ثابت نہین ہے
اور اوسی قسم سے ہین جو بعض کذابون نے ابو حنیفہ اور شافعی کے
نام لیکر اون کے مناقب بنائے ہین اور ایسے ہی ہین جو کذابون
نے اونکی مذمت مین بنائی ہین اور اسی قسم سے ہین معاویہ
اور عمرو بن العاص اور بنی امیہ کی مذمت کی حدیثین
اور منصور اور سفاح کی صفت کی - اور ایسے ہی ہے یزید اور
ولید اور مروان بن الحکم کی مذمت اور اسی طرح بغداد اور
اوسکی مذمت اور بصرہ اور کوفہ اور مرو اور قزوین اور عسقلان
اور اسکندریہ اور نصیبین اور انطاکیہ کی حدیثین سب جھوٹھ
ہین - اور اسی قسم کی ہین وہ حدیثین جنہین عباس کے
اولاد کو آگ مین جانیکی حرمت کا بیان ہے اور وہ حدیثین
جن مین عباس کے اولاد کی خلافت کا ذکر ہے اور وہ حدیثین
جو اہل خراسان کی مدح مین ان لوگون کے حق مین جو عبد اللہ
بن علی اور عباس کے اولاد کے ساتھ نکلے ہین وارد ہوئی ہین
اور وہ حدیثین جنہین عباس کے اولاد خلیفونکی تعداد آئی ہے
اور وہ حدیثین جن مین ذکر ہے کہ فلان فلان شہر جنت کے
شہرون سے ہے یا دوزخ کے شہرون سے یہ سب جھوٹھ ہے اور حدیث
ابو موسی کی مذمت یہ بڑا کذب ہے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے معاویہ اور عمرو بن العاص کو دیکھا اور کہا ان دونون کو فتنہ مین اُلٹا کر
اور دونون کو آگ مین ڈال کذب ہے اور اسیطرح وہ حدیثین جنمین ذکر ہے کہ ایمان بڑہتا گھٹتا نہین
کذب ہے اور دوسرے گروہ نے اسکا مقابلہ کرکے حدیثین بنائی ہین کہ ایمان
گھٹتا بڑہتا ہے + + + +

وقال وهذا الكلام صحيح وهو اجماع السلف حكاه
الشافعي وغيره ولكن هذا اللفظ كذب قلت
ومعنى اللفظ الاول ايضا صحيح عند المحققين
في المتأخرين وانما الكلام في ثبوت سندها فيؤيد
الحديث الاول ما رواه احمد وابوداؤد و
الحاكم والبيهقي عن معاذ بسند صحيح قال
وهذا مثل اجماع الصحابة والتابعين وجميع
اهل السنة على ان القران كلام الله منزل غير
مخلوق وليس هذا اللفظ حديثه عليه السلام

فصل

وكل حديث في التنشيف بعد الوضوء فانه
لا يصح وكذا حديث مسح الرقبة في الوضوء باطل قلت وقد
ثبت في حديث وائل انه عليه السلام مسح ظاهر رقبته رواه
الترمذي واستحبه علماءنا قال واحاديث الذكر على اعضاء
الوضوء كلها باطلة واقرب ما روي فيها احاديث التسمية
على الوضوء وقال الامام احمد لا يثبت في التسمية على الوضوء حديث
انتهى ولكنها احاديث حسان قلت اذا كانت الاحاديث حسانا فكيف
يقال انها لا يثبت ثم التسمية على الوضوء لعله اراد بها على اعضاء
والا ففي ابتدائه ثابت اجماعا فانه سنة مؤكدة
عند الجمهور وواجبة عند الامام احمد و
في رواية ابي داؤد لا صلوة لمن لا وضوء له
ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه وفي رواية
ابن ماجة اقتصر على الجملة الثانية ثم اعلم
انه لا يلزم من كون اذكار الوضوء غير ثابتة
عنه عليه السلام ان يكون مكروها او بدعة
مذمومة بل انها مستحبة استحبها العلماء

اور کہا یہہ کلام صحیح ہے اوسپر سلف کا اجماع ہے یہہ حکایت شافعی
وغیرہ نے کی ہے لیکن یہہ الفاظ کذب ہین۔ مین کہتا ہون معنی پہلی
لفظ کی بہی پچہلی محققین کے نزدیک صحیح ہین لیکن کلام تو
ثبوت سند مین ہے۔ پہلی حدیث کی موید یہہ حدیث ہے جو احمد
اور ابوداؤد اور حاکم اور بیہقی نے معاذ سے ساتہہ سند صحیح
کے روایت کی ہے کہا اوس نے اوسپر اجماع صحابہ اور تابعین
اور جمیع اہل سنت کا ہے کہ کلام اللہ منزل ہے مخلوق نہین ہے
حالانکہ یہہ الفاظ آنحضرت سے ثابت نہین **فصل** جس حدیث مین وضو
کی اعضاؤن کی پانی خشک کرنیکا ذکر ہے وہ کوئی صحیح نہین ہے
اور اسیطرح وضو مین گردن کے مسح کی حدیث باطل ہے مین کہتا ہون
حدیث وائل کی ثابت ہے کہ آنحضرت نے گردن کی اوپر کیطرف مسح کیا
ہے یہہ ترمذی نے روایت کی ہے اور ہمارے عالمون نے اسکو مستحب قرار
دیا ہے۔ کہا حدیثین ذکر کے اعضاء وضو پر سب باطل ہین اور
قریب تر انسے حدیث بسم اللہ کی ہے اور کہا امام احمد نے وضو پر بسم اللہ
پڑہنے مین کوئی حدیث ثابت نہین لیکن حدیثین حسن ہین مین کہتا
ہون جب حدیثین حسن ہوئین تو انکو کسطرح کہا جائیگا کہ وہ ثابت نہین
وضو پر بسم اللہ پڑہنے سے اسکا ارادہ شاید اعضاؤن پر پڑہنیکا ہوگا ورنہ
ابتدا مین تو اجماعًا ثابت ہے اسلیے کہ جمہور کے نزدیک سنت موکدہ ہے
اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے اور ابی داؤد مین ہے جسکا وضو
نہ ہو اسکی نماز نہین ہوتی۔ اور نہین وضو اس شخص کا
جو اس پر بسم اللہ نہ پڑہے۔ اور ابن ماجہ نے
دوسرے جملہ پر ہے اقتصار کیا ہے۔ جاننا
چاہیئے کہ عدم ثبوت ذکر سے اعضاء وضو پر لازم
نہین آتا کہ وہ مکروہ یا بدعت سیئہ ہو۔ بلکہ یہہ
مستحب ہے بڑے بڑے عالمون + +

الاعلام والمشائخ الكرام لمناسبة كل عضو بما
يليق في المقام وقال وحديث التشهد بعد
الفراغ من الوضوء وقول المتوضئ اشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد
ان محمدا عبده ورسوله اللهم اجعلني من
التوابين واجعلني من المتطهرين وفي حديث
آخر رواه تقي بن مخلد في مسنده سبحانك
اللهم ربنا وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت
استغفرك واتوب اليك فهذا الذكر بعده و
التسمية قبله هو الذي رواه اهل السنن والمسانيد
قلت وقد بينت طرقه في شرح حصن الحصين
(**فصل**) وكذا تقدير اقل الحيض بثلثة
ايام واكثره بعشرة باطل قلت وله طرق متعددة
رواه الدارقطني وابن عدي في الكامل والعقيلي
وابن الجوزي وتعدد الطرق ولو ضعفت
يرقي الحديث الى الحسن فالحكم عليه بالوضع
لا يستحسن قال وكذلك حديث لا صلوة لمن عليه
صلوة قال ابراهيم الحربي سألت احمد بن
حنبل عن هذا الحديث فقال لا اعرفه قال
الحربي ولا سمعت انا بهذا في حديث رسول
الله قلت ولائمتنا في وجوب الترتيب بين
القضاء والاداء احاديث ثابتة غير ذلك
(**فصل**) ومن الاحاديث الباطلة حديث
من بشرني بخروج نيسان ضمنت له على الله
الجنة وحديث من اذى ذميا فقد اذاني

اور مشائخون نے ہر اعضاء کی لائق کوئی دعاء دیکھکر اوسکو مستحب
قرار دیا ہے اور کہا حدیث تشہد کے وضو کی فراغت
کے بعد اور وضو کرنیوالے کا یہہ قول گواہی دیتا ہون مین اس
بات کی کہ نہین کوئی لائق عبادت کی مگر اللہ جو اکیلا ہی اسکا کوئی شریک
نہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندہ اسکا ہی اور رسول اسکا یا اللہ مجھے توبہ
کرنیوالون سی کر اور مجھے پاک لوگون سے کر اور دوسری حدیث مین جو تقی
بن مخلد نے مسند مین روایت کی ہی پاک ہی تو ای رب ہماری
اور تیری صفت کرتے ہین مین گواہی دیتا ہون نہین کوئی لائق
عبادت کی مگر تو تجھہی بخشش مانگتا ہون اور تیری طرف رجوع کرتا ہون
اس روایت کو یعنی یہہ ذکر کرنا بعد وضو کی اور بسم اللہ پڑھنی قبل وضو
کی اہل سنن اور مسانید نی ذکر کیا ہی مین کہتا ہون مین نے اسکی طرق شرح حصن
حصین مین بیان کی ہین (**فصل**) اقل حیض کے تین دن تک مقرر
کرنی اور اکثر کی دس دن تک باطل ہی مین کہتا ہون اوسکی بہت طرق ہین
جنکو دارقطنی اور ابن عدی نے کامل مین اور عقیلی اور ابن جوزی نے
روایت کیا ہی اور بہت طرق اگرچہ ضعیف ہون حدیث کو حسن
کردیتی ہین پس اوسپر وضع کا حکم کرنا اچھا نہین ہی کہا اوس نے ہیطرح
یہہ حدیث ہی نہین نماز ہوتی اوس کے جسکے ذمے کوئی دوسری
نماز ہو کہا ابراہیم حربی نے مین نے احمد بن حنبل سی اس حدیث
کی نسبت سوال کیا انہے جواب دیا کہ مین اوسکو نہین جانتا کہا حربی
نے مین نے بھی یہہ حدیث کہین نہین سنی۔ اور ہماری اماموں
کے پاس قضاء نمازون کے وجوب ترتیب کے لیئے اس کے
سوا اور بہت حدیثین ہین (**فصل**) یہہ احادیث
باطلہ ہین **حدیث** جو کوئی مجھے نیسان کے نکلنے کی
خوشخبری دی مین اوس کے لیے جنت کا ضامن ہون **حدیث**
جس نے ذمے کو ایذا دے اوس نے مجھے ایذا دے

قلت وفی روایة الخطیب عن ابن مسعود من
اذی ذمیا فانا خصمه ومن کنت خصمه فقد
خصمته یوم القیمة قال وحدیث یوم صومکم
یوم نحرکم قلت وقد سبق الکلام علیه وحدیث
للسائل حق وان جاء علی فرس قلت قد تقدم
الکلام علیه مستوفی قال ومن ذلک حدیث
لولا کذب السائل ما افلح من رده قال العقیلی لیس
فی هذا الباب شئ یثبت عن النبی علیه السلام
قلت سبق الکلام علیه ایضا ومن ذلک احادیث
التحذیر من التبرم بحوائج الناس لیس فی هذا
شئ صحیح قال العقیلی قد روی فی هذا الباب
احادیث لیس فیها شئ یثبت وکذلک احادیث
السخی قریب من الله قریب من الناس قریب
من الجنة والبخیل عکسه قال الدارقطنی لا یثبت
فیها حدیث بوجه قلت رواها الترمذی
عن ابی هریرة والبیهقی عن جابر والطبرانی
فی الاوسط عن عائشة کما فی الجامع الصغیر
ومن ذلک حدیث اتخذوا السراری فانهن
مبارکات الارحام قال العقیلی لا یصح فی السراری
عن النبی علیه السلام شئ (فصل)
ومن هذا احادیث مدح العزوبة کلها باطلة
قلت حدیث خیرکم فی المائتین کل خفیف الحاذ الذی
لا اهل له ولا ولد رواه ابو یعلی عن حذیفة مرفوعا
قال السخاوی وفی معناه احادیث کثیرة منها
ما رواه الحارث بن ابی اسامة من حدیث ابن مسعود

مین کہتا ہون خطیب نے ابن مسعود سے روایت کی ہے جسنے ذمی
کو ایذا دے مین اسکا دشمن ہون اور جسکا مین دشمن ہوا قیامت
کے دن اُسسے جھگڑونگا کہا اور **حدیث** تمہاری روزیکا دن
نحر کا دن ہے مین کہتا ہون کلام اوسپر پیچھے گذر چکی ہے **حدیث**
سوالی کا حق ہے اگرچہ گھوڑی پر آوے مین کہتا ہون کلام
اوسپر پیچھے گذر چکے ہے کہا اوس نے اسی قسم کے یہہ حدیث
ہے اگر سوالی جھوٹھ نہ بولے تو نہ خلاصی پاوے جو اوسکو رد کرے
کہا عقیلی نے اس باب مین کوئی ایسے شئے نہین جو آنحضرت سے
ثابت ہو مین کہتا ہون اوسپر بھی کلام پیچھے گذر چکی ہے اسی قسم
سے حدیثین ہین جنمین یہہ ذکر ہی کہ سین منہون اور رحم والون سے
خیر طلب کرنے چاہئی کہا عقیلی نے اس باب مین کوئی شئے آنحضرت سے
ثابت نہین اسی قسم کی یہہ حدیثین جنمین ذکر ہے بخل سے ڈرنیکا
ساتھہ حاجات لوگونکی کے۔ اس باب مین یہ کوئی حدیث صحیح
نہین ہی کہا عقیلی نے اس باب مین بہت حدیثین مروی ہین انمین
صحیح کوئی نہین ہی ایسی ہی یہہ حدیثین ہین سخی قریب ہی آدمیونکا
قریب ہی جنت سی اور بخیل اوسکی برعکس ہے کہا دارقطنی نی اسمین کوئی حدیث
ثابت نہین ہی مین کہتا ہون اسکو ترمذی نی ابو ہریرہ سے اور بیہقی نے جابر سے اور طبرانی نی اوسط
مین عائشہ سی روایت کیا ہی جیسا کہ جامع صغیر مین ہی اسی قسم کی یہہ حدیث لونڈیاں رکھو
اسلیے کہ اونکی رحمون مین برکت ہی کہا عقیلی نے لونڈیونکے باب مین آنحضرت سے
کوئی حدیث ثابت نہین **(فصل)** اس قسم کی ہین وہ حدیثین جنمین رنڈوے
کی مدح کا ذکر ہے سب باطل ہین مین کہتا ہون حدیث کو تم مین
بہتر دو سو مین وہ ہی جسکا عیال کم ہو) ابو یعلی نے حذیفہ سی مرفوعاً
بیان کیا ہی کہا سخاوی نے اوسکے معنے مین بہت حدیثین ہین
بعض اون سے یہہ ہے جو حارث بن ابی اسامہ
نے ابن مسعود سے مرفوعاً روایت کی ہے

مرفوعا سیاتی علی الناس زمان یحل فیہ
العزوبۃ الحدیث وہ نہما ما رواہ الدیلمی عن حذیفۃ
بن الیمان مرفوعا خیر نساءکم بعد ستین و
مائۃ العواقر وخیر اولادکم بعد اربع وخمسین
البنات ومنہا ما فی الترمذی عن ابی امامۃ
مرفوعا ان اغبط اولیائی عندی لمؤمن
خفیف الحاذ الحدیث وقد اخرجہ احمد والبیہقی
فی الزہد والحاکم فی مستدرکہ وقال ہذا اسناد
للشامیین صحیح عندہم ولم یخرجاہ انتہی
ورواہ ابن ماجۃ ایضا فی طریق اٰخر عن ابی
امامۃ ومن شواہدہ ما للخطیب وغیرہ من
حدیث ابن مسعود رفعہ اذا احب اللہ العبد
اقتناہ لنفسہ ولم یشغلہ بزوجۃ ولا ولد و
للدیلمی عن انس رفعہ یأتی علی الناس
زمان لان یربی احدکم جرو کلب خیر لہ
من ان یربی ولدا من صلبہ قال ومن ذلک
احادیث البیہقی عن قطع السدر قال العقیلی
لا یصح فی قطع السدر شئی وقال احمد لیس فیہ
حدیث صحیح قلت رقد رواہ ابو داؤد بسند
صحیح والضیاء عن عبد اللہ بن حبشی
من قطع سدرۃ صوب اللہ راسہ فی النار
وفی روایۃ الدیلمی عن علی مرفوعا سید الشجر
السدرۃ قال ومن ذلک ما تقدمت الاشارۃ
الی بعضہ من احادیث مدح العدس والارز
والباقلاء والباذنجان والرمان والزبیب

آدمیون پر ایک ایسا زمانہ آئیگا جسمین رانڈ رہنا حلال ہے الخ
بعض اونمین یہہ ہی جو دیلمی نے حذیفہ بن الیمان سے مرفوع روایت
کی ہے ایک سو ساٹھہ سال کے بعد بہتر تمہاری عورتین وہ ہین جو
نہ جنین اور بعد چون سال کے تمہارے لئے بہتر اولاد بیٹیان ہین
بعض اونمین جو ترمذی مین ابی امامہ سے مرفوع ہی تحقیق پسندیدہ میرے نزدیک
میرے دوستون سے وہ مومن ہی جسکا عیال کم ہو الخ اور احمد اور بیہقی نے
زہد مین اور حاکم نے مستدرک مین بھی روایت کی ہے اور کہا یہہ
اسناد شامیونکی ہی اون کے نزدیک صحیح ہے اور ان دونون نے
اسے روایت نہین کی انتہی اور ابن ماجہ نے بھی دوسرے طریق سے
ابی امامہ سے روایت کی ہے اور اسکا شاہد خطیب وغیرہ مین ابن مسعود
سے ہی جب اللہ تعالی کسی آدمی کو دوست رکھتا ہے اوسکو اپنے نفس کے لئے
چن لیتا ہی اور اسکو اولاد اور بیوی مین مشغول نہین کرتا اور دیلمی
نے انس سے مرفوع روایت کیے ہی لوگون پر ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ
اوسمین کتے کا بچہ پالنا بہتر ہے حقیقی اولاد پالنے سے کہا اونے
اسی قسم سے یہہ حدیثین ہین جنمین بیرے کے قطع کرنے کی
ممانعت ہی کہا عقیلی نے بیرونکی کاٹنے مین کوئی حدیث صحیح نہین
ہوئی اور کہا احمد نے اسمین کوئی حدیث صحیح نہین ہی مین کہتا
ہون ابو داؤد نے سند صحیح سے اور ضیاء نے عبد اللہ بن
حبشی سے روایت کی ہے جو کوئی بیرونکو کاٹیگا اللہ تعالے
اسکو آگ مین سر کے بل الٹا کرے گا۔ اور دیلمی مین
علی سے مرفوع روایت ہے سردار درختون سے
بیرے ہے۔ کہا اوس نے اسے قسم کے ہین
وہ حدیثین جنکا اشارہ پیچھے گذر چکا ہے جن مین
ذکر مسور اور چاول اور باقلے اور انار اور انگور

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

والهندباء والكراث والبطيخ والجوز والجبن
والهريسة وفيها جزء كله كذب من اوله الى آخره
واقرب ملجاء فيها حديث افضل طعام الدنيا
والآخرة اللحم وقال العقيلي لا يصح في هذا المتن
عن النبي عليه السلام شئ قلت قد تقدم
سيد طعام الدنيا والكلام عليه مبسوطا
وقال ومن هذا احاديث النهي عن قطع
اللحم بالسكين فانه من صنع الاعاجم
قال الامام احمد ليس بصحيح وكان رسول
الله عليه السلام يحتز من لحم الشاة ويأكل
قلت وفي الترمذي انه عليه السلام قطع اللحم
بالسكين وبسطت الكلام عليه في شرح
شمائله قال ومن ذلك احاديث النهي عن
الاكل في السوق كلها باطلة قال العقيلي لا يثبت
في هذا الباب شئ عن النبي عليه السلام ومن
ذلك احاديث البطيخ وفضله وفيه جزء قال
الامام احمد لا يصح في فضل البطيخ شئ الا ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان يأكله قلت وفي
الجامع الصغير البطيخ قبل الطعام يغسل البطن
غسلا ويذهب بالداء اصلا رواه ابن عساكر
عن بعض عمات النبي عليه السلام وقال
شاذ لا يصح انتهى وهو يفيد انه غير موضوع
كما لا يخفى (**فصل**) ومن ذلك احاديث
فضائل الازهار كحديث فضل النرجس والورد
والمرزنجوش والبنفسج والبان كلها كذب ومن

فضل البطيخ

اور ہندبا اور گندنا اور تربوزا اور اکھروٹ اور پنیر اور
ہریسہ کا ہے ان کے حال مین ایک کتاب ہے اول سے
آخر تک کذب ہے اور ان سے عمدہ حدیث یہ ہے دنیا اور آخرت
کی طعامون سے افضل گوشت ہے کہا عقیلی نے اس مین آنحضرت سے کوئی
روایت صحیح نہین اور مین کہتا ہون اسکا حال اور اوسپر کلام تفصیلاً
پیچھے گذر چکی ہے اور کہا اسی قسم کی یہ حدیث ہے چھری سے گوشت
کاٹنا منع ہے اس لیے کہ یہ عجمیون کا کام ہے - کہا امام احمد
نے صحیح نہین ہے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بکریون کا گوشت کاٹتے تھے اور کھاتے تھے مین کہتا ہون
ترمذی مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ نے چھری سے گوشت
کاٹا اور مین نے کلام اوسپر شرح شمائل ترمذی مین تفصیلاً
کیے ہے کہا اسی قسم کی ہین حدیثین جنمین بازار مین کھانے
سے منع کیا ہے سب کے سب باطل ہین - کہا عقیلی نے اس باب
مین کوئی شے آنحضرت سے ثابت نہین ہے اسی قسم کی حدیثین
تربوز کی جنمین اوسکی فضیلت کا ذکر ہے اس مین ایک رسالہ
ہے کہا امام احمد نے تربوز کی فضیلت مین آنحضرت سے کوئی
شئے ثابت نہین مگر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کھاتے
تھے مین کہتا ہون جامع صغیر مین ہے کہ تربوز قبل
طعام کی معدہ کو دھو دیتا ہے اور بیماری کو بالکلیہ دور کر دیتا
ہے ابن عساکر نے آنحضرت کی بعض پھوپھیون سے روایت کی ہے
اور کہا شاذ ہے صحیح نہین انتہے اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ یہ موضوع نہین جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے -
فصل اسی قسم سے شگوفون کے فضیلت کی حدیثین
جنمین نرگس اور گلاب اور مرزنجوش اور بنفشہ
اور البان کے فضیلت کا ذکر ہے سب کے سب کذب ہین -

ذلك احاديث فضائل الديك وقد تقدم

(**فصل**) ومن ذلك احاديث الترمذي

اربع من سنن المرسلين السواك والطيب و

الحناء فسمعت شيخنا الحجاج المزي يقول هذا

غلط من بعض الرواة وانما هو الختان بالنون

لكن كذلك رواه المحاملي عن شيخ الترمذي قال

والظاهر ان اللفظة وقعت في اخر السطر فسقط

منها النون فرواه بعضهم الحناء وبعضهم وانما

هو الختان قلت وهذا بعيد لان مدار الله اية

على تحقق الرواية ومدار الرواية على الفاظ المشائخ

لا على كتابة ما في الكتاب والله الملهم بالصواب

قال وصح حديث الخضاب بالحناء والكتم

قلت كما في الشمائل للترمذي وغيره وفي رواية

الطبراني والخطيب عن ابن عمر مرفوعا سيد

ريحان اهل الجنة الحناء قال ومن ذلك التختم

بالعقيق قال العقيلي لا يثبت في هذا شئ عن

النبي عليه السلام قلت تقدم حديث تختموا

بالعقيق والكلام عليه ومن ذلك حديث النهي

ان تقص الرؤيا على النساء قال العقيلي لا يحفظ

من وجه يثبت ومن ذلك احاديث انه لا يدخل

الجنة ولد زنى قال ابو الفرج ابن جوزي قد ورد

في ذلك احاديث ليس فيها شئ يصح وهي معارضة

بقوله (ولا تزر وازرة وزر اخرى) قلت ليست

معارضة لها ان صحت فانه لم يحرم الجنة لفعل

ابويه بل لان النطفة الخبيثة لا تخلق منها طيب

اسی قسم سے ہین مرغی کے فضیلت کی حدیثین اور انکا حال پیچھے گذر

چکا ہی **فصل** اسی قسم سے ہین یہ حدیثین جنمین مہندی اور اوسکی

فضیلت او صفت کا ذکر ہی اسمین ایک رسالہ ہی کوئی شئی اس سے صحیح

نہین ہی اور عمدہ تر حدیثا سباب مین ترمذی کے ہے چار چیزین پیغمبرونکی

سنتون سی ہین مسواک اور خوشبوئی او مہندی مین نے شیخ سے سنا ہے

کہ وہ کہتا تھا حجاج مزے نے کہا ہے یہ بعض راویونسی غلطی ہی یہ لفظ

ختان ہے جسکے معنی ختنہ کی ہین لیکن محاملی نے شیخ ترمذی سے اسی طرح

روایت کی ہی کہا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لفظ آخر سطر مین ہوگا اسلیئے

نون گر گیا ہی بعضون نے حنا کہا ہی بعضونے ختان کہا۔ مین کہتا ہون

یہہ بعید ہے مدار نقل کا روایت پر ہی اور مدار روایت کا الفاظ مشائخ پر نہ کتاب

کے کتابت پر اللہ تعالے صواب پر الہام کرنیوالا ہی کہا حدیث خضاب کی مہندی

اور وسمہ سی صحیح ہی مین کہتا ہون جیسا کہ شمائل ترمذی وغیرہ مین ہے

اور طبرانی او خطیب مین ابن عمر سے مرفوع روایت ہی سردار خوشبوؤن

اہل جنت سی مہندی ہے اور اسی قسم سی ہی حدیث عقیق کے انگوٹھی بنوانے

کی کہا عقیلی نے اسمین آنحضرت سی کوئی شئی ثابت نہین مین کہتا ہون

اس حدیث پر کلام پیچھے گذر چکی ہی اسی قسم سے ہی یہ حدیث جسمین ذکر

ہے کہ عورتونکو خواب نہ بتلانا چاہئے۔ کہا عقیلی نے یہہ عمدہ

وجہ سے محفوظ نہین ہے اسی قسم کی یہ حدیث ولد الزنا

جنت مین داخل نہ ہوگا۔ کہا ابو الفرج ابن جوزی نے

ایسی بہت حدیثین آئے ہین ان مین صحیح کوئی نہین

اور یہ اس آیت کی معارض ہے ہے (کوئی ایک دوسرے کا

بوجھ نہ اوٹھائیگا) مین کہتا ہون اگر یہہ صحیح ہوجائے

تو یہہ معارض نہین ہے اس لیئے کہ ماں باپ کے فعل

سے اسپر جنت حرام نہین ہوا بلکہ اسلیئے کہ نطفہ خبیثہ سے غالبًا

پاک شئی پیدا نہین ہوتے ✤ ✤ ✤ ✤

في الغالب ولا يدخل الجنة الا نفس طيبة
فان كان في هذا الجنس طيبة دخلت الجنة و
كان الحديث من العام المخصوص وقد ورد
في ذمه انه شر الثلاثة وهو حديث حسن و
معناه صحيح فهذا لاعتبار فان شر الابوين عارض
وهذا نطفة خبيثة فشره من اصله وشر الابوين
من فعلهما انتهى وتقدم الكلام عليه في لفظ
ولد الزنى لا يدخل الجنة واما حديث ولد الزنى
شر الثلاثة فرواه احمد وابوداؤد بسند صحيح
والحاكم في مستدركه والبيهقي عن ابي هريرة
وزاد الطبراني والبيهقي عن ابن عباس رضي
الله عنهما اذا عمل بعمل ابويه وفي النهاية
قيل هذا جاء في رجل بعينه كان موسوما
بالشر وقيل هو عام وانما صار ولد الزنى شرا
من والديه لانه شرهم اصلا ونسبا وولادة
لانه خلق من ماء الزاني والزانية فهو ماء خبيث
وقيل لان الحد يقام عليهما فيكون تمحيصا
لهما وهذا لا يدري ما يفعل به في ذنوبه

فصل ومن ذلك حديث ليس لفاسق
غيبة قال الدارقطني والخطيب قد ورد من
طرق وهو باطل قلت رواه الطبراني بسند
ضعيف عن معاوية بن حيدة بهذا
اللفظ ويؤيده حديث اترعون عن ذكر
الفاجر ان تذكروه فاذكروه يعرفه الناس
رواه الخطيب في رواية مالك عن ابي هريرة

اور جنت مین نہ داخل ہوگا مگر نفس پاک پہ اگر اس جنس مین کوئی
نفس پاک ہوا تو جنت مین داخل ہوگا پہر یہہ عام مخصوص البعض
ہو جائیگی اور اوسکی مذمت مین یہ حدیث وارد ہوئی ہے کہ یہہ تینون
سے شریر ہی یہ حدیث حسن ہی اور معنی اوسکی صحیح ہین پس اس تقریر
پر کہہ عیب نہین ہے اسلیئے کہ شر ان باپ کا عارضی ہے اور یہ
نطفہ خبیثہ ہے اسکا شر اصلی ہے اور ان باپ کے فعل کا یہ شر ہی
انتہی اور اسکا حال پیچہے گذر چکا ہے لیکن یہ حدیث ولد الزنا تینون سے
شریر ہے اسکو احمد اور ابوداؤد نے سند صحیح سے اور حاکم نے مستدرک
مین اور بیہقی نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے اور طبرانی نے اور بیہقی
نے ابن عباس سے یہ زیادتی کی ہے جب اپنی ماں باپ کا عمل کرے
اور نہایہ مین ہے بعضون نے کہا ہی یہ خاص ایک مرد کے حق مین
ہے جسکا نام شر تہا اور بعضون نے کہا ہے عام ہے اور ماں باپ
سے اسلیئے زیادہ برا ہوا کہ برائے اوسکی اصلی اور نسبی اور ولادتی ہے
کیونکہ زانی اور زانیہ کے پانی سے پیدا ہوا ہے اور
وہ پانی خبیث ہی اور بعضون نے کہا یہ اس لیئے کہ حد
ان دونون پر قایم کی جاتی ہے۔ پس انکی یہ آزمایش
ہوا اور یہہ معلوم نہین کہ یہ سبب گناہ کے اسکے ساتھ
کیا ہوگا **فصل** اسی قسم کی ہے یہ حدیث
فاسق کے غیبت نہین ہے کہا دارقطنی اور خطیب نے کئی
طرق سے آئی ہے اور باطل ہے مین کہتا ہون یہہ
طبرانی نے ساتہہ سند ضعیف کی معاویہ بن حیدہ سے
ان الفاظ سے روایت کی ہے اور یہ حدیث اوس کے
موید ہے کیا تم فاسق کے ذکر کے رعایت کرتے ہو اسکا
ذکر کرو تا کہ لوگ اوسکو معلوم کرلین یہ خطیب نے مالک سے
اوس نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے

وفی لفظ اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفہ
الناس اذکروا الفاجر بما فیہ یحذرہ الناس
رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ والحکیم فی
نوادر الاصول والحاکم فی الکنی والشیرازی فی
الالقاب وابن عدی والطبرانی والبیہقی والخطیب
عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ کذا فی
الجامع الصغیر وقد یستفاد ھذا المعنی من
قولہ تعالی (لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول
الا من ظلم) قال ومن ذلک احادیث النھی
عن سب البراغیث قال العقیلی لا یصح فی
البراغیث عن النبی علیہ السلام شئی قلت
وھذا غریب منہ فقد روی احمد والبزار والبخاری
فی الادب والطبرانی فی الدعوات عن انس
ان رسول اللہ علیہ السلام سمع رجلا یسب
برغوثا فقال لا تسبہ فانہ ایقظ نبیا للصلوۃ
الفجر ومن ذلک احادیث اللعب بالشطرنج
اباحۃ وتحریما کلھا کذب علی رسول اللہ علیہ
السلام وانما یثبت فیہ المنع عن الصحابۃ قلت
قد تقدم حدیث من لعب بالشطرنج والکلام
علیہ ومن ذلک حدیث لا تقتل المرأۃ اذا ارتدت
قال الدارقطنی لا یصح ھذا الحدیث عن رسول
اللہ علیہ السلام قلت صح نھیہ علیہ السلام
عن قتل النساء قال ومن ذلک حدیث من اھدی
الیہ ھدیۃ وعندہ جماعۃ فھم شرکاؤہ
قال العقیلی لا یصح فی ھذا الباب شئی وقال

دوسرے روایت مین ہے کیا تم فاجر کے ذکر سے کہ لوگ اسکو
معلوم نہ کرین) رعایت کرتے ہو ذکر کرو فاجر کا تاکہ لوگ اسی خوف
کرین۔ اسکو ابن ابی الدنیا نے ذم الغیبۃ مین اور حکیم نے
نوادر الاصول مین اور حاکم نے کنی مین اور شیرازی نے القاب
مین اور ابن عدی اور طبرانی اور بیہقی اور خطیب نے بہز بن حکیم سے
اوس نے باپ سے اوسنے دادا سے روایت کی ہے ایسا ہی
جامع صغیر مین ہے اور اس آیت سے بھی یہ معنی مستفاد ہو سکتے
ہین (نہین دوست رکہتا اللہ تعالے اونچی آوازی کو ساتھ برائی کے مگر
اسی جو مظلوم ہو) کہا انہی قسم کی ہین یہ حدیثین جنہین پسوؤن کو گالی
دینے کے ممانعت کا ذکر ہے کہا عقیلی نے پسوؤنکے حق مین آنحضرت
سے کوئی روایت ثابت نہین ہے مین کہتا ہون یہ غریب بات
ہے اسلیئے کہ احمد اور بزار اور بخاری نے ادب مین اور طبرانی نے
دعوات مین انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک آدمی کو پسو کو گالی دیتے سنا فرمایا اسکو گالی
نہ دو اسلیئے کہ اوس نے ایک نبی کو صبح کی نماز کے لیئے اوٹہایا تہا۔ اسی
قسم کی ہین حدیثین شطرنج کے مباح ہونے اور حرمت
کے سب کذب ہین ہان صحابہ سے اوسکی ممنوعیت ثابت ہے
اور یہ حدیث اور اوسپر کلام پیچہے گذر چکی ہے۔ جو شخص شطرنج
سے کہیلے اسی قسم کی ہے جب عورت مرتد ہو جاوے اوسکو
قتل نہ کرنا چاہیئے۔ کہا دارقطنی نے یہ آنحضرت سے ثابت
نہین ہے۔ مین کہتا ہون یہ حدیث صحیح ہے کہ عورتونکو
قتل نہ کرنا چاہیئے کہا اسی قسم کی ہے یہ حدیث جسکی
طرف ہدیہ بہیجا جاوے۔ اور اوس کے پاس کچہہ
آدمی ہون تو وہ اوس کے شریک ہین کہا
عقیلی نے اسباب مین کوئی شئے ثابت نہین ہے کہا

البخاري في صحيحه باب من اهدى له هدية وعنده
جلساؤه فهو احق قال ويذكر عن ابن عباس ان
جلساءه شركاؤه ولم يصح قلت وقد تقدم الكلام
عليه في حرف الميم ومن ذلك حديث ان عبد الرحمن
بن عوف يدخل الجنة حبوا قال شيخنا الامام
عن رسول الله عليه السلام قلت اراد شيخه
ابن تيمية ومن ذلك احاديث الابدال والاقطاب
والاغواث والنقباء والنجباء والاوتاد كلها باطلة
عن رسول الله عليه السلام واقرب ما فيها حديث
لا تسبوا اهل الشام فان فيهم البدلاء كلما مات
رجل منهم ابدل الله مكانه رجلا اخر ذكره احمد
ولا يصح ايضا فانه منقطع قلت قد وردت
الاحاديث والاثار مرفوعا وموقوفا على الصحابة
الابرار والتابعين الاخيار جمعها الحافظ السيوطي
في رسالة مستقلة سماها الخبر الدال على وجود
القطب والاوتاد والنجباء والابدال

فصل

ومن ذلك احاديث المنع من رفع اليدين في
الصلوة عند الركوع والرفع منه كلها باطلة لا يصح
منها شئ كحديث ابن مسعود الا اصلي بكم صلوة
رسول الله عليه السلام قال فصلى فلم يرفع يديه
الا في اول مرة قال ابن المبارك قد ثبت حديث
سالم عن ابيه يعني في الرفع ولم يثبت ابن مسعود
كحديثه الاخر صليت مع رسول الله عليه السلام
وابي بكر وعمر فلم يرفعوا الا عند افتتاح الصلوة
وهو منقطع لا يصح قلت حديث ابن مسعود

بخاری نے صحیح مین باب جسکی طرف کچھ ہدیہ کیا جاوے
اور اوسکی پاس اوسکی ہمنشین ہون تو وہی اوسکی لائق ہے کہا اور سنئے
ابن عباس سے مروی ہے کہ جلیس اوسکی اسمین شریک ہین
اور یہ صحیح نہین - مین کہتا ہون کلام اوسپر حرف میم مین گذر چکے
ہے اسی قسم کے ہے یہ حدیث عبد الرحمان بن عوف جنت مین
گھٹنون پر داخل ہوگا کہا ہمارے شیخ نے یہ آنحضرت سے ثابت نہین
مین کہتا ہون مراد شیخ سے ابن تیمیہ ہے اسی قسم سے حدیثین ابدال واقطاب
اور غوث اور نقیب اور نجیب اور اوتاد کی ہے سب باطل ہین اور
اقرب سب سے یہ حدیث ہے اہل شام کو گالین نہ دو اسلیے کہ انمین ابدال
ہوتے ہین جب کوئی اونسے مرتا ہے اللہ تعالی اوسکی جگہہ دوسرے کو کھڑا
کرتا ہے اسکو امام احمد نے ذکر کیا ہے اور صحیح نہین اسلیے کہ منقطع ہے
مین کہتا ہون بہت حدیثین اور آثار مرفوع اور موقوف صحابون اور
تابعین کے وارد ہوئی ہین حافظ سیوطی نے ایک رسالہ
مستقل مین جسکا نام الخبر الدال علی وجود القطب والاوتاد والنجبا
والابدال ہے سب کو جمع کیا ہے

فصل

اسی قسم کے ہین جتنے نماز مین رکوع اور سجود کے وقت رفع
یدین کرنا منع ثابت ہوتا ہے سب کے سب باطل ہین انسے
کوئی ثابت نہین ہے مثل حدیث ابن مسعود کے کیا نہ
تم کو مین نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ دکھلاؤن کہا راوی
اوس نے نماز پڑھی تو رفع یدین نہ کیا مگر پہلے دفعہ کہا ابن
مبارک نے حدیث سالم کے اپنے باپ سے رفع یدین کے حق مین
ثابت ہوا اور ابن مسعود کی حدیث ثابت نہین مثل اوسکی دوسرے حدیث
کی یعنے آنحضرت اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی
اونھون نے رفع یدین نہین کیا مگر شروع کیوقت یہ منقطع ہے صحیح نہین
مین کہتا ہون حدیث ابن مسعود کو + + + + + + +

رواه ابوداود والترمذی قال الترمذی
حدیث حسن واخرجه النسائی عن ابن
المبارك بسندهما فما نقل عن ابن المبارك
غير ضائر بعد ماثبت بالطريق التي ذكرناها
ومناظرة الاوزاعي مع الامام ابي حنيفة
رحمه الله مشهورة وروى الطحاوي ثم
البيهقي بسند صحيح عن الاسود قال رأيت
عمر بن الخطاب رفع يديه في اول تكبيرة
ثم لا يعود وروى الطحاوي ان عليا رفع
يديه في اول التكبير ثم لم يعد قال وحديث
يزيد بن ابي زياد عن ابي ليلى عن البراء ان
رسول الله عليه السلام كان اذا افتتح الصلوة
رفع يديه الى قريب اذنيه ثم لا يعود قال
الشافعي ذهب بعض الناس الى تغليط يزيد
وقال الامام احمد هذا حديث واه قلت
اذا ثبت هذا من طرق اخرى لا يضر ضعفه
بل يصلح للتقوى به قال وحديث وكيع عن
ابن ابي ليلى عن الحكم عن مقسم عن ابن
عباس وعن نافع عن ابن عمر قالا قال رسول
الله عليه السلام يرفع الايدي عند سبع
مواطن عند افتتاح الصلوة واستقبال
القبلة والصفا والمروة والموقفين والجمرتين
لا يصح رفعه والصحيح رفعه عن ابن
عمر وابن عباس قلت وعلى تقدير عدم صحة
رفعه يكفينا صحة وقفه لا سيما وهو في حكم المرفوع

ابو داؤد اور ترمذی نے بیان کیا ہے۔ اور کہا ترمذی
نے یہہ حسن ہے۔ اور نسائی نے ابن مبارک سے دونو
سندون سے روایت کی ہے۔ پہر جو ابن مبارک
سے منقول ہے وہ ضرر نہین دیتا جب دوسرے طرق
سے ثابت ہو چکی جو ہمنی ذکر کیا ہے اور مناظرہ اوزاعی کا امام
ابو حنیفہ کے ساتھہ مشہور ہے۔ اور طحاوی نے بعد اوسکے بیہقی نے
سند صحیح سے اسود سے روایت کی ہے کہا اوس نے
مین نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ اونہون نے رفع یدین
پہلی تکبیر کے وقت کیا پہر نہ کیا۔ اور طحاوی نے
روایت کی ہے کہ علی نے پہلی تکبیر مین رفع الیدین کیا
پہر نہ کیا۔ کہا اوس نے حدیث ابن ابی زیاد کے ابی لیلے
سے اوس نے براء سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز
شروع کرتے رفع یدین کانون تک کرتے پہر نکرتے کہا شافعی
نے بعض آدمیون نے یزید کو تغلیط کی طرف منسوب کیا
ہے اور کہا امام احمد نے یہہ حدیث واہی ہے۔ مین کہتا ہون
جب یہہ حدیث دوسرے طریق سے ثابت ہو چکی تو اسکا ضعف
کچہہ ضرر نہین دیتا بلکہ قوت کی صلاحیت رکہتا ہے کہا اوس نے
حدیث وکیع کی۔ ابن ابی لیلے سے اُسنے حکم سے اونے مقسم سے اونے
ابن عباس سے اور نافع سے اونے ابن عمر سے کہا دونو
نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سات
جگہہ مین ہاتھہ اوٹہائے جائین پہلی تکبیر کے وقت اور قبلہ اور
صفا اور مروہ کے استقبال کے وقت اور دونو موقفون
اور جمرتین کے وقت اسکا رفع کرنا صحیح نہین۔ بلکہ ابن عمر
اور ابن عباس سے یہہ روایت موقوفاً ثابت ہے مین کہتا ہون
اگر اسکا مرفوع ہونا ثابت نہو تو ہمارے لیے موقوف ہی کفایت کرتا ہے اسلیے کہ یہہ حکم مرفوع

اذ لا يقال مثل هذا من قبل الرأي كيف وقد
روى عليه السلام لا يرفع الايدي الا في سبع مواطن
حين يفتتح الصلوة وحين يدخل المسجد الحرام
فينظر الى البيت وحين يقوم على الصفا والمروة
وحين يقف مع الناس عشية عرفة وبجمع و
المقامين حين يرمي الجمرة وذكر البخاري معلقا
في كتابه المفرد في رفع اليدين فقال وقال وكيع
عن ابن ابي ليلى عن الحكم عن مقسم عن ابن
عباس عنه عليه السلام لا يرفع الايدي الا في
سبع مواطن في افتتاح الصلوة واستقبال
الكعبة وعلى الصفا والمروة وبعرفات وفي بجمع وفي
المقامين عند الجمرتين قال وحديث اورده
البيهقي في الخلافيات من رواية عبد الله بن عون
الخراز حدثنا مالك عن الزهري عن سالم عن ابيه
ان النبي عليه السلام كان يرفع يديه ثم لا يعود
قلت وقد صح عنه خلاف ذلك فيحمل على
نسخ الاول فتأمل فقول ابن القيم من شم روائح
الحديث على بعد شهد بالله انه موضوع
مدفوع قال وحديث ابن الزبير كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يرفع يديه في اول الصلوة
ثم لم يرفعهما هو موضوع قلت هذا مدفوع
بانه يوافق ما ثبت عن ابن مسعود وغيره
فالحكم المطلق بوضعه من غير علة في سنده
غير مشروع قال وحديث ضعف محمد بن عكاشة
الكرماني عن انس موقوفا من رفع يديه في الركوع

اسلیے کہ اسطرح فکر سے نہین کہا جاتا کسطرح ہو حالانکہ طبرانی نے ابن
ابی لیلی سے اونسے حکم سے اونسے مقسم سے اونسے ابن عباس سے
اونسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی رفع یدین نکیا جائے
مگر سات مکانو نمین جب نماز شروع کیجائے اور جب مسجد حرام مین داخل ہو
اور بیت اللہ کو دیکھے اور جب صفا مروہ پر کھڑا ہو اور جب عرفہ کی رات
آدمیون کے ساتھہ کھڑا ہو اور جمع کرے اور دو مقامو نمین جب جمرہ کو کنکری
اسکو بخاری نے تعلیقاً کتاب المفرد مین رفع الیدین مین ذکر کیا ہی
کہا اونسے کہا وکیع نے ابن ابی لیلی سے اونسے حکم سے اونسے مقسم سے
اونسے ابن عباس سے اونسے آنحضرت سے کہ نہ رفع الیدین کرے کوئی
مگر سات مکانون مین شروع نماز مین اور استقبال قبلہ
مین اور صفا مروہ پر اور عرفات مین اور جمع مین اور دونو مقامون
مین دونو جمرون کے پاس کہا اوس نے اسحدیث کو بیہقی خلافیات
مین عبد اللہ بن الخراز سے کہا اوس نے حدیث کی ہمسے مالک نے
زہری سے اونسے سالم سے اوس نے اپنے باپ سے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رفع الیدین کرتے پہر دوسری مرتبہ نکرتے
مین کہتا ہون آنحضرت سے خلاف اسکا صحیح ہوچکا ہی اب پہلی کو
نسخ پر حمل کیا جائیگا۔ پس قول ابن قیم کا (کہ جو دور سے
حدیث کی بو سونگہتا ہے کہیگا کہ یہہ موضوع ہے) مدفوع ہے کہا
اونسے اور حدیث ابن زبیر کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اول
نماز مین رفع یدین کرتے پہر نہ کرتے موضوع ہے مین کہتا ہون
یہہ قول درست نہین اسلیے کہ ابن مسعود وغیرہ کی حدیث سے (جو
ثابت ہوچکی ہے) موافق ہے۔ پہر سوائے کسی علت کے
اوس پر مطلقاً وضع کا حکم کرنا مشروع نہین۔ کہا
اوس نے اس حدیث کو محمد بن عکاشہ کرمانی نے
نے بنایا ہے جو انس سے موقوف مروی ہے جو شخص رکوع مین رفع یدین کرے

ا؎ الطبراني في سننه عن ابن ابي ليلى عن الحكم عن المقسم عن ابن عباس رضي الله عنه

فلاصلوة له قبح الله واضعه قلت ولو صح
يحمل على انه لاصلوة كاملة له **فصل**
ومن ذلك حديث ان الناس يوم القيمة
يدعون بامهاتهم لا باٰبائهم هو باطل قلت
قال محمد بن كعب بامامهم قيل بامهاتهم قيل
وفيه ثلاثة اوجه من الحكم احدها لاجل
عيسى عليه السلام الثاني لشرف الحسن والحسين
الثالث لئلا يفتضح اولاد الزنى ذكره البغوي
في تفسيره معالم التنزيل قال والاحاديث
الصحيحة بخلافه قال البخاري في صحيحه باب
يدعى الناس يوم القيمة بآبائهم ثم ذكر حديث
ينصب لكل غادر لواء يوم القيمة بقدر غدرته
يقال هذه غدرة فلان بن فلان وفي الباب
احاديث غير ذلك قلت ويمكن الجمع باختلاف
المواقف والله سبحانه اعلم **فصل** و
من ذلك حضر رسول الله صلى الله عليه و
سلم سماعا ورقص حتى شق قميصه فلعن
الله واضعه ما اجرأه على الكذب وحديث
لو احسن احدكم ظنه بحجر لنفعه هو من
وضع المشركين عباد الاوثان انتهى وقد
تقدم **وحديث** اتخذوا مع الفقراء
ايادي فان لهم دولة يوم القيمة موضوع
قلت ليس كذلك كما تقدم وحديث من عشق
فعف وكتم ومات فهو شهيد موضوع
قلت ليس كذلك كما سبق وحديث من اكل

اوسکی نماز نہین ہوتی۔ اللہ تعالے اوسکی بنانیوالے کو خوار
کرے اگر صحیح ہو جائے تو اوسپر محمول ہوگی کہ نماز کامل نہین ہوتی
فصل اسی قسم سے ہے یہہ حدیث کہ آدمی قیامت کے دن
اپنی ماؤن کے نام سے پکاری جاوینگے نہ باپون کے نام سے۔ باطل ہے
مین کہتا ہون کہا محمد بن کعب نے ماؤن کے نام سے بدلے اماموں
کے نام سے پکاری جاینگے بعضون نے کہا ہے اوسمین تین وجہ سے
حکم ہوسکتا ہے ایک یہہ کہ بسبب عیسے علیہ السلام کے دوسرا شرافت امام
حسن وحسین کے تیسرا اسلیئے کہ زانیون کی اولاد خوار نہو یہہ بغوی
نے تفسیر معالم التنزیل مین ذکر کیا ہے کہا اوسنے احادیث صحیحہ
اوسکی خلاف پر ہین۔ بخاری نے صحیح مین لکہا ہے باب قیامت
کے دن آدمی اپنے اپنے باپون کے نام سے پکاری جاینگے پہر
اوسنے یہہ حدیث ذکر کی ہے ہر فریبی کے لیئے قیامت کے دن
جہنڈا موافق اوسکی فریب کے کہڑا کیا جایگا کہا جایگا یہہ
فلان بن فلان کا فریب ہے اور باب مین اوسکے سوا اور حدیثین بہت ہین
مین کہتا ہون سب کے تطبیق اسطرح ہوسکتی ہے کہ اختلاف وقت پر
عمل کیا جاوے واللہ سبحانہ اعلم **فصل** اسی قسم سے ہے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم راگ پر حاضر ہوئے اور کودے تا کہ آپکا کرتا پہٹ گیا اللہ تعالے
اوسکی بنانیوالے پر لعنت کرے کیسی اوسنے جہوٹہ پر دلیری کی ہے
حدیث اگر کوئی شخص پتہر کیساتہہ اپنا یقین درست کرے تو
اسکو وہ نفع دیگا یہہ مشرکون کی بناوٹ ہے جو بتون کی عبادت
کرتے ہین انتہی اسکا حال پیچہے گذر چکا ہے **حدیث** فقیرونسے رفاقت بناؤ
کہ قیامت کے دن انکا غلبہ ہوگا موضوع ہے مین کہتا ہون اسطرح نہین
جیسا کہ پیچہے گذر چکا ہے **حدیث** جو شخص عاشق ہوا اور (برائی
سے) بچا اور (اوسنے عشق کو) چہپایا اور مرگیا تو وہ شہید ہے موضوع ہے
مین کہتا ہون اسطرح نہین جیسا کہ پیچہے گذر چکا ہے **حدیث** جو شخص

مع مغفور له غفر له موضوع قلت وهو كذلك
كما تقدم قال وغاية ما روي فيه انه منام رآه
بعض الناس قلت رؤيا المنام لا عبرة بها في
اثبات الحديث عنه عليه السلام وحديث
من قص اظفاره مخالفا لم ير في عينيه رمدا
من اقبح الموضوعات قلت قد تقدم وحديث
اذا دعت احدكم امه وهو في الصلوة فليجب و
اذا دعاه ابوه فلا يجب يرويه عبد العزيز
بن ابان القريشي الاموي قال البخاري تركوه
وقال ابن معين وغيره كذاب روى احاديث
موضوعة وحديث جابر في التشهد وقال
بسم الله التحيات لله يرويه حميد بن الربيع
عن ابي عاصم عن ابن جريج عن ابي الزبير عنه
قال ابن معين حميد هذا كذاب وقال
النسائي ليس بشيء قلت هذا يقتضي ضعفه
لا وضعه كيف وقد رواه الطبراني في الكبير
والاوسط عن ابن الزبير مرفوعا بسم الله
وبالله خير الاسماء التحيات لله الحديث
ذكره العلامة الجزري في الحصن مع التزامه
ان يكون جميع ما فيه صحيحا

کے بخشے ہوئے کیساتھ کہاتا کہا ہی وہ بھی بخشا جاتا ہی مین
کہتاہون یہہ اسیطرح ہے جیسا کہ پیچھے گذرا ہے کہا اوسکی غایت
یہہ ہی کہ یہہ خواب ہو جو بعض آدمیون نے دیکھی ہو مین کہتاہون
خواب سے حدیث ثابت نہیں ہوسکتے حدیث جو شخص اپنے
ناخن مخالفا تارے اپنی آنکھونمین ہماری نہ دیکھیگا۔
یہہ وضع ہے مین کہتاہون پیچھے گذرچکی ہے حدیث جب کسیکو
تمسے اسکی مان نماز پڑھتے وقت بلاوے تو چاہیئے کہ جواب دے اور
جب باپ بلاوے تو نہ بولے یہہ روایت عبد العزیز بن ابان قرشی
نے کی ہے کہا بخاری نے لوگون نے اسکو ترک کردیا ہی کہا ابن
معین وغیرہ نے کذاب ہی اوسنے بہت حدیثین موضوع روایت
کی ہین حدیث تشہد جابر کے جسکے اول مین بسم اللہ التحیات
للہ ہی حمید بن الربیع نے ابی عاصم سے اوس نے ابن
جریج سے اوس نے ابی الزبیر سے اوس نے جابر سے روایت
کی ہے کہا ابن معین نے یہہ حمید کذاب ہی اور کہا نسائی نے
یہہ کچھہ شئے نہیں مین کہتاہون اس سے اسکا ضعف نکلتا
ہے نہ واضع ہونا۔ یہہ کسطرح ہو حالانکہ طبرانی نے کبیر و اوسط
مین ابن الزبیر سے مرفوع روایت کی ہے شروع کرتا ہون
ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ نام اللہ کے جو سب ناموں سے بہتر ہے
سب عبادتین اللہ تعالیٰ کیلئے ہی الخ اسکو علامہ جزری نے حصن حصین مین
ذکر کیا ہے باوجودیکہ اوسنے التزام کیا ہے کہ اوس مین جو کچھ ہے صحیح ہو

فارغ ہوکر اس کتاب کا ترجمہ دہلوی فضل حق مشہور فضل احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ساکن موضع دلاور ضلع گوجرانوالہ نے کیا ہے اور بسبب
نہ ہونے فرصت کی تمام اسکا ترجمہ نہیں کیا چونکہ مولوی صاحب خاص پنجاب کے رہنے والے ہین اور اکثر ہندوستانی الفاظ سے واقف نہ ہوئے
اسلئے میرا یہ خیال ہے کہ اسکے ترجمہ مین انشاء اللہ کوئی مطابق زبان ہندوستان کے نہو البتہ مطلب اسکا فوت نہیں ہوگا۔ راقم محی الدین مہتمم مطبع